Kitab Nagri Special

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri Special

خطائے محبت

کتاب نگری اسپیشل ناول

تحریر: تشہ گوہر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کب تک رہو گے آخر یوں دُور دُور ہَم سے!

مِلنا پڑے گا آخر اِک دِن ضرور ہَم سے!

وہ میٹینگ سے لیٹ ہو رہا تھا پھر بھی سُستی دکھا رہا تھا۔ کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔ عجیب بے چینی سی تھی۔۔۔

Kitab Nagri Special

اس کی کار اس وقت سگنل پہ رکی تھی اور وہ سگنل کُھلنے کے انتظار میں آنکھیں موندے سیٹ کی پُشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔ اچانک اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اس نے ایک دم آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھا جیسے کچھ مل جائے گا۔

اور مل گیا۔۔۔۔

وہ اس سڑک کے اُس پار بنی ایک بیکری سے کچھ لے کر نکل رہی تھی۔

اس نے ہر چیز فراموش کر دی تھی۔۔۔۔

وہ کار سے نکلا اور اس کی طرف دوڑ لگا دی تھی جیسے ایک سیکینڈ بھی لیٹ ہوا تو اسے کھو دے گا۔ اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ وہ بڑی روڈ پر اپنی کار چھوڑ آیا ہے۔۔۔

وہ یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ کون تھا۔۔۔!

"یاور علی سکندر" خود کو بھول گیا تھا۔۔۔!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دامن بچانے والے یہ بے رُخی ہے کیسی؟

کہہ دو اگر ہوا ہے کوئی قصور ہم سے!

Kitab Nagri Special

وہ اپنی بہن کے لیے بیکری سے پیسٹریز لے کر نکل رہی تھی جب اسے کسی نے پیچھے سے کلائی پکڑ کر کھینچا۔ اس کی کلائی فولادی قید میں تھی۔ اس نے پہلے اپنی کلائی پر گرفت شُدہ ہاتھ کو دیکھا پھر اس ہاتھ کے مالک کو۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سخت سُست کہتی، اس کی سانس چند لمحوں کے لیے رک گئی تھی۔

اور وہ، جس نے کلائی پکڑ رکھی تھی، کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔

رت جگے۔۔۔۔

انتظار کی اذیت۔۔۔۔

غصہ۔۔۔۔

کچھ کھو جانے کا خوف۔۔۔

کَرب۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور کچھ ایسا جسے وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے اس کی کلائی یوں پکڑ رکھی تھی جیسے کسی چھوٹے سے بچے نے اپنی پسندیدہ چیز کے کھو جانے کے ڈر سے پکڑی ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کلائی چھوڑے اور وہ نیند سے جاگنے پر کسی خواب کی طرح حقیقت میں غائب ہو جائے۔

Kitab Nagri Special

ہم چھوڑ دیں گے تُم سے یُوں بات چیت کرنا

تُم پوچھتے پِھرو گے اپنا قصور ہَم سے!

"تم بغیر بتائے کہاں چلی گئی تھیں؟" اس نے پُھولی ہوئی سانس اور تیز تیز چلتی دھڑکنوں کو قابو کرتے پوچھ ہی لیا آخر۔ ابھی بھی اس کی عادت نہیں بدلی تھی۔ صرف آنکھیں بدل گئی تھیں۔ پہلے آنکھوں میں صرف غصہ رہتا تھا جو مقابل کو ڈرانے اور آنکھیں چرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔ لیکن اس وقت اس کی آنکھیں اور بھی بہت سارے احساس لیے ہوئے تھیں۔ مگر وہی لہجے کی سختی اور مضبوطی، اور وہی نظریں۔

"سوری! میں آپ کو نہیں جانتی۔" اس نے غور سے اسے دیکھا تھا اور پھر نظروں میں اجنبیت اُبھری تھی۔

اور یاور علی سکندر۔۔۔۔۔۔ سانس لینا بھول گیا۔

وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟ یاور علی سکندر کو؟۔۔۔

اسے کوئی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔ جِسے دیکھتے ساتھ ہی دل ایک بِیٹ مِس کرے۔۔۔ جس کی مسکراہٹ سے دل فتح ہو جائیں۔۔۔ جس کی آنکھیں اور ان کی گہرائی مقابل کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیں۔۔۔ اور جس کی ایسی شاندار پرسنالٹی ہو کہ لڑکیوں کی لائن ہو صرف ایک نظر اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔

لمبا قد، کرستی جسم جو اس کے پہنے کپڑوں میں سے بھی نمایاں ہو رہا تھا، کالی رات جیسی گہری بادامی آنکھیں، خوبصورت گداز ہونٹ جن کی چاکلیٹ براؤن رنگت اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کرتی تھی، صاف رنگت

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اور اس پر کالے رنگ کے کپڑے، وہ بالکل ایسا تھا جسے دیکھ کر یہ الفاظ خود بخود نکل جائیں "جَسٹ پرفیکٹ"۔۔۔

اوپر سے اس کا مغرورانہ انداز، اس کی اکڑ اور غصہ اس کی شخصیت کو چار چاند لگاتے تھے۔ اس پر سوٹ بھی کرتا تھا۔ مسکراتا بہت کم تھا۔ مگر جب مسکراتا تو سامنے والا دل تھام کر رہ جاتا تھا۔

وہ اسے بھول گئی؟؟؟۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

اسے لگا جیسے کسی نے اس کا دل مُٹھی میں دبا کر کچلا ہو۔

"مِژگان۔۔۔۔۔۔"

اس نے زیرِ لب اس کا نام لیا۔

اس نے ایک دم جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور سامنے سے آتی ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔ وہ ابھی تک شاک کے عالم میں تھا۔ چند لمحے لگے تھے اسے سنبھلنے میں۔ اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شانِ بے نیازی

تم مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ ہارن پہ ہارن دیتی گاڑیوں کے رش میں رو کی اپنی گاڑی میں جا بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کر دیا۔ وہ اسی شہر میں تھی۔ اسے ڈھونڈنا آسان تھا۔ اب وہ اسے کسی صورت نہیں کھو سکتا تھا۔ اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا۔

پچھلے دو سالوں سے وہ اپنی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔ سات مہینے سے وہ ایک مارٹ پہ سیلز گرل کا کام کر رہی تھی۔ تنخواہ بہت مختصر تھی۔ کبھی ایک وقت فاقہ کرنا پڑتا تھا کبھی دونوں وقت کا۔ کرائے پر ایک کمرہ لیا ہوا تھا جس میں وہ ایمان کے ساتھ رہتی تھی۔ پانچ ماہ سے کمرے کا کرایہ بھی نہیں دیا تھا۔ راشن میں ہی سارے پیسے پورے ہو جاتے تھے۔ اس کی مختصر سی تنخواہ میں وہ کیسے گزارہ کرتی تھی، وہی جانتی تھی۔ مکان کی مالکن اب اسے باقاعدہ دھمکی دینے پہ آگئی تھی اور پچھلے مہینے سے تقریباً روزانہ ہی اسے اور اس کی بہن کو سخت سُست سناتی اور سامان باہر پھنکوانے کا کہہ کر ڈرا دھمکا کر چلی جاتی تھی۔ وہ دو نازک سی لڑکیاں تھیں اور مکان کی مالکن دو سو کلو کی پہلوان عورت، یہ دو مل کر بھی اس کا کیا بگاڑ سکتی تھیں۔
آج مارٹ کو کھلے ایک سال ہو گیا تھا۔ مارٹ کے مالک نے ایک سال پورا ہونے کی خوشی میں سب اِمپلائیز کو کچھ بونس اور ساتھ میں فری لنچ باکس بھی دیے تھے۔ مژگان کو ایک اطمنان سا ہوا تھا۔ اس نے سوچا کہ بریانی کا لنچ باکس دیکھ کر ایمان خوش ہو جائے گی۔ آج ایمان کی سالگرہ بھی تھی۔ اس چھوٹی سی خوشی کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے وہ راستے سے ایک بیکری پر دو پیسٹریز لینے رُکی تھی۔ بریانی تو تھی ہی ساتھ میں ایک ایک کولڈ ڈرنک کا ٹِن اور پیسٹریز بھی ہو جاتیں تو چھوٹی سی خوشی کا مزہ دوبالا ہو جاتا۔ وہ پیسٹریز اور ٹن لے کر باہر نکلی ہی تھی جب

Kitab Nagri Special

کسی نے اس کی کلائی پکڑی۔ وہ غصے میں کچھ کہنے ہی والی تھی مگر سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر اس کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا تھا۔ دل کی دھڑکن چند لمحوں کے لیے رک گئی تھی۔

اس کے سامنے وہ شخص تھا جس سے اس نے محبت کی تھی۔ جس نے اسے محبت کا فریب دیا تھا۔ وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟

جس کی وجہ سے وہ آج سڑکوں کی خاک چھان رہی تھی، وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟ جس کی وجہ سے وہ اور اس کی بہن در بدر ہو رہی تھیں، وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟ جس کی وجہ سے ان کا سب سے مضبوط سہارا، ان کے والد ان سے چِھن گئے تھے، وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟ اور جس کی وجہ سے اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا، وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی؟

وہ یاور علی سکندر تھا۔۔۔۔ کوئی اسے کیسے بھول سکتا تھا؟

اسے اس شخص سے جتنی نفرت تھی، شاید ہی دنیا میں کسی سے کی ہو گی۔ بالکل اسی طرح جیسے اس شخص سے جتنی محبت مژگان نے کی تھی، شاید ہی دنیا میں کسی سے کی ہو گی۔ وہ اس کا سب کچھ بن کر اس کا سب کچھ چھین چکا تھا۔ مژگان اب اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ اپنی قسمت کا دریا پار کرتے وقت، واپسی کی ساری کشتیاں جلا کر آئی تھی۔

۔۔۔

Kitab Nagri Special

مژگان کو جو پہلی ٹیکسی ملی، اسی میں بیٹھ گئی۔ اس وقت وہ اس شخص سے اتنا دور جانا چاہتی تھی جہاں اس کی رسائی نہ ہو سکے۔ مگر کہاں جاتی؟ گھر ہی جانا پڑا۔ ایمان اس کا انتظار کر رہی تھی۔ لاہور کی مشہور اور مصروف سڑک پر ٹریفک کا بہت رش تھا۔ کتنی کتنی دیر سگنل پہ رکنا پڑتا تھا اور جہاں سگنل نہ ہوں وہاں ٹریفک کے رش کے باعث دیر ہو جاتی تھی۔ اسے گھر پہنچنے میں کافی دیر لگ گئی تھی۔ وہ ٹیکسی سے اتری اور اس ٹیکسی والے کو کرایہ دینے کے بعد اس کے پاس کچھ روپے ہی بچے تھے۔ نیا مہینہ شروع ہونے میں اب بھی دو دن باقی تھے۔ مژگان کو بے اختیار یاور پر غصہ آنے لگا۔ نہ وہ اسے یوں ملتا، نہ اس سے بھاگنے کے لیے ٹیکسی کرنی پڑتی اور نہ اتنے پیسے ٹیکسی کے کرایے میں لگتے۔ تین دن کا گزارہ ہو جاتا ان پیسوں سے۔ مگر یاور علی سکندر ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کی آخری جمع پونجی بھی چھین چکا تھا۔ ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی تھی کہ دوسری شروع ہو جاتی تھی۔ کچھ دیر وہ گھر سے بیس منٹ کی دوری پہ بنے پارک میں بیٹھ کر اپنی آنکھوں میں سنبھالے پانی کو بہا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگی۔ آتے جاتے کئی لوگوں نے اسے دیکھا تھا مگر نہ کوئی اس کے قریب آیا اور نہ ہی کسی نے پوچھنے کی زحمت کی۔ اس وقت تو یہ بھی غنیمت ہی لگ رہا تھا ورنہ وہ اپنے رونے کی کیا وجہ بتاتی؟ اسے پارک میں بیٹھے روتے ہوئے ایک گھنٹے سے بھی اوپر ہو گیا تھا۔ وہ اس وقت ایمان کا سامنا کرنے کی بھی حالت میں نہیں تھی۔ مگر یہاں مزید بھی نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ وہ اٹھی اور گھر کی جانب قدم بڑھا دیے۔ قدموں نے بھی جیسے احتجاج کیا تھا مگر وہ ایمان کو زیادہ دیر اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ کیا معلوم وہ مالکن پھر سے اس کے سر پہ چڑھ کر ذلیل کر رہی ہو۔ وہ تو یوں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ ایمان کا خیال آتے ہی اس نے اپنی حالت کو بھی نظر انداز کر کر دیا تھا۔ گھر کے سامنے پہنچ کر مژگان نے اپنے چہرے سے آنسو صاف کیے اور مسکراہٹ سجا کر دروازہ

Kitab Nagri Special

بجایا۔ مگر دروازہ کھُلتے ہی جو منظر اس کے سامنے آیا تھا، اس کے پہلے سے رِستے زخموں پر نمک چھڑکنے کو کافی تھا۔ اس کے گھر کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔

"نکلو ابھی یہاں سے۔ غضب خدا کا! کتنے مہینوں سے کرایہ نہیں دیا اور میں پھر بھی مہلت دیتی رہی۔ مگر خدا کا خوف ہی نہیں تم لوگوں میں تو! نوٹِس ملے بھی کتنے دن ہو گئے مگر کمرہ خالی ہی نہیں کر رہے۔" کمرے کی مالکن، جس کا گھر تھا، اس نے باہر کی طرف والا پہلا کمرہ مژگان کو کرایے پر دیا تھا جس میں ایمان اور مژگان دونوں رہتے تھے۔ وہ دو اکیلی لڑکیاں تھیں، کہیں اور رہنا ان کے لیے اتنا محفوظ نہیں تھا جتنا اس ایک عورت کے ساتھ۔ لیکن وہ بہت نک چڑی عورت تھی۔

"ایک منٹ، ایک منٹ آنٹی۔۔! سامان یوں تو نہ نکالیں۔ میں آپ کو پیسے دے دوں گی تھوڑے کر کے!" مکان کی مالکن رضیہ سلطانہ ان کا سامان باہر نکال، بلکہ پھینک رہی تھی۔ مژگان لپک کر چیزیں سنبھالنے لگی جبکہ ایمان کونے میں منہ لٹکائے، بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھی۔ وہ دھان پان سی لڑکی اس دو سو کلو کی عورت کا مقابلہ کر بھی کیسے سکتی تھی۔ مژگان کی جان ہوا ہونے لگی تھی۔ شام کا وقت تھا اور کچھ دیر میں رات ہو جاتی۔ اتنے بڑے شہر میں وہ سڑک پہ رات گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ دو اکیلی لڑکیوں کے لیے چار دیواری سے باہر بہت سے خطرات منڈلا رہے تھے۔ اسے خود سے زیادہ ایمان کی فکر تھی۔

"آپی میں نے ان سے کہا بھی۔۔۔ لیکن یہ سن ہی نہیں رہیں میری بات!" ایمان رونے والی ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

”نہ بھئی نہ! پچھلا کرایہ دو اور ابھی یہ کمرہ خالی کرو۔ میں اسے کرایے پہ لگا چکی ہوں۔“ رضیہ سلطانہ نے سارا لحاظ اور مروت ایک جانب رکھ کر کہا۔ مژگان کی پریشانیوں میں ایک دم اضافہ ہو گیا تھا۔ پہلے یاور کی پریشانی اور اب یہ سب۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہو کیا رہا تھا اس کے ساتھ؟

یاور بہت تیز ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہوٹل پہنچا تھا۔ اس نے کال کر کے فوراً ہی میٹنگ کینسل کروائی تھی اور پھر ایک اور نمبر ڈائل کیا۔ ہوٹل پہنچنے تک وہ کسی کو مژگان کو ڈھونڈنے کا کام دے چکا تھا۔ اس کا تنفس بہت تیز تھا۔ وہ ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہوٹل کے کمرے میں پہنچ کر اس نے جلدی جلدی دو گلاس پانی کے چڑھائے تھے۔ وہ کمرے میں بے حد مُضطرب سا ٹہلنے لگا۔ اس کے کان فون کی گھنٹی کے جانب متوجہ تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کے فون کی رِنگ ہوئی۔ اس نے کالر آئی ڈی دیکھے بغیر آنسر کر دیا۔

"بولو"!

"پتا چل گیا ہے! میں آپ کو لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔" فون کی دوسری جانب موجود شخص نے اسے حتمی اور یقینی انداز میں کہا تو اس نے فوراً کال کاٹی اور نظریں سکرین پر گاڑ دیں۔ کچھ سیکنڈز بعد فون کی بیپ ہوئی۔ اس کے ہاتھ تیزی سے سکرین پر چلنے لگے۔ گوگل کے نقشے پہ موجود ایک نشان کو اس نے بے حد بے چینی کے عالم میں بہت غور سے دیکھا تھا اور لوکیشن کنفرم کر کے اطمنان کرتے ہوئے گہرا سانس لیا اور پھر سے چابیاں اٹھا کر ہوٹل کی ریسیپشن پہ آیا۔ چیک آؤٹ اور بل کی ادائیگی میں اسے زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہی لگے تھے۔ ہر چیز سیٹل کر کے وہ باہر نکل گیا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے جی پی آر ایس پہ بھیجی گئی لوکیشن سیٹ کی اور گاڑی

Kitab Nagri Special

سڑک پہ ڈال دی۔ شام ہو رہی تھی اور کچھ ہی دیر میں رات بھی ہونے والی تھی۔ وہ اس رات کے اختتام سے پہلے اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں لاہور آیا تھا اور ہوٹل میں ایک کمرہ بُک کروایا تھا جہاں سے وہ ابھی چیک آؤٹ کر کے نکلا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مِژگان اسے اسی شہر میں مل جائے گی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے۔ جانے انجانے میں اس نے مژگان کو بہت دُکھ پہنچائے تھے اور وہ اس سے ان سب کی معافی مانگنا چاہتا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لیے اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسے کبھی بھی خود سے الگ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر قسمت کی ستم ظریفی کے آگے کس کا بس چلتا ہے؟ لیکن اب وہ اسے مل گئی تھی، تو اب وہ اسے خود سے کبھی دور نہیں جانے دے گا۔ سارا راستہ وہ خود سے یہی باتیں کرتا آیا تھا۔ اس وقت اس کے دل کی کیفیت بیان سے باہر تھی۔ ہونٹ مسکرا رہے تھے اور آنسو دل پہ گر رہے تھے۔ وہ بس رو نہیں رہا تھا، باقی اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri Special

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"آنٹی پلیز!۔۔۔کچھ دن کی مہلت تو دیں؟ ایسے اچانک کہاں جائیں گے ہم؟ اتنی جلدی تو کوئی دوسری جگہ بھی نہیں ملے گی۔۔" مژگان کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ روہانسی ہو کر رضیہ سلطانہ کی منتیں کرنے لگی مگر اس عورت کے کان پر جُوں تک نہ رینگی۔ اس کی بارہا منّتوں کے باوجود بھی رضیہ سلطانہ بے حسی کے تمام ریکارڈ توڑنے میں مشغول تھی۔ کافی دیر تک یوں ہی چلتا رہا۔ اسی دوران دروازے کی گھنٹی بجی۔

Kitab Nagri Special

"لگتا ہے نئے کرائے دار آ گئے ہیں۔ تم لوگ اپنا سامان نکالو جلدی۔ اب ایک منٹ بھی اور نہیں!" بالکل حتمی انداز میں ان دونوں لڑکیوں سے کہتے ہوئے رضیہ سلطانہ دروازہ کھولنے کے لیے بڑھی۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر رضیہ سلطانہ کو بڑی خوشگوار سی حیرت ہوئی۔ کالے بزنس سوٹ میں ملبوس اپنے سامنے کھڑے اس خوبرو مرد کو دیکھ کر رضیہ سلطانہ کی آنکھوں کی چمک بڑھنے لگی۔

"جی آپ کون؟" چہرے پہ مسکراہٹ سجا کر رضیہ سلطانہ نے بہت لگاوٹ سے پوچھا۔ لہجے میں شہد کی مٹھاس گھل گئی تھی۔

"مژگان احمد یہیں رہتی ہیں؟" اس نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی پوری سعی کی تھی۔ اس کی آواز اتنی آہستہ نہیں تھی کہ اندر موجود لوگ اس کی آواز نہ سن پاتے۔ اپنا نام سنتے ہی مژگان کے کان کھڑے ہوئے۔ اس آواز کو پہچاننے میں اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔

"ہا۔۔۔ہاں۔۔۔ مگر آپ کون؟" آنٹی اس کی پرسنالٹی اور چارم سے کافی متاثر لگ رہی تھیں۔ مگر شاید اس کا مژگان کے بارے میں پوچھنا انھیں ناگوار گزرا تھا۔ انداز میں حیرت بھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس کا شوہر!" یاور علی سکندر نے انتہائی اطمنان سے کہا۔

"کیا؟۔۔۔۔۔ شوہر؟" آنٹی کو یہ بات سنتے ہی پتنگے لگ گئے۔

"یہ تو کہہ رہی تھی کہ کنواری ہے، آگے پیچھے کوئی نہیں۔ اس کی مظلومیت کی داستان سن کر ہی تو میں نے اسے یہاں رکھا تھا۔" آنٹی نے پیچھے مڑ کر شعلے باز نظروں سے مژگان کو دیکھا جیسے اسے نظروں سے تیر برسا کر

Kitab Nagri Special

جان سے مارنے کا ارادہ ہو۔ ایمان کو بھی حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ اس کی بڑی بہن شادی شدہ تھی؟ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

"میں نے اسے اپنے گھر میں رکھنے سے پہلے اچھی طرح بتایا تھا کہ مردوں والا کوئی چکر نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تو پہلے سے ہی ایسی نکلی۔" رضیہ سلطانہ شاید صدمے کے باعث الٹا سیدھا بولے جا رہی تھی۔ اتنا حسین مرد اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس غریب لڑکی سے اپنا تعلق بتا رہا تھا، یہ بات رضیہ سلطانہ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ یاور علی سکندر نے اپنی متلاشی نگاہیں اٹھا کر اس بھدی عورت کے پیچھے دیکھا تو اسے مژگان حیرت کی تصویر بنی کھڑی ہوئی نظر آئی تھی۔ وہ اس عورت کی زبان نظر انداز کرتے ہوئے اس کو ایک طرف کھسکاتے ہوئے اندر آیا اور مژگان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

"چلو! میں لینے آیا ہوں تمھیں۔" مژگان نے ایک دم جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"آپ کون ہیں مسٹر؟ میں آپ کو نہیں جانتی۔" اپنے دھڑکتے دل اور لڑکھڑاتی آواز کو اس نے بہت مشکل سے قابو میں رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کون؟۔۔۔۔۔۔" وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔ لیکن اب کی بار حیرانگی زرا کم تھی۔ کیا وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی تھی؟ اس کی ایسی شاندار پرسنالٹی تھی کہ اگر وہ کسی انجان لڑکی سے بھی یہ بات کہہ دیتا تو وہ خوشی خوشی اس کی ہر جھوٹی اور بناوٹی بات پر بھی ایمان لے آتی۔ لیکن وہ کوئی اور نہیں تھی، وہ مژگان تھی۔ اگر وہ اسے پہچان نہیں رہی تھی تو وہ اسے ضرور یاد دلا دے گا۔ اس کی حیرت آہستہ آہستہ غصے میں تبدیل ہونے لگی تھی۔ اس کے ماتھے پہ تیوریاں نمودار ہوئیں۔

Kitab Nagri Special

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم "بیوی" ہو میری اور میں تمھارا "شوہر" ہوں۔" اس نے غصیلے لہجے میں ہلکا سا غراتے ہوئے لفظ "بیوی" اور "شوہر" پہ زور دیا۔ ایمان دیوار کے ساتھ کھڑی حیرت اور بے یقینی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے اس ساری صورتِ حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نہ تو میں آپ کی بیوی ہوں اور نہ ہی میں آپ کو جانتی ہوں۔" اس بار مژگان کی آوز زرا سی لڑکھڑا گئی۔ آنسو بندھ توڑ کر بہنے کو بے تاب تھے۔ وہ کیوں اس کا صبر اور ضبط آزما رہا تھا؟ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی وہ اسے پریشان کیوں کر رہا تھا؟ وہ اسے اس کے حال پہ اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتا تھا؟ مژگان کے دل میں ایسے کئی سوال آ رہے تھے مگر وہ یہ سب کچھ اس سے کہہ کر اس کے سامنے اپنا آپ کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اے لڑکی! یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے؟ کون ہے یہ آدمی؟ اور کتنوں کے ساتھ چکر چلا رکھے ہیں؟" رضیہ سلطانہ کی کرخت آواز نے سب کا دھیان اس طرف کیا۔ وہ اول فول بولنے لگی تھی۔

"زبان سنبھال کر بات کرو! یہ بیوی ہے میری" یاور نے پیچھے مڑ کر غصے سے انگلی اٹھا کر کہتے ہوئے رضیہ سلطانہ کو وارننگ دی تھی۔ اس کی غصیلی اور بھاری مردانہ آواز کی گرج نے رضیہ سلطانہ کو اندر سے ڈرا دیا تھا۔ وہ اپنی جگہ کھسیانی ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی مجھے بھی بتائے گا یہ سب کیا چل رہا ہے؟" ایمان کا ضبط جواب دے گیا۔ وہ کب سے وہاں کھڑی ساری صورتِ حال دیکھ کر الجھ رہی تھی۔ آخر کون تھا یہ شخص جو اس کی بہن کو اپنی "بیوی" کہہ رہا تھا اور مژگان اس بات سے مسلسل انکاری تھی؟

Kitab Nagri Special

"کچھ نہیں! تم اندر جاؤ۔" مژگان نے ایمان کو ٹالا اور اندر بھیجنا چاہا۔ یاور نے مژگان کی کلائی کو دوبارہ اپنی فولادی قید میں لے لیا۔ اس کے دل میں اب بھی یہ خوف تھا کہ وہ کہیں پھر نہ بھاگ پڑے۔

"تم بہن ہو اس کی؟" یاور علی سکندر نے مژگان سے مِلتی جُلتی کم عمر لڑکی کو دیکھ کر پوچھا جو کچھ ڈری سہمی اور اس ساری صورتِحال سے اُلجھی ہوئی ایک طرف کو کھڑی تھی۔ ایمان نے فوراََ اثبات میں سر ہلایا۔

"میں تمھارا بہنوئی ہوں!" یاور کے چہرے پر بڑی فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"جھوٹ مت بولیں! میں آپ کو نہیں جانتی اور ہاتھ چھوڑیں میرا۔" مژگان کو اس پہ مزید غصہ آ رہا تھا۔ وہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑانے کی مزاحمت کرنے لگی۔

"جھوٹ؟ ثبوت ہے میرے پاس۔ کہو تو نکاح نامہ دکھادوں؟" یاور نے جیسے اسے جتایا تھا کہ وہ یہ ڈرامہ مزید جاری نہیں رکھ سکتی تھی۔

"نکاح نامہ؟" ایمان زیرِ لب بڑبڑائی۔ کیا وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا؟ یاور کا پُر اعتماد انداز تو یہی ظاہر کر رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"یہ معاملہ بعد میں سلجھانا پہلے میرے پیسے نکالو۔" رضیہ سلطانہ کو مژگان پہ یاور علی سکندر کا حق جتانا پسند نہیں آیا تھا۔ وہ بیچ میں بول پڑی۔

"کتنے پیسے؟" یاور نے رُخ موڑ کر رضیہ سلطانہ سے کہا اور مژگان کی کلائی چھوڑے بغیر اپنی جیب سے والٹ نکالا۔

Kitab Nagri Special

"پانچ مہینوں کا کرایہ نہیں دیا انھوں نے۔ پچیس ہزار بنتے۔۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ یاور نے کچھ نوٹ نکال کر رضیہ سلطانہ کی ہتھیلی پہ رکھے۔

"پچیس سے زیادہ ہی ہونگے۔ اور ہاں۔۔۔ کسی بھول میں مت رہنا۔ میں چاہوں تو ابھی اسی وقت یہ پورا محلہ خرید سکتا ہوں اور تمھیں یہاں سے چلتا کر سکتا ہوں۔ لیکن میں اسے یہاں چھوڑنا نہیں چاہتا اس لیے اپنے ساتھ لے کر جارہا ہوں۔" یاور نے مژگان کو اپنے ساتھ کھینچا اور باہر کی جانب قدم بڑھانے لگا، پھر کسی خیال کے تحت ایک دم رکا اور پیچھے مڑ کر مکان کی مالکن سے کہا۔

"اور اگر۔۔۔ کسی چیز کو ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میرا آدمی آکر یہ سامان لے جائے گا۔ ایک چیز بھی اِدھر سے اُدھر نہیں ہونی چاہیے۔" اس کا انداز کچھ ایسا رعب والا تھا کہ رضیہ سلطانہ اپنی جگہ کھسیانی ہو گئی اور ایک طرف کو ہو کر باہر جانے کا راستہ چھوڑ دیا۔ کم از کم اسے پیسے تو مل ہی گئے تھے۔ وہ مژگان کو ہاتھ پکڑے دروازے تک لایا تو مژگان نے دیوار کا کونا پکڑ لیا۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔ چھوڑیں مجھے!" مژگان مسلسل اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔ یاور نے ایک بار پھر پیچھے مڑ کر ہونق بنی ایمان کو دیکھا، جو اس پوری صورتِحال میں شَش وپَنج میں کمرے کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی۔

"کیا نام ہے تمھارا؟" عمر کے فرق کے لحاظ سے اس نے ایمان کو "تُم" کہہ کر مخاطب کرنا ٹھیک سمجھا۔

"ایمان" اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

"چلو آؤ۔ گاڑی میں بیٹھو!" ایمان نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور ان سے پہلے ہی تیزی سے باہر نکل گئی۔

مژگان اس کے ساتھ جانے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔ یاور نے اپنی مضبوط گرفت سے مژگان کو اپنے ساتھ کھینچا تو دیوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ وہ زبردستی اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا گاڑی تک لایا تھا۔ ایمان گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔

"باہر کیوں کھڑی ہو؟ اندر بیٹھو!" اس کا انداز تحکمانہ تھا مگر نرمی والا تھا۔ مژگان اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر وہ اسے تقریباً گاڑی میں دھکیل رہا تھا۔

"آپی! اگر یہ سچ کہہ رہے ہیں تو آپ کو ان کی بات مان لینی چاہیے۔" ایمان نے مژگان کو سمجھانے کی کوشش کی تو وہ مزید آگ بگولہ ہو کر اس پہ ہی بگڑنے لگی۔

"تم میری بہن ہو یا ان کی؟ جو ان کی سائیڈ لے رہی ہو۔۔۔ چھوڑیں مجھے!" وہ ایمان کو گھور کر مزاحمت کرتے ہوئے یاور سے بولی تو وہ اس نے اسے گھورا۔

"یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ گھر جا کر جتنا مرضی لڑ لینا۔"

اور پھر یاور نے اسے زبردستی اندر دھکیلا اور سیٹ پر بٹھا کر سیٹ بیلٹ لاک کر دیا۔ وہ لاک کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ ایمان ابھی تک کنفیوژن کا شکار تھی۔

"آپ واقعی آپی کے شوہر ہیں؟" اس نے دوبارہ پوچھا۔ وہ اس کے سامنے آیا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اس پہ اپنا ہاتھ ٹکا کر اس سے مخاطب ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہاں۔ میں یاور علی سکندر ہوں۔ مژگان کا ہزبینڈ۔ دو سال پہلے نکاح کیا تھا ہم نے اور میں نے تمھاری بہن کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی تھی۔ اس نے اپنی مرضی سے مجھ سے نکاح کیا تھا اب مکر رہی ہے۔۔ اگر پھر بھی تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے اور تسلی کرنا چاہتی ہو تو گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ گھر جا کر ثبوت بھی دیکھ لینا۔" وہ گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ ایمان جھجھکتی ہوئی بیٹھ گئی مگر دل میں کہیں اس کی سچائی پر یقین سا ہونے لگا تھا جو اس مشکل سے وقت میں ان کے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا۔ یاور نے روازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔

"آپ کو لگتا ہے آپ مجھے پھر سے مجبور کریں گے اور میں ہو جاؤں گی؟ بالکل نہیں! یہ صرف آپ کی خوش فہمی ہے مسٹر یاور۔ اب میں آپ کے دھوکے میں نہیں آؤں گی۔ جو کچھ آپ میرے ساتھ کر چکے ہیں، میں آپ کو کبھی نہیں بخشوں گی۔" کیا کیا نہیں یاد آیا تھا اس شخص کو دیکھ کر اسے۔ آنسو اس کی آنکھوں سے موتیوں کی صورت بہہ رہے تھے۔ وہ نم آواز میں کہتی کبھی اپنے آنسو صاف کرتی اور کبھی سیٹ بیلٹ کا لاک کھولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ یاور ڈرائیو کرنے لگا تھا۔

"میں مانتا ہوں میں نے جو کچھ بھی کیا، مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس طرح سے بغیر بتائے مجھے چھوڑ کر نجانے کہاں چھپ گئی تھیں تم، یہ بھی تو ٹھیک نہیں کیا تھا تم نے"!

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہا تھا۔ انداز میں غصہ نہیں تھا مگر مژگان کو لگا وہ اسی کو ہر بات کا الزام دے رہا ہے۔

Kitab Nagri Special

"بالکل ٹھیک کیا تھا میں نے۔ اور اگر دوبارہ موقع ملا تو پھر یہی کروں گی۔ کسی بھول میں مت رہیے گا آپ۔" مژگان نے چڑ کر اسے دھمکی دی اور اپنی نم آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے سختی سے رگڑا۔ ایمان چپ چاپ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اپنے بہن اور بہنوئی کی جذباتی لڑائی دیکھ رہی تھی۔

"اب تم جہاں بھی جاؤ گی مجھ سے چھپ نہیں سکو گی۔ اس لیے تسلی رکھو ڈیئر وائف۔" اس نے مسکرا کر "ڈیئر وائف" کہتے ہوئے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا۔ وہ اندر تک سلگ گئی تھی۔ دانت کچکچا کر اس نے منہ دوسری جانب پھیر لیا۔ اب کیا ہو سکتا تھا، اس نے انھیں ڈھونڈ ہی لیا تھا۔ اس کی اس شخص سے چھپنے کی کوشش میں دو سال کی مشقت رائیگاں چلی گئی تھی۔ کیا اس دن کے لیے اس نے اتنی تکلیفیں سہی تھیں کہ ایک دن اچانک وہ اس کے سامنے آجائے اور اپنا حق جتانے لگے؟ تھوڑی دیر تک خاموشی سے منہ موڑے آنسو بہانے کے بعد اس نے پھر سے ہمت جمع کی اور سیٹ بیلٹ کھولنے کی کوشش میں جُت گئی۔ یاور علی سکندر مزے سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کا دل آج بہت خوش اور مطمئن تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ ساری دنیا کا خزانہ لگ گیا ہو۔ سفر کچھ لمبا تھا اس لیے اس نے خاموشی کی فضا توڑتے ہوئے میوزک پلئیر بھی آن کر دیا۔ خوبصورت گیت کے خوبصورت الفاظ جیسے اس کے دل کی کیفیت بیان کر رہے تھے۔

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر

کہ دل ابھی بھرا نہیں

ابھی ابھی تو آئے ہو

Kitab Nagri Special

بہار بن کے چھائے ہو

ہوا ذرا مہک تو لے

نظر ذرا بہک تو لے

یہ شام ڈھل تو لے ذرا

یہ دل سنبھل تو لے ذرا

میں تھوڑی دیر جی تو لوں

نشے کے گھونٹ پی تو لوں

ابھی تو کچھ کہا نہیں

ابھی تو کچھ سنا نہیں

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر

کہ دل ابھی بھرا نہیں

ستارے جھلملا اٹھے

Kitab Nagri Special

چراغ جگمگا اٹھے

بس اب نہ مجھ کو ٹوکنا

نہ بھٹکے راہ روکنا

اگر میں رک گیا ابھی

تو جانہ پاؤں گا کبھی

یہی کہو گے تم سدا

کہ دل ابھی بھرا نہیں

جو ختم ہو کسی جگہ

یہ ایسا سلسلہ نہیں

ادھوری آس چھوڑ کے

ادھوری پیاس چھوڑ کے

جو روز یوں ہی جاؤ گے

Kitab Nagri Special

تو کس طرح نبھاؤ گے

کہ زندگی کی راہ میں

جو اس دلوں کی چاہ میں

کئی مقام آئیں گے

جو ہم کو آزمائیں گے

برا نہ مانو بات کا

یہ پیار ہے گلہ نہیں

ہاں یہی کہو گے تم سدا

کہ دل ابھی بھرا نہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈرائیو کرتے کرتے ایک گھنٹے سے بھی اوپر ہو گیا تھا۔ مژگان وقفے وقفے سے لاک کھولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ اس نے اتنا کار میں سفر نہیں کیا تھا کہ اس کے لاک سے اتنی واقف ہوتی اور یاور علی سکندر کی تو کار بھی بہت مہنگی اور عام کاروں کی نسبت بہت لگژری کار تھی۔ اس کے لاک بھی اس نے اسپیشل قسم کے سیفٹی لاک لگوائے تھے جو مژگان سے کھل ہی نہیں رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"اب کہاں لے جا رہے ہیں آپ ہمیں؟" بالآخر زِچ ہو کر اس نے دوبارہ لب کشائی کی تھی۔ آنسو اس کے گالوں پر ہی سوکھ گئے تھے۔ اب تو رونا بھی نہیں آ رہا تھا۔ آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی۔

"ہمارے گھر۔" اطمنان بھرا تھا اس کی آواز میں۔ مژگان کو اس کی بات سن کر آگ لگ گئی تھی۔ اتنا کچھ کر کے بھی وہ اسے اپنے ساتھ منسوب کر رہا تھا۔

"کونسے گھر؟ میرے پاس کوئی گھر نہیں ہے۔ سب کچھ چھین لیا ہے آپ نے مجھ سے۔"

وہ غصے سے غرائی تھی۔

"وہی گھر جو اس وقت سے "ہمارا" ہے جب تم نے پہلی بار میری بیوی کی حیثیت سے اس میں قدم رکھا تھا۔" کتنے پیار سے یاور نے اسے بتایا تھا۔ اس کے غصیلے لہجے کا بھی اس نے اثر نہیں لیا تھا ورنہ کوئی اتنی جرأت نہیں کر سکتا تھا کہ یاور علی سکندر سے اس انداز میں بات کر سکے۔

"آپ گاڑی روکیں ورنہ میں چھلانگ لگا دوں گی۔" وہ اس وقت یاور کی وجہ سے اتنی دل برداشتہ ہو رہی تھی کہ اسے پیچھے بیٹھی ایمان کا بھی خیال نہیں رہا۔ اس نے یاور کو دھمکی دینے کی کوشش کی۔

"شوق سے لگاؤ مگر لاک نہیں کھلے گا۔" اس نے مکمل اطمنان سے جواب دیا تھا۔ مِژگان نے شعلے برساتی نظروں سے اپنے برابر والی سیٹ پر بیٹھے اس مغرور انسان کو دیکھا اور رخ موڑ کر پھر سے لاک کھولنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ایسا ڈھیٹ لاک تھا، کھل کے ہی نہیں دے رہا تھا۔ تھک ہار کر وہ واپس سیدھی ہو کر بیٹھ

Kitab Nagri Special

گئی۔ اس نے سیٹ کی پست سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔ وہ اس شخص سے کبھی جیت نہیں سکتی تھی۔ اس بات کا اندازہ دو سال پہلے اسے بہت اچھے طریقے سے ہو گیا تھا۔

"یاور بھائی اور کتنا دور جانا ہے؟" رات کا اندھیرا مکمل طور پہ چھا گیا تھا۔ اسے لگاتار ڈرائیو کرتے ہوئے دو گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔ ایمان کو بھی تشویش ہونے لگی۔ اس نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ لیا۔ ایمان کے سوال پر مڑگان نے آنکھیں کھول کر اور گردن موڑ کر کھا جانے والی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا جو اس شیطان نما انسان کو "بھائی" کہہ رہی تھی۔

"بس تقریباً آدھا پونا گھنٹہ۔ ہم اسلام آباد جا رہے ہیں۔ تمھیں ہمارا گھر اچھا لگے گا!" یاور نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بیک ویو مرر سے ایک نظر اس پہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی ایک نظر زرا سا رخ موڑ کر مڑگان پہ بھی ڈالی تھی جس کی ناراض اور غصیلی صورت اسے ایمان کو اور پھر خود کو گھورتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ وہ اپنی "بیوی" کا تلملانہ انجوائے کر رہا تھا۔ وہ اس کا کوئی احتجاج خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس کے سارے بہانے اور دھمکیاں نظر انداز کر رہا تھا۔ یاور علی سکندر ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ اپنی من مانی کرنے والا۔ کسی کی نہ سننے والا۔ صرف اپنی پرواہ کرنے والا۔

"ہمارا؟" مڑگان نے جل کر ہنکارا ابھرا۔ "مسٹر یاور! آپ شاید بھول رہے ہیں کہ ہمارا نہیں وہ صرف اور صرف "آپ" کا گھر ہے۔" جانے کس احساس کے تحت وہ اسے کسی اور کے نام کے ساتھ منسوب نہیں کر سکی تھی۔

Kitab Nagri Special

"مسز یاور! آپ شاید بھول رہی ہیں وہ "ہمارا" ہی گھر ہے۔" یاور نے اسے مزید تپانے والے انداز میں کہا تھا۔

مژگان کا دل چاہا اس کا منہ نوچ لے یا اپنے بال۔ اس نے ضبط کرتے ہوئے اپنی مٹھیاں زور سے بند کی تھیں۔ یہ وہی شخص تھا نا، جس سے مژگان کو محبت ہوئی تھی۔ یہ وہی شخص تھا جس نے مژگان سے محبت کی تھی۔ اور یہ وہی شخص تھا جس نے اسے بہت دکھ دیے تھے۔ اس کی ہر بربادی کا ذمہ دار بھی تو یہی شخص تھا۔

تین سال قبل۔۔۔

"بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔بابا کیا ہوا آپ کو۔۔۔بابا۔۔۔۔"

شفیع احمد دل پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھتے ہی چلے گئے اور مژگان ان کی اس حالت پر پریشان ان کے ہاتھ ملنے لگی۔

"بابا۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔بابا۔۔۔"

وہ رونے لگی تھی۔ شفیع احمد کی بند ہوتی آنکھیں آہستہ آہستہ مکمل بند ہو گئی تھیں اور گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ مژگان ایک دم باہر کو بھاگی تھی۔ اس کے بعد وہ نہیں جانتی اس نے کس طرح اپنے باپ کو ہسپتال پہنچایا تھا۔ ایک پڑوسی لڑکے عمران نے اس کی مدد کر دی تھی۔ وہ ٹیکسی لے کر آیا، شفیع احمد کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور انھیں ہسپتال لے آیا تھا، مگر جو ان کے علاج کے پیسے تھے وہ مژگان کی ہی ذمہ داری تھی۔ کتنے گھنٹے اس نے پریشانی میں کوریڈور میں ٹہلتے ہوئے کاٹے تھے۔ وہ ایک اکیلی لڑکی بہت ہمت دکھا رہی تھی۔ اس کا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کوئی بھائی نہیں تھا۔ وہ دو بہنیں ہی تھیں۔ مژگان اور ایمان۔ ایمان اس سے چھے سال چھوٹی تھی۔ شفیع احمد نہایت عاجز اور نرم طبیعت کے مالک تھے اور اپنی بیٹیوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایمان سات سال کی تھی جب شفیع احمد کی زوجہ رضوانہ دنیا سے چلی گئیں۔ تب سے وہ اپنی بچیوں کے منہ سے نکلی ہر بات پوری کرتے تھے۔ وہ ان کا ماں اور باپ دونوں تھے۔ اب اس طرح ان کا اچانک ڈھے جانا، مژگان کے لیے یہ صدمہ برداشت کرنا بہت کھٹن تھا۔

انتہائی ایمرجنسی میں تن تنہا باپ کو ہسپتال لانا اور پھر دیکھ بھال کرنا، ساتھ میں ہسپتال کی فیس۔ اتنا بوجھ اس کے نازک کندھوں پہ آ گیا تھا۔ ابھی تو اس نے آگے بہت سارا پڑھنا تھا، اپنے بابا کا بڑا بیٹا بننا تھا۔ اپنے بابا کو اس حالت میں دیکھ کر اس کی امید ٹوٹ رہی تھی مگر وہ پھر بھی اپنے آپ کو مضبوط رکھے ہوئے تھی۔ اس کے بابا نے ہمیشہ اسے اچھے اور برے کی تمیز سکھائی تھی، اسے بہادر اور مضبوط بنایا تھا لیکن کبھی کسی سرد گرم کی زد میں نہیں آنے دیا۔ ان کے یوں اچانک پڑنے والے دل کے دورے نے مژگان کو ایک دم تپتی دھوپ میں لا کھڑا کیا تھا۔ وہ رو دینے کو تھی لیکن ہمت نہیں ہارنا چاہتی تھی۔ کئی گھنٹوں کے اذیت ناک انتظار کے بعد ڈاکٹرز نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے بابا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے اور یہ معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ اس اٹیک کے بعد ان کے بچنے کے چانسز کم ہیں لیکن اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اپنی زندگی ہار دیں گے۔ وہ ماں کو بہت پہلے کھو چکی تھی۔ باپ کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے وہ پریشانی کے عالم میں کبھی اپنے باپ کے کمرے کی طرف دیکھتی تھی اور کبھی باہر کے راستے کی طرف۔ ایمان کالج میں تھی اور اسے تو اس افتاد کا پتا بھی نہیں تھا۔ اگر وہ آ گئی تو مژگان اسے کیا کہے گی؟ اس کا حوصلہ مژگان جیسا بلند نہیں تھا۔ وہ چھوٹی بہن تھی اور انتہائی نازک اور حساس دل کی مالک تھی۔ اتنا بڑا صدمہ وہ

Kitab Nagri Special

کیسے سہے گی؟مژگان کے دماغ میں سوالات کی کثرت تھی لیکن وہ ان سوالات کے جواب نہیں ڈھونڈ پا رہی تھی۔ اسے اس وقت صرف ایک چیز کے بارے میں سوچنا تھا۔ اپنے بابا کے بارے میں۔ اس وقت اسے اتنی رقم کہاں سے مل سکتی تھی جو اس کے بابا کی سانسیں خرید سکے؟مژگان نے اپنی سوچوں کو وسیع کیا اور کافی دیر سوچنے کے بعد بھی وہ کوئی حل نہ ڈھونڈ پائی۔

تھک ہار کر وہ مایوسی کے آخری دہانے پر کھڑی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ مکمل طور پر مایوس ہو جاتی، اس کے ذہن میں ایک دم سے جھماکا ہوا۔ وہ اٹھی اور فوراً ہسپتال کے باتھ روم میں گئی۔ منہ پر دو تین پانی کے چھینٹے مارے تو چہرے پر موجود سوکھے آنسوؤں کے نشانات مٹ گئے مگر سوجی آنکھیں اب بھی رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔ وہ اس پڑوسی لڑکے عمران کو وہیں اپنے والد کے پاس چھوڑ کر ہسپتال سے نکلی تھی۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔ ہسپتال سے اہر نکل کر اس نے ایک ٹیکسی روکی اور اسے ایک پتے پر چلنے کو کہا۔ ٹیکسی والا اسے مطلوبہ مقام پر اتار کر اپنا کرایہ وصول کر کے چلا گیا۔ وہ اس وقت اس شہر کی سب سے معروف ترین عمارت کے باہر کھڑی تھی۔ اس کے سامنے سفید چمکدار شیشوں والی بارہ منزلہ عمارت تھی جس کے داخلی حصے پر بہت بڑا سا "سکندر گروپ آف کمپنیز" لکھا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مژگان نے عمارت کے قدو قامت کو دیکھتے ہوا گہرا سانس لیا اور اندر جانے کے لیے پہلا قدم اٹھایا۔ چند قدم چلنے کے بعد وہ داخلی دروازے کے سیکیورٹی چیکنگ سے گزر کر اندر داخل ہوئی اور گراؤنڈ فلور پہ موجود ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی کے پاس گئی۔ ریسیپشن پر موجود لڑکی نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں اسے مسکرا کر دیکھا اور اس کے اداس اور مغموم تاثرات والے چہرے کے باوجود اپنے پیشہ ورانہ انداز میں اس سے پوچھا۔

Kitab Nagri Special

"جی کہیے میم! میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟" مژگان نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور گہرا سانس لیا۔

"مجھے اس کمپنی کے مالک سے ملنا ہے۔" اسے اپنے بابا کے باس یا کسی کولیگ کا نام تو یاد نہیں تھا اس لیے اس نے ذہن میں آنے والا پہلا آپشن ہی چن لیا۔

"کس سلسلے میں ملنا ہے آپ کو ان سے؟" اس نے اسی پیشہ ورانہ انداز میں سوال کیا تھا۔

"کچھ ذاتی کام ہے۔" اس نے آہستہ سے وجہ بتائی۔

"آپ کا ان سے اپوائنٹمنٹ ہے؟" اس نے پھر پیشہ ورانہ انداز میں اگلا سوال کیا تھا۔

"نہیں!" مژگان نے نفی میں سر ہلایا۔

"سوری پھر آپ ان سے اس طرح بغیر اپوائنٹمنٹ کے نہیں مل سکتیں!" لڑکی نے اپنے پیشہ ورانہ انداز کو برقرار رکھتے ہوئے اسے کہا۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ پھر سے سوچ میں گُم ہوگئی۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ پلیز انھیں انفارم کر دیں کہ شفیع احمد صاحب کی بیٹی ان سے ملنا چاہتی ہیں۔ وہ منع نہیں کریں گے۔" پتا نہیں کس احساس کے تحت اس نے بہت اعتماد سے کہا تھا۔ جیسے اسے یقین تھا کہ وہ اس سے ضرور مل لیں گے۔ ریسیپشن ڈیسک کے پیچھے لگی بڑی سی گھڑی پر اس وقت دن کے دو بجنے والے تھے۔ ایمان کی چھٹی ہونے والی تھی اور وہ بھی جلد گھر پہنچ جاتی۔ مژگان کے پاس وقت بہت کم تھا۔ وہ کل صبح تک کا بھی انتظار نہیں کر سکتی

Kitab Nagri Special

تھی۔ اسے جلد از جلد رقم کا انتظام کرنا تھا۔ اس کے والد اس کمپنی میں پچھلے بیس سالوں سے ملازمت کر رہے تھے اور ان کا امپلائی ریکارڈ بھی اچھا تھا۔ اسے پوری امید تھی کہ کمپنی کا مالک اس کی مدد ضرور کرے گا۔ وہ اپنے باپ کے اتنے سالوں کی محنت کے عوض لون لینے آئی تھی۔ ایک یقین سا تھا کہ رقم مل جائے گی۔ اس کے والدین اپنے اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے۔ نہ کوئی چچا تایا پھوپھو اور نہ کوئی خالہ ماموں۔ نانا نانی اور دادا دادی بھی ایک ایک کر کے گزر گئے تھے۔ شفیع احمد کے کچھ کزنز اور رضوانہ کے رشتہ دار بھی زیادہ تر ان کی طرح مڈل ورکنگ کلاس سے تعلق رکھتے تھے اور جو اِکا دکا مالدار تھے، وہ انتہائی کنجوس اور مغرور تھے۔ رشتہ داروں سے بات کرنا بیکار تھا۔ بینک اتنی جلدی لون دیتا نہیں اور گھر جو ان کی ملکیت تھا، وہ بھی فوراً نہیں بِک سکتا تھا۔ اس وقت لے دے کر اس کے پاس ایک ہی راستہ بچا تھا۔ وہ بھیک تو نہیں مانگنے آئی تھی، لون لینے آئی تھی۔ اندر ہی اندر اسے یقین تھا کہ کمپنی کا مالک لون تو دے ہی دے گا اس لیے وہ اپنے والد کی زندگی کی خاطر یہاں چلی آئی تھی۔ اس نے اپنے حلیے کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔ اس نے اس وقت لان کی سفید پرنٹڈ قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر رنگ برنگے پھول بنے تھے اور کالی پرنٹڈ شلوار جس پر قمیض ہی کی طرح رنگ برنگے پھول بنے ہوئے تھے۔ جوڑا بہت خوبصورت تھا اور سلا ہوا بھی اچھا تھا۔ دوپٹہ اس نے سر پر انتہائی سلیقے سے اوڑھ رکھا تھا۔ ایک نظر دیکھنے میں وہ کسی اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی لگتی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس نے ڈیزائنر وئیر نہیں بلکہ عام دکان کا نارمل سی قیمت والا مگر خوبصورت جوڑا پہن رکھا تھا۔ کپڑوں کے عوض اس کی شکستہ حالت کو نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ سرخ متورم آنکھیں اور خشک ہونٹ جس پر وہ بار بار زبان پھیرتی تھی۔

"آپ ان سے یوں نہیں مل سکتیں۔" ریسیپشنٹ نے پھر سے اسے پیشہ ورانہ انداز میں بتایا تھا۔ مژگان نے نفی میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri Special

”پلیز مجھے بہت ارجنٹ ملنا ہے ان سے۔ کسی کی زندگی کا سوال ہے۔“ ریسیپشنٹ نے اسے غور سے دیکھا۔ وہ شکل سے اس وقت انتہائی مجبور لگ رہی تھی۔ ریسیپشنسٹ سوچ میں پڑ گئی کہ کیا کرے۔ اسے سختی سے حکم تھا کہ بغیر اپوائنٹمنٹ کے کسی کو بھی اس جگہ کے باس سے ملنے نہ دیا جائے، بصورتِ دیگر وہ اپنی نوکری سے جائے گی۔ اس دھمکی کا مظاہرہ بھی وہ دیکھ چکی تھی۔ اس کے ساتھ کام کرنے والے اس کے کئی کولیگز اس کے باس نے کھڑے کھڑے ذرا سی غلطی پر فائر کر دیے تھے۔ وہ یہ رسک نہیں لے سکتی تھی۔

”معذرت! لیکن میں آپ کی اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتی۔“ وہ معذرت کر کے دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ مژگان کا دل چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے۔

”پلیز۔۔۔ میں آپ سے کہہ رہی ہوں کسی کی زندگی کا سوال ہے۔ آپ ایک دفعہ ان سے بات کر کے تو دیکھیں۔ اگر انھوں نے منع کر دیا تو میں واپس چلی جاؤں گی۔“ اس کا انداز ملتجی تھا اور بے تابی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ شاید ریسیپشنٹ کو اس پر ترس آ گیا تھا۔ اس نے ایکسٹینشن سے باس کے کمرے میں کال ملائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

”سر! آپ سے کوئی خاتون ملنا چاہتی ہیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ شفیع احمد کی بیٹی ہیں۔“ وہ اپنے آفس روم میں اپنی سیٹ پہ بیٹھا ہوا تھا اور ایک فائل ہاتھ میں تھامے اس کی ورک گردانی کر رہا تھا۔ کچھ عرصے سے اس کی کمپنی کے پرافٹ اور سیلز میں کچھ گڑبڑ ہو رہی تھی۔ اس نے فائنانس ڈیپارٹمنٹ سے سی ایف او چیف فائنانس آفیسر کے سیکرٹری سے سیلز اور پرافٹ کی فائل منگوالی تھی اور اس وقت وہ خود سارے مالی امور کی بیلینس شیٹ کا موازنہ کر رہا تھا۔ اس کے ٹیبل پہ رکھا فون بجا تو اس نے ریسیور اٹھایا۔ ریسپشن پر موجود لڑکی نے اسے بتایا کہ کوئی لڑکی اس سے ملنا چاہتی ہے۔

Kitab Nagri Special

"کون شفیع احمد؟ میں کسی شفیع احمد کو نہیں جانتا۔ اور آپ سے کہا گیا ہے کہ بغیر کسی اپوانٹمنٹ کے اور بِلاوجہ مجھے ڈسٹرب کرنے کی حماقت نہ کی جائے۔ دِس اِز یور فَرسٹ اینڈ لاسٹ وارننگ!" اپنے ازلی رعب دار انداز کو برقرار رکھتے ہوئے رکھائی سے کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے سامنے کھڑا فائنانس ڈیپارٹمنٹ کا امپلائی وسیم دانش، شفیع احمد کا نام سن کر ایک دم چونکا تھا۔

"سر۔۔۔ شفیع احمد وہی ہے جسے آپ نے کچھ دن پہلے فائر کیا تھا۔ (money embezzlement رقم کا غبن) کے کیس میں۔" وسیم کی بات پہ یاور نے فائل سے نظریں اٹھا کر تیوری چڑھائے اسے دیکھا تھا۔ وسیم دانش نے چہرہ جھکا لیا۔ شاید اس کے باس کو اس کا بولنا اچھا نہیں لگا تھا۔ یاور نے دو سیکینڈ اسے پر سوچ انداز میں گھورنے کے بعد فوراً سے ریسیور اٹھایا اور اسی ایکسٹینشن سے رسیپشنٹ کو پیغام بھجوایا۔

"اسے میرے آفس میں بھیجو۔" اس کے سامنے کھڑے امپلائی نے حیرت سے اپنے باس کو دیکھا تھا جس کے چہرے پہ تیوریوں کی جگہ ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ نے لے لی تھی۔ یہ اچھا شگون نہیں تھا۔ رسیپشنٹ نے اپنے باس کے منع کرنے پر مژگان کو بتا دیا تھا کہ اس نے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ مژگان کو پہلے تو یقین نہیں آیا مگر پھر جیسے وہ سمجھ گئی تھی۔ اب وہ اس کی مزید منتیں نہیں کر سکتی تھی۔ وہ مایوس سی ہو کر مڑ گئی۔ ابھی کچھ قدم ہی اٹھائے تھے کہ رسیپشنٹ کی آواز دوبارہ گونجی۔

"ایکسکیوز می! آپ کو سر نے بلایا ہے۔" ایک لمحے کو تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس نے وہی سُنا جو وہ سننا چاہ رہی تھی۔ اس نے دوبارہ اس لڑکی کے قریب جا کر اپنے سینے پہ انگلی رکھ کر پوچھا۔

Kitab Nagri Special

”کیا کہا آپ نے؟ مجھے باس نے بلایا ہے؟“ رسیپشنٹ نے اپنے کہے ہوئے الفاظ دہرا دیے۔ ایک سکون اور خوشی کی لہر اس کے اندر دوڑ گئی۔ وہ اپنے بابا کی زندگی بچا سکتی تھی۔ رسیپشنٹ نے اسے عامر نام کے ایک لڑکے کے ساتھ CEO سی ای او کے کمرے میں بھیج دیا۔ عامر نامی لڑکا اسے کمرے کے باہر چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے سی ای او کے آفس کے باہر کھڑے ہو کر دو تین گہرے گہرے سانس لیے اور خود کو نارمل کمپوز کر کے دروازے پہ دستک دی۔

”کم اِن“!

اندر سے ایک پر کشش بھاری مردانہ آواز اُبھری تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ اس نے اندر داخل ہو کر سامنے کی جانب نظر اٹھائی تو میز کے پار رکھی کرسی پر ایک انتہائی پر کشش، مردانہ وجاہت کا بھرپور مجسمہ، ماتھے پہ تیوریاں چڑھائے اپنے مغرورانہ انداز میں پوری شان کے ساتھ براجمان تھا۔ وہ یوں بیٹھا تھا جیسے وہ بادشاہ ہو اور مژگان اس کی رعایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسی کا انتظار کر رہا ہو۔ اس کی نظریں مسلسل مژگان پر جمی تھیں۔ دروازے سے لے کر اس کے میز کے قریب آنے تک وہ اسے اسی انداز میں دیکھتا رہا تھا۔ پہلے پہل مژگان کو اچنبا سا ہوا۔ وہ اس کرسی پر کسی پچاس ساٹھ سال کے آدمی کا تصور کیے بیٹھی تھی جبکہ سامنے بیٹھا مرد کافی خوبرو اور جوان تھا۔ اور یاور علی سکندر جو اس وقت شفیع احمد کا نام سنتے ہی ذہن میں طرح طرح کے خیال سوچ رہا تھا، اس لڑکی کو یوں کسی محکوم کی طرح داخل ہوتے دیکھ کر الجھن میں پڑ گیا۔ اسے لگا تھا کہ یا تو وہ اپنے باپ کی بے عزتی کا بدلہ لینے آئی ہو گی یا جو لیگل نوٹس اس نے بھجوایا تھا، وہ واپس لینے کی درخواست کرنے۔ مگر جب وہ بولی تو اس کے دونوں اندازے غلط ثابت ہوئے۔ نہ تو وہ کسی آندھی طوفان کی

Kitab Nagri Special

طرح آئی تھی، اور نہ ہی اس لڑکی نے کسی قسم کی بد تہذیبی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس نے اس لڑکی کو بیٹھنے تک کا اشارہ بھی نہیں کیا تھا۔ مژگان نے اپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیری اور بولنے کی ہمت مجتمع کی۔ وہ وہیں کھڑی کھڑی گویا ہوئی۔

"سر!۔۔۔میں شفیع احمد صاحب کی بیٹی ہوں۔"

یاور نے کوئی رسپانس نہیں دیا اور صرف اپنے ازلی مشہورِ زمانہ سپاٹ چہرے سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ اپنے اندر کا غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا۔ مژگان نے اس کی خاموشی کو بات جاری رکھنے کا سگنل سمجھا۔

"سر وہ۔۔۔دراصل میرے والد یہاں اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے۔ وہ میں۔۔۔یہ کہنا چاہتی تھی۔۔۔ان کی طبیعت بہت خراب ہے۔ انھیں۔۔۔ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔"

کہتے ہوئے اس کا گلا رندھنے لگا تھا۔ اس نے تھوک نگلا اور آنسو اندر دھکیلنے کی کوشش کی۔

"تو آپ یہاں کیا کرنے آئی ہیں؟ یہ ہسپتال نہیں ہے۔" پہلی بار اس نے منہ سے کچھ بولا تھا۔ مگر الفاظ سے زیادہ اس کا انداز مژگان کو ہتک آمیز لگا تھا۔ اسے لگا شاید وہ انسانیت کے ناتے نہ سہی، اس کے والد کی اتنے سالوں کی محنت کے عوض ہی تھوڑی ہمدردی دکھا دے گا مگر وہاں بے حسی عروج پر تھی۔ الفاظ اس کی زبان پر دم توڑنے لگے لیکن اپنے والد کی حالت کا خیال کر کے اس نے ایک بار پھر ہمت کی۔

"وہ۔۔۔۔۔مجھے کچھ۔۔۔۔رقم کی ضرورت ہے۔"

(کیوں؟ تمھارے باپ نے جو غبن کیا تھا، وہ پیسے کافی نہیں ہیں؟) یاور نے دل میں سوچا۔

Kitab Nagri Special

"پیسے چاہیں تو بنک سے رابطہ کریں۔" مژگان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کاٹ اس کے لہجے میں تھی یا نظروں میں۔

"اتنی جلدی بینک لون نہیں دے گا۔ اور میں اگر گھر بھی بیچ دوں تو ایک دن میں کوئی خریدار نہیں ملے گا۔ مجھے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ کل صبح بابا کی سرجری ہے۔ اس سے پہلے مجھے پیسے ہسپتال میں جمع کروانے ہیں۔"

وہ اس لڑکی کی کہانی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کے باپ نے دو کروڑ کا غبن کیا تھا اور وہ چند لاکھ روپوں کی خاطر اس کے آفس میں کھڑی تھی۔ کیا وہ اپنے باپ کے کا جرم نہیں جانتی تھی؟ یہی جواز بن رہا تھا اس کی یہاں موجودگی کا۔ یاور کا دماغ تیزی سے کیلکولیشن کر رہا تھا۔

"کتنے پیسے چاہیے؟" شاید اُسے ترس آگیا تھا اس پر۔ مژگان نے یہی سوچا تو کچھ امید نظر آنے لگی۔ اگر وہ پوچھ رہا تھا تو شاید دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

"فی الحال سات لاکھ ان کی سرجری کے لیے چاہیے۔ اس کے علاوہ مجھے نہیں پتا کہ کتنے لگیں گے۔"

اسے ان باتوں کا اندازہ نہیں تھا مگر وہ یہی سوچ رہی تھی کہ سرجری کے بعد دواؤں کا خرچہ اور کھانے پینے کا خرچہ بھی تو ہو گا۔

"میں آپ کو یونہی تو اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتا۔" یاور نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔ اب کی بار اس کے لہجے میں کاٹ نہیں تھی، اکتاہٹ تھی۔

"میں آپ کو واپس کر دوں گی۔ جیسے ہی گھر سیل ہو جائے گا۔" مژگان جھٹ سے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اور میں آپ پر کیسے بھروسہ کرلوں؟" (تم بھی ایک فراڈ باپ کی بیٹی ہو۔ پیسے لے کر فرار ہو جاؤ گی۔ اچھا بہانہ ہے لوٹنے کا۔(

وہ اس کی بات پر یقین نہیں کر رہا تھا۔ اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ اس سے ہمدردی سمیٹنے یا دھوکے سے پیسے لینے کے بہانے باپ کی بیماری کا ڈھونگ کر رہی ہے تا کہ وہ اس کے باپ پہ کیا ہوا کیس واپس لے لے۔

"آپ میرا آئی ڈی کارڈ رکھ لیں۔" مژگان نے اپنے چھوٹے سے والٹ سے اپنا آئی ڈی کارڈ نکال کر اس کے سامنے میز پر رکھا جس کی طرف اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

"کیا معلوم یہ اصلی ہی ہے یا جعلی؟ کیا معلوم تم جھوٹ بول رہی ہو؟" اس کے دل کی بات زبان پہ آ ہی گئی تھی۔ وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاو بغور دیکھ رہا تھا۔ اگر وہ ڈھونگ کر رہی تھی تو اس کی باڈی لینگویج سے کوئی ہِنٹ مل سکتا تھا۔ مژگان کو اس کا انداز عجیب لگا۔ کیا وہ اسے آزما رہا تھا؟ مژگان کو ایسا ہی لگا تھا۔

"اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ ہسپتال سے پتا کروا سکتے ہیں۔"

)میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ ایک دھوکے باز کی بیٹی کے کہنے پر آنکھیں بند کر کے چل پڑوں)"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو رقم دے سکتا ہوں لیکن ایک کنڈیشن پر۔"

اگر وہ ڈھونگ کر رہی تھی تو یاور اسے بے نقاب اور شرمندہ کرنا چاہتا تھا۔ مژگان نے اس کے بدلتے رنگ کو دیکھا۔ کیا واقعی اسے اب مژگان پر اعتبار آ گیا تھا؟ اس نے مژگان کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آپ کی کوالیفیکیشن کیا ہے؟"

Kitab Nagri Special

یاور نے اس کا آئی ڈی کارڈ اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور اپنے میز کی دراز میں ڈال دیا۔ وہ آہستہ سے اس کے سامنے رکھی کرسیوں میں سے ایک پر آہستہ سے بیٹھ گئی۔

"میں نے۔۔۔۔ گریجویشن کیا ہے۔" مژگان نے مختصر بتایا۔

"آپ کو میں یہ رقم لون کے طور پر دے رہا ہوں۔ لیکن اس کے بدلے آپ کو یہاں میرے آفس میں جاب کرنی ہو گی۔ میں صرف اس آئی ڈی کارڈ کے بھروسے آپ کو اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتا۔ بزنس کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ ہماری کمپنی کے ساتھ ایگریمنٹ سائن کریں گی اور لون کی رقم ہر مہینے آپ کی سیلیری سے کٹے گی۔ اگر آپ اس شرط کو مانتی ہیں تو میں ابھی آپ کو یہ رقم دے دوں گا۔"

مژگان کو لگا وہ اس کے لیے غیبی مدد ثابت ہوا ہے۔ گریجویشن کے فوراً بعد اتنی بڑی کمپنی میں جاب مل جانا وہ بھی بغیر تجربے کے، آج کے دور میں ایک بہت بڑا خواب تھا۔ اس نے دو سیکینڈ بھی نہیں لگائے تھے سوچنے میں۔ اسے اپنے بابا کے لیے کچھ بھی کرنا پڑتا تو وہ کر گزرتی۔

"مجھے منظور ہے۔" اس وقت اسے کچھ بھی کر کے رقم چاہیے تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گُڈ۔" یاور کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔ مژگان کو لگا اس کی مسکراہٹ میں اس کا دل ڈوب رہا ہے۔ وہ تھا ہی ایسا۔ ایک مسکراہٹ سے دلوں کو فتح کرنے والا۔ اگر جو اس کو پتا ہوتا کہ اس وقت یاور کے دماغ میں کیا چل رہا ہے تو اتنی بڑی غلطی خواب میں بھی نہ کرتی۔ جسے وہ اس وقت فرشتہ سمجھ رہی تھی اس کا اصلی روپ دیکھ کر مژگان کو بہت بڑا دھچکا لگنے والا تھا۔ یاور نے فون ایکسٹیشن سے کال کر کے کمپنی کے وکیل کو اپنے آفس میں بلوایا تھا۔ کچھ دیر میں ماجد صاحب اس کے آفس میں داخل ہوئے۔

Kitab Nagri Special

"ایک کانٹریکٹ پیپر تیار کرنا ہے۔اس کی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز ہم ابھی ڈسکس کر لیتے ہیں پھر آپ اس کا ڈاکومنٹ تیار کر دیجیے گا۔" اس نے وکیل سے کہہ کر مژگان کو دیکھا۔ مژگان نے بے ساختہ گھڑی کو دیکھا۔ڈھائی بج رہے تھے۔اسے ایمان اور بابا کا خیال آیا۔

"آپ کی جو بھی شرائط ہیں، مجھے منظور ہیں۔ میں سائن کر دیتی ہوں ابھی۔ میں یہاں مزید نہیں رک سکتی مجھے جانا ہے۔" اس نے جلدی جلدی کہا تو یاور نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔اس لڑکی کا انداز اسے جان چھڑانے جیسا لگا تھا جیسے وہ جلد از جلد یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔ کیا یہ لڑکی اس کے ساتھ بہت بڑا دھوکا کرنے والی تھی؟ یا وہ واقعی اتنی بے وقوف تھی؟ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ بغیر پڑھے کسی قانونی کاغذ پر سائن نہیں کرنے چاہیے؟ اور وہ ایک بلینک پیپر پہ سائن کرنے کو تیار تھی۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا وہ خود کو کس مصیبت میں پھنسانے والی ہے۔ یاور علی سکندر کس بلا کا نام تھا، اگر وہ جانتی تو اس کے سائے سے بھی سو میل دور رہتی۔اس کا آئی ڈی کارڈ یاور کے پاس تھا اس لیے یاور نے اسے کچھ نہیں کہا اور وکیل کو اشارہ کیا۔وکیل صاحب نے ایک اسٹام پیپر مژگان کے آگے رکھا اور ایک جگہ انگلی سے اشارہ کر کے دستخط کرنے کو کہا۔ مژگان نے فوراً اس کی ٹیبل سے پین اٹھا کر اپنے سائن کیے اور پین واپس قلم دان میں رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں کچھ دنوں بعد سے جوائن کر سکتی ہوں؟ جب تک بابا کی کنڈیشن اسٹیبل ہو جائے۔" یاور نے جانتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ مژگان نے سائن تو کر دیے تھے مگر اس کے آئی ڈی کارڈ کے بارے میں یاور کو یقین نہیں تھا کہ وہ اصلی تھا یا جعلی؟ وہ فی الحال اس پہ اعتبار نہیں کر سکتا تھا۔اس نے اپنی سیف سائیڈ ہی رکھی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپ بے فکر ہو جائیں۔ ہاسپٹل کے بلز کمپنی کی طرف سے کلیر ہو جائیں گے۔" یاور نے رقم ڈائریکٹلی اسے نہیں دی تھی۔ اگر وہ اس کا راز فاش کرنے کا سوچ رہا تھا تب بھی وہ سات لاکھ کا نقصان کیوں کرواتا؟ البتہ مژگان اسے ممنون نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کر کے چلی گئی۔ یاور نے ایک امپلائی کو بلوایا اور مژگان کی بتائی ہوئی انفارمیشن ہسپتال سے ویریفائی کروانے کو کہا اور بات سچ نکلنے کی صورت میں اس کے اخراجات سنبھالنے کو بھی کہا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا اس لڑکی کی نیت کیا ہے۔ پتا نہیں کیوں، اسے اس لڑکی سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے جانے کے بعد اس کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے تھے۔ کچھ دیر پہلے والے نرم تاثرات کی جگہ اب اس کا سخت اور غضبناک چہرہ نظر آ رہا تھا۔

"ماجد صاحب۔ یہ کاغذ آپ بہت سنبھال کر رکھیں گے۔ اس کاغذ پر کیا کنڈیشنز ٹائپ کرنی ہیں میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔" یہ کاغذ اس کے ہاتھ میں حکم کا اِکّا یعنی ace card جیسا تھا۔

"ٹھیک ہے سر!" پچاس سال کے لگ بھگ ماجد صاحب کافی عرصے سے اس کمپنی میں وکیل کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اس کمپنی کے سارے قانونی معاملات وہی ہینڈل کرتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سکندر گروپ آف کمپنیز صرف ایک کنسٹرکشن کمپنی نہیں تھی، ایک پوری ایمپائر تھی جس کے ماتحت لاکھوں کے حساب سے امپلائیز اور ورکر کام کرتے تھے۔ اس ایک نام کی ملکیت میں کئی شاپنگ مالز، ٹورسٹ ریزورٹ، کئی ریستوران، ہوٹلز اور کئی کمرشل اور رہائشی عمارتیں وغیرہ شامل تھیں۔ زوار علی سکندر نے یہ ساری ایمپائر کھڑی کی تھی۔ اس بڑی سی ایمپائر کے دو ما لکان تھے۔ شہباز علی سکندر اور وشمہ علی سکندر۔ وشمہ

Kitab Nagri Special

کی شادی کے بعد ان کے حصے کی جائید اد انھیں دے دی گئی تھی جواب وشمہ کے شوہر اور بیٹی اسحاق آفندی اور میر ال آفندی کے زیرِ سایہ پروان چڑھ رہی تھی۔ چند سال قبل یاور علی سکندر نے اپنی بزنس ایڈ منسٹریشن کی ڈگری آکسفورڈ یونیورسٹی سے مکمل کی تھی اور پھر اس نے عملی طور پر اپنے باپ سے وراثت میں ملنے والی اس ایمپائر میں قدم رکھا تھا۔ اس وقت وہ ایک نوجوان لڑکا تھا لیکن اس کی ذہانت کے چرچے بزنس کی دنیا میں بہت جلد پھیل گئے تھے۔ وہ اپنی ہی کمپنی میں مختلف جگہوں پہ کام کر چکا تھا اور اب ایک سال پہلے وہ اپنے ہیڈ آفس میں بطور سی-ای-او کام کر رہا تھا۔ اس سے پہلے اس کے والد شہباز علی سکندر اس پوسٹ پر تھے لیکن اب وہ اسے اپنی جگہ سونپ کر خود اٹلی اور اسپین میں قائم اپنے کاروبار کو دیکھ رہے تھے۔ یاور علی سکندر اصولوں کے معاملے میں بہت سخت تھا۔ کچھ عرصے سے اس کمپنی کے فائنانسز میں گڑ بڑ چل رہی تھی۔ اس نے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں نوٹس بھجوادیا تھا کہ جس کسی کی بھی حرکت ہے خود ہی چپ چاپ استعفٰی دے دے یاور علی سکندر اسے کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن دو مہینے تک کوئی سامنے نہیں آیا اور پیسوں کا گھپلہ ہنوز جاری رہا۔ اس نے انکوائری بٹھادی تو فوراً ہی شفیع احمد کا نام ظاہر ہو گیا۔ وہ پچھلے بیس سالوں سے اس کمپنی میں بطور اکاونٹنٹ مینیجر کام کر رہے تھے۔ ان کی اچھی تنخواہ تھی اور امپلائی ریکارڈ بھی اچھا تھا۔ لیکن پھر بھی دو کروڑ کا غبن ان کے کھاتے میں آگیا۔ یاور علی سکندر نے انھیں اپنے آفس میں بلالیا تھا اور اس غبن کے متعلق سوال کیا تھا۔ وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھے کہ انھوں نے غبن کیا ہے لیکن ثبوت موجود تھا۔ ثبوت دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے تھے۔ گویا اب جرم چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ یاور نے انھیں اسی وقت نوکری سے نکال دیا تھا اور اس کے بعد انھیں عدالت کی طرف سے نوٹس آگیا تھا جس میں ان کے اوپر فراڈ کا کیس اور دو کروڑ بمعہ جرمانہ عائد تھا۔ یاور کو اس معصوم چہرے والے دھوکے باز شخص سے نفرت تھی جو ثبوت کے باوجود اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

Kitab Nagri Special

جھوٹ پہ جھوٹ بول رہا تھا لیکن اپنی آنکھوں سے سارے ثبوت دیکھنے کے بعد وہ ایک دم چپ ہوا تھا۔ یاور کو دھوکے باز اور جھوٹے لوگوں سے سخت نفرت تھی۔ اور یہی وجہ تھی وہ اس وقت مژگان کو بھی ایک دھوکے باز اور جھوٹے انسان کی بیٹی کی نظر سے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک پلان چل رہا تھا جس سے اس دھوکے باز انسان کا سارا خاندان تباہ ہونے والا تھا۔ کیونکہ وہ یاور علی سکندر تھا، اسے کراس کرنا اپنے اوپر عذاب لانے کے مترادف تھا۔ وہ اپنے ساتھ دھوکا کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتا تھا۔

مژگان اس کے آفس سے نکل کر گھر جانے کی بجائے سیدھا ہسپتال آئی تھی۔ اسے بار بار ایمان کا خیال بھی آرہا تھا۔ وہ کب سے بابا کے پیچھے پڑی تھی کہ اسے سمارٹ فون چاہیے لیکن بابا نے اسے کہا تھا کہ کالج جانے کے بعد لے کر دیں گے۔ ابھی کچھ دن پہلے تو اس نے کالج جانا شروع کیا تھا۔ بابا کتنا خوش تھے۔ انھوں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے کچھ دنوں میں سب سے اچھا اور مہنگا والا سمارٹ فون لے کر دیں گے۔ لیکن اب وہ خود ہی یوں اچانک بستر پہ پڑ گئے تھے۔ ایمان کے پاس تو عام بٹنوں والا فون بھی نہیں تھا کہ مژگان اسے فون ہی کر کے بتا دیتی۔ مژگان نے ڈاکٹر سے پیسوں اور علاج کی بات کی تھی۔ کچھ دیر میں اسے پیسے جمع ہونے کی کنفرمیشن مل گئی تھی۔ اس نے تسلی کے لیے دل پہ ہاتھ رکھا اور آنکھیں بند کر کے دھڑکتے دل کو قابو کیا۔ گھپ اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن نمودار ہوئی تھی۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا تھا۔ عمران ابھی تک ہسپتال میں ہی تھا۔ مژگان نے اسے بھیج کر ایمان کو ہسپتال لانے کا کہا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس کے ذہن میں بار بار دو منظر گھوم رہے تھے۔ ایک منظر میں اس کے ساتھ بات کرتے ہوئے ہنستے مسکراتے بابا اور پھر دوسرے منظر میں اچانک سے دل پر ہاتھ رکھ کر نیچے کو گرتے ہوئے بابا۔ پتا نہیں اچانک سے انھیں کیا ہو گیا تھا جو وہ یوں بے ہوش ہو گئے تھے کہ ہوش میں ہی نہیں آرہے تھے۔ اس کی آنکھیں بار بار نمکین پانیوں سے بھر رہی تھیں جسے وہ اپنے دوپٹے کے پلّو سے پونچھ کر صاف کر رہی تھی۔ ایک تسلی تو تھی کہ سرجری ہو جائے گی۔ لیکن اس کے بابا واپس پہلے جیسے ہو سکیں گے یا نہیں، اس بارے میں دل وہموں کا شکار تھا مگر وہ اپنے اللہ سے اچھی امید رکھے ہوئے تھی۔ کچھ دیر بعد ایمان بھی آ گئی اور اسے جیسے ہی سامنے دیکھا، وہ بھاگ کر روتے ہوئے اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri Special

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"آپی۔۔۔بابا کو کیا ہو گیا ہے؟"

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔بس تھوڑی طبیعت خراب ہے۔وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے تم پریشان مت ہو!" وہ ایمان کی پشت سہلاتے ہوئے اس کو حوصلہ دے رہی تھی۔اس کا دل اندر سے رو رہا تھا لیکن ایمان کے سامنے وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی ورنہ وہ خود کو سنبھالتی یا ایمان کو۔اس نے بہت ہمت اور مضبوطی کا مظاہرہ کیا تھا۔عمران کو کچھ دیر بعد مژگان نے واپس بھیج دیا تھا۔اس کے گھر والے بھی پریشان ہو رہے تھے۔وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔رات ہو گئی تھی۔ایمان اس کے کندھے پہ سر ٹکا کر نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔شاید روتے روتے تھک گئی تھی۔مژگان کی آنکھیں بھی رو رو کر اب تھک چکی تھیں مگر وہ بابا کی فکر میں سو نہیں پا رہی تھی۔بیٹھے بیٹھے اسے خیال آیا کہ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ایمان بھی یقیناً بھوکی ہو گی مگر پریشانی میں اس نے بھوک کا نام

Kitab Nagri Special

نہیں لیا تھا۔ تھوڑی دیر مزید گزری تو ایمان کی آنکھ کھل گ ئی۔ اس نے آنکھیں مل کر ادھر ادھر دیکھا تو ہسپتال کا اندرونی حصہ نظر آیا۔ پھر سے ساری یادیں تازہ ہو گئی تھی۔

"آپی۔۔۔"

اس نے کندھے سے سر اٹھا کر مژگان کی طرف دیکھا جو نظریں دیوار پر جمائے نجانے کن سوچوں میں گُم تھی۔ اس کی آواز پر وہ چونکی اور اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"ہاں۔۔"

"بابا ٹھیک ہو جائیں گے نا؟" وہ فکر مند تھی تو مژگان بھی بے چین تھی۔ وہ ایمان کو تسلی دے رہی تھی جبکہ اس کا اپنا دل حقیقت سے نظریں چرا رہا تھا۔

"بالکل۔ تم دعا کرو کہ بابا جلدی ٹھیک ہو جائیں۔۔۔" پھر جیسے اسے خیال آیا۔ "تمھیں بھوک لگی ہے؟ جاؤ کینٹین سے میرے لیے بھی ایک چائے اور بسکٹ لے آنا۔" اس نے اپنے والٹ سے کچھ پیسے نکال کر اسے دیے اور اسے بہانے سے بھیجا۔ وہ چلی گئی تو مژگان کی آنکھوں سے پھر سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔ کھانے کو دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر ایمان کی خاطر اس نے اپنی بھوک کا بہانہ کیا ورنہ وہ بھی کچھ نہ کھاتی۔ اس کے ذہن میں ڈاکٹرز کی باتیں گونجنے لگی تھیں۔ ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ سرجری کے بعد اگر وہ بچ بھی گئے تو ان کا جسم ٹھیک طرح سے کام نہیں کرے گا۔ انھیں صرف دل کا دورہ نہیں آیا تھا، انھیں کوئی شاک پہنچا تھا جس کے باعث ان کے دماغ کا ایک حصہ بھی بالکل مفلوج ہو گیا تھا۔ بروقت ہسپتال لانے کی وجہ سے ان کی سانسیں چل رہی ہیں لیکن وہ بالکل ٹھیک ہوں گے یا نہیں، یہ کہنا قبل از وقت ہو گا۔ مژگان کی امیدوں اور اطمنان کا مرکز اس کے بابا اور

Kitab Nagri Special

ایمان ہی تو تھے۔اس چھوٹی سی فیملی کو جانے کس کی نظر لگی تھی جو اس کے بابا اس حال میں پہنچ گئے تھے۔اس نے تھوڑا سا رو کر اپنے دل کے امڈتے جذباتوں کو قابو کیا تھا اور ایمان کے آنے سے پہلے پہلے آنکھیں صاف کر لیں۔ایمان کو تسلی دینے کے لیے وہ موجود تھی، لیکن اسے کون تسلی دیتا؟ ہر مشکل کے باوجود وہ ٹوٹنا نہیں چاہتی تھی۔وہ رات اس کے لیے بہت طویل اور خوفناک تھی۔اس کے بابا آئی سی یو میں تھے اور وہ انھیں دیکھنے اندر بھی نہیں جا سکتی تھی۔ساری رات دونوں بہنوں نے بہت پریشانی میں کاٹی تھی۔ زرا سی آنکھ لگتی تو ایک جھٹکے سے کھلتی تھی جیسے ابھی کچھ ہو جائے گا۔

اس کے بابا کی سرجری ہو رہی تھی اور اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔کتنے گھنٹے گزرے تھے اور کتنے پل۔ہر پل اس کے لیے طویل تھا۔ہر گزرتا لمحہ اسے کانٹوں پر گھسیٹ رہا تھا۔

بالآخر ڈاکٹر باہر آ ہی گئے۔وہ تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھی تھی اور بے چینی سے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"بابا کیسے ہیں؟"

ڈاکٹر کے تاثرات زیادہ تسلی بخش نہیں تھے۔

"ہمارے بس میں جو تھا وہ ہم نے کر دیا۔کچھ گھنٹے انتظار کریں گے ان کے ہوش میں آنے کا۔ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔"

Kitab Nagri Special

اور وہ جو ایمان کو ساری رات تسلیاں دیتی آئی تھی، اس وقت اس سے جھوٹ کیسے بول دیتی۔ اس نے اپنے کانوں سے سن لیا تھا اور اس کے بعد جو وہ روئی تو مژگان کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ کتنی مشکل سے اسے چپ کرواتے کرواتے وہ خود بھی رو پڑی تھی۔

ان کی سرجری ہو گئی تھی اور ڈاکٹر نے انھیں وارڈ میں بھی شفٹ کر دیا تھا لیکن دو دن سے اس کے بابا کو ہوش نہیں آیا تھا۔ ان دو دنوں میں وہ اکیلی کیا کیا نہیں کرتی رہی تھی۔ اس نے مکان کے کاغذات ڈھونڈے اور پراپرٹی ڈیلر سے مکان کے فروخت کی بات کی۔ دو دن میں مکان نہیں بِک سکتا تھا اور مکان کی قیمت بھی اس نے چالیس لاکھ لگائی تھی۔ وہ اس میں بھی بیچنے کو تیار تھی لیکن اتنی جلدی کوئی خریدار نہیں مل رہا تھا۔ تیسرے دن وہ اس مغرور انسان کے سامنے موجود تھی۔ ریسیپشنسٹ کے ذریعے یاور تک اس کی آمس کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ وہ کسی میٹنگ میں نہیں تھا لیکن اس پریشان حال لڑکی کو دو گھنٹے انتظار کروانے کے بعد یاور نے اسے اپنے آفس میں بلوا لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے بروقت میری مدد کی۔ ایک چھوٹی سی فیور اور کر دیں گے تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔" وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔ اور وہ ہاتھوں میں پیپر ویٹ گھماتا ہوا اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ اس لڑکی کے چہرے پہ اس کے باپ کی طرح کی معصومیت تھی جو یاور کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

مژگان نے فیروزی اور گلابی امتزاج کا لان کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور دوپٹہ سلیقے سے کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا۔ ایک

Kitab Nagri Special

پلو سر کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ دوپٹے کے حالے میں اس کا چہرہ بہت کھلا ہوا معلوم ہو رہا تھا لیکن آنکھوں کے گرد حلقے رتجگوں کی چغلی کھا رہے تھے۔

"فرمایئے۔" یاور کے لہجے میں طنز تھا مگر وہ محسوس نہیں کر سکی تھی۔

"سر یہ میرے گھر کے پیپرز ہیں۔ اگر آپ انھیں اپنے پاس گروی رکھ لیں اور مجھے اس کے بدلے کیش دے دیں؟ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔" صرف والد کے ہسپتال کے خرچے تو نہیں تھے۔ اس کی بہن کی کالج کی فیس اور ان کے کھانے پینے کا خرچا اور ہسپتال سے گھر اور گھر سے ہسپتال آنے جانے کا خرچا، بجلی اور گیس کا بل اور مزید دوسرے اخراجات بھی تو تھے۔ اس کی بات سن کر یاور نے پیپر ویٹ واپس میز پر رکھا اور ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ اس نے کاغذات والی فائل اس کے ہاتھ میں دے دی۔ یاور نے ایکسٹینشن سے کال کر کے فوراً ماجد صاحب کو بلوایا۔

"چیک کریں یہ اوریجنل ہیں؟" یاور کے الفاظ سن کر مژگان کو لگا کہ یہ بھی کوئی فارمیلٹی ہو گی۔ اسے دور دور تک بھی یہ گمان نہیں گزرا تھا کہ وہ اس پہ شک کر رہا تھا اور اسے فراڈ سمجھ رہا تھا۔ ماجد صاحب کچھ دیر تک کاغذات کی جانچ پڑتال کرتے رہے پھر یاور کو دیکھ کر تسلی آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"جی سر۔ یہ بالکل اوریجنل ہیں۔" یاور نے سر ہلایا اور مژگان کی طرف دیکھا۔

"میں ابھی آپ سے یہ گھر خریدنا چاہتا ہوں۔ کیا قیمت لگائیں گی آپ اس کی؟" وہ اس کی بربادی کا پلان کیے بیٹھا تھا۔ اب ہاتھ آیا موقع وہ گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مارکٹ پرائس کے حساب سے یہ گھر چالیس لاکھ کا ہے۔" مژگان نے پراپرٹی ڈیلر کی بتائی ہوئی رقم دہرائی۔ حالانکہ یہ گھر کم سے کم بھی ساٹھ لاکھ کا آرام سے بِک سکتا تھا مگر مژگان نے پراپرٹی ڈیلر سے کہا تھا کہ اسے فوری پیسوں کی ضرورت ہے تو پراپرٹی ڈیلر نے موقع سے فائدہ اٹھانے کا سوچا۔ دنیا میں بے ایمان اور لالچی لوگ بھی تو بہت ہیں۔ یاور نے کچھ دیر سوچا اور پھر ایک چیک کاٹ کر مژگان کی طرف بڑھایا۔

"اب سے یہ گھر میرا ہے۔" مژگان نے تنکشرانہ نظروں سے اسے دیکھا اور چیک اٹھا کر جانے لگی تو یاور کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"آپ کا اپوانٹمنٹ لیٹر تیار ہے۔ آپ کب سے جوائن کریں گی؟ مجھے سست اور کام چور لوگ بالکل پسند نہیں ہیں۔" وہ اس وقت بالکل ایک باس کی ٹون میں بولا تھا۔ مژگان کچھ دیر سوچ میں پڑ گئی۔ پھر جیسے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"میں کل سے جوائن کرلوں گی سر!" یاور نے جواب میں کوئی ہوں ہاں نہیں کی اور میز پر رکھی فائل میں یوں مشغول ہو گیا جیسے وہ یہاں ہے ہی نہیں۔ اس نے خاموشی سے رخ آگے کو موڑا اور اس کے آفس سے باہر نکل آئی۔ مژگان کے جانے کے بعد یاور کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آگئی۔ وہ اپنا گھر تک اسے دے چکی تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا بہت جلد وہ بے آسرا ہونے والی تھی۔ جسے وہ اپنا مددگار سمجھ رہی تھی، وہی اسے لوٹنے والا تھا۔

وہ اس کے آفس سے نکل کر سیدھی بینک گئ تھی اور رقم کیش کروا کر اپنے اکاونٹ میں ٹرانفر کروالی تھی۔ ہسپتال میں جو خرچہ ہوا تھا وہ اس نے یاور کی کمپنی کو واپس کر دیا تھا۔ یعنی اس کا لون اب اتر چکا تھا۔ اور وہ اگر چاہتی تو وہاں جاب کرنے سے انکار کر سکتی تھی۔ فی الوقت وہ ان پیسوں سے کچھ عرصہ گزارا کر سکتی تھی لیکن

Kitab Nagri Special

بابا کے علاج اور ایمان کی فیس پہ لگنے والی رقم کے بعد اس کے پاس زیادہ جمع پونجی نہ رہتی۔ پھر اسے کسی نہ کسی جگہ نوکری کی تلاش کرنی پڑتی۔ اور اس کی گریجویشن کی ڈگری پر بغیر کسی سفارش کے اسے نوکری ملنا تقریباً ناممکن تھا۔ عقلمندی اسی میں تھی کہ وہ ہاتھ آئی نوکری کو گنوانے کا سوچتی بھی نہیں۔ چند گھنٹوں کا تو کام ہو گا اور وہ بابا کے پاس ایمان کو چھوڑ کر جا سکتی ہے۔ ایمان کے کالج کی فیس بھی نکل آئے گی۔ وہ کچھ سیونگز بھی کر لے گی اور اگر پیسے بچے تو وہ آگے اپنی پڑھائی بھی جاری رکھ لے گی۔ پرفیکٹ پلان کر کے اس نے سکون کا سانس لیا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ اس کے سکون کا آخری دن تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے بابا کا آپریشن تو کامیاب ہو گیا ہے لیکن ان کے دماغ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کی وجہ سے وہ کومہ میں چلے گئے ہیں۔ ہوش کب آئے گا؟ اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ شاید دو دن میں ہوش آ جائے یا شاید ساری زندگی نہ آئے۔ وہ بہت پریشان تھی۔ اسے کچھ بھی کر کے اپنے بابا کو ٹھیک ٹھاک دیکھنا تھا۔ اگلے روز اسے اپنی سی وی اور ڈاکومنٹس کے ساتھ یاور نے آفس بلوایا تھا تاکہ کام شروع کرنے سے پہلے وہ اس کی قابلیت کا جائزہ لے سکے اور اسی حساب سے اسے اس کا کام ملنا تھا۔ صبح وہ آفس ٹائم کے مطابق اپنی س وی لے کر بالکل وقت پہ پہنچی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کا کام کیا ہے؟ اسے آج ہی اپنی ذمہ داری کا پتا چلنا تھا۔ یاور نے ایک گھنٹہ میٹنگ کے بہانے اسے پھر انتظار کروایا تھا۔ وہ میٹنگ میں تو نہیں تھا البتہ کچھ ڈیلز کی آفر ریویو کر رہا تھا۔ یہ کام بعد میں بھی کیا جا سکتا تھا مگر اس طرح اس لڑکی کو انتظار کیسے کرواتا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے آفس میں نہیں تھا بلکہ میٹنگ روم میں ہی بیٹھا تھا۔ مژگان کو اس کے کمرے میں جانے کا عندیہ ملا تو اس نے یاور کے آفس کی طرف قدم بڑھائے۔ آفس خالی دیکھ کر وہ ایک کونے میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی۔ کچھ منٹ بعد وہ اندر آیا اور بازو پہ لٹکایا ہوا اپنا کوٹ سیٹ کی پشت پہ رکھنے لگا۔ اس کا کسرتی جسم اس کی شرٹ کے باوجود محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اتنا

Kitab Nagri Special

چارمنگ تو تھا ہی کہ سامنے والا امپریس ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا۔ مژگان بے خود سی ہوتی اسے دیکھنے لگی۔ اسے معلوم نہیں ہوا کیسے وہ اس کے قریب آیا اور پھر اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔ وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی۔ یاور کی نظریں اس کے چہرے پہ تھیں۔ اس کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ مژگان شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ اس نے فوراً نظریں جھکائی تھیں۔ ایک تو اتنا ہینڈسم تھا کہ نا چاہتے ہوئے بھی دماغ دوسری طرف سوچنے پہ مجبور ہو جاتا تھا۔ اب کی بار مژگان نے دماغ کو حاضر رکھنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا۔

"سر یہ میرا ریزیومے ہے۔"

وہ اس کے اشارے پر سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور فائل اسے تھمائی۔ کچھ دیر تک وہ غور سے اس کے کاغذات پڑھتا رہا پھر فائل سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کچھ مہینے پہلے ہی یونیورسٹی گریجویٹ ہوئی ہیں آپ۔ یعنی فریش گریجویٹ اور کام کا کوئی تجربہ نہیں؟"

"جی۔" مژگان نے ہلکا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ یاور نے ایک ابرو اٹھائی جیسے کچھ جانچ رہا ہو۔ پھر فائل ایک دم بند کر کے اپنے سامنے رکھ دی اور میز کی ایک طرف کو پڑا ہوا ایک بند لفافہ اس کی طرف اچھالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ آپ کا اپوائنٹمنٹ لیٹر ہے۔ میں وقت کی پابندی اور اصولوں کا بہت پکا ہوں۔ ڈسپلین پر کوئی کامپرومائز نہیں کرتا۔ دھوکا اور جھوٹ سے مجھے سخت نفرت ہے۔۔۔" وہ ذرا سا آگے کو جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ مژگان کو لگا جیسے وہ اسے ہی ڈھکے چھپے لفظوں میں دھوکے باز کہہ رہا ہو۔ "۔۔۔ اور کام چوروں کو میں بہت سخت سزا دیا کرتا ہوں۔ آپ لکی ہیں کہ آپ کو میں فائر نہیں کروں گا کیونکہ آپ کو میں نے پرسنلی ہائر کیا ہے لیکن اگر آپ کچھ ایسا کرتے ہوئے پائی گئیں جو مجھے بالکل پسند نہیں تو آپ اپنی قبر اپنے ہاتھوں

Kitab Nagri Special

سے کھو دیں گی۔ اب آپ جا سکتی ہیں۔ عامر آپ کو آپ کی ڈیوٹیز سمجھا دے گا۔" کافی عجیب اور کچھ دبے دبے غصیلے انداز میں اپنی بات کہہ کر وہ دوبارہ نارمل ہو گیا تھا۔ مژگان کو اس وقت وہ مدد کا فرشتہ نہیں بلکہ منکر نکیر لگ رہا تھا جو اسے وارننگ دے رہا تھا۔ لیکن اس نے یہ سوچ کر سر جھٹکا کہ وہ باس ہے اور شاید عموماً مالک ایسے ہی ہوتے ہیں۔ بلاوجہ رعب جھاڑنا ان کی عادت ہے۔ وہ باہر نکلی تو عامر نے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا اور آفس بلڈنگ کا چکر بھی لگوا دیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ آفس کی بلڈنگ سے کسی حد تک واقف ہو چکی تھی۔ ساتھ ساتھ عامر نے اسے اس کا کام بھی سمجھا دیا تھا اور ہر چیز بتا دی تھی۔ عامر کا کام انٹرنیز اور نیو امپلائیز کو ٹریننگ دینا اور ان کا کام سمجھانا تھا اور کبھی کبھار وہ یاور کے اسسٹنٹ کے طور پہ بھی کام کرتا تھا۔ یاور نے ہیڈ آفس میں آنے کے بعد چار پی اے بدلے تھے۔ یعنی وہ ذرا ذرا سی غلطی پہ انھیں فائر کر چکا تھا۔ اسے اس کے مزاج کے مطابق کام کرنے والا پی اے ابھی تک نہیں مل سکا تھا۔ لیکن مژگان کو یاور نے اپنی پی اے یعنی پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر ہی ہائر کیا تھا۔ وہ اس کی قابلیت سے امپریس نہیں تھا، اس کا مقصد صرف اسے اپنے قریب رکھ کر ٹارچر کرنے کا تھا۔ آدھا اسٹاف اس بات پہ حیرت زدہ تھا کہ ان کا اصول پسند اور سخت گیر باس ایک ناتجربہ کار اور گریجویٹ لڑکی کو اپنی پی اے رکھ چکا تھا۔ لیکن کھلم کھلا اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی۔ اب ان کو اصل وجہ تو معلوم نہیں تھی اس لیے کچھ نے اس کی قسمت پہ رشک کیا تھا اور کچھ جلنے لگے تھے۔ یاور بہت زیادہ پرسنل اسپیس اور پرائیویسی پسند کرتا تھا۔ شدید ضرورت کے علاوہ وہ کبھی کہیں ڈرائیور کے ساتھ بھی نہیں گیا تھا۔ اسے خود ڈرائیو کرنا پسند تھا۔ وہ اپنے ہی مزاج کا انسان تھا۔ لوگوں کو اپنے رعب میں رکھنا اسے پسند تھا۔ عامر بھی ضرورت کے علاوہ اس کے کمرے میں نہیں آتا تھا۔ مژگان کا ڈیسک یاور کے آفس روم کے عین باہر تھا جو باقی اسٹاف سے ذرا الگ تھلگ تھا۔ مژگان نے سوچا کہ اچھا ہی ہے، اس

Kitab Nagri Special

طرح وہ اپنے کام پہ زیادہ فوکس کر پاتی۔ وہ یہاں کام ہی کرنے آئی تھی دوستیاں کرنے تو نہیں۔ اس نے یہ سوچ کر خود کو تسلی دی تھی کہ شاید وہ اسپیشل امپلائی ہے اس لیے لیے اس کا ڈیسک بھی باس کے آفس کے ساتھ ہی ہے۔ اسپیشل تو وہ تھی، بس ذرا دوسری طرح سے۔ باقی کا سارا دن اسے یاور کا اسکیجوَل سمجھنے میں لگا۔ پہلے ہی دن وہ اس قدر مصروف رہی کہ ہسپتال کا دھیان بھی زیادہ نہیں آیا تھا۔ مگر جیسے جیسے شام ڈھلنے لگی، اس کی پریشانی میں اضافہ ہونے لگا۔ ایمان کے پاس فون بھی نہیں تھا کہ وہ فون پر ہی رابطہ کر لیتی۔ آج واپسی پہ جاتے ہوئے وہ ایک نارمل سا فون ضرور ایمان کے لیے لے کر جائے گی۔ اس نے سوچ لیا تھا۔ جب اسے آفس سے چھٹی ملی تو تقریباً رات ہی ہو چکی تھی۔ اس نے بازار سے گزرتے ہوئے ایک عام سا فون لے لیا تا کہ وہ ایمان سے رابطے میں تو رہے۔ واپس جا کر اس نے اور ایمان نے کھانا کھایا اور پھر سے وہ اپنے باپ کے بستر پہ سر ٹکا کر سو گئی تھیں۔ وہ رات کو اکیلی ایمان کو ہسپتال چھوڑ کر خود بھی گھر نہیں جا سکتی تھی اور نہ ایمان کو اکیلے گھر پہ چھوڑ سکتی تھی۔ اس لیے دونوں ہی ہسپتال رک گئی تھیں۔ ایک ہفتہ گزرتے پتا ہی نہیں چلا۔ مژگان کو یوں لگا جیسے وہ آنکھ کھولتی تو صبح ہوتی تھی اور آنکھ بند کرتی تو رات۔ وہ دونوں صبح سویرے اٹھ کر گھر جاتی تھیں اور پھر ایمان کے لیے کچھ پکا کر مژگان تیار ہو کر آفس کے لیے نکل جاتی تھی۔ ایمان کو وہ راستے میں ہسپتال چھوڑ آتی تھی۔ اس سارے چکر میں وہ بھول گئی تھی کہ وہ گھر جس میں وہ رہ رہی ہیں، اب ان کی ملکیت نہیں رہا تھا۔ ایک ہفتے بعد کی بات ہے جب ایک صبح وہ ایمان کو ہسپتال میں ہی چھوڑ کر خود گھر پہنچی تو دروازے کا تالا ٹوٹا ہوا ملا تھا اور کچھ سامان باہر پڑا تھا۔ مژگان کو ہول اٹھنے لگے۔ پہلا خیال اسے یہی آیا تھا کہ چوری ہوئی ہے۔ لیکن پھر اندر سے کچھ آوازیں آئیں تو وہ اندر داخل ہوئی۔ اندر ایک ادھیڑ عمر آدمی اور عورت تھے اور ساتھ میں دو نوجوان سے لڑکے۔ وہ ان کا سامان سمیٹ کر ایک طرف کو کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

”آپ لوگ کون ہیں؟“ مژگان نے سب سے پہلے ان سے پوچھا۔

”ہم نے یہ گھر خریدا ہے۔ ہمیں لگا کہ گھر خالی ہو گا لیکن یہاں تو پہلے سے ہی کوئی رہ رہا ہے۔“ اس عورت کی بات سن کر مژگان کو یاد آیا تھا کہ یہ گھر تو وہ بیچ چکی تھی اپنے باس کے ہاتھوں۔

”آپ نے یاور صاحب سے گھر خریدا ہے؟“

پتا نہیں وہ کیا سوچ کر پوچھ رہی تھی۔ شاید اسے لگا تھا کہ وہ اتنی گھر اس گھر کو بیچ نہیں سکتا تھا۔

”پتا نہیں بھئی۔ ہم نے تو پراپرٹی والے سے خریدا ہے لیکن اس نے آپ کو بتایا نہیں تھا کہ گھر خالی کرنا ہے؟“

اس عورت نے ہی پھر سے جواب دیا۔ لڑکے جو سامان سمیٹ رہے تھے وہ بھی ایک دم ہی رک گئے۔

”دراصل میرے والد بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ بس وقت ہی نہیں ملا دوسرا گھر ڈھونڈنے کا۔ میں ایک دو دن میں سامان لے جاؤں گی آپ مجھے کچھ مہلت دے دیں۔“ مژگان نے معاملہ سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔ اتنے کم وقت میں وہ اور سوچ بھی کیا سکتی تھی۔ وہ عورت اپنے ساتھ کے آدمی کو دیکھنے لگی جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ پوچھ رہی ہو پھر چند لمحے سوچنے کے بعد وہ مژگان کی بات مان گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

”ٹھیک ہے لیکن دو دن۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ہم نے بھی شفٹ کرنا ہے ادھر۔“ اس وقت مژگان کے لیے یہ بھی غنیمت تھا۔ اس نے ان کا شکریہ ادا کیا اور وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد مژگان جلدی سے تیار ہو کر آفس کے لیے نکل گئی تھی۔ سامان واپس رکھنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ پڑوسیوں سے سامان کا خیال رکھنے کا کہہ کر گھر سے نکل آئی تھی۔ اسے دیر ہو رہی تھی اور اس کا باس وقت کا بہت پابند تھا۔ وہ آفس پہنچی تو

Kitab Nagri Special

پانچ منٹ لیٹ ہو گ ئی تھی۔ آج اس کے باس کی میٹنگ تھی اور اس نے میٹنگ روم میں سب کے پہنچنے سے پہلے پروجیکٹر سیٹ کرنا تھا اور میٹنگ سے متعلقہ ڈاکومنٹس بھی سب مہمانوں کی کرسیوں کے سامنے میز پر رکھنے تھے۔ لیپ ٹاپ ریڈی۔ٹو۔گو رکھنا تھا۔ لیکن جب وہ پھولی سانسوں سمیت میٹنگ روم میں داخل ہوئی تو لیپ ٹاپ سے الجھتا ہوا اس کا باس غصے سے سُرخ ہو رہا تھا۔ اس پر نظر پڑی تو قہر آلود نگاہوں سے اس کو گھورا اور اس سے بھی زیادہ غصے سے چلّا کر اسے کہا تھا۔

"گیٹ لاسٹ۔ ناؤ۔"

وہ سب کے سامنے شرمندہ ہوتی معذرت کرنے لگی تھی لیکن یہ معذرت اس نے انتہائی غلط وقت پر غلط بندے سے کر دی تھی۔

"سوری سر۔۔۔ وہ کچھ پرسنل کام آ گیا تھا۔۔۔"

"ٹو ہیل وِد یور پرسنل۔۔۔ آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔"

یاور کی آواز پہلے سے بھی زیادہ اونچی تھی۔ پورے فلور پہ ایک دم سناٹا چھا گیا تھا۔ اس کے غصے سے سبھی ڈرتے تھے۔ مژگان کا پہلا تجربہ تھا اس لیے اسے بہت زیادہ سبکی کا احساس ہوا تھا۔ سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ شرمندگی کے احساس کے تحت اس کے آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ جو بھی تھا مگر وہ سب کے سامنے تو اسے اس بری طرح سے نہ ڈانٹتا۔ وہ فوراً میٹنگ روم سے باہر نکلی اور اپنی آنکھوں کو ہتھیلی کی پشت سے سختی سے رگڑا۔ دو سیکینڈ میں اس کی عزت کا جنازہ نکال دیا تھا یاور علی سکندر نے۔

Kitab Nagri Special

اس کی اب تک کی ساری زندگی میں کبھی کسی نے اس سے اس لہجے یا انداز میں بات نہیں کی تھی۔ اسے سب کی نظریں اپنا تمسخر اڑاتی محسوس ہو رہی تھیں۔ ایک تو گھر کی ٹینشن اوپر سے اس کا طوفانی مزاج رکھنے والا باس۔ اسے زارو قطار رونا آیا تھا۔ وہ لیڈیز واش روم میں جا کر بہت روئی اور پھر چہرہ دھو کر لپ اسٹک لگائی۔ آنکھوں کا بہتا کاجل صاف کیا جو رونے کے باعث بہہ کر باہر آ گیا تھا۔ یہ اس کی بے عزتی کے سلسلے کا آغاز تھا۔

تین گھنٹے کی میٹنگ کے بعد وہ میٹنگ روم سے باہر نکلا تھا اور اسے ڈسک پر بیٹھے دیکھ کر غصیلے انداز میں گھورتے ہوئے اپنے آفس میں بلایا۔

"ان مائی آفس۔ ناؤ"!

وہ فوراً اپنے دھڑکتے دل کو قابو میں کرتی اور دل میں بلا ٹالنے کا ورد کرتی ہوئی اس کے پیچھے اندر آئی تھی۔ یاور کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کچا چبا جائے گا۔ وہ اندر آئی تو یاور کا رخ دوسری جانب تھا۔ اس نے یاور کے پر کشش وجود کو ایک نظر ڈرتے ڈرتے دیکھا ہی تھا کہ وہ ایک دم پیچھے مڑا اور اسے دیکھ کر اس نے اتنی زور سے میز پر مکا مارا تھا کہ میز کے شیشے پر پڑی چیزیں تک اچھلی تھیں۔ اگر وہ ان بریکیبل گلاس نہیں ہوتا تو ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاتا۔ اس کے جارحانہ تیور دیکھ کر مژگان کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"زرا سی بھی سینس آف رسپانس، ابلٹی نہیں ہے تم میں؟ میں نے کہا تھا، میں اصولوں پہ کمپرومائز نہیں کرتا۔ اگر تمھاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس بلڈنگ سے کب کا باہر پھینک چکا ہوتا میں اسے۔"

Kitab Nagri Special

اس کی آگ برساتی نظروں کی تپش سے مژگان کا چہرہ جلنے لگا تھا۔ اس کا حلق سوکھنے لگا تھا۔

"سوری سر۔ آئیندہ سے ایسا نہیں ہو گا۔"

اس نے آنسو روکتے ہوئے سر جھکا کر کہا تھا۔ وہ اس کے سامنے مزید شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔ اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے لگا تھا کچھ عرصے تک تو وہ اس گھر میں رہ لے گی مگر وہ اتنی جلدی گھر بیچ چکا تھا۔ اب اسے دو دن میں نیا گھر بھی ڈھونڈنا تھا اور یہ جلاد قسم کا آدمی اسے کسی صورت بھی جلدی چھٹی دینے والا نہیں تھا۔ وہ بہت زیادہ پریشان تھی۔ جتنی صورت کا اچھا تھا، اتنا ہی دل کا بھی اچھا ہوتا تو کیا بات تھی۔ مژگان اپنی عزتِ نفس کو تو اس کے سامنے رُلتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"واٹ از آئیندہ؟ میں تمھیں بتا چکا تھا اگر تم نے غلطی کی تو اپنی قبر اپنے ہاتھوں سے کھودو گی تم!" وہ دھمکی والے انداز میں بولتے ہوئے اسے آپ کی بجائے تم کہہ رہا تھا۔ اور اس کی اس دھمکی کا کیا مطلب تھا؟ مژگان کا دل کانپا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب تک مجھے میشا مال کے ڈیزائنز کی ساری پریزینٹیشنز کے امپورٹنٹ نوٹس نہیں مل جاتے، تم واپس نہیں جا سکو گی۔ آوٹ۔"

انتہائی ہتک آمیز انداز میں کہتے ہوئے اس کی سزا کے طور پر اس کے باس نے اسے ایسا کام دیا تھا جو وہ آج کی تاریخ میں چاہ کر بھی مکمل نہیں کر سکتی تھی۔ تین گھنٹے جاری رہنے والی میٹنگ میں تین ڈیزائنز کی پریزینٹیشن دی گئی تھی جس میں اس کے باس نے اسے بے عزتی کر کے نکال دیا تھا۔ اگر وہ اندر موجود ہوتی تو شاید آج ہی کام مکمل ہو جاتا لیکن اب یہ ایک دن کا کام نہیں لگ رہا تھا۔ وہ پریشان سا چہرہ لیے منہ لٹکا کر باہر نکلی اور اپنے

Kitab Nagri Special

ڈیسک پہ بیٹھ کر سوچنے لگی کہ اب کیا کرے۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا تھا۔ کچھ دیر خود کو ریلیکس کرنے کے بعد وہ اٹھی اور پانی پینے کے لیے چلی گئی۔ یاور کو اسے ڈانٹ کر کمینی سی خوشی محسوس ہوئی لیکن اندر کہیں اس کی آنکھوں میں اڈتے آنسو دیکھ کر اسے بے چینی ہوئی تھی۔ وہ کمرے میں بلا کر اسے پھر سے ڈانٹ کر کام دے چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ آج کی تاریخ میں وہ یہ کام مکمل نہیں کر سکے گی۔ صبح اس کے لیٹ ہونے کی وجہ بھی وہ جانتا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے خود اس گھر میں بھیجا ہو، ان کی خبر نہ رکھے۔ وہ چاہتا تو ڈائریکٹ نوٹس بھی بھجوا سکتا تھا لیکن اس طرح بدلے کا مزہ نہیں آتا۔ وہ اسے ہارا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔ اب جس طرح وہ پریشان بیٹھی تھی، یاور کو اطمنان سا ہو رہا تھا۔ وہ جتنا پریشان ہوتی، روتی بلکتی، اسے اتنی خوشی محسوس ہوتی۔ وہ کہتے ہیں نا، ماں باپ کا کیا، اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اس کے باپ نے غبن کیا تھا اور قیمت اسے چکانی پڑ رہی تھی۔ یاور کو اس پہ ایک لمحے کے لیے بھی رحم نہیں آیا تھا۔ مژگان پانی پی کر مڑی تو عامر نظر آیا۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑا تھا اور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" عامر کے اس کو یوں دیکھنے پہ اس نے خود کو نارمل کمپوز کر کے پوچھا تھا۔

"پریشان لگ رہی ہو خیریت؟ میں نے سنا باس نے تمھیں ڈانٹا ہے اور وہ بھی کافی برے طریقے سے۔"

عامر اس سے عمر میں تھوڑا ہی بڑا ہو گا لیکن وہ پہلی دن سے ہی اسے بالکل ایک بڑے بھائی کی طرح لگ رہا تھا۔ اس کے استفسار اور صاف گوئی پہ مژگان کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں۔

Kitab Nagri Special

"ہاں بس وہ۔۔۔۔ لیکن ایک اور پریشانی ہے۔ مجھے باس نے میٹنگ کی پریزینٹیشنز کے امپورٹنٹ نوٹس بنانے کو کہاہے اور مجھے میٹنگ میں بیٹھنے بھی نہیں دیا۔ اب کیا کروں؟" عامر نے کچھ سوچنے کے انداز میں آنکھیں گھمائیں پھر ایک دم اس سے کہا۔

"میں ہیلپ کر سکتا ہوں لیکن باس کو پتا نہ چلے۔ میرے پاس سارے نوٹس ہیں تم وہ پڑھ کر بس ٹائپ کر دینا۔ دو گھنٹے کا بھی کام نہیں ہے۔" مژگان نے ممنون نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ واقعی اس کی مدد کا فرشتہ بن کر آیا تھا۔

"بہت بہت شکریہ آپ کا"!

وہ دل سے اس کی مشکور ہو رہی تھی۔ چلو اس کی کم از کم آدھی پریشانی تو حل ہو گئی تھی۔ عامر نے اسے ایک یو ایس بی تھمائی اور وہ لے کر اپنے ڈسک پہ آ گئی۔ وہ پروفیشنل نہیں تھی اور کام میں نئی بھی تھی اس لیے اسے عامر کے بتائے گئے وقت سے زیادہ ہی لگ گیا تھا ورنہ دو گھنٹے میں ہی کر لیتی۔ ساڑھے تین گھنٹے میں کر کے اس نے جب فائل باس کی میز پر رکھی تو وہ دل ہی دل میں حیران ہوا تھا اور مشکوک انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مژگان کو لگا کہ شاید اب اس کے باس کا غصہ ٹھنڈا ہو گا اور شاید وقت سے پہلے کام کر کے دینے پہ اس کی کارکردگی سے خوش بھی ہو جائے گا۔

"میرا خیال ہے تمھیں سبق مل گیا ہو گا۔" بس ایک جملہ۔ نہ کوئی تعریف نہ کچھ۔ بلکہ کام کرنے پر بھی طنزیہ ریمارکس۔ اس کا دل ساری خوش فہمیاں اس سے سو میل دور کر چکا تھا۔ اس نے صبر کے گھونٹ بھرے۔ اتنی

Kitab Nagri Special

اچھی جاب تھی، وہ زرا زرا سی باتوں پہ یہ جاب چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ قسمت روز روز تو مہربان نہیں ہوتی تھی نا۔

دو دن میں اس نے بہت ہی مشکل سے اپنا سب سے ضروری اور قیمتی سامان نکلوا کر بینک میں رکھوایا تھا اور باقی کا سامان اس نے ایک کمرہ کچھ دنوں کے لیے ادھار لے کر عمران کے گھر رکھوا دیا تھا۔ یہ ذمہ داری اس نے عمران اور ایمان کی لگا دی۔ عمران کے گھر والے اچھے لوگ تھے کچھ دنوں کے لیے اپنا صحن اور کمرہ انھیں دے دیا تھا۔ اسے جلد از جلد کسی گھر کا انتظام کرنا تھا۔ اور پھر دو ہفتوں کی کوششوں کے بعد اسے صحن والا دو کمروں کا گھر مل گیا تھا۔ گھر چھوٹا تھا اور کرایہ بھی مناسب ہی تھا۔ فی الحال اس کے بیچے گئے مکان کی رقم اس کے پاس تھی اس لیے چھ مہینوں کا ایڈوانس کرایہ دے کر اسے وہ گھر فوراً ہی مل گیا تھا۔ اس کے بابا کی طبیعت میں کوئی بہتری نہیں آ رہی تھی۔ آدھی رقم تو ان کے علاج پہ ہی خرچ ہو گئی تھی۔ ایمان نے کالج جانا بھی چھوڑ دیا تھا ورنہ بابا کے پاس کون رہتا؟ وہ چھوٹی تھی لیکن ذمہ داری کا بوجھ اس نے مژگان کے ساتھ برابر بانٹا تھا۔ گھر ملتے ہی اس نے سامان شفٹ کروالیا تھا۔ جو اضافی سامان تھا وہ اس نے بیچ دیا اور اپنے پاس صرف ضرورت کا ہی سامان رہنے دیا۔ اس کے بابا ٹھیک ہو جاتے تو اور چیزیں آسکتی تھیں۔ وہ آفس کے بعد سیدھا ہسپتال آئی تھی۔ دونوں بہنوں نے مل کر کھانا کھایا تھا۔ اس کے بعد وہ بابا کے پاس بیٹھ کر ہی باتیں کرنے لگیں۔

"آپی آپ کے باس آپ کو جلدی چھٹی نہیں دے سکتے؟ ان کو بتایئے نا کہ بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" اب وہ ایمان کو کیا سمجھاتی۔ اس کا باس اسے مزید کاموں میں الجھانا چاہتا تھا اور وہ جلدی چھٹی کی بات کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

کبھی کبھی مژگان سوچتی تھی کہ اگر وہ اتنا مغرور نہ ہوتا تو مژگان کو اس سے دل و جان سے محبت ہو جاتی۔ کسی سے محبت کر لینا آسان نہیں ہوتا لیکن اس سے بھی زیادہ مشکل اس محبت سے پیچھا چھڑانا ہوتا ہے خاص طور پہ تب، جب اس محبت کا حاصل حصول بھی کچھ نہ ہو۔ لیکن اچھا ہی تھا، جتنا وہ اس سے برا سلوک کرے گا، اتنا ہی دل کو اس سے دور رکھنا آسان ہو گا۔ ویسے بھی وہ اس کا کبھی ہو نہیں سکتا تھا۔ کہاں وہ مغرور امیر زادہ اور کہاں یہ عام سی مڈل کلاس لڑکی۔ جو چیز پہنچ سے باہر ہو اس کی خواہش بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ جب دل بچے کی طرح کسی چیز کی ضد کرنے لگے تو اس کو سمجھانا آسان نہیں ہوتا۔

انوکھا لاڈلہ کیھلن کو مانگے چاند رے

تن کے گھاؤ تو بھر گئے داتا

من کے گھاؤ بھر نہیں پاتا

جی کا حال سمجھ نہیں آتا

کیسی انوکھی بات رے

انوکھا لاڈلہ کھیلن کو مانگے چاند رے

پیاس بجھے کب اک درشن سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

تن سُلگے بس ایک اگن میں

مَن بولے رکھ لوں مَیں مَن میں

کیسی انوکھی بات رے

انوکھا لاڈلہ کھیلن کو مانگے چاند رے

جس پہ نہ بیتی وہ کب جانے

جگ والے آئے سمجھانے

پاگل من کوئی بات نہ مانے

کیسی انوکھی بات رے

انوکھا لاڈلہ کھیلن کو مانگے چاند رے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت مشکل سے تو مجھے یہ جاب ملی ہے ایمان۔ اور اتنی بڑی کمپنی میں جاب ملنا آسان نہیں ہوتا۔ یہ تو بابا کی وجہ سے انھوں نے مجھے جاب دے دی ہے ورنہ آج کل بغیر سفارش کے تو کام ملنا، اور وہ بھی گریجویٹ ڈگری کے ساتھ، کتنا مشکل ہے۔"

وہ ایمان کو سمجھا رہی تھی۔ پھر اپنے بابا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چوما۔

Kitab Nagri Special

"اگر بابا یوں اچانک بیمار نہ ہوتے تو آج میری جگہ وہی اس کمپنی میں کام کر رہے ہوتے۔ ان کے باس تھوڑے سے کھڑوس اور مغرور ہیں لیکن دل کے برے نہیں ہیں۔ اب یہی دیکھ لو کہ صرف بابا کی وجہ سے مجھے جاب دے دی انھوں نے۔۔۔۔"

اچانک سے مانیٹر بیپ کرنے لگا۔ وہ ایک دم گھبر ائی۔ اس کے بابا کو دوبارہ اٹیک آیا تھا اور یہ اچھی علامت نہیں تھی۔ پہلے ہی بہت مشکل سے سنبھلے تھے اور اب یوں دوبارہ۔۔۔

ڈاکٹرز نے انھیں باہر بھیج دیا اور فوراً سے شاک دینے کی کوشش کی۔ وہ Cardiac arrest میں تھے۔ کتنی دیر ڈاکٹرز کوشش کرتے رہے مگر ساری کوششوں کے باوجود بھی وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر نے ان کے چہرے پہ سفید کپڑا ڈال دیا تو وہ بے اختیار چیخی تھی۔

"بابا۔۔۔۔۔۔۔"

اور اس کے بعد چیخ و پکار کا سلسلہ شروع ہوا۔ دونوں بہنیں ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئیں تھیں۔ پل بھر میں ان کی دنیا اجڑ گئی تھی۔ انھیں اس وقت دلاسہ، تسلی اور حوصلہ دینے والا کوئی تیسرا نہیں تھا۔ صرف وہ دونوں ہی اس وقت ایک دوسرے کا سہارا تھیں۔ ان کے بابا جنھوں نے انھیں کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی، وہ انھیں ننگے پیر تپتی ریت پہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ وہ رات ایک قیامت کی رات تھی۔ مژگان کو اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔ اس نے نجانے کیسے سب کچھ سنبھالا تھا۔ وہ بڑی بہن تھی۔ اس کی ذمہ داری زیادہ تھی۔ دور پار کے رشتہ دار جنازے میں شرکت کے لیے آئے تھے۔ سب اس کے گلے لگ کر روتے رہے اور ان دونوں بہنوں کی مسکینی کا احساس دلاتے رہے لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ان کے لیے کچھ کفالت کا

Kitab Nagri Special

انتظام ہی کر دیتے۔ دنیاداری نبھا کر ہی ان کا دل مطمئن تھا۔ اور پھر دو دن بعد مہمانوں کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ گھر بیچ کر جو رقم ملی تھی وہ آدھی اس کے بابا کے علاج پہ لگ گئی تھی اور باقی کی آدھی ان کی آخری رسومات اور دیگر اخراجات میں۔ ایمان اب گھر میں ہی رہتی تھی۔ مژگان نے اس سے کہا بھی کہ وہ دوبارہ کالج جوائن کر لے مگر وہ نہیں مانی۔ اس کا جیسے ہر چیز سے دل ہی اچاٹ ہو گیا تھا۔ مژگان بھی سوگ میں ہی تھی مگر کب تک ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہتی؟ دنیا کے کام بھی تو کرنے پڑتے ہیں۔ تین روز بعد مژگان نے جب آفس میں قدم رکھا تو اسے فوراً پیغام مل گیا تھا کہ اس کے باس کے کمرے میں اس کی حاضری تھی۔ وہ تین دن تک بغیر اطلاع دیے غیر حاضر رہی تھی۔ وہ یقیناً غصے کی انتہا پہ ہو گا۔ ساری بھاگ دوڑ میں وہ آفس انفارم کرنا بھول گئی تھی۔ اسے اپنے فون کا ہی ہوش نہیں تھا، اطلاع وہ خاک دیتی۔ اس کا غم بھی ابھی تازہ تھا لیکن وہ کام کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ اب تو ان کی جمع پونجی بھی ختم ہونے کے برابر تھی۔ اب تو اسے اس تنخواہ پہ ہی گزارہ کرنا تھا۔ مژگان کے دل میں ابھی سے اپنے باس کا متوقع ردِ عمل سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے مگر وہ اس سے بچ تو نہیں سکتی تھی۔ سامنا تو کرنا ہی تھا۔ ساری ہمت جمع کر کے وہ اندر داخل ہوئی تو یاور علی سکندر کے چہرے پہ قہر آلود آثار تھے۔ غصے میں بھی اتنا ہی ایٹریکٹیو لگتا تھا۔ اف یہ دل۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے آپ کو اس جاب کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جا سکتی ہیں۔" اسے لگا اس کے قدموں تلے سے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔ اس نے تو کھڑے کھڑے اسے نوکری سے ہی نکال دیا تھا اور وہ بھی اس وقت جب اسے اس جاب کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

Kitab Nagri Special

"سر۔۔۔۔۔"اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا تھا۔ وہ اب تک اس کے الفاظ پہ بے یقین تھی۔ جیسے وہ اس کا گمان تھا اس نے حقیقت میں تو ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔

"آپ کا نان پروفیشنل رویہ میں برداشت کر چکا ہوں لیکن اس بار آپ ہر ریکارڈ توڑ چکی ہیں۔ آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ کی ایک دن کی چھٹی سے میری کمپنی کے پرافٹ پہ کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ ہم نے ڈیل سائن کرنی تھی اور آپ عین موقع پر غائب ہو گئی ہیں۔ ڈاکومنٹس آپ کے پاس تھے۔ اگر آپ کا آنے کا موڈ نہیں تھا تو کم از کم ڈاکومنٹس آپ کو بجھوانے چاہیے تھے۔ اس کا لاس کون پورا کرے گا؟ کروڑوں کا پراجیکٹ تھا جو ہاتھ سے نکل گیا صرف آپ کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے۔ اور میری کتنی انسلٹ ہوئی ان کے سامنے۔ کمپنی کی ساکھ اس سے متاثر ہوئی ہے مس احمد۔ جواب دیں میری بات کا؟"

وہ اس کے قریب آکر دھاڑا تھا۔ مژگان ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔ بابا کے غم میں وہ یہ سب بھول ہی گئی تھی۔ اس سے کتنی بڑی غلطی ہوئی تھی۔ وہ سر اور نظریں جھکائے آنکھوں میں امڈتے آنسو اندر دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے اس وقت شدت سے بابا یاد آرہے تھے۔ کیا وہ بھی کسی غلطی پر اس آدمی کی ڈانٹ یوں ہی سُنتے ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جواب دو۔۔"اسے ہنوز خاموش کھڑا پا کر یاور نے اس کا بازو پکڑ کر اسے زور سے جھنجوڑا تو مژگان کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر بہہ گئے۔ دونوں میں سے زیادہ سخت کون تھا؟ اس کا لہجہ تھا یا گرفت، مژگان فیصلہ نہیں کر پائی تھی۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر یاور کا دل کیا تھا اسے یہیں کھڑے کھڑے شوٹ کر دے۔ پہلے اس کا باپ اور اب یہ۔ دونوں نے اس کی کمپنی کا کتنا نقصان کیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میرے ساتھ یہ ایموشنل ڈرامہ کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں ان بے وقوف مردوں میں سے نہیں ہوں جو مگرمچھ کے آنسو دیکھ کر پگھل جاتے ہیں۔یہ جو نقصان تم نے کیا ہے اس کی قیمت میں تم سے وصول کروں گا ہر حال میں۔"اس نے پھر سے اسے وارننگ دیتے ہوئے اس کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا۔وہ اس کے طاقتور جھٹکے سے ذرا سا لڑکھڑائی تھی مگر فوراً ہی سنبھل گئی تھی۔

"میں نے جان بوجھ۔۔(ہچکی)۔۔۔کر نہیں کیا تھا۔۔۔(ہچکی)۔۔۔میرے بابا کی (ہچکی)
ڈیتھ۔۔۔(ہچکی)۔۔۔۔ہو گئی ہے۔"اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے خود کو بڑی اذیت سے رونے سے روکا تھا لیکن بولتے وقت وہ صاف صاف رو رہی تھی۔اس کے انکشاف پر یاور ایک دم چونکا۔اس کا پارہ فوراً نیچے آیا تھا اور اس کے ماتھے کی تیوریاں بھی ایک دم غائب ہو گئی تھیں۔

"میں آپ کا۔۔(ہچکی)۔۔نقصان پورا۔۔(ہچکی)۔۔کروں گی۔۔۔(ہچکی)۔چاہے اس کے
لیے۔۔۔(ہچکی)۔مجھے اپنے آپ کو بھی۔۔(ہچکی)۔۔۔بیچنا پڑے۔۔(ہچکی)۔۔۔آپ۔۔(ہچکی)۔۔بے
فکر۔۔(ہچکی)۔رہیں۔۔(ہچکی)۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے شدت سے روتا دیکھ کر یاور کے پتھر دل میں پہلی بار ہلچل ہوئی تھی۔

"بہت افسوس ہوا سن کر۔آپ کو کم از کم انفارم تو کرنا چاہیے تھا۔"اب کی بار وہ بولا تو لہجہ نارمل تھا۔اسے زرا بھی افسوس نہیں ہوا تھا ایک دھوکے باز کے مرنے کا سن کر لیکن اس لڑکی کے آنسو دیکھ کر ضرور برا محسوس ہوا تھا جس نے اپنا باپ کھویا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے یاد (ہچکی) نہیں رہا۔۔" اس نے پھر ہچکی لی۔ اسے ہچکیوں ہچکیوں سے روتا دیکھ کر یاور نے گلاس اٹھایا اور واٹر ڈسپینسر سے اس میں پانی بھر کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔ مژگان اب تک اس کے آفس میں کسی مجرم ک طرح کھڑی تھی۔ اس نے روتے روتے بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اس کے سامنے موجود تھا اور ایک ہاتھ میں گلاس تھام کر اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔ مژگان کو اس شخص کا مزاج سمجھ نہیں آتا تھا۔ پل میں بدل جاتا تھا بالکل اس شہر کے موسم کی طرح۔ اس نے اپنے آپ کو رونے سے روکنے کی بہت کوشش کی مگر جب ثابت ہو چکا کہ ہچکیاں نہیں رکنے والیں تو اس نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا۔ وہ لبوں سے لگانے والی تھی کہ یاور نے اسے کندھے سے پکڑ کر کرسی پر بٹھایا۔ اور خود اس کے پاس میز کے کنارے پر ٹک گیا۔

"بیٹھ کر پیو۔" اس نے ایک نظر حیرت لیے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور ہچکی لیتے لیتے پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔ وہ ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی پی گئی۔

"اور دوں؟" یاور نے اس سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے گلاس میز پر رکھ دیا۔ یاور اس کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ مژگان نے نظریں جھکائے رکھیں۔

"سوری سر۔۔۔ مگر مجھ سے کنٹرول نہیں ہو سکا۔۔۔ میں ایسے رونا نہیں چاہتی تھی۔ مجھے پتا ہے آپ کو میں ڈرامے باز لگ رہی ہوں گی یا پھر attention seeker لیکن یہ میرے بس میں نہیں تھا۔" اپنی صفائی دیتے دیتے اس کی آواز پھر سے رندھ گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کی آنکھیں پھر سے برسنے لگتیں اور اس کی ہچکیاں پھر سے شروع ہوتیں، اس نے خود ہی اٹھ کر سائیڈ میں رکھے واٹر ڈسپینسر سے پانی بھرا اور پورا گلاس غٹاغٹ پی گئی۔ یاور کے چہرے پہ بالکل معمولی سی، نہ ہونے کے برابر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ اس کی اس

Kitab Nagri Special

حرکت سے دل ہی دل میں محظوظ ہوا تھا۔ حالانکہ یہ کوئی ایسا موقع نہیں تھا کہ وہ اس طرح اس کی معصومانہ حرکت سے لطف اندوز ہوتا۔ مژگان اس کے خیالات سے بے خبر تھی۔ اس نے پانی پی کر گلاس ٹیبل پر رکھا اور یاور کے سامنے آئی۔

"میری غلطی ہے میں مانتی ہوں۔ اور آپ مجھے جو سزا دینا چاہتے ہیں مجھے منظور ہے۔" اس کی بھگی آواز کا تاثر اور یوں اپنی غلطی مانتے ہوئے سرینڈر کرنے پر یاور کو بے اختیار اپنے کہے گئے لفظوں پر پچھتاوا ہونے لگا تھا۔ وہ انجانے میں اس کا دل دُکھا گیا تھا۔ لیکن یہی تو وہ چاہتا تھا۔ اسے اذیت دینا۔ پھر اسے برا کیوں لگ رہا تھا۔

"فی الحال آپ گھر جائیں اور ریسٹ کریں۔ یہ باتیں ہم بعد میں ڈسکس کر لیں گے۔" اس نے ایک گہری اور تفصیلی نظر مژگان پہ ڈالی تھی۔ وہ ہلکے گلابی جوڑے میں سر پہ سلیقے سے دوپٹہ رکھے ہوئے تھی سوائے اس کے چہرے اور آنکھوں کے، کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ غم زدہ ہے۔ یہی لڑکی جو پہلے یاور کو شدید قسم کی دھوکے باز لگ رہی تھی، اب مظلوم سی لگنے لگی تھی۔ اسے مزید اذیت نہ دینے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ میز سے اٹھا اور اپنی کرسی کی طرف مڑا۔ اسے خود اس وقت اپنے دل کی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ وہ اسے دکھ دینا چاہتا تھا لیکن اسے دکھی دیکھ کر اسے خوشی نہیں ہو رہی تھی۔

"نہیں سر۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔" مژگان نے اپنا لہجہ مضبوط ہی رکھا تھا اور اطمنان سے یاور کو جواب دیا تھا۔ اس کا اسے جاب سے نکال دینا بھی مژگان کو یاد آیا تھا۔ یاور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے غور سے دیکھا۔

"میں آپ کو ابھی اپنا ریزیگنیشن لیٹر ٹائپ کر دیتی ہوں اور آپ میرا آئی ڈی کارڈ رکھ لیں گارنٹی کے طور پر۔ میں کچھ بھی کر کے آپ کا نقصان پورا کر دوں گی۔" یاور کو اس کی بات سن کر جھٹکا سا لگا تھا۔ اس نے آج تک

Kitab Nagri Special

اتنی بے وقوف لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ وہ واقعی بے وقوف تھی؟ یا چالاک نہیں تھی؟ یا پھر بہت بڑا ڈرامہ تھی؟ وہ خود اپنی سوچ میں الجھ گیا تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی اور ڈیل کرلیں گے۔ اور آپ کو جاب چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے غصے میں کہہ دیا تھا۔"

وہ تھوڑی دیر پہلے اسے مظلومیت کی کیٹیگری میں ڈال چکا تھا، اس بات پہ دوبارہ مشکوک ہو گیا تھا۔ وہ ہر حال میں اس لڑکی کی اصلیت جاننا چاہتا تھا۔ کیا تھا اس کا اصل چہرہ۔ یاور کی بات سن کر مژگان کے چہرے پر ایک دم اطمنان ابھر اتھا۔ ورنہ وہ جاب جانے کا سن کر بہت پریشان ہوئی تھی۔

"میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں سر؟ آپ ہر مشکل میں میرے کام آئے ہیں۔ تھینک یو سو مچ سر۔ آگے سے ایسا نہیں ہو گا۔ میں پوری کوشش کروں گی۔" وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی اور یاور کو پھر سے الجھن میں ڈال گئی تھی۔ مژگان اس کے آفس سے نکل کر اپنے ڈسک پر آگئی۔ اس نے اپنا کام کیا اور کام ختم کرتے ہی واپس گھر چلی گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور جب سونے کے لیے لیٹا تو اسے بار بار مژگان کا چہرہ یاد آنے لگا تھا۔ بار بار اس کی ہچکیوں کی آواز اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔ کتنی بار کروٹیں بدلنے کے بعد بھی اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ کافی دیر تک یوں ہی چلتا رہا اور پھر وہ اکتا کر اٹھ گیا اور کمرے سے نکل کر اپنے گھر کی اوپر والی منزل پہ بنے جم والے کمرے میں چلا گیا۔ اسے جب بھی نیند نہیں آتی تھی، وہ اسی طرح واک یا ایکسر سائز کیا کرتا تھا۔ اس وقت بھی اس نے ٹریڈ مِل آن

Kitab Nagri Special

کی تھی اور کافی تیز سپیڈ سیٹ کر کے اس پہ رننگ کرنے لگا۔ اس وقت اس کے ذہن میں مژگان کے حوالے سے جو خیالات گردش کر رہے تھے وہ نارمل واک سے تو دور نہیں ہونے والے تھے۔ آدھے گھنٹے تک اس کا پورا جسم پسینے میں بھیگ چکا تھا لیکن نیند اس سے اب بھی کوسوں دور تھی۔ وہ تولیے سے پسینہ پونچھتے ہوئے ٹریڈ مل بند کر کے واپس اپنے کمرے میں آگیا اور باتھ روم میں گھس کر شاور کے نیچے کھڑے ہو کر ٹھنڈے پانی میں نہانے لگا۔ اس نے سوچا کہ شاید اسی طرح اس کا ذہن مژگان کے خیالات سے پیچھا چھڑا لے گا مگر کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوا تھا البتہ نہا کر وہ کچھ فریش ہو گیا تھا۔ وہ جسم پہ تولیہ لپیٹ کر باتھ روم سے نکلا اور ڈریسنگ روم میں آکر کپڑے پہن لیے۔ دوبارہ کمرے میں آکر اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تو رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔ اسے بے اختیار اس کی مژگان سے پہلی ملاقات یاد آئی تھی۔ اس وقت بھی گھڑی پر لگ بھگ یہی وقت تھا۔ اور اس دن بھی اس نے ایسا ہی کچھ کہا تھا۔

"آپ میرا آئی ڈی کارڈ رکھ لیں۔"

مژگان نے جب گھر اسے بیچ دیا تھا اور سارا لون بھی واپس کر دیا تھا تو یاور نے اس کا آئی ڈی کارڈ اسے واپس کر دیا تھا۔ بظاہر اس پہ یاور کا کنٹرول نہیں تھا کیونکہ وہ اس کی مقروض نہیں رہی تھی اس لیے اب اسے روکنے کے لیے یاور کو اس کے آئی ڈی کارڈ کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جن بلینک پیپرز پہ اس نے پہلے دن ہی سائن کر دیے تھے، وہی اس کی قید کے لیے کافی تھے۔ وہ دنیا میں جہاں بھی جاتی، یاور سے بھاگ نہیں سکتی تھی کیونکہ اب وہ قانونی طور پہ یاور کے رحم و کرم پہ تھی۔ وہ ان بلینک پیپرز پہ کچھ بھی لکھوا سکتا تھا اور مژگان بے خیالی میں اس خالی کاغذ پہ دستخط کر کے اپنے ہاتھ پیر کٹوا چکی تھی۔ جب تک وہ اپنے باپ کے غبن کیے دو کروڑ واپس

Kitab Nagri Special

نہیں کر دیتی، یاور کسی صورت بھی اس کی جان نہیں چھوڑنے والا تھا۔ وہ خود کو بہت بڑی مصیبت میں پھنسا چکی تھی جس کا اس لڑکی کو ذرا بھی احساس نہیں ہوا تھا۔ لیکن اب وہ خود اس لڑکی کی سادگی اور بے وقوفی کے درمیان الجھ رہا تھا۔ کچھ تو تھا اس لڑکی میں کو یاور کو بار بار ریڈ سگنل دے رہا تھا۔ یاور نے غصے سے تکیہ اٹھا کر زور سے بھینچا تھا جیسے وہ اس لڑکی کا گلا دبا رہا ہو۔ اس نے سونے کی ہر ممکن کوشش کی تھی مگر ہزار کوشش کے باوجود بھی وہ ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا۔ اس کے رت جگے کا سارا کریڈٹ بھی مژگان کو جاتا تھا جس کے خیالوں نے اسے سونے نہیں دیا تھا۔ نتیجتاً اگلی صبح وہ دُکھتے سر کے ساتھ آفس جا رہا تھا۔

پوری نیند نہ لینے کی وجہ سے اس کا سارا جسم ہی درد کر رہا تھا۔ سر درد نے الگ اس کا دماغ گھما دیا تھا۔ اسی وجہ سے آج وہ غصے میں تقریباً ہر امپلائی کو ڈانٹ رہا تھا۔ ڈیپارٹمنٹس کے ہیڈ کی طرف سے جو کاغذات سائن کروانے کے لیے اسے بھجوائے گئے تھے کئی بار تو وہ پیپرز بھی اس نے میز پر پھینکنے کے انداز میں اچھالے تھے اور انھیں دوبارہ ٹائپ کرنے کو کہا تھا۔ اس کے موڈ کی وجہ سے آج آفس کی فضا میں عجیب سی افراتفری اور خاموشی چھائی تھی۔ جب بھی وہ کہیں سے گزرتا، کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ اپنے کام سے نظریں اٹھا کر ایک نظر اس کے غصیلے چہرے پہ ڈال لیتے۔ غصے میں تو اور بھی ایٹریکٹیو لگتا تھا۔ آفس کی آدھی لڑکیوں کا اس پہ کرش تو تھا ہے۔ ایک دو نے اپنے کام سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھنے کی گستاخی بھی کر ڈالی تھی، اور اس کے بعد جو یاور نے ان کے ساتھ کیا تھا، وہ روتی بلکتی ہوئی آفس سے نکلی تھیں۔ اس کی غصے سے ڈانٹتی ہوئی آواز پورے فلور پہ گونجی تھی اور انھیں نوکری سے فارغ کر کے بھی یاور کا پارہ نیچے نہیں آیا تھا۔ مژگان کو عامر نے ایک فائل سائن کروانے کے لیے پکڑا دی تھی۔ تھی اس کے ذمے ایک اور کام تھا ورنہ وہ خود ہی لے کر جاتا اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ وہ باس کی پی اے تھی تو اس لیے بھی وہ یہ کام مژگان کے حوالے کر گیا تھا۔ یاور کے موڈ کے پیشِ نظر وہ ڈرتے ڈرتے

Kitab Nagri Special

اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔ یاور کی نظریں مژگان کے وجود کی جانب اٹھی تھیں۔ مژگان کو اس کا یوں دیکھنا الجھا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر نجانے کیوں یاور کے مغرور چہرے پر مزید تیوریاں چڑھی تھیں۔ مژگان کو پنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھیں۔ شاید اسے اس کے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا۔ اس کا دل چاہا واپس بھاگ جائے مگر وہ یہ بد تہذیبی کم از کم باس کے سامنے تو نہیں کر سکتی تھی۔

"تم۔۔۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ نکلو یہاں سے۔۔۔ اور جب تک میں خود نہ بلاؤں میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا۔" وہ اسے غصے سے پھنکارتے ہوئے دھمکی دے رہا تھا۔ آج وہ سب کو ہی بری طرح سے ڈانٹ رہا تھا اس لیے مژگان نے اس کا لہجہ زیادہ نوٹ نہیں کیا اور اس کی ڈانٹ کو اس کے موڈ اور غصے کی وجہ سمجھ کر نظر انداز کیا تھا۔ مژگان کو دیکھ کر یاور کو پھر سے اپنی نیند یاد آگئی تھی جو اس کے خیالوں نے چھین لی تھی۔ اسے عجیب عجیب سے خیال آرہے تھے جو اس کے غصے میں اضافے کا باعث بن رہے تھے۔

"تمھاری وجہ سے میں ساری رات سو نہیں سکا۔ اب تمھاری باری ہے۔ اور میں اپنا بدلہ سود سمیت لیتا ہوں۔" مژگان کے جانے کے بعد وہ زیرِ لب بڑبڑایا تھا۔ وہ بے چاری اس کی سوچ اور کیفیت سے انجان اپنا کام کرتی رہی۔ مژگان کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہوا تھا کہ کس جرم کی پاداش میں اگلا پورا مہینہ اس نے مژگان سے اتنا کام کروایا تھا کہ خدا کی پناہ۔ اسے پلک جھپکنے کا بھی وقت نہیں مل رہا تھا۔ اس نے چائے اور کافی چڑھا چڑھا کر خود کو ہوش میں رکھا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ اس رات کے بعد وہ خود بھی دوبارہ کبھی سکون سے پوری نیند نہیں لے سکا تھا۔ جس کا عتاب روزانہ ہی کسی نہ کسی کام کی صورت اس بے چاری لڑکی پر گرتا تھا۔ کبھی وہ اسے اپنے ساتھ سائیٹ پہ لے جاتا تھا اور وہاں تین چار گھنٹے کے کام کی رپورٹ بنانے کا کام بھی اس کے سر ڈال دیتا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس کے پاس پہلے ہی آفس کا اتنا کام جمع ہو جاتا تھا اور اوپر سے سائٹ کی رپورٹ بھی اسے بنانی پڑ جاتی تھی۔ اور صرف اتنا ہی نہیں، کام ک لوڈ اس پہ ضرورت سے زیادہ ڈال کر وہ ہر کام وقت سے پہلے ختم کرنے کی ڈیمانڈ کرتا تھا۔ مژگان صحیح معنوں میں چکرا جاتی تھی۔ عامر کے علاوہ اس نے آفس میں کسی سے زیادہ بات چیت نہیں رکھی تھی۔ اپنا آدھا کام عامر سے کروانا بھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے پاس مژگان سے زیادہ کام ہوتا تھا کرنے کے لیے تو مژگان اپنا کام اسے کیسے سونپ دیتی۔ مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق اسے اپنی نیندیں قربان کر کے سارا کام وقت پر مکمل کرنا پڑتا تھا۔ اس کے کام میں مزید نکھار آتا جا رہا تھا اور اس کی رفتار بھی خاصی تیز ہوگئی تھی مگر اس کے باوجود وہ بمشکل ڈیڈ لائن تک کام مکمل کر پاتی تھی اور ذرا سی دیر ہونے پہ جو یاور اس کی عزت کا جنازہ نکالتا تھا، وہ سوچ کر ہی مژگان کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپتا تھا۔ اس سب کے باوجود بھی وہ اپنے دل میں اس مغرور انسان کی دن بہ دن بڑھتی ہوتی محبت کو ختم نہیں کر پائی تھی۔ وہ جتنے بہانے کر کے بھی دل کو سمجھانے کی کوشش کرتی تھی اس کا دل مزید ضد پکڑ لیتا تھا۔ وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی مگر اس نے اپنے جذبات اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں چھپا کر رکھ دیے تھے۔ وہ ایک ورکنگ مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی تھی۔ اس کے جذبات جتنے بھی مخلص ہوتے، سامنے والے کو یہی لگتا کہ وہ یاور کے پیسے کی وجہ سے اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اسے دوری گوارا تھی مگر اپنی عزتِ نفس اور جذبات کی بے قدری اور رسوائی گوارا نہیں تھی۔ اس نے یاور سے کسی بھی قسم کا ایسا رویہ نہیں رکھا تھا جس سے اُسے اِس کے دل کیکیفیت کا ذرا سا بھی اندازہ ہو پاتا۔ وہ اس کا باس تھا اور یہ اس کی اسسٹنٹ۔ اس نے کبھی کام سے ہٹ کر کوئی فالتو بات نہیں کی تھی۔ وہ اس کی ڈانٹ بھی سن لیتی تھی اور جب وہ اس کے نزدیک آ کر اس کا بازو جھنجوڑ کر اسے کچھ کہہ دیتا تھا اس وقت بھی مژگان نظریں جھکائے رکھتی تھی کہ کہیں اس کے دل کی کیفیت سے وہ واقف نہ ہو جائے۔

Kitab Nagri Special

جیسے تیسے کر کے وہ اپنا کام کر رہی تھی۔ اسے یہاں کام کرتے کرتے دو مہینے ہو گئے تھے۔ وہ آفس آجاتی تھی تو ایمان نے گھر سنبھال لیا تھا۔ مژگان کو بہت اچھی طرح اپنی چھوٹی بہن کا احساس ہوتا تھا۔ اس کے وقت اور پڑھائی کا حرج ہو رہا تھا اس لیے کچھ عرصے بعد ہی مژگان نے زبردستی ایمان کو دوبارہ کالج بھیجنا شروع کر دیا تھا۔ مژگان نے گھر کا سارا بوجھ ایمان پہ نہیں ڈالا تھا۔ گھر کا کام دونوں مل کر کر لیتی تھیں۔ مژگان کی تنخواہ بھی اچھی تھی اس لیے ٹھیک ٹھاک گزارہ ہو رہا تھا۔ مژگان نے تھوڑی بہت سیونگز بھی کرنا شروع کر دی تھیں۔ بابا کے جانے کے بعد اسے پیسے کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ وہ سنبھل سنبھل کر خرچ کرتی تھی اور فالتو پیسے خرچنے سے گریز کرتی تھی تا کہ پیسوں کی طرف سے اسے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ خوددار لڑکی تھی۔ تھی اگر بابا کی زندگی کا سوال نہ ہوتا تو وہ کبھی یاور کے سامنے ہاتھ پھیلانے نہ جاتی۔

پھر ایک دن اس کی زندگی میں نیا موڑ آیا تھا۔ رمغان انڈسٹریز کے مالک اور سی ای او عاطر ارمغان کے ساتھ یاور علی سکندر کی بزنس میٹنگ تھی۔ شدید نیند کے باوجود بھی مژگان نے پورے ہوش میں رہتے ہوئے سب چیزیں ترتیب سے میٹنگ روم میں رکھی تھیں۔ اس کا لیپ ٹاپ، پوجیکٹر، پریزینٹیشن، ڈاکومنٹس، پانی کی بوتلیں وغیرہ۔ سب تیار کر کے وہ مطمئن سی ہو گئی اور ایک نظر پورے کمرے پہ ڈال کر میٹنگ روم سے باہر نکل گئی۔ میٹنگ شروع ہونے سے پہلے اس نے ایک کپ کافی کا چڑھایا اور کچھ دیر کے لیے وہ نیند بھگانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ میٹنگ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل وہ اپنے باس کو میٹینگ روم تیار ہونے کا بتا کر باہر نکل رہی تھی جب باہر سے اندر داخل ہوتے ہوئے عاطر ارمغان کے دروازہ دھکیلنے پر زور سے اس کا ماتھا دروازے کے ساتھ لگا۔ "ٹھک" کی آواز سن کر یاور اپنی فائل اٹھاتے اٹھاتے ٹھٹھکا تھا اور نووارد ایک دم گھبرا کر رکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"سوری۔۔ آپ کو زور سے تو نہیں لگی؟"

عاطر فوراً مژگان کے قریب ہوا تھا۔ اس کے چہرے پہ فکر مندی کے آثار نمودار ہوئے۔ وہ اس کے قریب ہو کر اس کا ماتھا دیکھنے لگا جہاں چوٹ لگنے کے باعث مژگان نے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ یاور سے ان کا یہ تیمارداری والا سین برداشت نہیں ہوا تھا۔ خاص طور پر عاطر کو اس پہ توجہ دینا۔

"مس احمد ہوش میں رہا کریں۔ یہ آفس ہے آپ کا گھر نہیں۔" یاور کی کاٹ دار آواز پر دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کی غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی یاور اسے ڈانٹ رہا تھا۔ الفاظ سے زیادہ اس کی آنکھوں کی لپٹیں عاطر کو شک میں مبتلا کر رہی تھیں۔ وہ سخت مزاج تھا مگر ایسا نہیں تھا کہ اس کے لہجے میں نفرت کا عنصر بھی محسوس ہونے لگے۔ عاطر یاور کا دوست تھا اور اس کے مزاج سے کافی حد تک واقف بھی تھا لیکن اس وقت یاور کے تاثرات عاطر کو کسی اور جانب اشارہ کرتے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ خواہ مخواہ مژگان کو اپنے عتاب کا نشانہ بنا رہا تھا۔ یہ بات عاطر نے بہت شدت سے نوٹ کی تھی۔

"غلطی میری ہے۔ میں نے بے دھیانی سے جلدی میں دروازہ کھولا تھا۔" مژگان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عاطر نے صفائی دینے کی کوشش کی تھی۔ اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ یاور اتنی پیاری سی لڑکی کو ڈانٹ رہا تھا۔

"ہو گیا؟ میٹنگ شروع ہونے میں بس ایک منٹ باقی ہے۔" یاور نے عاطر کو گھورا اور ایک غصیلی نگاہ دونوں پر ڈال کر دروزے کی جانب بڑھا۔ مژگان فوراً ایک طرف کو ہوئی اور پہلے یاور اور پھر عاطر باہر نکلا۔ ان کے پیچھے پیچھے مژگان بھی میٹنگ روم کی طرف چل دی۔ میٹنگ مثبت اور اچھی رہی تھی۔ دونوں کمپنیز ایک پراجیکٹ ایک ساتھ کر رہی تھیں اس لیے کوئی بڑا مسئلہ زیرِ زیر غور نہیں آیا تھا بس صرف ڈیل سائن کرنے کے لیے جو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

پیپرز تیار کروائے گئے تھے، ان میں کچھ ٹرمز اینڈ کنڈیشنز میں تبدیلیاں کر کے دونوں پارٹیوں نے دستخط کرنے تھے اور یوں دونوں کی ڈیل فائنل ہو جاتی۔ یاور نے مژگان کے ہاتھ کاغذات ماجد صاحب کو بھجوا دیے تھے اور انھیں تبدیلیاں کرنے کو کہہ دیا۔ عاطر ارمغان کو بھی اس نے بتا دیا تھا کہ کاغذات تیار کروا کر جلد ہی وہ اسے آفس ہی بھجوا دے گا تاکہ اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ میٹنگ کے بعد دونوں یاور کے آفس روم میں چلے گئے بزنس کی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد دونوں کی ملاقات کم کم ہی ہوتی تھی اس لیے کچھ وقت نکال کر انھوں نے باتیں وغیرہ کرنے کا سوچا۔ ساتھ میں یاور نے کافی اور سنیکس کا آرڈر دے دیا تھا۔ کچھ دیر میں کافی اور کوکیز وغیرہ کی ٹرالی لے کر مژگان اندر داخل ہوئی تو عاطر ارمغان کی نظریں غیر ارادی طور پر مژگان کی جانب اٹھی تھیں۔ دروزہ لگنے کے باعث اس کے ماتھے پہ ہلکا سا سرخ نشان نظر آ رہا تھا۔

"آپ اس پہ آیسنگ کر لیجیے گا ورنہ درد اتنی جلدی نہیں جائے گا۔" مژگان نے ہلکا سا مسکرا کر سر ہلایا اور چیزیں سرو کرنے لگی۔ یاور کو عاطر کا اس میں انٹرسٹ لینا اندر ہی اندر سلگا گیا تھا۔ وہ شعلہ برساتی نظروں سے مژگان کو دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ جا سکتی ہیں۔"

یاور کی آواز میں دبا دبا غصہ وہ محسوس کر چکی تھی لیکن اسے پھر بھی حیرت ہوئی تھی کہ وہ اسے بغیر سرو کیے کیوں نکال رہا تھا۔ وہ مزید بے عزت نہیں ہونا چاہتی تھی اس لیے محض سر ہلا کر خاموشی سے باہر نکل گئی۔ عاطر بھی اس کے رویے سے کچھ الجھا تھا۔ یاور کو اس وقت سے عاطر ارمغان کی نظریں مژگان پہ محسوس ہو رہی تھیں جب وہ میٹنگ روم میں تھا۔ ہر پوائنٹ بتانے کے بعد وہ مژگان کو دیکھتا تھا اور اسے نوٹس لکھتے ہوئے

Kitab Nagri Special

مشغول دیکھ کر زیرِلب مسکراتا تھا۔یاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مژگان کو اٹھا کر باہر پھینک دے۔وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے مژگان پہ غصہ کیوں آ رہا تھا۔اصولاً تو اسے غصہ عاطر پہ آنا چاہیے تھا۔مژگان تو اس کی نظروں سے بے نیاز بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی۔یاور نے دوبارہ مژگان کا ذکر نہیں چھیڑا اور بات تبدیل کر دی۔ کچھ دیر وہ اسٹاک ایکسچینج،ایکسچینج مارکٹ کا مپیٹیشن اور مختلف موضوعات پہ باتیں کرتے رہے پھر عاطر ارمغان نے جانے کے لیے اجازت طلب کی اور یاور سے مصافحہ کر کے اس کے آفس سے باہر نکل آیا۔یاور کے روم سے باہر وہ اپنے ڈسک پہ بیٹھی نیند کے شدید جھونکوں سے لڑنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ایک تو نیند کی کمی کے باعث پہلے سے ہی اس کا سر دُکھ رہا تھا اور اب دروازہ لگنے سے مزید دکھنے لگا۔عاطر گزرتے گزرتے اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔اس کی نیند سے بوجھل آنکھیں وہ کب سے نوٹ کر رہا تھا۔یقیناًوہ بہت محنتی لڑکی تھی جو ساری میٹنگ کے دوران اس قدر نیند بھری آنکھوں کے باوجود بھی دماغ کو مکمل حاضر رکھے ہوئے تھی۔وہ اس سے تھوڑا سا امپریس ہوا تھا۔

”آپ کے باس کو ذرا بھی خیال نہیں ہے۔اتنی اچھی لڑکی سے کتنا کام کرواتے ہیں۔آپ میرے پاس جاب کریں میں آپ سے ضرورت سے زیادہ کام نہیں لوں گا اور اس سے ڈبل سیلیری دوں گا۔“ عاطر نے ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر اسے اپنے ہاں کام کی آفر کی تو وہ مذاق سمجھی اور جواباً ہلکا سا مسکرائی۔پیشہ ورانہ مسکراہٹ۔ عاطر ارمغان نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اس کے سامنے رکھے پین ہولڈر سے ایک پن نکال کر اس کارڈ کی پشت پہ کچھ ہندسے لکھے اور اس کی طرف بڑھایا۔

Kitab Nagri Special

"یہ میرا وزیٹنگ کارڈ ہے۔ اور آپ کو کبھی بھی میری ضرورت ہو، ایک کال کر دیجیے گا۔ اس کی بیک پہ میرا پرسنل سیل نمبر بھی ہے۔"

مژگان کو لگا وہ اس سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ اس وقت اس کے باس کی بلڈنگ میں کھڑا تھا ورنہ وہ اسے ضرور بتاتی کہ مژگان اور فلرٹ بالکل ایسے ہیں جیسے نارتھ اور ساؤتھ۔ اس نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے خاموشی سے اس کا کارڈ پکڑ لیا اور ڈیسک کے ایک جانب رکھ دیا۔

"سی یو سون۔" وہ اسے یوں کہہ رہا تھا جیسے اسے ان کے دوبارہ ملنے کا پورا یقین تھا۔ مژگان نے اسے سر کے اشارے سے خدا حافظ کہا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ ابھی اسے اپنی سیٹ پہ بیٹھے دو سیکینڈ ہی گزرے تھے کہ ایکسٹینشن سے اس کے باس کی برہم آواز ابھری تھی۔ اس نے اسے اپنے روم میں بلوا لیا تھا۔ ظاہر ہے اب مہمان نوازی کے آثار بھی اسے ہی صاف کرنے تھے۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی اور سیدھا ٹرالی کی طرف بڑھی تھی۔ وہ برتن اٹھا کر ٹرالی میں رکھ رہی تھی کہ یاور اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے قریب آ گیا۔ اس نے غصے میں کچھ اس انداز سے اسے دیکھا کہ مژگان کا دل اس کے خوبرو مگر تنے ہوئے نقوش میں الجھنے لگا تھا۔ اس کی قربت پہ مژگان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ اس کا باس تھا اور اسے ڈانٹتا رہتا تھا، مگر دل بھی ضدی ہے جب کسی پہ آ جائے تو کسی کی نہیں سنتا تھا۔

"آپ کو یہاں کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ہر کسی سے فلرٹ کرنے کی نہیں۔ بہتر ہو گا اگر آئندہ میں آپ کو اس قسم کی کسی ایکٹی ویٹی میں انوالو نہ دیکھوں۔" وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ اسے صرف مہمان کے طور پہ عزت دے رہی تھی اور ایسا کیا کرتے ہوئے یاور نے اسے دیکھ لیا تھا کہ اس پر ایسا الزام لگا رہا تھا۔ لیکن خاموش

Kitab Nagri Special

رہنے میں زیادہ عافیت تھی کیونکہ وہ اس کی کسی بات پہ یقین تو کیا خاک کرتا الٹا اسے پھر کسی سزا کا سامنا کرنا پڑ جاتا۔ وہ بغیر کچھ کہے ٹرالی سنبھالتی ہوئی باہر نکل گئی۔ اگلے روز اسے ماجد صاحب نے کاغذات تیار کر کے بھجوا دیے تھے۔ اب ان پہ سائن لینے کے لیے پہلے اسے یاور کے کمرے میں جانا تھا۔ یاور سے سائن کروانے کے بعد یہ ڈاکومنٹس عاطر ارمغان کو بھجوانے تھے۔ وہ کمرے میں گئی تو یاور اپنے آفس میں نہیں تھا۔ وہ کسی ایریا وزٹ پہ گیا ہوا تھا۔ مژگان نے فائل کھول کر اس کی میز پر رکھی اور مطلوبہ کاغذ نکال کر اس پر پیپر ویٹ رکھ دیا تاکہ وہ جب بھی آئے تو سامنے یہی کاغذات ملیں۔ فائل رکھ کر خود وہ باہر آ گئی تھی۔ نیند کی شدت کے باعث اس نے تھوڑا سا نیپ لینے کی خاطر سر اپنے ڈیسک پر ٹکا کر رکھا اور دونوں بازوؤں کا تکیہ بنا کر چہرہ اس میں چھالیا۔ وہ کئی دنوں کی جاگی ہوئی تھی، نیپ کی بجائے اس کی آنکھ ہی لگ گئی۔ کافی دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو ادھر ادھر دیکھا۔ کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا۔ آدھا آفس اندھیرے میں، اور پورا خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسے ایک دم کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا سب گھر چلے گئے؟ اتنی جلدی؟"

سب سے پہلا خیال اسے یہی آیا تھا۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں جب وقت دیکھا تو رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔ اس کی نگاہ بے اختیار اپنے باس کے کمرے کی طرف اٹھی تھی۔ اس کے کمرے کی لائٹ آن تھی یعنی وہ ابھی آفس میں ہی تھا۔ وہ پنا حلیہ درست کرتی ہوئی ہلکا سا دروازہ بجا کر اندر داخل ہوئی تو سامنے اپنی کرسی سے کوٹ اٹھاتا اور ٹائی ڈھیلی کرتا ہوا وہ مغرور امیر زادہ اسے تیوریاں چڑھائے دیکھنے لگا۔ مژگان نے

Kitab Nagri Special

بے ساختہ اس کی میز کی جانب دیکھا تھا جہاں پر وہ دن کو کاغذات رکھ کر گئی تھی اس کے دستخط کے لیے۔ وہ فائل اب بھی اسی طرح وہیں موجود تھی۔

"یہ ابھی تک یہاں کیوں ہے مس احمد؟"

یاور نے میز پہ رکھی فائل کی جانب دیکھ کر مژگان سے پوچھا تھا۔ مژگان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے۔ وہ ہونقوں کی طرح کبھی فائل اور کبھی یاور کو دیکھنے لگی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔"

اس کی خاموشی کے بدلے میں وہ ایک دم دھاڑا تو مژگان کے سارے طبق روشن ہو گئے۔ آفس خالی ہونے کی وجہ سے اس کی دھاڑ کی گونج بھی زیادہ تھی۔

"وہ۔۔۔ سر۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ یہ فائل۔۔۔۔ آپ کے سائن کروانے تھے اس لیے۔۔۔۔"

اس نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بتایا۔ اس وقت وہ اتنا غضب ناک ہو رہا تھا کہ مژگان کو اس سے بہت خوف آ رہا تھا۔ ایک تو آفس بھی خالی تھا اوپر سے اس کے تیور۔

"میں کب کا سائن کر چکا ہوں۔ ارمغان انڈسٹریز کے سائن کہاں ہیں؟"

وہ اب غرّا رہا تھا۔

"سوری سر وہ میں۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے۔۔۔۔ میں بھول گئی۔۔۔"

Kitab Nagri Special

اس نے ڈرتے ڈرتے صفائی دینے کی کوشش کی۔ اپنی نیند کے باعث غفلت کا بتا کر وہ اس کے عتاب کا مزید نشانہ نہیں بننا چاہتی تھی۔

”بھول گئی یا سو گئی؟ یہ آفس ہے آپ کا بیڈ روم نہیں ہے کہ جب دل چاہا سو گئیں۔ کچھ بھی کر کے یہ پیپرز کل مجھے میرے ٹیبل پہ سائن چاہیے۔۔۔“

اس نے دھمکایا تو مژگان کو یاد آیا کہ کل تو اتوار ہے۔ اتوار مطلب چھٹی۔

”سر۔۔۔ کل سنڈے ہے۔۔۔“

اس نے منمناتی آواز میں اسے یاد دلایا۔

”منڈے مارننگ میرے آنے سے پہلے۔۔۔“ وہ اس کے قریب ہوا اور اس کی آنکھوں میں اپنی چبھتی ہوئی نظریں گاڑ کر بولا ”۔۔۔ یہ پیپرز مجھے سائن چاہئیں۔۔۔“ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔ ”ورنہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں میں تمھارے ساتھ کیا کروں گا۔“

وہ اسے اتنے خوفناک انداز میں دھمکی دے رہا تھا کہ مژگان اندر تک کانپ گئی تھی۔ وہ شدید غصے سے اسے گھورتا ہوا فائل اٹھا کر اس کی سامنے پھینکتا ہوا، لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا اور ایک نئی مصیبت اس کے سر باندھ گیا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا اس کی آنکھ لگ جائے گی۔ پچھلے کئی دنوں سے وہ اسے اتنے کاموں میں الجھا چکا تھا کہ وہ گھن چکر بن گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

جب سے عاطر ارمغان کا اس سے ٹاکرا ہوا تھا، یاور ضرورت سے زیادہ ہی اس پہ بھڑکنے لگا تھا۔ اس کا دھمکی آمیز انداز اب مژگان کو کھٹکنے لگا تھا۔ اسے یوں لگنے لگا تھا جیسے یاور نے اسے یہ جاب کام کرنے کے لیے نہیں بلکہ کوئی بدلہ لینے کے لیے دی ہے۔ وہ اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا اور زرا زرا سی غلطیوں پر اسے بہت سخت سست سنا دیتا تھا۔ وہ باس تھا اور اس کا غصہ کرنا جائز تھا۔ مگر اس طرح دھمکی آمیز انداز اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ وہ دوسرے امپلائیز سے بھی غصے میں بات کرتا تھا مگر مژگان کے ساتھ اس کا رویہ ایسا ہوتا جیسے کسی پرانی دشمنی کا بدلہ لے رہا ہو۔ پہلے پہل مژگان نے یہی سوچ کر اس کا رویہ نظر انداز کیا تھا کہ وہ باس ہے اور مالکان کی عادت ہوتی ہے یوں غصہ کرنے کی۔ لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔ وہ اس سے ضرورت سے زیادہ کام لینے لگا تھا۔ اتنا کام وہ گھر بیٹھ کر بھی کرتی تب بھی پورا نہیں ہوتا تھا۔ ایمان کالج جاتی تھی اور وہ ایمان کی پڑھائی کی وجہ سے اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی ورنہ کچھ کام اسی سے کروا لیتی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو گھورا۔ اسے عاطر ارمغان سے ان کاغذات پر سائن کروانے تھے۔ باہر رات کا اندھیرا پوری طرح سے پھیل چکا تھا۔ یاور بھی کب کا جا چکا تھا۔ مژگان نے جلدی جلدی اپنی چیزیں اٹھائیں اور اس بلڈنگ سے باہر آ گئی۔ اتنی دیر سے تو پبلک ٹرانسپورٹ بھی نہیں ملنی تھی۔ اس نے ٹیکسی ہی بک کروائی اور گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔ وہ کافی دیر سے گھر پہنچی تھی۔ ایمان بھی کافی دیر سے اس کا انتظار کرتے کرتے سو چکی تھی۔ ایمان کی نیند میں خلل نہ ڈالنے کی وجہ سے اس نے بیل بجانے کی بجائے اپنے پاس موجود دوسری چابی سے دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔ مژگان نے ایمان سے کہا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں دروازی لاک ہی رکھا کرے۔ وہ اکیلی اور جوان لڑکی تھی اور حالات کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔ بابا کے بعد وہ بڑی تھی اور ایمان کا بہت خیال رکھتی تھی۔ اپنی چیزیں کمرے میں رکھ کر اس نے ہاتھ منہ دھویا اور کچن میں آ کر کھانا

Kitab Nagri Special

نکالا۔ کھانا ٹھنڈا تھا مگر گرم کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔ اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو امڈنے لگے تھے۔ بابا کے ہوتے ہوئے اس نے کبھی ٹھنڈا کھانا نہیں کھایا تھا۔ بابا کبھی دیر سے بھی گھر آتے تھے تو وہ ان کا انتظار کرتی تھی اور انھیں ہمیشہ گرم اور تازہ کھانا دیا کرتی تھی۔ بابا اسے کہتے تھے کہ وہ سو جایا کرے وہ ٹھنڈا کھانا کھا لیں گے مگر اس نے ان کو ہمیشہ تازہ ہی بنا کر دیا تھا۔ اس کے جان سے پیارے بابا نے اسے کبھی کسی مشکل کا احساس نہیں ہونے دیا تھا اور اب ایک دم جو اس پہ اکٹھی اتنی ساری پریشانیاں آگئی تھیں، بہادری سے سب کچھ جھیلنے کے باوجود بھی اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر رہا تھا۔ کھانا کھا کر اس نے برتن دھو کر کچن میں رکھے اور ایمان کے برابر آکر لیٹ گئی۔ وہ بے فکری سے سو رہی تھی۔ کبھی مژگان بھی بے فکری سے اسی طرح سویا کرتی تھی جب اس کے بابا موجود تھے۔ اب بابا کی جگہ مژگان نے لے لی تھی اس لیے ایمان پُرسکون ہو کر سو رہی تھی۔

صد شکر کہ اس نے عاطر ارمغان کا دیا ہوا کارڈ پھینک نہیں دیا تھا۔ وہ اس کے پرس میں ہی کہیں پڑا ہوا تھا۔ اتوار کا دن تھا۔ صبح اٹھ کر سب سے پہلے دونوں بہنوں نے ناشتہ کیا اور اس کے بعد سب سے پہلا کام مژگان نے یہ کیا تھا کہ اس نے عاطر ارمغان کو کال ملائی تھی۔ دوسری بیل پر کسی کی مردانہ آواز ابھری تھی۔

"ارمغان انڈسٹریز سے سہیل اظہر بات کر رہا ہوں۔" "مسٹر عاطر ارمغان سے بات ہو سکتی ہے؟ میں سکندر گروپ آف کمپنیز سے سی ای او مسٹر یاور علی سکندر کی پی اے بات کر رہی ہوں۔"

Kitab Nagri Special

اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"سوری میم آج سنڈے ہے اور عاطر صاحب ورک ریلیٹڈ ڈسکشنز سنڈے کو نہیں کرتے۔ آپ کل ان سے بات کر سکتی ہیں میں آپ کا پیغام فارورڈ کر دوں گا۔ کوئی خاص میسیج ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔"

اس کے انکار پہ مژگان کا دل چاہا کہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔ اتوار کی وجہ سے ہی تو وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی ورنہ وہ خود ہی اس کے آفس چلی جاتی۔

"نہیں۔ نہیں شکریہ۔"

کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ اتوار کی صبح صبح ہی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ سر تھام کر بیٹھ گئی تھی۔ پھر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ اس نے عاطر کا کارڈ الٹ کر دیکھا تو وہاں بھی ایک نمبر درج تھا۔ اسے کارڈ دیتے ہوئے عاطر نے ہی یہ نمبر لکھا تھا اور اسے کہا تھا کہ "یہ میرا وزیٹنگ کارڈ ہے۔ اور آپ کو کبھی بھی میری ضرورت ہو، ایک کال کر دیجیے گا۔ اس کی بیک پہ میرا پرسنل سیل نمبر بھی ہے۔"

اس نے جلدی جلدی وہ نمبر ڈائل کیا اور فون کان سے لگا کر بیٹھ گئی۔ تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"عاطر ارمغان بات کر رہا ہوں۔"

فون سے اس کی پرکشش مردانہ آواز ابھری تو مژگان نے اپنا گلا کھنگھار کر ہلکا سا "ہیلو" کہا۔

"معاف کیجیے میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔"

Kitab Nagri Special

ظاہر ہے فون پہ انسان کی آواز تھوڑی سی بدل جاتی ہے اور عاطر نے کون سا اس سے ڈھیر ساری گپ شپ کی تھی کہ فوراً اس کی آواز پہچان لیتا۔

"میں سکندر گروپ آف کمپنیز سے مسٹر یاور علی سکندر کی پی اے مژگان احمد بات کر رہی ہوں۔"

اس نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا تو عاطر ارمغان نے فون ایک لمحے کے لیے کان سے ہٹا کر بے یقینی سے ایسے دیکھا جیسے فون پر مژگان کی تصویر بھی آ رہی ہو۔ پھر خوشگوار حیرت سے دوبارہ کان سے لگایا۔

"زہے نصیب۔ آج سورج مغرب سے تو نہیں نکلا کہیں؟"

وہ بے یقین سا تھا کہ اس نے خود کال کی تھی، اپنے ذاتی نمبر سے۔ اس کی کھنکتی آواز سن کر مژگان نے اپنا انداز مزید فارمل بنانے ک کوشش کی تھی۔ وہ اس کے کال کرنے سے شاید کسی غلط فہمی کا شکار ہو رہا تھا۔

"مسٹر ارمغان۔۔۔"

"آپ مجھے عاطر کہہ سکتی ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ فوراً بولا تھا۔ مژگان نے بے بسی سے آنکھیں گھما کر گہرا سانس لیا۔

"مسٹر عاطر ارمغان۔ مجھے آپ سے ایک بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔ دراصل۔۔۔ ڈیل کے پیپرز تیار ہیں۔ آپ ان پر سائن کر دیں۔ آج ہی۔"

وہ دو سیکنڈ کو خاموش ہوا پھر کچھ سوچ کر بولا۔

Kitab Nagri Special

"میں کر دوں گا۔ لیکن ایک شرط پر۔"

وہ خاموش رہی اور اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی۔

"ہیلو؟" اس کی خاموشی کی وجہ سے اسے لگا شاید کال ڈسکنیکٹ ہو گئی ہو۔

"جی میں سن رہی ہوں۔"

"آپ کو آج رات میرے ساتھ ڈنر کرنا ہو گا۔ اور فائل آپ خود لائیں گی۔ ورنہ میں ڈیل ہی کینسل کر دوں گا۔"

پتا نہیں اس نے کس خیال کے تحت ڈیل کینسل کرنے کی بات کی تھی۔ شاید اسے لگا تھا وہ نہیں مانے گی۔ ڈیلکینسل ہونے کا سن کر مژگان کی روح فنا ہونے والی تھی۔ صرف سائن کی وجہ سے اس کا باس اسے اتنی دھمکی دے چکا تھا۔ اگر ڈیل کینسل ہو جاتی تو وہ اس کا قتل ہی کر دیتا۔ اس نے بے اختیار ممکنہ صورتِ حال سوچ کر جھرجھری لی تھی۔

"ٹھیک میں آجاؤں گی۔ آپ جگہ اور وقت بتا دیں مجھے۔"

"اوکے۔ میں آپ کو ٹیکسٹ کر دیتا ہوں تھوڑی دیر تک۔"

وہ بہت خوش ہو گیا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ قسمت اس پر اتنی جلدی مہربان ہو جائے گی۔ مژگان نے خدا حافظ کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔ جہاں عاطر اپنی جگہ بہت خوش ہوا تھا وہاں وہ بہت پریشان ہو گئی تھی۔ وہ کبھی کسی مرد کے ساتھ انوالو نہیں رہی تھی تو گھومنے پھرنے یا لنچ ڈنر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یونیورسٹی میں بھی

Kitab Nagri Special

اس کا انداز لیا دیا ہی ہوتا تھا۔ کام کے علاوہ وہ کسی سے بھی فالتو بات نہیں کرتی تھی۔ اب عاطر کا یوں ڈنر کی آفر کے لیے مان جانا اس کے لیے بہت پریشان کُن تھا۔ ویسے ہی یاور اس کا کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور اگر اسے اس ڈنر کے بارے میں معلوم ہو جاتا تو پتا نہیں اس کے ساتھ کیا کرتا۔ مگر بہر حال اسے بتانے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اسی کے کام سے جا رہی تھی اس لیے اسے یاور کی طرف سے زیادہ پریشانی نہیں تھی۔

اتوار کا دن تھا۔ وہ ایکسر سائز کر کے نہانے کے لیے باتھ روم میں گھس گیا۔ نجانے کیوں آج کل اس لڑکی کا خیال اس کے حواسوں پہ سوار رہنے لگا تھا۔ وہ جتنا اس کا خیال جھٹکتا تھا، اتنا ہی اسے مزید تنگ کرتے تھے۔ اب تو خواب میں بھی نظر آنے لگی تھی۔ اس نے شاور کھولا تو رات والا خواب پوری جزیات کے ساتھ اسے یاد آگیا تھا۔

وہ ایک خوبصورت اور پھولوں سے بھرا ہوا باغ تھا جس کے درمیان چھوٹی سی گھاس والی جگہ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی اور سر پر پھولوں سے بنا ہوا تاج پہن رکھا تھا۔ سفید لباس پہنے، رنگ برنگے پھولوں کے ڈھیر میں بیٹھی، سر پہ پھولوں کا تاج پہنے اور کمر پہ بکھرے اس کے لمبے خوبصورت بالوں میں وہ بہت پر کشش اور دل موہ لینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ اپنے آگے لگے اس خوبصورت سے ڈھیر میں ایک شہزادی کی طرح بیٹھی پھولوں سے کچھ بنا رہی تھی۔ یاور نے اسے دور سے دیکھا تو آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے اس کے قریب آگیا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ یاور اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس کی نگاہیں مژگان کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ اس نے بے خود ہوتے ہوئے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چھونا چاہا تو اس نے منہ دوسری جانب کر لیا۔

"میں آپ سے ناراض ہوں۔"

وہ ایک دم سے منہ پھلا کر بولی تھی۔

"کیوں؟" یاور کو اس کے انداز پہ بے طرح پیار آیا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"آپ کو میری محبت نظر نہیں آتی؟ آپ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔"

اس کے نروٹھے پن سے کہنے پر وہ ہلکا سا ہنسا تھا اور ذرا سا آگے کو ہو کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"میں بھی تو محبت کرتا ہوں تم سے۔ یہ تاج جو تم نے پہنا ہے، میں نے بہت محبت سے بنایا تھا تمھارے لیے۔"

وہ کھکھلانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بھی آپ کے لیے بنا رہی ہوں۔"

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اس تاج کی جانب اشارہ کیا اور اپنے سامنے موجود انھی پھولوں میں سے ایک پھول اٹھا کر اس میں لگایا اور تاج مکمل ہو گیا۔ مژگان نے پھولوں کا تاج یاور علی سکندر کے سر پہ رکھا تو یاور نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اس تاج کو اتار کر دیکھنے کی کوشش کی ھی۔ مژگان نے فوراً اس کے ہاتھ تھام لیے۔

Kitab Nagri Special

"ایسے نہیں۔ میری آنکھوں میں دیکھیں۔"

وہ مسکرا کر اس کے روبرو ہوئی۔ یاور نے اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہا۔ اس کی آنکھیں اس وقت بالکل ایک شفاف جھیل کی مانند لگ رہی تھیں جس میں یاور کو اپنا عکس صاف نظر آیا تھا۔ اس نے تاج کے عکس کو مژگان کی آنکھوں میں دیکھا تو سفید پھولوں پر سرخ دھبے نظر آئے۔ اس کی نظریں بے اختیار مژگان کے ہاتھوں پر گئیں۔ اس کی ہتھیلیوں پر خون لگا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہوا؟"

وہ ایک دم فکر مند ہوا تھا۔

"آپ کی محبت کے پھول چنتے چنتے ہاتھ تو زخمی ہونے تھے نا۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔ یاور کے دل میں کانٹا چبھا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں کے قریب لے جا کر چومنے والا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔ کتنی دیر وہ اس خواب کے زیرِ اثر رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ جو اس نے دیکھا وہ حقیقت تھی یا خواب تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد وہ خود کو اس خواب کی کیفیت سے کافی حد تک باہر نکال چکا تھا۔ وہ اپنے جم والے کمرے میں گیا اور پھر اس نے ایکسرسائز شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ خواب کا اثر مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ مگر شاور کھولتے وقت اسے پھر سے وہ سارے مناظر یاد آ گئے تھے۔ وہ باتھ لے کر نکلا تو آئینے میں خود کو بے اختیار دیکھنے لگا۔ وہ بلاشبہ ایک حسین مرد تھا، کسی چیز کی کمی نہیں تھی اس کے پاس چاہے وہ حُسن تھا، تعلیمی قابلیت، دھن دولت یا

Kitab Nagri Special

ذہانت۔ اس کی زندگی آسائشوں میں گھری تھی۔ اسے کبھی کسی چیز نے بے چین نہیں کیا تھا۔ اس کے منہ سے نکلی ہر بات پوری ہوتی تھی۔ اس نے کبھی کسی کا انتظار نہیں کیا تھا۔ مختصر یہ کہ اس کی زندگی نہایت ہی پر سکون گزری تھی لیکن اب وہ لڑکی اس کا سکون چھین رہی تھی۔ اسے اپنے اندر ایک عجیب سے بے چینی محسوس ہونے لگی تھی۔ کیا وہ لڑکی اس سے محبت کرتی تھی؟ ظاہری حسن سے اٹریکٹ ہو جانا انسان کی کمزوری ہے اور خوبصورت چیز سب کو ہی پسند ہوتی ہے۔ لیکن پسند اور محبت میں فرق ہوتا ہے۔ بچپن سے لے کر یونیورسٹی تک، اور پھر کاروبار کی دنیا میں، وہ جہاں بھی گیا تھا، اس کی ذہانت سے پہلے اس کا حُسن اس کی شہرت کی وجہ بن جاتا تھا۔ ہر ایک کی وہ آنکھوں کا تارا تھا۔ اس میں بات ہی کچھ ایسی تھی، سامنے والا خود بخود اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا تھا۔ اس کی ایک مسکراہٹ سب کے دلوں کو فتح کر لیتی تھی۔ اور ایسا تو بالکل ہو نہیں سکتا تھا کہ ایک حسین مرد ہو اور لڑکیاں اس کے آگے پیچھے نہ پھریں۔ خاص طور پہ تب، جب وہ مرد حسین ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین اور دولت مند بھی ہو۔ کچھ لڑکیوں سے وقت گزاری کی تھی اس نے مگر وہ اپنی پرسنل اسپیس میں کسی کو آنے نہیں دیتا تھا۔ امیر تھا تو سب کو پتا تھا کہ وہ شادی بھی اپنی ہی سرکل اور کلاس کی کسی لڑکی سے کرے گا جو حُسن اور حیثیت میں اس کے ہم پلہ ہو۔ یونیورسٹی سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد جب اس نے بزنس کی دنیا میں قدم رکھا تھا تو بہت سے لوگوں کی رالیں ٹپکی تھیں۔ بہت سے بزنس ٹائیکون اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر کے رشتہ داری جوڑنا چاہتے تھے۔ "علی سکندر" صرف ایک خاندان نہیں، ایک آئیکون تھا۔ شروع شروع میں ہر ڈیل کے ساتھ اسے اسی قسم کی کچھ دل پھینک لڑکیوں اور ان کے لالچی باپوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آخر کار زچ ہو کر اس نے میرال سے منگنی کروالی۔ میرال وشمہ اور اسحاق کی بیٹی تھی اور اس کی پھوپھوزاد تھی۔ اس سے دو سال چھوٹی تھی اور بچپن سے اس سے محبت کرتی تھی۔ اچھی اور طرح دار

Kitab Nagri Special

لڑکی تھی۔ اس کی میرال سے کچھ دوستی بھی تھی۔ دونوں میں اچھی انڈرسٹینڈنگ تھی۔ وہ اس کے لیے آئیڈیل بیوی ثابت ہو سکتی تھی۔ وشمہ نے خواہش ظاہر کی اور یاور نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس نے ساری کیلکولیشنز کر کے میرال کو سیلیکٹ کر لیا تھا تاکہ آئیندہ اسے کسی ایسے آدمی سے ڈیل نہ کرنا پڑے جو کاروبار کے ساتھ رشتہ بھی مفت میں کرنا چاہتا ہو۔

اس خواب نے اسے تھوڑی دیر کے لیے الجھا دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ واقعی اس سے محبت کرتی تھی؟ اگر وقعی ایسا تھا تو اس کے کسی انداز سے کبھی ظاہر کیوں نہیں ہوا۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی لڑکی اس میں انٹرسٹ لیتی ہو اور اس تک اپنے دل کی بات نہ پہنچائے۔ کسی نے لفظوں میں کہا تھا اور کسی کی نظریں یاور کو اس قسم کے پیغام دیتی محسوس ہوتی تھیں۔ اس کے آفس کا آدھا اسٹاف اس کا فین تھا۔ کچھ تو اسے اپنا آپ بھی پیش کرنے کو تیار تھیں۔ مگر وہ ہر لڑکی پہ منہ مارنے والا انسان نہیں تھا۔ وہ کمٹمنٹ کا پکا تھا۔ دھوکہ دہی اسے پسند نہیں تھی، چاہے بزنس میں ہو یا رشتوں میں۔ اسی الجھن میں وہ کتنی دیر مژگان کے رویے سے ایسی کوئی ہنٹ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا رہا لیکن پھر غور کیا تو یاد آیا کہ خواب میں تو وہ بھی اس سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نان سینس۔۔۔"

اس نے تنفر سے سر جھٹکا۔ وہ خود کو باور کروا رہا تھا کہ یہ صرف ایک خواب ہے۔ اس میں ایک فیصد بھی حقیقت نہیں ہے۔ وہ میرال کا منگیتر ہے اور میرال اس سے محبت کرتی ہے۔ لیکن پھر اس کی اپنی فیلینگز کا کیا؟ کیا وہ بھی میرال سے محبت کرتا ہے؟ دل نے اس سے سوال کیا تو اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پہلی بار یاور علی

Kitab Nagri Special

سکندر اپنے دل کے سوال پہ لاجواب ہو گیا تھا۔ وہ الجھن کا شکار ہونے لگا۔ اتنی دیر میں اس کے فون پر میرال کی کال آئی تو اس نے مسکرا کر فون آنسر کیا۔

"میں ابھی تمھیں ہی یاد کر رہا تھا۔"

وہ ٹیکنیکلی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔

"یا اللہ خیر۔ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے نا؟"

دوسری جانب سے میرال نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں؟"

"تم نے مجھے یاد کیا۔ تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ تم نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے۔"

وہ ہنسنے لگا۔

"اچھا؟ پہلے کبھی نہیں کیا؟" وہ اس کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔ اس نے تو کبھی پہلے ایسا کچھ نوٹس نہیں کیا تھا۔

"مجھے کیا پتا؟ میں جب بھی پوچھتی تھی تم یہی کہتے تھے کہ بزی ہوں یاد کرنے کی فرصت نہیں ہے۔ اب اگر تم نے خود سے یاد کیا ہے تو مطلب تم فری ہو۔ تو آج باہر چلیں؟ ڈنر کرنے؟"

میرال نے موقع پاتے ہی بغیر لگی لپٹی کے فوراً کہہ دیا۔ مبادا وہ پھر سے کوئی بہانہ نہ بنا دے۔

"اوکے۔"

Kitab Nagri Special

یاور فوراً مان گیا تھا۔ میرال کو یہ دوسرا حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ حیران بھی تھی اور خوش بھی۔ اس سے پہلے بھی وہ دونوں کئی بار اکھٹے گھومنے یا کھانا کھانے گئے تھے لیکن اسے یاور کی بہت منتیں کرنی پڑتی تھیں۔ اب کی بار وہ ایک دم ہی مان گیا تھا، یہ اچھی تبدیلی تھی۔

۔۔۔"سوری میم آج سنڈے ہے اور عاطر صاحب ورک ریلیٹڈ ڈسکشنز سنڈے کو نہیں کرتے۔ آپ کل ان سے بات کر سکتی ہیں میں آپ کا پیغام فارورڈ کر دوں گا۔ کوئی خاص میسیج ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔"

اس کے انکار پہ مژگان کا دل چاہا کہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔ اتوار کی وجہ سے ہی تو وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی ورنہ وہ خود ہی اس کے آفس چلی جاتی۔

"نہیں۔ نہیں شکریہ۔"

کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ اتوار کی صبح صبح ہی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ سر تھام کر بیٹھ گئی تھی۔ پھر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ اس نے عاطر کا کارڈ الٹ کر دیکھا تو وہاں بھی ایک نمبر درج تھا۔ اسے کارڈ دیتے ہوئے عاطر نے ہی یہ نمبر لکھا تھا اور اسے کہا تھا کہ "یہ میرا وزیٹنگ کارڈ ہے۔ اور آپ کو کبھی بھی میری ضرورت ہو، ایک کال کر دیجیے گا۔ اس کی بیک پہ میرا پرسنل سیل نمبر بھی ہے۔"

اس نے جلدی جلدی وہ نمبر ڈائل کیا اور فون کان سے لگا کر بیٹھ گئی۔ تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"عاطر ارمغان بات کر رہا ہوں۔"

فون سے اس کی پرکشش مردانہ آواز ابھری تو مژگان نے اپنا گلا کھنگھار کر ہلکا سا "ہیلو" کہا۔

Kitab Nagri Special

"معاف کیجیے میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔"

ظاہر ہے فون پہ انسان کی آواز تھوڑی سی بدل جاتی ہے اور عاطر نے کون سا اس سے ڈھیر ساری گپ شپ کی تھی کہ فوراً اس کی آواز پہچان لیتا۔

"میں سکندر گروپ آف کمپنیز سے مسٹر یاور علی سکندر کی پی اے مژگان احمد بات کر رہی ہوں۔"

اس نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا تو عاطر ارمغان نے فون ایک لمحے کے لیے کان سے ہٹا کر بے یقینی سے ایسے دیکھا جیسے فون پر مژگان کی تصویر بھی آ رہی ہو۔ پھر خوشگوار حیرت سے دوبارہ کان سے لگایا۔

"زہے نصیب۔ آج سورج مغرب سے تو نہیں نکلا کہیں؟"

وہ بے یقین سا تھا کہ اس نے خود کال کی تھی، اپنے ذاتی نمبر سے۔ اس کی کھنکتی آواز سن کر مژگان نے اپنا انداز مزید فارمل بنانے ک کوشش کی تھی۔ وہ اس کے کال کرنے سے شاید کسی غلط فہمی کا شکار ہو رہا تھا۔

"مسٹر ارمغان۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ مجھے عاطر کہہ سکتی ہیں۔"

وہ فوراً بولا تھا۔ مژگان نے بے بسی سے آنکھیں گھما کر گہرا سانس لیا۔

"مسٹر عاطر ارمغان۔ مجھے آپ سے ایک بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔ دراصل۔۔۔ڈیل کے پیپرز تیار ہیں۔ آپ ان پر سائن کر دیں۔ آج ہی۔"

Kitab Nagri Special

وہ دو سیکینڈ کو خاموش ہوا پھر کچھ سوچ کر بولا۔

"میں کر دوں گا۔ لیکن ایک شرط پر۔"

وہ خاموش رہی اور اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی۔

"ہیلو؟" اس کی خاموشی کی وجہ سے اسے لگا شاید کال ڈسکنیکٹ ہو گئی ہو۔

"جی میں سن رہی ہوں۔"

"آپ کو آج رات میرے ساتھ ڈنر کرنا ہو گا۔ اور فائل آپ خود لائیں گی۔ ورنہ میں ڈیل ہی کینسل کر دوں گا۔"

پتا نہیں اس نے کس خیال کے تحت ڈیل کینسل کرنے کی بات کی تھی۔ شاید اسے لگا تھا وہ نہیں مانے گی۔ ڈیل کینسل ہونے کا سن کر مژگان کی روح فنا ہونے والی تھی۔ صرف سائن کی وجہ سے اس کا باس اسے اتنی دھمکی دے چکا تھا۔ اگر ڈیل کینسل ہو جاتی تو وہ اس کا قتل ہی کر دیتا۔ اس نے بے اختیار ممکنہ صورتِ حال سوچ کر جھرجھری لی تھی۔

"ٹھیک میں آجاؤں گی۔ آپ جگہ اور وقت بتا دیں مجھے۔"

"اوکے۔ میں آپ کو ٹیکسٹ کر دیتا ہوں تھوڑی دیر تک۔"

Kitab Nagri Special

وہ بہت خوش ہو گیا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ قسمت اس پر اتنی جلدی مہربان ہو جائے گی۔ مژگان نے خدا حافظ کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔ جہاں عاطر اپنی جگہ بہت خوش ہوا تھا وہاں وہ بہت پریشان ہو گئی تھی۔ وہ کبھی کسی مرد کے ساتھ انوالو نہیں رہی تھی تو گھومنے پھرنے یا لنچ ڈنر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یونیورسٹی میں بھی اس کا انداز لیا دیا ہی ہوتا تھا۔ کام کے علاوہ وہ کسی سے بھی فالتو بات نہیں کرتی تھی۔ اب عاطر کا یوں ڈنر کی آفر کے لیے مان جانا اس کے لیے بہت پریشان کُن تھا۔ ویسے ہی یاور اس کا کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور اگر اسے اس ڈنر کے بارے میں معلوم ہو جاتا تو پتا نہیں اس کے ساتھ کیا کرتا۔ مگر بہر حال اسے بتانے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اسی کے کام سے جا رہی تھی اس لیے اسے یاور کی طرف سے زیادہ پریشانی نہیں تھی۔

اتوار کا دن تھا۔ وہ ایکسر سائز کر کے نہانے کے لیے باتھ روم میں گھس گیا۔ نجانے کیوں آج کل اس لڑکی کا خیال اس کے حواسوں پہ سوار رہنے لگا تھا۔ وہ جتنا اس کا خیال جھٹکتا تھا، اتنا ہی اسے مزید تنگ کرتے تھے۔ اب تو خواب میں بھی نظر آنے لگی تھی۔ اس نے شاور کھولا تو رات والا خواب پوری جزیات کے ساتھ اسے یاد آ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ایک خوبصورت اور پھولوں سے بھرا ہوا باغ تھا جس کے درمیان چھوٹی سی گھاس والی جگہ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی اور سر پر پھولوں سے بنا ہوا تاج پہن رکھا تھا۔ سفید لباس پہنے، رنگ برنگے پھولوں کے ڈھیر میں بیٹھی، سر پہ پھولوں کا تاج پہنے اور کمر پہ بکھرے اس کے لمبے خوبصورت بالوں میں وہ بہت پر کشش اور دل موہ لینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ اپنے آگے لگے اس خوبصورت سے ڈھیر میں ایک شہزادی کی طرح بیٹھی

پھولوں سے کچھ بنا رہی تھی۔ یاور نے اسے دور سے دیکھا تو آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے اس کے قریب آ گیا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ یاور اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ اس کی نگاہیں مژگان کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ اس نے بے خود ہوتے ہوئے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چھونا چاہا تو اس نے منہ دوسری جانب کر لیا۔

"میں آپ سے ناراض ہوں۔"

وہ ایک دم سے منہ پھلا کر بولی تھی۔

"کیوں؟" یاور کو اس کے انداز پہ بے طرح پیار آیا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"آپ کو میری محبت نظر نہیں آتی؟ آپ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔"

اس کے نروٹھے پن سے کہنے پر وہ ہلکا سا ہنسا تھا اور ذرا سا آگے کو ہو کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"میں بھی تو محبت کرتا ہوں تم سے۔ یہ تاج جو تم نے پہنا ہے، میں نے بہت محبت سے بنایا تھا تمھارے لیے۔"

وہ کھلکھلانے لگی۔

"میں بھی آپ کے لیے بنا رہی ہوں۔"

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اس تاج کی جانب اشارہ کیا اور اپنے سامنے موجود انھی پھولوں میں سے ایک پھول اٹھا کر اس میں لگایا اور تاج مکمل ہو گیا۔ مژگان نے پھولوں کا تاج یاور علی سکندر کے سر پہ رکھا تو یاور نے

Kitab Nagri Special

مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اس تاج کو اتار کر دیکھنے کی کوشش کی ھی۔ مژگان نے فوراً اس کے ہاتھ تھام لیے۔

"ایسے نہیں۔ میری آنکھوں میں دیکھیں۔"

وہ مسکرا کر اس کے روبرو ہوئی۔ یاور نے اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہا۔ اس کی آنکھیں اس وقت بالکل ایک شفاف جھیل کی مانند لگ رہی تھیں جس میں یاور کو اپنا عکس صاف نظر آیا تھا۔ اس نے تاج کے عکس کو مژگان کی آنکھوں میں دیکھا تو سفید پھولوں پر سرخ دھبے نظر آئے۔ اس کی نظریں بے اختیار مژگان کے ہاتھوں پر گئیں۔ اس کی ہتھیلیوں پر خون لگا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہوا؟"

وہ ایک دم فکر مند ہوا تھا۔

"آپ کی محبت کے پھول چنتے چنتے ہاتھ تو زخمی ہونے تھے نا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔ یاور کے دل میں کانٹا چھبا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں کے قریب لے جا کر چومنے والا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔ کتنی دیر وہ اس خواب کے زیرِ اثر رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ جو اس نے دیکھا وہ حقیقت تھی یا خواب تھا۔

کچھ دیر بعد وہ خود کو اس خواب کی کیفیت سے کافی حد تک باہر نکال چکا تھا۔ وہ اپنے جم والے کمرے میں گیا اور پھر اس نے ایکسرسائز شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ خواب کا اثر مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ مگر شاور کھولتے وقت

Kitab Nagri Special

اسے پھر سے وہ سارے مناظر یاد آ گئے تھے۔ وہ ہاتھ لے کر نکلا تو آئینے میں خود کو بے اختیار دیکھنے لگا۔ وہ بلاشبہ ایک حسین مرد تھا، کسی چیز کی کمی نہیں تھی اس کے پاس چاہے وہ حُسن تھا، تعلیمی قابلیت، دھن دولت یا ذہانت۔ اس کی زندگی آسائشوں میں گھری تھی۔ اسے کبھی کسی چیز نے بے چین نہیں کیا تھا۔ اس کے منہ سے نکلی ہر بات پوری ہوتی تھی۔ اس نے کبھی کسی کا انتظار نہیں کیا تھا۔ مختصر یہ کہ اس کی زندگی نہایت ہی پر سکون گزری تھی لیکن اب وہ لڑکی اس کا سکون چھین رہی تھی۔ اسے اپنے اندر ایک عجیب سے بے چینی محسوس ہونے لگی تھی۔ کیا وہ لڑکی اس سے محبت کرتی تھی؟ ظاہری حسن سے ایٹریکٹ ہو جانا انسان کی کمزوری ہے اور خوبصورت چیز سب کو ہی پسند ہوتی ہے۔ لیکن پسند اور محبت میں فرق ہوتا ہے۔ بچپن سے لے کر یونیورسٹی تک، اور پھر کاروبار کی دنیا میں، وہ جہاں بھی گیا تھا، اس کی ذہانت سے پہلے اس کا حُسن اس کی شہرت کی وجہ بن جاتا تھا۔ ہر ایک کی وہ آنکھوں کا تارا تھا۔ اس میں بات ہی کچھ ایسی تھی، سامنے والا خود بخود اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا تھا۔ اس کی ایک مسکراہٹ سب کے دلوں کو فتح کر لیتی تھی۔ اور ایسا تو بالکل ہو نہیں سکتا تھا کہ ایک حسین مرد ہو اور لڑکیاں اس کے آگے پیچھے نہ پھریں۔ خاص طور پہ تب، جب وہ مرد حسین ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین اور دولت مند بھی ہو۔ کچھ لڑکیوں سے وقت گزاری کی تھی اس نے مگر وہ اپنی پرسنل اسپیس میں کسی کو آنے نہیں دیتا تھا۔ امیر تھا تو سب کو پتا تھا کہ وہ شادی بھی اپنی ہی سرکل اور کلاس کی کسی لڑکی سے کرے گا جو حُسن اور حیثیت میں اس کے ہم پلہ ہو۔ یونیورسٹی سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد جب اس نے بزنس کی دنیا میں قدم رکھا تھا تو بہت سے لوگوں کی رالیں ٹپکی تھیں۔ بہت سے بزنس ٹائیکون اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر کے رشتہ داری جوڑنا چاہتے تھے۔ "علی سکندر" صرف ایک خاندان نہیں، ایک آئیکون تھا۔ شروع شروع میں ہر ڈیل کے ساتھ اسے اسی قسم کی کچھ دل پھینک لڑکیوں اور ان کے لالچی باپوں

Kitab Nagri Special

کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آخر کار زچ ہو کر اس نے میرال سے منگنی کروالی۔ میرال وشمہ اور اسحاق کی بیٹی تھی اور اس کی پھوپھو زاد تھی۔ اس سے دو سال چھوٹی تھی اور بچپن سے اس سے محبت کرتی تھی۔ اچھی اور طرح دار لڑکی تھی۔ اس کی میرال سے کچھ دوستی بھی تھی۔ دونوں میں اچھی انڈر اسٹینڈنگ تھی۔ وہ اس کے لیے آئیڈیل بیوی ثابت ہو سکتی تھی۔ وشمہ نے خواہش ظاہر کی اور یاور نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس نے ساری کیلکولیشنز کر کے میرال کو سلیکٹ کر لیا تھا تاکہ آئندہ اسے کسی ایسے آدمی سے ڈیل نہ کرنا پڑے جو کاروبار کے ساتھ رشتہ بھی مفت میں کرنا چاہتا ہو۔

اس خواب نے اسے تھوڑی دیر کے لیے الجھا دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ واقعی اس سے محبت کرتی تھی؟ اگر واقعی ایسا تھا تو اس کے کسی انداز سے کبھی ظاہر کیوں نہیں ہوا۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی لڑکی اس میں انٹرسٹ لیتی ہو اور اس تک اپنے دل کی بات نہ پہنچائے۔ کسی نے لفظوں میں کہا تھا اور کسی کی نظریں یاور کو اس قسم کے پیغام دیتی محسوس ہوتی تھیں۔ اس کے آفس کا آدھا اسٹاف اس کا فین تھا۔ کچھ تو اسے اپنا آپ بھی پیش کرنے کو تیار تھیں۔ مگر وہ ہر لڑکی پہ منہ مارنے والا انسان نہیں تھا۔ وہ کمٹمنٹ کا پکا تھا۔ دھوکہ دہی اسے پسند نہیں تھی، چاہے بزنس میں ہو یا رشتوں میں۔ اسی الجھن میں وہ کتنی دیر مژگان کے رویے سے ایسی کوئی ہنٹ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا رہا لیکن پھر غور کیا تو یاد آیا کہ خواب میں تو وہ بھی اس سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

"نان سینس۔۔۔"

اس نے تنفر سے سر جھٹکا۔ وہ خود کو باور کروا رہا تھا کہ یہ صرف ایک خواب ہے۔ اس میں ایک فیصد بھی حقیقت نہیں ہے۔ وہ میرال کا منگیتر ہے اور میرال اس سے محبت کرتی ہے۔ لیکن پھر اس کی اپنی فیلینگز کا کیا؟ کیا وہ بھی

Kitab Nagri Special

میرال سے محبت کرتا ہے؟ دل نے اس سے سوال کیا تو اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پہلی بار یاور علی سکندر اپنے دل کے سوال پہ لاجواب ہو گیا تھا۔ وہ الجھن کا شکار ہونے لگا۔ اتنی دیر میں اس کے فون پر میرال کی کال آئی تو اس نے مسکرا کر فون آنسر کیا۔

"میں ابھی تمھیں ہی یاد کر رہا تھا۔"

وہ ٹیکنیکلی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔

"یا اللہ خیر۔ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے نا؟"

دوسری جانب سے میرال نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں؟"

"تم نے مجھے یاد کیا۔ تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ تم نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہنسنے لگا۔

"اچھا؟ پہلے کبھی نہیں کیا؟" وہ اس کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔ اس نے تو کبھی پہلے ایسا کچھ نوٹس نہیں کیا تھا۔

"مجھے کیا پتا؟ میں جب بھی پوچھتی تھی تم یہی کہتے تھے کہ بزی ہوں یاد کرنے کی فرصت نہیں ہے۔ اب اگر تم نے خود سے یاد کیا ہے تو مطلب تم فری ہو۔ تو آج باہر چلیں؟ ڈنر کرنے؟"

میرال نے موقع پاتے ہی بغیر لگی لپٹی کے فوراً کہہ دیا۔ مبادا وہ پھر سے کوئی بہانہ نہ بنا دے۔

Kitab Nagri Special

"اوکے۔"

یاور فوراًمان گیاتھا۔میرال کو یہ دوسرا حیرت کاجھٹکالگا تھا۔وہ حیران بھی تھی اور خوش بھی۔اس سے پہلے بھی وہ دونوں کئی بار اکھٹے گھومنے یا کھانا کھانے گئے تھے لیکن اسے یاور کی بہت منتیں کرنی پڑتی تھیں۔اب کی بار وہ ایک دم ہی مان گیاتھا،یہ اچھی تبدیلی تھی۔

وہ شام کو تیار ہو کر اس کے بتائے گئے مقررہ وقت پر پہنچ گئی تھی۔اسے اتنا تو اندازہ تھا کہ وہ ڈنر پر اسے کسی اچھی جگہ ہی بلائے گا لیکن اس قدر مہنگا اور پر آسائش ریستوران دیکھ کر اسے اپنی عقل پر افسوس ہونے لگا تھا۔اسے لگا کہ وہ یہ نہ سوچے کہ وہ اس کے ساتھ ڈیٹ پر آئی ہے،اس لیے زیادہ تیاری نہیں کی اور سادہ سا سوٹ ہی پہنا تھالیکن وہ پریزینٹیبل لگ رہی تھی۔وہ آفس میں بھی نارمل ہی ڈریسنگ کرتی تھی۔وہ کام کرنے جاتی تھی، ماڈلنگ کرنے نہیں۔لیکن سامنے موجود اس جگہ کو دیکھ کر اسے یہاں کی ویٹریسز بھی خود سے زیادہ ٹپ ٹاپ میں لگ رہی تھیں۔وہ اندر داخل ہوئی اور اپنی متلاشی نظروں سے ریستوران کے ہال کو دیکھنے لگی تھی۔عاطر نے اسے اندر آتے دیکھ لیا تھا اور وہ اسے دیکھتے ہی اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔مژگان کو بھی وہ نظر آگیا تھا۔وہ چلتی ہوئی اس کی ٹیبل تک آئی تو عاطر نے نہایت ادب سے اس کی کرسی کو پیچھے کیا اور اس کے کمفرٹیبل ہو کر بیٹھنے کے بعد خود بھی اپنی سیٹ پر آگیا۔وہ مسکرا رہا تھا جیسے بہت خوش ہو۔

"میں یہ فائل۔۔۔"

"پہلے آپ آرڈر کریں۔سائن میں کر دوں گا۔آپ بے فکر رہیں۔"

Kitab Nagri Special

مژگان نے مینیو کارڈ دیکھا لیکن کچھ سمجھ نہیں آیا۔ وہ اس طرح کے ریستورن میں پہلی مرتبہ ہی آئی تھی۔ اور وہ بھی ایک پر کشش مرد کے ساتھ۔ وہ خواہ مخواہ ہی نروس ہونے لگی تھی۔

"جو بھی آپ منگوانا چاہیں۔۔"

جب اسے کچھ بھی نہیں سوجھا تو اس نے کھانے کی ذمہ داری عاطر پہ ڈال دی تھی۔ عاطر نے اس کا خیال کرتے ہوئے بہت اچھا اور کافی مزیدار کھانا آرڈر کیا اور آرڈر کرنے سے پہلے اس سے پوچھ لیا تھا کہ اسے کسی چیز سے الرجی وغیرہ تو نہیں ہے، اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ ویٹرس آرڈر لے کر چلی گئی۔ عاطر نے اپنی نگاہوں کا مرکز مژگان کے چہرے کو بنا لیا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا۔ مژگان کو اس کا یوں خود کو دیکھنا اور دیکھ کر مسکرائے جانا بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن لحاظ اور مروت میں اس نے برداشت کر لیا تھا۔ ویسے بھی وہ اس کے پاس کام سے آئی تھی اور کام ہونے تک اسے عاطر کو برداشت کرنا ہی پڑتا۔

"آپ ریلیکس ہو جائیں۔ مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ میں نے آپ کو زبردستی اپنے ساتھ ڈنر کرنے کے لیے راضی کیا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس کے چہرے پہ غیر آرام دہ تاثرات دیکھ کر اس کی اندرونی کیفیت سمجھ رہا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ وہ یہاں آئی تھی لیکن اس کا مقصد اس کا موڈ خراب کرنا یا اسے برا محسوس کروانا نہیں تھا۔ مژگان کو اس کا یوں صاف صاف کہنا عجیب ہی لگا۔ ایک تو گھور بھی رہا تھا اور پھر یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ نارمل رہے۔

"آپ نے شرط رکھی تھی کہ میں آپ کے ساتھ ڈنر کروں اور فائل میں خود لے کر آؤں گی۔ کیا یہ زبردستی نہیں ہے؟"

Kitab Nagri Special

مژگان کہنا نہیں چاہتی تھی مگر الفاظ اس کی زبان کی نوک پر مچل رہے تھے۔اس سے مزید کنٹرول نہیں ہو سکا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔مجھے تو لگا کہ آپ کو میرے ساتھ ڈنر کرنا اچھا لگے گا۔اگر آپ کو پسند نہیں تھا تو آپ مجھے کہہ دیتیں۔میں زبردستی کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

عاطر کی بات پر مژگان کا منہ کھل گیا۔اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔فون پر تو کہہ رہا تھا کہ نہیں آئی تو ڈیل ہی کینسل کر دوں گا۔اب مزے سے جھوٹ بول رہا تھا۔کیسا ڈبل فیس آدمی تھا۔

"تو پھر سائن کیسے کرتے آپ؟آپ نے کہا تھا اگر میں خود نہ آئی تو آپ ڈیل ہی کینسل کر دیں گے۔"

اس نے اسے اس کے الفاظ یاد دلانے کی کوشش کی تھی۔

"وہ تو میں یوں ہی کہہ رہا تھا۔اگر آپ نہیں آنا چاہتی تھیں تو مجھے بتا دیتیں۔میں زبردستی تو نہیں کرتا آپ کے ساتھ۔آپ فائل بھجوا دیتیں،میں سائن کر دیتا۔میں آپ کے باس کی طرح نہیں ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر کسی کا خون چوس لوں۔ویسے آپ واقعی میری دھمکی کی وجہ سے آئی ہیں؟"

وہ مزے سے اپنی بات کی حقیقت بیان کر رہا تھا۔پہلے تو مژگان کو اس کی بات سن کر حیرت ہوئی،پھر شدید غصہ آیا مگر پھر اس کا دوستانہ انداز دیکھ کر مژگان کا موڈ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گیا۔وہ اچھا انسان تھا۔اس نے کوئی غیر اخلاقی حرکت یا بات نہیں کی تھی۔وہ اس سے بہت تمیز سے بات کر رہا تھا اور اسے پوری عزت دے رہا

Kitab Nagri Special

تھا۔ اتنی دیر میں کھانا بھی آ گیا۔ کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا۔ اور عاطر اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔ زیادہ تر وہی بول رہا تھا، مژگان صرف اس کی بات کا جواب دیتی یا ہوں ہاں کرتی رہی تھی۔

"ویسے آپ نے میری آفر کے بارے میں کیا سوچا ہے؟"

عاطر نے کھانے کے بعد ڈیزرٹ کھاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"کون سی آفر؟"

اس نے چمچ منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب کمفرٹیبل ہو گئی تھی۔

"میری جاب آفر کے بارے میں۔ میں آپ کو ڈبل سیلیری دوں گا۔"

مژگان نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔ وہ سنجیدہ ہی لگ رہا تھا لیکن مژگان پھر بھی ایسے مسکرائی جیسے اس کا مذاق سمجھ گئی ہو۔

"آپ کو لگ رہا ہے میں مذاق کر رہا ہوں؟ میں یوں ہی ہر کسی کو ایسی آفرز نہیں کر دیتا۔ صرف آپ کو کی ہے۔ آپ جب چاہیں آ سکتی ہیں۔ میں آپ کے باس کی طرح آپ پہ سختی بھی نہیں کروں گا اور آپ کا پورا خیال رکھوں گا۔"

عاطر نے انتہائی سنجیدگی سے اسے اپنی آفر کے بارے میں راضی کرنے کہ کوشش کی تھی۔ مژگان نے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"انھوں نے بہت مشکل وقت میں میری مدد کی ہے۔میں اس طرح سے وہ جاب چھوڑ کر نہیں آسکتی۔"

اپنی طرف سے اس نے مجبوری کا بہانہ بنادیا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ لیکن آپ جب چاہیں آسکتی ہیں۔اس آفر کی کوئی ٹائم لِمٹ نہیں ہے۔اور اس کے علاوہ بھی آپ کو کبھی میری ضرورت ہو تو مجھے آپ کے کام آکر بہت اچھا لگے گا۔"

"بہت شکریہ۔"

اس کے علاوہ مژگان اور کہہ بھی کیا سکتی تھی۔وہ خلوص سے مسکرایا تھا۔کچھ دیر مزید باتیں کر کے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔عاطر نے سائن کر کے فائل اسے دے دی تھی اور گھر بھی ڈراپ کر کے چلا گیا۔وہ ایک اچھا اور بہت ڈیسینٹ انسان تھا۔اور مزاج میں اس کے باس کے بالکل برعکس تھا۔اگر اس کا دل یاور پہ نہ آگیا ہوتا تو وہ عاطر کی آفر قبول کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

یاور اور میرال اس وقت گرینڈ ویلیٹ ہوٹل کے ریستوران ایریا میں ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔آج وہ میرال سے معمول کی نسبت زیادہ باتیں کر رہا تھا۔میرال کو بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ وہ اس میں دلچسپی لے رہا

Kitab Nagri Special

تھا۔ وہ اسی میں خوش تھی کہ کم از کم یاور کو بھی اس میں انٹرسٹ ہو رہا تھا ورنہ وہ بہت کم ہی اس میں دلچسپی ظاہر کرتا تھا۔ یاور کے ذہن میں مژگان اور وہ خواب گردش کر رہے تھے۔ وہ مژگان کا خیال اپنے ذہن سے نکالنے کے لیے اپنا سارا دھیان میرال سے باتوں میں لگا رہا تھا اور وہ بے چاری یوں ہی خوش ہو رہی تھی۔ کھانا کھاتے کھاتے اس نے نظر گھمائی تو کچھ الگ سی طرف اسے عاطر کے ساتھ وہ بیٹھی نظر آ گئی۔ یاور کا سارا اچھا موڈ ایک دم ہی غائب ہو گیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے کانٹے پر اپنی گرفت مضبوط کی تو اس کی انگلیاں سفید پڑنے لگیں۔

"کیا ہوا؟"

میرال کو اس کے موڈ کی اچانک تبدیلی سمجھ نہیں آئی۔ ابھی تو اچھا بھلا بیٹھا تھا۔ اب اچانک سے اسے کیا ہو گیا تھا؟ وہ ایک دم سے چیزیں میز پر پٹختے ہوئے اٹھ گیا۔

"میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ میں جا رہا ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا کہہ کر وہ میرال کا انتظار کیے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ میرال اسے آوازیں دیتی رہی مگر وہ جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔ میرال نے بے ساختہ ہی ادھر ادھر دیکھا تو ایک جانب کو عاطر نظر آ گیا۔ وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا ڈنر کر رہا تھا اور ساتھ گپ شپ بھی جاری تھی۔ میرال عاطر کو اس لیے بھی جانتی تھی کہ وہ نا صرف یاور کا دوست تھا بلکہ کاروبار سے ہٹ کر بھی ارمغان فیملی سے ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔ عاطر کا کسی لڑکی کے ساتھ ڈنر کرنا کوئی عجیب بات نہیں تھی۔ وہ لڑکی اس کی کولیگ، دوست یا گرل فرینڈ کوئی بھی ہو سکتی تھی۔ میرال کو بظاہر

Kitab Nagri Special

ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آئی تھی جس کی وجہ سے یاور کھانا چھوڑ کر ایک دم باہر نکل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کی عاطر کے ساتھ کوئی پرابلم چل رہی ہو۔ دوستوں میں ذاتی یا کاروباری بنا پر اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔ یہی سوچ کر میرال نے اس چیپٹر کو کلوز کیا اور یاور کے پیچھے باہر نکل گئی۔

ساری رات وہ اس احساس میں جلتا رہا تھا کہ مژگان عاطر ارمغان کے ساتھ ڈنر کر رہی تھی۔ پتا نہیں کیوں اسے عاطر کے ساتھ ہنستا مکراتا دیکھ کر وہ اندر ہی اندر سلگ رہا تھا۔ اس نے ہوٹل سے نکلتے ہوئے میرال کا بھی خیال نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے باہر آنے کا انتظار۔ وہ ایک ساتھ آئے تھے مگر یاور علی سکندر اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اکیلا ہی وہاں سے گھر آگیا۔ میرال کو کیب کروانی پڑی تھی گھر جانے کے لیے۔ اس نے یاور کو بہت بار کالز کی تھیں مگر یاور نے اس کا فون بھی ریسیو نہیں کیا تھا۔ وہ اس وقت بالکل بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس نے ہوٹل سے لے کر گھر پہنچنے تک بہت ریش ڈرائیونگ کی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کی روح پہ تیزاب ڈال دیا ہو۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مژگان کو اٹھا کر ہوٹل سے باہر پھنکوا دیتا۔ وہ سب کے سامنے تماشا نہیں لگوانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں اور بھی لوگ ڈنر کر رہے تھے لیکن اگلے دن اس نے مژگان کی اچھی خاصی کلاس لینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ سوموار کی صبح جب وہ اپنے آفس میں داخل ہوا تو مژگان اپنے ڈیسک پر موجود نہیں تھی۔ پہلے تو یاور کو اس کی خالی کرسی دیکھ کر بہت غصہ آیا۔ ایک تو کل وہ ایک انجان آدمی کے ساتھ ڈنر کر رہی تھی (مژگان کے لیے تو وہ انجان ہی تھا نا) اور اب اپنی جگہ پر بھی موجود نہیں تھی۔ ایک

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

طرف کو پڑا اس کا پرس اور سیل فون اس کی آفس میں موجودگی کا اعلان کر رہے تھے۔ اس نے ایک نوٹ پیڈ اٹھایا اور قلمدان سے پین نکال کر کاغذ پہ "میرے آفس میں آؤ۔ فوراً" لکھا اور ایسی جگہ وہ نوٹ رکھ رکھ اس پہ پیپر ویٹ رکھ دیا تھا کہ سیٹ پر بیٹھتے ہی اسے نظر آجائے اور ایک نظر اس کے پرس کی طرف ڈال کر اپنے آفس میں چلا گیا۔

مژگان اپنے باس کے لیے کافی بنانے گئی ہوئی تھی۔ یاور کے پہنچنے سے پہلے اگر اس کی کافی ٹیبل پر نہ ہوتی تو وہ اسے زندہ درگور کر دیتا۔ رات کو عاطر کے ساتھ ڈنر کرتے وقت کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا اور پچھلے پورے مہینے کی تھکاوٹ اور رات دیر سے سونے کی وجہ سے صبح اٹھنے میں ذرا سی تاخیر ہو گئی۔ آفس پہنچ کر جب اسے معلوم ہوا کہ باس ابھی نہیں پہنچے تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا اور فوراً ہی اپنا پرس اور موبائل وغیرہ ڈیسک پر رکھ کر سائن شدہ فائل اس کے میز پر سب سے اوپر رکھی تھی تاکہ سب سے پہلے وہ اسی فائل کو دیکھے اور مژگان کی جان خلاصی ہو۔ اس کے بعد وہ بغیر وقت ضائع کیے کافی بنانے چلی گئی تھی کیونکہ عموماً اس وقت تک وہ پہنچ چکا ہوتا تھا۔ جب وہ کافی لے کر اندر داخل ہوئی تو وہ اپنی کرسی پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے کرسی کو ترچھی کیے، ہاتھ میں پیپر ویٹ پکڑے، اسے گھما رہا تھا۔ نظریں فائل کو ایسے گھور رہی تھیں جیسے ان میں لیزر ہو اور وہ لیزر سے ان کاغذات کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہو۔ اسے داخل ہوتے دیکھا تو پیپر ویٹ گھماتا ہوا ہاتھ رک گیا۔ وہی نظریں جو کاغذ کو چیر رہی تھیں، اب مژگان پر جم گئی تھیں۔ وہ اس کے ذہن اور آنکھوں میں بھڑکتے شعلوں سے انجان، کافی اس کے قریب لے کر آئی اور میز رکھنے لگی تو اس نے زور سے پیپر ویٹ میز پہ پٹخا۔ ایک دم "ٹھپ" کی آواز سے اس کا ہاتھ کانپا۔ گرم گرم کافی ذرا سی چھلک کر اس کے ہاتھ کو جلا گئی۔ اس نے ہلکی سی سسکی نکالی۔ صد شکر کے کوئی کاغذ خراب نہیں ہوا تھا بس صاف شفاف شیشے پہ چند قطرے چھلک گئے تھے۔ اس

Kitab Nagri Special

نے فوراً سے پاس رکھے ٹشو باکس سے دو ٹشو نکال کر میز پہ چھلکی ہوئی کافی صاف کی۔ وہ ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔ وہی لیزر والی نظریں اس پہ گڑی تھیں جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ اس لڑکی کو ہزار بار آگ لگا چکا تھا۔ جب اس نے نظریں نہیں ہٹائیں تو مژگان نے اس کی توجہ کافی کی جانب کی۔

"سر۔۔۔۔۔۔۔ آ۔۔ آپ کی کافی۔"

یاور نے فائل اتنے زور سے بند کی کہ مژگان کا دل ایک دم زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ اپنی سیٹ سے اٹھا اور اس کے مقابل کھڑا ہوا۔ وہ بے اختیار پیچھے کو ہوئی تھی۔ یاور اس پر ہلکا سا جھکا۔

"مژگان احمد۔ تمھیں میں نے فائل سائن کروانے کا کہا تھا۔ ڈیٹ پہ جانے کا نہیں۔ اگر تم میں زرا سی بھی کامن سینس ہوتی تو تم اس کے آفس جاتیں، یوں ریستوران میں اس کے ساتھ رومینٹک ڈنر نہ کر رہی ہوتیں۔"

مژگان اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر اپنی جگہ جم گئی۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اس پہ غصہ کیوں ہو رہا ہے؟ اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ مژگان نے اس کے بتائے ہوئے وقت تک سائن کروا لیے تھے۔ خود ہی تو اس نے کہا تھا کہ کیسے بھی کر کے سائن چاہیے۔ اب وہ ڈنر ڈیٹ پہ جاتی یا موت کے کنویں میں، اسے کیا لینا دینا تھا اس بات سے۔

"س۔۔ سر۔۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔ جج۔۔ جو بھی کر کے۔۔۔۔"

وہ منمنا کر اسے اس کے الفاظ یاد دلا رہی تھی جب وہ ایک دم دھاڑا۔

Kitab Nagri Special

"آر یو ڈمب؟ وہ اگر تمھیں اپنے ساتھ رات گزارنے کو کہہ دیتا تو تم اس کے لیے بھی مان جاتی؟" مژگان کو اس کے الفاظ معیوب اور لہجہ سخت اور برا لگا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ سر؟ میں کیوں جاتی؟ اور میں صرف آپ کی وجہ سے گئی تھی کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ آپ کو منڈے مارننگ ہی فائل اپنے ٹیبل پر چاہیے۔ ورنہ آج بھی جا کر میں سائن کروالاتی۔ سنڈے کو آفس بند ہوتے ہیں اس لیے مجھے ان کے ساتھ ڈنر پہ جانا پڑا۔"

وہ بولی تو اپنے دل کی بھڑاس نکال چکی تھی لیکن یاور کا غصہ ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔

"اس بار چھوڑ رہا ہوں لیکن آئندہ اگر میں نے تمھیں کسی اررلیونٹ یا اَن آفیشل کام میں انوالو دیکھا تو تمھارا وہ حشر کروں گا کہ یاد رکھو گی۔"

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دیتا آنکھوں سے آگ نکال رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس وقت وہ مژگان کو وہیں کھڑے کھڑے جلا کر راکھ کر دے۔

"آپ کو میری پرسنل لائف سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ میں کیا کرتی ہوں کس سے ملتی ہوں، آپ کا کنسرن نہیں ہے۔"

یاور کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر ہو رہا تھا۔ پتا نہیں وہ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔ غلطی پر وارننگ دی جاتی ہے لیکن وہ اس کے درست کام کرنے پر بھی اسے اچھا خاصا جھاڑ دیا کرتا تھا۔ وہ بھی غصے میں لحاظ کیے بنا ہی بول گئی۔

Kitab Nagri Special

"اچھا؟ تم یہاں جاب کرتی ہونا؟ اسی وجہ سے گئی تھی تم یہ پیپرز سائن کروانے لیکن اس سائن کے بہانے تم نے ڈنر ڈیٹ ہی کرلی۔ بہت خوب۔۔۔۔ میرا کنسرن نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ مذاق اڑانے والے طنزیہ اور غصیلے انداز میں بولا تھا۔

"سر آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں۔"

اس کی آواز بھیگ گئی تھی اور آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں۔ وہ اس کے ساتھ زیادتی کر رہا تھا۔ مژگان نے آنکھوں میں تیزی سے امڈتے آنسوؤں کو چھپانے کے لیے نظریں جھکا لیں۔ اس کی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھ کر یاور کو اچانک سے وہ خواب یاد آیا تھا جس میں وہ روتی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔ وہ بے اختیار آگے کو ہوا اور ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کے آنسو چننے لگا۔ مژگان کو اس کے چھونے سے کرنٹ لگا تھا۔ اس نے ایک دم نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں ملیں تو وہ ایک دم ہوش میں آیا تھا۔ اس کا فکرمند چہرہ دوبارہ غصیلے تاثرات میں تبدیل ہوا اور ماتھے پہ تیوریاں نمودار ہوئیں۔

"گیٹ آؤٹ۔"

وہ اسے غصے سے کہہ کر اپنا رخ موڑ گیا۔ مژگان اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے فوراً باہر نکل گئی تھی۔ یاور کو خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا۔ اسے الجھن کیوں ہو رہی تھی مژگان کو ایسے روتے دیکھ کر؟ اسے بے اختیار مژگان کے خواب والے زخمی ہاتھ یاد آئے۔ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور انگلیوں سے کنپٹیاں مسلنے لگا۔ یہ لڑکی اس کا سکون چھین رہی تھی لیکن وہ اس کے آنسوؤں سے بے چین ہو رہا تھا۔ اسے جلد ہی کچھ کرنا تھا ورنہ وہ اس کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور ہو جاتا اور یاور علی سکندر کسی کے آگے نہ ہی جھکا تھا اور نہ جھکنے والا تھا۔

Kitab Nagri Special

مژگان کا موڈ بری طرح خراب تھا اور اسے بار بار رونا آ رہا تھا۔ آج اسے یاور کے الفاظ اور لہجہ دونوں ہی اتنے برے لگے تھے۔

"بھاڑ میں جائے۔"

وہ روتے روتے آنکھوں میں امڈتے آنسو صاف کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ دل میں سوچ رہی تھی کہ اب وہ اس کا سامنا نہیں کرے گی۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر یہاں جاب کرنی ہے تو اس کا سامنا بھی تو کرنا پڑے گا۔ اور وہ خود ہی یہاں کا باس ہے۔ اگر امپلائی ہوتا تو وہ اس کی شکایت ہی کر دیتی لیکن اب تو یہ آپشن بھی میسر نہیں تھا۔ تھوڑی دیر آنسو بہانے کے بعد اس کا موڈ بہتر ہو گیا تھا اس نے تمام منفی سوچوں کو جھٹکا اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ اس کے بعد کے اگلے کچھ دن نہایت پر سکون گزرے تھے۔ اب پتا نہیں یہ اتفاق تھا یا اس کی پلاننگ کہ یاور نے اسے مزید ٹارچر کرنا چھوڑ دیا تھا اور اب وہ اسے پہلے کی طرح ذلیل بھی نہیں کرتا تھا۔ وہ جو جاب چھوڑنے کا بھی سوچنے لگی تھی، اس کا بدلتا رویہ دیکھ کر ارادہ ترک کر گئی۔

اس کے فائنانس ڈیپارٹمنٹ کی منتھلی رپورٹ اس کے سامنے آئی تو پھر سے اکاؤنٹس میں گڑبڑ نظر آنے لگی تھی۔ یہ گڑبڑ اسے پھر سے کسی مصیبت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے نظر آئی۔ ساری رپورٹ دیکھ کر کچھ دیر

Kitab Nagri Special

سوچنے کے بعد اس نے خاموشی سے رپورٹ اپروو کر دی اور اس کے بعد اس نے اپنے ایک جاننے والے پرائیویٹ انویسٹیگیٹر کو ہائر کیا۔ اس کی انسٹنکٹس کہہ رہی تھیں کہ بہت بڑی گڑبڑ ہونے والی ہے۔ اس کا دماغ اسے کچھ اور بھی سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔ جب جب وہ مژگان کی سادگی دیکھتا تھا، اور اس کا اپنے والد کے اٹیک کی وجہ کے بارے میں انجان ہونا، اسے لگتا تھا کہ ایسا نہیں ہے جو نظر آ رہا ہے۔ کچھ ایسا ہے جو اس سے چھپا ہوا ہے۔ اس نے انکوائری بٹھائی تھی تو فوراً شفیع احمد کا نام ظاہر ہو گیا۔ حالانکہ جو اس طرح سے غبن کرتے ہیں ان کے خفیہ اکاؤنٹس ہوتے ہیں۔ وہ اپنا اوریجنل نام استعمال نہیں کرتے۔

اسے اب احساس ہونے لگا تھا کہ اس نے انھیں نکالنے میں جلدی کی۔ شاید کچھ اور چھان پھٹک کر لیتا تو آج سب کچھ ایسا نہ ہوتا۔ اس نے خاموشی سے انویسٹیگیٹر ہائر کیا تھا اور اپنی فائنانس ٹیم میں شامل کر دیا۔ سب کو وہ ایک امپلائی ہی لگ رہا تھا۔ سوائے یاور اور اس کے، اس کی اصلیت کوئی نہیں جانتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک چیریٹی ایونٹ آرگنائز ہوا تھا۔ سب بزنس کمیونٹی والے وہاں مدعو تھے۔ اس وقت وہاں سارا امیر طبقہ موجود تھا۔ یاور کے ساتھ اس کی منگیتر اور آدھی ایمپائر کی حصے دار میرال اسحاق آفندی اس کے بازو میں بازو ڈالے ایونٹ میں سب سے متعارف ہو رہی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ گپ شپ بھی کر رہی تھی۔ یاور بور ہونے لگا تھا۔ وہ gossips میں کبھی بھی اتنا انوالو نہیں رہا تھا اس وقت بھی ایونٹ میں موجود ہر سنگل اور منگل لڑکی کی نظر یاور علی سکندر پر تھی۔ وہ تھا ہی اتنا پرکشش۔ ہر وقت اسپاٹ لائٹ میں رہتا تھا۔ جتنا وہ پرایویسی پسند کرتا تھا اتنا ہی ایکسپوز ہوتا تھا۔ وہ اتنا بڑا بزنس ٹائیکون تھا، چاہ کر بھی وہ اسپاٹ لائٹ سے نکل نہیں سکتا تھا۔ وہ اپنی ٹیبل

Kitab Nagri Special

پر آکر بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ میرال بھی مہمانوں سے ایکسکیوز کرتی اس کے پیچھے آگئی تھی۔ وہ آکر اس کے برابر بیٹھ گئی۔ اس ٹیبل پر دو فیملیز تھیں۔ ایک علی سکندر اور دوسری ارمغان فیملی۔ سب لوگ آہستہ آہستہ ان کے گرد آکر بیٹھ گئے۔ وہ خاموشی سے اپنا کھانا کھاتا رہا۔ شہباز علی سکندر بھی اپنی بیگم رومانہ کے ساتھ پاکستان آئے ہوئے تھے۔ سب لوگ ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ میرال کے والدین بھی اور عاطر ارمغان کے بھی۔ کچھ دیر مرد حضرات بزنس کی باتیں کرتے رہے پھر، موضوعِ گفتگو اسٹاک ایکسچینج سے ہوتا ہوا گھریلو زندگی کی طرف آگیا۔

"بیٹا تمھارا کوئی شادی وادی کا پلان نہیں ہے؟"

شہباز علی سکندر نے عاطر سے پوچھا تو وہ چمچہ روک کر سب کو دیکھنے لگا۔ پھر ہلکا سا مسکرایا۔

"انکل۔ لڑکی تو دیکھ لی ہے۔ اور مجھے پسند بھی ہے۔ بس اس کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

اس نے مسکرا کر کہا تو سب لوگ ہنسے، سوائے یاور کے۔ وہ عاطر کو بہت ہی عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے دماغ میں اس وقت مژگان اور عاطر کی اس زورڈنر والی شبیہہ گھوم رہی تھی۔

"بیٹا تم دونوں تو ماشاللہ منگنی شدہ ہو۔ تمھارا کب شادی کا ارادہ ہے؟"

باسط ارمغان، عاطر کے والد نے یاور کو مخاطب کیا۔ وہ خاموش تھا۔ اور خطرناک حد تک سنجیدہ بھی۔

"میرا فی الحال شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میں بزنس پہ فوکس کر رہا ہوں۔"

Kitab Nagri Special

اس کے اس جواب کی کسی کو بھی توقع نہیں تھی۔ میرال کو ایک دم سبکی محسوس ہوئی۔ وہ سیدھا سیدھا شادی سے انکار کر رہا تھا، انتہائی مہذب طریقے سے۔

"بیٹا اور کتنا فوکس کرو گے؟ پانچ سال ہو گئے تمھاری منگنی کو۔ بزنس بھی اسٹیبلش ہے اور اتنی بڑی جائیداد کے مالک ہو۔ اور کیا کرنا ہے تمھیں؟ تمھاری وجہ سے کب سے روکا ہوا ہے اسے، ورنہ کتنے ہی لڑکے آج بھی اس سے شادی کو تیار بیٹھے ہیں۔"

وشمہ کو اس کا یوں انکار کرنا اچھا نہیں لگا اس لیے انھوں نے اس کو ڈھکے چھپے لفظوں میں جتایا تھا۔

"میں فی الحال شادی کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں۔ اگر آپ کو میرال کی شادی کی بہت جلدی ہے تو آپ اس کی شادی کہیں اور کر دیں۔ مجھے کوئی اعراض نہیں۔"

وہ رکھائی سے کہہ کر کانٹا اور چمچ پلیٹ میں رکھتا ہوا کرسی کھسکا کر اٹھ کھڑا ہوا اور مزید کچھ بولے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔ میرال نے اپنی ماں کو ایسے گھورا کہ آنکھوں ہی آنکھوں میں جیسے کہہ رہی ہو "یہ والی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ وہ خود بھی جلدی سے اٹھی اور اس کے پیچھے کو لپکی۔ یاور کو کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ وہ وینیو سے باہر نکل رہا تھا جب میرال نے پیچھے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

"تم ماما کی بات کو مائینڈ مت کرنا۔ وہ بس میری فکر میں ایسا کہہ گئیں۔"

اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے اس کے تنے ہوئے نقوش والا چہرہ نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ تو جیسے سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تو اپنی مام کو سمجھاؤ۔ آئیندہ مجھ سے اس قسم کی بات کی تو یہ منگنی ختم سمجھیں۔"

یاور کی بات پر میرال اندر تک دہل گئی۔ وہ اتنے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا۔ وہ اتنی آسانی سے یہ رشتہ کیسے توڑ سکتا تھا؟ پانچ سال کم نہیں ہوتے۔ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ کیا یاور جانتا نہیں تھا؟ پھر بھی ایسی بات کر رہا تھا۔ میرال کا دل انجانے خوف میں ڈوبنے لگا تھا۔

"میں مام کو سمجھا دوں گی۔ تمھیں جتنا وقت لینا ہے لے لو۔ لیکن پلیز یہ منگنی توڑنے والی بات مت کرنا۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں تم جانتے ہو۔"

میرال نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔ وہ تنے ہوئے نقوش لیے، اثبات میں سر ہلاتا ہوا اپنا ہاتھ چھڑا کر باہر نکلنے لگا تو میرال نے اسے جانے سے روکا۔

"اندر چلو۔ وہاں کہاں جا رہے ہو؟" میرال نے اسے باہر جاتا دیکھ کر دوبارہ اس کا بازو پکڑا تھا۔

"میرال پلیز۔ میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔"

وہ رکھائی سے کہہ کر اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوا کر باہر کی جانب چلا گیا۔ میرال وہیں پریشان حال سی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔ وہ اسے ڈسٹرب لگ رہا تھا۔ آج کل وہ کچھ عجیب ہو رہا تھا اور یہ بات میرال نے دوسری بار بہت شدت سے محسوس کی تھی۔ میرال کو یہی لگا تھا کہ شاید اسے اچھا نہیں لگا جب اس کی ماں نے دوسرے لڑکوں والی بات کر دی تھی۔ اس نے اپنا دماغ ان سوچوں سے جھٹکا اور اپنا چہرہ نارمل کر کے واپس اندر چلی آئی۔

Kitab Nagri Special

عاطر ارمغان سے اس کی ایک دوبار آفس میں سرسری سی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ یاور کے ساتھ مل کر ایک پراجیکٹ کر رہا تھا تو اس کا یہاں آنا جانا بھی ہو جاتا تھا۔ لیکن جب بھی وہ اس کے پاس آیا تھا یاور نے اسے فوراً کسی نا کسی کام سے کہیں اور بھیج دیا تھا اور سلام دعا سے زیادہ ان کی بات نہ ہو سکی تھی۔ فون پہ بات کرنا عاطر کو بھی مہذب نہ لگا وہ بھی تب جب مژگان نے اسے ایسی کوئی ہنٹ نہیں دی تھی کہ وہ اس کی دوست بن چکی ہے۔ ان کے درمیان اب بھی ایک فارمیلیٹی سی قائم تھی۔ اور ایک اچھا پروفیشنل انسان وہی ہوتا ہے جو کام کو ذاتیات سے الگ ہی رکھے۔ مژگان کو یاور کا رویہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہاں تو وہ اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا اور اب بس لیے دیے ہی رہتا تھا اور زیادہ مخاطب بھی نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بدلتے موڈ نے ایک بار پھر اس کے دل میں دبی راکھ کو چنگاری لگانی شروع کر دی تھی۔ لیکن وہ اپنے دل کو پھر بھی قابو میں رکھے ہوئے تھی۔ ایک مرتبہ جب عاطر کسی کام سے آفس آیا تو یاور وہاں موجود نہیں تھا۔ اب یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ اس وقت مژگان بھی اپنے ڈیسک پر ہی موجود تھی۔ وہ یاور کا پوچھنے کے لیے اس کے پاس آیا۔ ابھی وہ بات کرنے ہی والا تھا کہ عین موقع پر یاور پہنچ گیا۔ اس نے مژگان کو ایسے دیکھا کہ وہ کچھ نہ کر کے بھی شرمندہ محسوس کرنے لگی۔ اس کے بعد وہ ہر قیمت پہ عاطر کو نظر انداز کرنے لگی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا باس اسے پھر سے کھری کھری سنا دے۔ اس کے غصے کا کچھ پتا نہیں ہوتا تھا، کبھی بھی آ سکتا تھا۔ اس لیے بہتری اسی میں تھی کہ خود سے اس کے غصے کو دعوت نہ ہی دیتی۔ آفس میں بھی وہ اپنے کام میں ہی مشغول رہتی تھی۔ نہ کسی

Kitab Nagri Special

سے فالتو بات کرتی تھی اور نہ گپ شپ۔ آفس میں کیا چل رہا ہے، اسے کوئی خبر نہیں ہوتی تھی سوائے اس کے، جتنی اسے بتائی جاتی تھی۔ یوں بھی وہ اپنے کام سے کام رکھتی تھی اور کام کر کے سیدھا گھر جاتی تھی۔

وقت گزرتا گیا اور اسی طرح اسے یہاں کام کرتے چھے مہینے ہو گئے۔ اسے ہر روز بابا یاد آتے تھے۔ وہ ان کی کل کائنات تھے۔ اس دوران مژگان نے ایمان کو بہت اچھے سے سنبھالا تھا۔ اکثر وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ بیٹھ کر اپنے والد کے ساتھ گزرے دن یاد کرتی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد سب کچھ اتنا تیزی سے ہوا تھا کہ وہ گھن چکر بن گئی تھی۔ جیسے بابا نے ان پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دی تھی، ویسے ہی اس نے بھی ایمان کو اپنے پروں میں سمیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ وہ کیا کیا برداشت کرتی تھی کیا کیا سہتی تھی، اس نے ایمان کو کبھی نہیں بتایا تھا۔ مژگان اکثر سوچا کرتی تھی کہ کیا اس کے بابا بھی اسی طرح باس کی باتیں سنتے تھے؟ ان کے چہرے پہ ہمیشہ مسکان رہتی تھی۔ وہ کبھی بھی مایوس نہیں ہوتے تھے۔ پھر انھیں ایسا کیا صدمہ ہوا تھا کہ وہ اچانک ہی چل دیے۔ مژگان اکثر الجھ جاتی تھی۔ اس نے اپنے بابا کی ڈائری نکالی اور ورق ورق کر کے روز پڑھنے لگی۔ اس میں ان کی باتیں، مژگان ایمان اور رضوانہ، ان کی امی کی تصویریں، ان کی خوشیاں لکھی ہوئی تھیں۔ وہ پڑھتی جاتی اور اس کی آنکھیں بھیگتی جاتی تھیں۔

"سر۔۔۔"

Kitab Nagri Special

اس کے ہائی یر شدہ انویسٹیگیٹر نے یاور کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس سے کمرے میں آنے کی اجازت مانگی۔ وہ اپنی کرسی کے پیچھے کھڑا، اپنے فون پر کسی کلائی نٹ سے بات کر رہا تھا، سر کے اشارے سے اسے اندر آنے کو کہا اور فون پر الوداعی کلمات کہتا خود بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے بھی سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ انویسٹیگیٹر نے اس کے سامنے ایک فائی ل رکھی جو اس نے کھول کر دیکھنی شروع کی۔

"سر۔۔۔ ایکچوئی لی، جیسا نظر آرہا ہے ویسا ہے نہیں۔ یہ پن ڈرائی یو ہے اس میں آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگز دونوں موجود ہیں۔ میں اتنے ٹائی م سے ڈیٹا اینالائز کر رہا تھا تو مجھے بار بار ایک ہی نام مل رہا تھا۔ شفیع احمد۔ میں نے ان کے اکاؤنٹس کی ذاتی طور پر چیکینگ کروائی ہے۔ ڈاکومنٹس میں ان کی ٹرانزیکشن اور منی ٹرانسفر ظاہر ہو رہا ہے لیکن جب میں بنک سے نکلوانے گیا تو سب میں ایرر تھا۔ اور اکاؤنٹ میں کوئی رقم موجود نہیں تھی۔

میں نے کچھ طریقے سے بیک اپ سافٹ وئی یر بھی استعمال کیے اور جو جو بھی مجھے آتے تھے۔ ایک طریقے سے اصلی مجرم پھنس گ ئے ہیں۔ لیکن سافٹ وئی یر سے نہیں۔ میری آبزرویشن سے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے آپ کے آفس میں لیکن آفس کے باہر مل جائے گا۔ آپ کے فائی نانس ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ مبشر بنگش اور اسسٹنٹ مینجر کامران رضا دونوں اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ میں انویسٹیگیٹر ہوں۔ مجھ سے اچھا باڈی لینگوئج ڈی کوڈ کرنا، کوئی نہیں جانتا۔ اگر آپ کو مجھ پہ اعتبار ہے تو میں باہر سے ثبوت ڈھونڈ کر آپ کو لا دوں گا۔"

یاور نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔ پہلے بھی ک ئی بار ایسا ہو چکا تھا کہ ک ئی لوگ فراڈ کے کیس میں نوکری سے نکالے جا چکے تھے۔ وجہ یہی تھی کہ وہ کوئی ثبوت نہیں چھوڑتے تھے۔ اس نے سب کچھ صیغہ راز میں رکھنے

Kitab Nagri Special

کا کہا اور انویسٹیگیٹر کو جو ضروری اقدامات تھے، کرنے کو کہا۔ پھر بات بدل دی۔ مژگان سے اس نے کافی منگوائی تھی جو وہ لے کر اب اس کے آفس میں داخل ہو رہی تھی۔ پہلی بار اسے دیکھ کر یاور کو بہت بری طرح گلٹی محسوس ہوا تھا۔ وہ اس لڑکی کے ساتھ بہت برا کر چکا تھا۔ انجانے میں ہی سہی۔ اسے غلط فہمی تھی لیکن اس نے اس کی سزا بہت کڑی دی تھی۔ اور وہ اس سب سے انجان تھی۔ چہرے پہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے وہ دروازہ کھٹکھٹا کر اجازت ملنے پر چھوٹی چھوٹے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔ پہلے اس نے مہمان کے سامنے کافی رکھی پھر اپنے باس کے سامنے۔ یاور کی نظریں اس کے مسکراتے چہرے پر تھیں لیکن آج ان نظروں میں کوئی کاٹ یا چبھن یا نفرت نہیں تھی۔ کچھ اور تھا۔ گِلٹ تھا شاید۔ مژگان نے کافی رکھ کر اسے دیکھا تو پہلی بار یاور نے اس سے نظریں چرائی تھیں ورنہ وہ ہمیشہ اسے گھورتا تھا اور مژگان کو اپنی نظریں جھکانی پڑتی تھیں۔ اس کے اس طرح نظریں چرانے پر مژگان کو کچھ حیرت ہوئی تھی لیکن وہ چیزیں رکھ کر باہر چلی گئی۔

"سر آپ اس میں انٹرسٹڈ ہیں، لیکن آپ کو کسی بات کا ڈر ہے۔ ایسا کیوں؟"

اس کے جانے کے کچھ سیکنڈز بعد انویسٹیگیٹر عادل وارثی نے کافی کا سِپ لیتے ہوئے بڑے مزے سے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا تو وہ ایک دم چونکا تھا۔ اس کے ماتھے پہ ایک دم بل پڑے اور اس نے عصیلی نظروں سے عادل وارثی کو دیکھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

اپنی طرف سے وہ اس بات کا انکار کر چکا تھا۔ اس کا جواب سن کر عادل وارثی پھر مسکرایا تھا۔

Kitab Nagri Special

"سر میں انویسٹیگیٹر ایسے ہی نہیں بنا۔ اُڑتی چڑیا کے پر گِن لیتا ہوں۔ آپ کی باڈی لینگویج بتا رہی ہے کہ آپ اس میں شدید قسم کے انٹرسٹڈ ہیں لیکن آپ کو ڈر ہے کسی بات کا۔ شاید اس کا دل توڑنے والے ہیں آپ۔ ویسے ایک اور اطلاع دینا چاہوں گا۔ وہ بھی آپ کو پسند کرتی ہے۔ جب میں اندر آرہا تھا تو اس کی آنکھوں میں وہ رنگ تھا جو کسی ایسی چیز کو دیکھنے پہ آتا ہے جب کسی چیز کی شدید چاہ ہو لیکن وہ پہنچ میں نہ ہو اور اس بات کا علم بھی ہو۔ اور وہ آپ کے روم کی طرف کچھ اسی انداز میں دیکھ رہی تھی۔"

عادل وارثی نے بڑے مزے سے دنوں کے دل کی کیفیت اس کے سامنے بیان کر دی۔ وہ جتنا انکار کرتا، وہ مزید راز کھول دیتا۔

"ایسا نہیں ہے۔ وہ مجھ میں انٹرسٹڈ کیوں ہو گی۔ اگر ایسا ہوتا تو مجھے کچھ بتاتی، یا کم از کم کوئی ہِنٹ دیتی۔ مجھے تو کتنی لڑکیاں یوں کھڑے کھڑے پرپوز کر دیتی ہیں۔ وہ کب سے یہاں کام کر رہی ہے۔ ایسا کچھ ہوتا تو مجھے ضرور پتا چلتا۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بہت تسلی سے عادل وارثی کی بات رد کر دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ خود سے کبھی نہیں کہے گی۔ اس قسم کی لڑکیاں بہت خود دار ہوتی ہیں۔ ویسے وہ زیادہ چالاک نہیں ہے۔ لیکن میرا مشورہ آپ کو یہی ہے کہ جو بھی راز ہے آپ دونوں کے بیچ، جو بھی آپ جانتے ہیں، اسے کبھی مت بتائیے گا۔ ورنہ بہت نقصان ہو سکتا ہے۔"

"میں اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"

Kitab Nagri Special

یاور نے عادل کو پھر سے غصیلے انداز میں گھور کر باور کروانے کی کوشش کی۔ وہ عادل کو نہیں خود کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔ عادل نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا اور مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے مصافحہ کیا اور دروازے سے باہر نکلنے لگا۔ جاتے جاتے وہ مڑا اور ایک جملہ کہہ گیا۔

"مسلسل انکار یقینی اقرار ہوتا ہے۔"

وہ تو چلا گیا لیکن اسے بے چین کر گیا۔ کتنی ہی دیر وہ اپنی ساری زیادتیوں کے بارے میں سوچتا رہا۔ اس نے مژگان سے اس کا گھر چھینا۔۔۔ چھینا تو نہیں لیکن وہ اب بھی اسی کی ملکیت تھا۔ اگر اب وہ اسے واپس دے دیتا تو اسے پتا چل جاتا کہ اسے گھر بدر کروانے والا کون تھا۔ پھر تو وہ اسے کبھی معاف نہ کرتی۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔

معافی۔۔۔؟؟؟

کیا وہ اس سے معافی مانگنے کا سوچ رہا تھا؟

یاور علی سکندر۔۔۔ جس نے کبھی کسی کو خواب میں بھی "آئی ایم سوری" نہیں کہا تھا، وہ مژگان سے معافی مانگنے والا تھا؟ یاور اپنے آپ پر حیران ہو رہا تھا۔ یہ لڑکی اس کو بدل رہی تھی۔ اور اگر صرف گھر کی بات ہوتی تو شاید وہ بھول بھی جاتی لیکن اس کے والد کی موت۔۔۔ شفیع احمد کو دل کا دورہ اس الزام کی وجہ سے آیا تھا جو ان پر بے گناہ ہونے کے باوجود لگا تھا۔ ٹیکنیکلی اس میں قصور یاور کا نہیں تھا لیکن ثبوتوں کی بنیاد پر نوکری سے نکالنے اور عدالت کی طرف سے غبن کا کیس اور جرمانہ والا نوٹس بھجوانے میں تو اسی کا ہاتھ تھا۔ اس کی آنکھوں

Kitab Nagri Special

میں جلن ہونے لگی تھی۔ اس نے انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اپنی ماتھے کو سہلایا اور کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ وہ صرف اس لڑکی کا ہی نہیں بلکہ اس کے والد کا بھی گناہ گار تھا۔ ایک بے گناہ کو اس نے سزا سنائی تھی۔ اس کے اس ایک فیصلے سے کتنی زندگیاں برباد ہوئی تھیں، وہ ان سب کا مداوا کیسے کرے گا؟ اور سب سے بڑھ کر وہ مژگان سے معافی کیسے مانگے گا؟ اس نے شفیع احمد کو نوکری سے نکال دیا تھا یہی کافی تھا۔ نوٹس بھجوانے کی کیا ضرورت تھی؟ لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا۔ اس نے اپنا رویہ بھی اس کے ساتھ بالکل اچھا نہیں رکھا تھا۔ زرا زرا سی بات پر بری طرح اسے ڈانٹ دیتا تھا۔ اس کے والد ہسپتال میں تھے، وہ انتہائی مجبوری میں اس کے پاس آئی تھی لیکن اس نے اس سے بدلہ لینے کے لیے کتنا ٹارچر کیا تھا۔ اور بدلہ بھی کس جرم کا؟ جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ یاو کا دل اور دماغ اسے بار بار باور کروا رہے تھے کہ اب جو ہو گا وہ اس کے قابو میں نہیں آئے گا۔ اگر غلطی سے بھی مژگان کے کانوں سے اس طرح کی کوئی بات پہنچی تو وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی اور ایسا کرنے میں وہ بالکل حق بجانب بھی ہو گی۔ لیکن یہ بات جان اور سمجھ کر بھی وہ اسے بتانا نہیں چاہتا تھا۔ اب جب سارے جھوٹ کی دھند اس کی آنکھوں سے چھٹ گئی تھی تو وہ محبت جس کا انکار وہ خود سے بھی کرتا آیا تھا، ماننے میں دیر نہیں لگی تھی۔

وہ اب اس کا سامنا کرنے سے بھی کترا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

یاور کی کی ایک ن ئی ے کلائی نٹ کے ساتھ میٹنگ تھی اور مژگان نے میٹنگ روم میں سب کچھ احتیاط سے سیٹ کر کے رکھ دیا تھا۔ حیرت انگیز طور پر آج کل یاور کا رویہ اس کے ساتھ کافی اچھا ہو گیا تھا۔ وہ اب اسے کھری کھری سناتا بھی نہیں تھا اور اسے زیادہ کام بھی نہیں دیتا تھا۔ مژگان کا دل پھر سے اس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔ وہ جب آتا تھا تو لگتا تھا ہر چیز میں جان آگئی ہے۔ جب جاتا تھا تو جیسے ہر چیز بے جان کر جاتا تھا۔ یہ مژگان کے دل کا موسم تھا جو اس کے آنے جانے سے جڑا تھا۔ اس کی مسکراہٹ بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی لیکن وہ دل موہ لیتا تھا جب بھی مسکراتا تھا۔ مژگان نے اسے کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ وہ شاید زندگی میں کبھی کھل کر ہنسا ہی نہیں تھا۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے یاور علی سکندر اندر داخل ہوا۔ مژگان نے نظریں اس کی جانب گھمائی یں تو اسے دیکھتے ہی اس کے دل میں ہلچل ہوئی۔ بائی یں کلائی پر مہنگے برانڈ کی کالے ڈائی ل والی گھڑی پہنے، بالوں کو ہئی یر اسپرے سے سیٹ کیے وہ نکھرا نکھرا سا گہرے نیلے اور کالے بزنس سوٹ میں ملبوس اپنی جانب بہت زیادہ توجہ کھینچ رہا تھا اور اس کی مکمل توجہ کام پہ رہنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی موجودگی میں مژگان کا دل گنگنانے لگتا تھا۔ ہر چیز تر و تازہ ہو جاتی تھی۔ اس کی موجودگی کا احساس ہی ایسا خوش کن تھا کہ مژگان ارد گرد سے بے نیاز ہو کر بھی خود سے بے نیاز نہیں ہو پاتی تھی۔ اس کی ساری حسیات یاور علی سکندر کی جانب متوجہ ہو جاتی تھیں اور دماغ پہلے سے زیادہ ایکٹیو اور الرٹ ہو جاتا تھا۔

مژگان کی اندرونی کیفیت سے انجان، وہ کوٹ کا بٹن بند کرتا بے نیاز سا اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اور اپنی رسی کے سامنے رکھی فائی ل کھول کر پراجیکٹ سے متعلق معلومات دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد کلائی نٹ اور دیگر متعلقہ افراد

Kitab Nagri Special

بھی آگئے۔ حارث ڈوگر ان کا نیا کلائی نٹ تھا۔ وہ کسی جگہ پر ڈوگر وِلاز بنوا رہا تھا۔ ہاؤسنگ سوسائٹی کا بہت بڑا پراجیکٹ تھا۔ اس وقت وہ ولاز کے ڈیزائنز وغیرہ ڈسکس کرنے والے تھے۔ دو تین آرکیٹیکٹ بھی موجود تھے جو اپنے اپنے بنائے ڈیزائنز کے سیمپلز کی پریزینٹیشن دینے والے تھے۔ مژگان، یاور کے بائیں جانب والی قطار میں آخری سیٹ پر بیٹھی بہت غور سے سب کچھ سُن اور دیکھ رہی تھی۔ وہ اس بات سے بالکل انجان تھی کہ کسی کی نظریں مسلسل اس کے وجود پر بھٹک رہی تھی۔ تمام پریزینٹیشن ختم ہوئیں تو یاور نے حارث ڈوگر کی جانب رخ کیا اور اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا خیال ہے آپ کا ان سیمپلز کے بارے میں؟"

حارث ڈوگر نے پہلے یاور کی بات سنی پھر مسکرا کر مژگان کی طرف دیکھا۔

"آپ بتائیں۔ آپ کو کونسا اچھا لگا؟"

حارث ڈوگر کے الفاظ سے زیدہ اسکے انداز پر یاور کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ مژگان اس کی نیت سے انجان، اپنا اظہارِ خیال کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے تو سب ہی اچھے لگ رہے تھے۔ سب کی اپنی ہی یونیکنیس ہے۔"

یاور نے مژگان کی طرف دیکھا جو نچلا لب دانتوں میں دبا کر پرسوچ انداز میں سکرین کو دیکھ رہی تھی پھر حارث ڈوگر کی جانب دیکھ کر جواب دیا۔ اسے مژگان پہ غصہ آنے لگا۔ یہ لڑکی واقعی انتہائی بے وقوف تھی جو اس وقت اس آدمی کے تیور اور نیت نہیں جان سکی تھی۔ حارث ڈوگر ساٹھ پینسٹھ سال کا ایک امیر آدمی تھا اور

Kitab Nagri Special

ایک سیاستدان تھا۔ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو نہ خود کبھی سکول گئے اور نہ اخلاقیات کا سبق پڑھا۔ وہ اس وقت اگر اس کا کلائنٹ نہ ہوتا تو مژگان پہ ایسی نظریں ڈالنے کے جرم میں یاور اسے دھکے مار کر باہر پھینکوا دیتا۔

"آپ جائیے اور میرے آفس روم سے ریڈ والی فائل لے آئیں۔"

اس نے مژگان کو بہانے سے اس میٹنگ روم سے باہر بھیجا تھا۔ وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور سر ہلا کر چلی گئی تو حارث ڈوگر کی نظروں نے دروازے سے نکلنے تک اس کا تعاقب کیا تھا۔ اس کی یہ حرکت یاور نے بہت غور اور ضبط سے نوٹ کی تھی۔ جب وہ دروازے سے نکل کر نظروں سے اوجھل ہوگئی تب جا کر حارث ڈوگر کی نظروں کا زاویہ درست ہوا۔

"میرے خیال میں ایک مرتبہ میں دوبارہ سے ان ڈیزائنز کو دیکھ لوں۔"

سارا وقت مژگان کو گھورتے رہنے کے باعث وہ ڈیزائنز پر مکمل توجہ نہیں دے سکا تھا اور اب وہ اپنے سامنے موجود سکرین کو غور سے دیکھ رہا تھا جس پر تینوں ڈیزائنز نظر آرہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ آپ تسلی سے دیکھ لیں تب تک میں ایک ضروری کال کر کے آتا ہوں۔"

یاور اپنا فون ہاتھ میں لے کر سب سے ایکسکیوز کرتا ہوا اٹھا اور پھر سیدھا اپنے آفس روم میں آیا تھا۔ مژگان اس کے میز اور شیلف میں رکھی تمام فائلز میں سے ریڈ فائلز ڈھونڈ رہی تھی۔ تین فائلز اسے مل گئی تھیں لیکن اسے کون سی والی درکار تھی، اس کا معلوم نہیں تھا اس لیے وہ تینوں ہی اٹھا کر چلنے لگی۔ ابھی اس نے دروازے

Kitab Nagri Special

کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ خود بخود ہی کھلنے لگا۔ مژگان ایک دم پیچھے کو ہوئی ورنہ اسے پھر سے دروازہ لگ جاتا۔ یاور کو اندر آتا دیکھ کر وہ ایک دم سیدھی ہوئی اور اپنا فائل والا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔

"سر یہ فائلز۔۔۔"

اسے لگا شاید وہ اس کے دیر کرنے پہ غصہ ہو کر آیا ہے اس لیے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے فائلز اس کے آگے کر دیں۔ یاور نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ اور فائلز کو نظر انداز کیا اور اس کی کلائی پکڑ کر ایک طرف کو لایا اور اس کے ہاتھ سے تینوں فائلز لے کر میز پر رکھ دیں۔ اپنا رخ اس کی جانب موڑ کر وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"آئندہ اگر میں آپ کو ریڈ فائل لانے کا کہوں تو سمجھ جائیے گا کہ میں آپ کو کوئی سگنل دے رہا ہوں۔ ریڈ فائل کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس وقت تک دوبارہ سامنے نہیں آئیں گی جب تک میں خود آپ کو نہ بلاؤں۔ سمجھ آ گئی میری بات؟"

مژگان نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر سمجھ اور ناسمجھی کی درمیانی کیفیت میں رہتے ہوئے سر ہلایا تو وہ اسے وہیں چھوڑ کر بغیر کچھ کہے خود باہر نکل گیا۔ وہ وہیں شش و پنج میں کھڑی سوچتی رہی کہ اب اسے کیا کرنا ہے؟ اس نے مژگان کو واپس آنے کا نہیں کہا تھا اور فائلز بھی اس کے میز پہ ہی رکھی تھیں۔ وہ دوبارہ میٹنگ روم میں نہیں گئی اور اپنے ڈیاک پہ آ گئی۔ اسے یاور کا رویہ پھر سے الجھا رہا تھا۔ پتا نہیں اس کا رویہ اور انداز بہت عجیب کیوں تھا۔ وہ دل ہی دل میں پریشان ہو گئی تھی۔ کون جانے وہ پھر سے اسے ٹارچر کرنے کا نیا بہانہ ڈھونڈ رہا ہو۔ اس سے کسی بھی قسم کا سلوک توقع کیا جا سکتا تھا۔ یہ مژگان کا ذاتی خیال تھا۔

Kitab Nagri Special

"کیسے لگے آپ کو سیمپلز؟"

مژگان کو وارن کر کے یاور واپس میٹنگ روم میں آگیا تھا اور اس کے بعد اس نے مژگان کو اس کے سامنے نہیں آنے دیا۔ وہ اس شخص کی آنکھوں کی بھوک سمجھ گیا تھا۔ کیونکہ وہ خود ایک مرد تھا اور مردوں کی نظریں پہچانتا تھا۔ جیسے عاطر کی نظروں میں وہ مژگان کے لیے پسندیدگی دیکھ چکا تھا۔

حارث ڈوگر نے کچھ نقشے پسند کر لیے تھے مگر ڈیزائنرز کے مشوروں کے بعد وہ ان میں تھوڑی سی تبدیلیاں کروانا چاہ رہا تھا۔ یاور نے تبدیلیاں کروانے کا کہہ دیا تھا اور اس کے بعد باقاعدہ کام شروع کرنا تھا لیکن اس سے پہلے قانونی کاروائی کے لیے کاغذات تیار کروا کر دونوں کے دستخط کروانے تھے۔ پراجیکٹ کے کاغذات تیار ہو گئے تھے۔ فائنل اپروول سی ای او اور پراجیکٹ ہیڈ کا تھا۔ اس کے بعد اب صرف حارث ڈوگر کو کاغذات دینے تھے جس میں ہاؤسنگ اسکیم کے فائنل ڈیزائنز کے ساتھ کانٹریکٹ پیپرز بھی تھے، تاکہ کام شروع ہو سکے۔ یہ کام سول انجینیر کے ذمے تھا لیکن وہ کسی وجہ سے موجود نہیں تھا تو آفس بوائے مینیجمنٹ سٹاف کے حوالے کر گیا۔ ان کا ایک امپلائی آکر وہ فائل مژگان کو دے گیا یہ کہہ کر کہ حارث ڈوگر کو یہ فائل فوری طور پہ بھجوانی ہے۔ وہ فائل اپنے پاس ہی رکھ کر یاور کا انتظار کرتی رہی کہ جب وہ آئے گا تو اس کو بتا دے گی۔ وہ کسی سائٹ پر گیا ہوا تھا۔ جب کافی دیر تک وہ نہیں آیا تو وہ فائل اٹھا کر اس کے آفس روم کی طرف بڑھی۔ اس نے ابھی دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس کا فون بج اٹھا۔ مژگان نے ہیلو کیا تو کسی کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

زنانہ آواز ابھری۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے اپنے ڈیسک سے چیزیں اٹھائی یں اور فوراً باہر کو بھاگی۔ کسی کو انفارم کرنے کا بھی وقت نہیں ملا اور ہاتھ میں پکڑی جو فائی ل وہ اندر رکھنے جا رہی تھی، بے خیالی میں اپنے ساتھ ہی اٹھا لائی۔

ایمان کے کالج سے فون تھا۔ وہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی۔ مژگان حواس باختہ سی آفس سے نکلی اور اس کے کالج پہنچی۔ وہاں پہنچ کر پتا چلا کہ اسے ہسپتال لے گ ئے ہیں۔ سیڑھیوں سے گرنے کے باعث وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ مژگان کو الگ پریشانی ہونے لگی۔ ایک وہی تو اس کا واحد خاندان اور اس کا واحد قریبی رشتہ بچا تھا، اسے کچھ نہ ہو۔ وہ سارا راستہ یہی دعا کرتی رہی۔

ہسپتال پہنچ کر پتا چلا کہ وہ کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی۔ اور بے ہوش ہونے کی وجہ سے سیڑھیوں سے گری تھی۔ ایمان کو زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی صرف پاؤں میں ہلکی سی موچ آئی تھی۔ مژگان نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کچھ دیر بعد اسے گھر جانے کی اجازت بھی مل گئی تھی۔ مژگان اسے گھر لے کر آئی تو ہاتھ میں پکڑی فائی ل پر نظر پڑی۔ یہ فائی ل آج ہی حارث ڈوگر کو پہنچانی تھی۔ اس نے سوچا اگر کل کا انتظار کیا تو وہ اس کے باس سے شکایت کرے گا کہ ڈیزائی ینز اور پیپرز ابھی تک نہیں پہنچے اور وہ اس پر غضب ناک ہو گا۔ بہتر یہی ہے کہ خود ہی جا کر دے آئے۔ بس دے کر ہی تو آنے ہیں۔ وہ کون سا وہاں بیٹھنے جا رہی تھی۔ وہ ایمان کو گھر پہ چھوڑ کر ڈیزائی ینز دینے نکلی اور اس کا ایڈریس اس نے فائی ل سے ہی ڈھونڈ لیا جس میں کلائی ینٹ کی ڈیٹیل تھی۔ کچھ دیر میں وہ حارث ڈوگر کے گھر کے باہر موجود تھی۔ اس نے گارڈ کو اپنا تعارف کروایا اور کمپنی کا حوالہ دے کر بتایا کہ وہ کس کام سے آئی ہے۔ وہ فائی ل گارڈ کو بھی دے سکتی تھی لیکن اگر وہ کلائی نٹ کے ہاتھوں

Kitab Nagri Special

تک نہ پہنچتے تو گڑبڑ ہو سکتی تھی۔ کام کرنے سے اتنا تجربہ تو اسے ہو گیا تھا۔ وہ اسے بتا کر دروازے پہ کھڑی انتظار کر رہی تھی جب گارڈ نے آ کر اسے اندر آنے کا کہہ دیا۔ پہلے وہ تھوڑا سا جھجھکی لیکن یہاں کھڑے کھڑے انتظار کرنا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اتنا بڑا اور امیر آدمی تھا، دروازے پر لینے تھوڑی آتا۔ یہی سوچ کر وہ اندر آ گئی تو گارڈ اسے ڈرائی ینگ روم میں بٹھا کر چلا گیا۔ وہ اس محل نما گھر کے ڈرائی ینگ روم میں حارث ڈوگر کا انتظار کرنے لگی۔ وہ اس وقت صرف ایک فائی ل کی وجہ سے ایمان کو زخمی حالت میں گھر پر اکیلا چھوڑ کر آئی تھی۔ وہ بار بار اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھ رہی تھی۔ پانچ منٹ ہو گ ئے تھے اور ڈوگر صاحب ابھی تک نہیں آئے تھے۔ اسے ایمان کا خیال آ رہا تھا۔ وہ مزید انتظار کرنے کا ارادہ ترک کر کے فائی ل وہیں چھوڑ کر اٹھنے لگی تھی کہ سامنے سے حارث ڈوگر نمودار ہوا اور ساتھ ہی مژگان کا فون بھی بجا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج کا سارا دن اس کا کنسٹرکشن سائیٹ پر گزرا تھا۔ اس نے سول انجینیر سے کہہ کر ویلاز کے ڈیزائی نز اور کانٹریکٹ پیپرز حارث ڈوگر کو بھجوانے کا کہا تھا۔ وہ اپنی طرف سے اس طرف کا کام ختم کر چکا تھا۔ اس وقت شام ہو رہی تھی اور وہ ایک چکر آفس کا لگانے کا سوچ رہا تھا۔ جب وہ آفس پہنچا تو مژگان اپنے ڈیسک پر موجود نہیں تھی۔ ابھی آفس ٹائی م ختم نہیں ہوا تھا اس لیے اس کی غیر موجودگی یاور کو عجیب لگی۔ وہ بھی اس لیے کیونکہ صبح وہ آفس میں اسے دیکھ چکا تھا اور اب وہ اسے بتائے بغیر چلی گئی تھی۔ اس نے کسی سے پوچھا تو گارڈ نے بتایا کہ وہ جلدی میں کہیں نکلی ہے۔ اس نے اپنا فون نکالا اور اسے کال کرنے کا سوچا لیکن پھر ارادہ ترک دیا۔ پتا

Kitab Nagri Special

نہیں کس کام سے گئی ہو گی یہ سوچ کر یاور نے اپنا دھیان کام میں لگانے کی کوشش کی۔ ایک دو کام نمٹا کر اس نے ڈوگر ولاز کے بارے میں سول انجینیر سے کاغذات کا پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ فائل یاور کے پاس بجھوائی تھی۔ یاور نے باری باری سب سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آخری مرتبہ فائل مژگان کے پاس تھی۔ یہ بات معلوم ہوتے ہی اس کا دل انجانے سے خوف میں مبتلا ہوا تھا۔ اس نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اسی وقت مژگان کو کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی۔ تیسری بیل پر فون ریسیو ہو گیا۔ دوسری طرف سے مژگان کی ہلکی سی آواز ابھری۔

"ہیلو۔"

"کہاں ہو تم اس وقت؟"

اس نے بغیر اس کی بات کا جواب دیے اس کی آواز سنتے ہی سیدھا سوال پوچھا تھا۔ پتا نہیں کیوں اسے خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دے رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مژگان نے حارث ڈوگر کی جانب دیکھا۔ وہ اب اس کے سامنے آ چکا تھا اور کچھ قدم کے فاصلے پر ہی کھڑا تھا۔ مژگان نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"میں۔۔۔ وہ۔۔۔ ڈوگر صاحب کے گھر پہ۔۔۔ مجھے فائل۔۔۔۔" اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ یاور کی دھاڑتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"نکلو ابھی وہاں سے۔ فوراً۔"

Kitab Nagri Special

مژگان نے فائل ایک دم حارث ڈوگر کے ہاتھ میں دی اور فون کان سے لگائے ہوئے معذرت کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔

"وہ مجھے ارجنٹ کام آگیا ہے مجھے آفس بلایا ہے۔ آپ کو یہ دینی تھی۔"

فائل اس کے ہاتھ میں تھمائی تو وہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا تھا مگر اس نے بروقت اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔ اور تقریباً بھاگتے ہوئے باہر نکل گئی۔

"نکلی ہو یا نہیں؟"

پتا نہیں وہ اتنے غصے میں کیوں تھا۔ مژگان کو ڈر لگنے لگا تھا اس کی غصیلی آواز سے۔

"جی سر میں آگئی ہوں باہر۔"

اس نے باہر نکل کر کہا تو اس کی غصے میں بجھی آواز پھر سنائی دی۔

"حد ہوتی ہے بے وقوفی کی۔ ابھی سیدھا گھر جاؤ۔ صبح پوچھوں گا میں تم سے۔"

یاور نے کہہ کر فون رکھ دیا۔ اسی ڈانٹ سے بچنے کے لیے وہ اسے فائل دینے گئی تھی۔ اور اب دوسرا عذاب نازل ہونے والا تھا۔ اس نے غصے سے اپنے فون کو دیکھا جہاں کال کٹ چکی تھی۔ وہ اگلے دن چھٹی کرنا چاہتی تھی۔ چوٹ لگنے کے باعث ایمان کو کالج سے چھٹی کرنی پڑی تو وہ گھر پہ ہی رہتی۔ کچھ دن مژگان اس کی تیمارداری تو کرتی لیکن اس کے جلاد باس نے اسے فون پر ہی دھمکی دے کر صبح کو آفس بلوایا تھا۔ اب وہ چاہ کر بھی چھٹی نہیں کر سکتی تھی۔

Kitab Nagri Special

یاور غصے میں بھرا پڑا تھا۔ اسے رہ رہ کر مژگان پہ غصہ آ رہا تھا۔ کیا ضرورت تھی اس کے گھر جانے کی؟ پہلے عاطر اور اب یہ۔ عاطر اچھا اور ڈیسینٹ لڑکا تھا اور اس کی نظریں بھی صاف تھیں، اس کے ساتھ بھی یاور اسے برداشت نہیں کر پا رہا تھا اور حارث ڈوگر کی بھوکی نظریں وہ دیکھ چکا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا مژگان کو دنیا کے کس کونے میں بھیجے جہاں اسے یاور کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ وہ غصے میں بھنتا ہوا گھر آیا تھا۔ راستے میں میرال کی کالز آ رہی تھیں وہ بھی اس نے ریسیو نہیں کیں۔ وہ گاڑی سے اتر کے گھر کے اندر داخل ہوا تو میرال اسے وہیں لاؤنج میں ہی مل گئی۔

"یاور۔۔۔ میں کب سے تمھارا ویٹ کر رہی تھی۔ کہاں تھے تم؟"

وہ اس کے لیے فکرمند تھی لیکن یاور اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور میرال سے تو بالکل بھی نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کام میں بزی تھا۔" اس نے انتہائی رکھائی سے کہا۔

"ایسا بھی کیا کام تھا کہ تم میری کال بھی ریسیو نہیں کر رہے تھے؟"

وہ اس کا یہ انداز پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔

"تمھیں میری ممی بننے کی ضرورت نہیں ہے میرال۔" وہ زچ ہوا۔

Kitab Nagri Special

"میں تمھاری فیوچر وائف ہوں۔ مجھے حق ہے پوچھنے کا۔" میرال کی آواز تیز ہوئی۔ یاور کا انداز اسے برا لگا تھا۔

"فیوچر وائف؟ ابھی بنی نہیں ہو۔ جب بنو گی تب حق جتانا۔" وہ اسے غصے سے بولا۔ میرال کو دکھ سا ہوا۔

"تم بدل گئے ہو۔"

"مجھے بھی یہی لگتا ہے۔" اس نے طنزیہ سا مسکرا کر کہا۔

"تمھیں کیا ہو گیا ہے یاور؟" وہ اس کے اس انداز کی عادی نہیں تھی۔ اچانک سے پریشان ہو گئی۔

"میں اس وقت بالکل اکیلا رہنا چاہتا ہوں میرال۔"

اس کا صاف صاف مطلب تھا کہ تم اب جاؤ یہاں سے۔ میرال دل برداشتہ سی ہو کر وہاں سے نکل گئی۔ وہ اپنے کمرے میں آکر بستر پر ڈھے گیا۔ اس نے دونوں مٹھیوں سے اپنے بال جکڑے۔ اس کا دل ایک ہی ضد کیوں لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ وہ خود سے لڑنے لگا تھا۔ آج جس طرح وہ مژگان کی وہاں موجودگی کا سن کر فکر مند ہوا تھا، ایسا اس نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ اس کا دل اس کے ہاتھوں سے نکلا جا رہا تھا۔ وہ لڑکی اس کے دل پر پوری طرح قابض ہو چکی تھی۔ وہ ہار نہیں ماننا چاہتا تھا مگر جو حالات چل رہے تھے، بہت جلد وہ خود کو بے بس محسوس کرنے والا تھا۔

Kitab Nagri Special

اگلی صبح مژگان کی پیشی تھی اپنے جلاد باس کے سامنے۔ کل رات وہ فون پر جس طرح غصے میں دھاڑا تھا، اس وقت وہ سامنے دیکھ کر مزید خوفناک لگ رہا تھا۔ اس روپ میں بھی دل کو بھا رہا تھا لیکن اس کا رعب اپنی جگہ تھا۔ مژگان کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کے سامنے نظریں اٹھاتی۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا اور اس کے چہرے پہ نظریں گاڑ رکھی تھیں۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی وہاں جانے کی؟ کلائی نٹس کے ساتھ ڈیل کرنا تمھارا کام نہیں ہے۔ تم میری اسسٹنٹ ہو۔ تم صرف وہاں جا سکتی ہو جہاں میں خود تمھیں بھیجوں۔ پھر تم میری اجازت کے بغیر وہاں کیا کرنے گئی تھیں؟"

وہ دھاڑا تو مژگان کا دل خوف سے کانپا۔ اتنا غصے میں تو اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"وہ میں فائی ل۔۔۔" وہ منمنانے لگی۔

"پہلے وہ عاطر اور اب یہ ڈوگر۔۔۔ تمھیں زرا سی بھی شرم نہیں آتی؟ کسی کے ساتھ بھی چل پڑتی ہو؟"

پتا نہیں کیا سوچ کر غصے میں اس نے مژگان سے ایسی بات کہہ دی تھی۔ مژگان شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ وہ اس کے کردار پہ انگلی اٹھا رہا تھا۔ مژگان کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔

"سر۔۔۔ آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں۔"

"اچھا؟ تمھاری کوئی عزت ہے بھی؟ عزت دار لڑکیاں ہر کسی کے پاس نہیں جاتیں۔۔۔" اس کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں آپ کی وجہ سے گئی تھی۔ پہلے آپ نے کہا تھا کہ آپ کو ہر حال میں وہ سائی ن شدہ پیپر زمنڈے مارننگ آپ کے آنے سے پہلے چاہیں۔ میں کیا کرتی؟ سنڈے کو تو آفس ہی بند تھا اور انھوں نے شرط رکھی تھی کہ میں ان کے ساتھ ڈنر کروں۔ مجھے اچھا نہیں لگا تھا لیکن مجھے مجبوراً جانا پڑا اور کل مجھے کچھ ضروری کام سے گھر جانا پڑا تو فائی ل دینا بھول گئی۔ رات کو دیر سے یاد آیا تو سوچا کہ اگر پھر کل کا انتظار کیا تو آپ کو برا لگے گا اس لیے دینے چلی گئی۔"

مژگان نے اپنا غصہ دباتے ہوئے اسے بتادیا تھا کہ وہ کیوں گئی تھی لیکن اس کی بات سن کر بھی یاور کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔

"ذرا سی بھی سینس نہیں ہے تمھیں؟ باس کی ڈانٹ کے ڈر سے اپنی عزت داؤ پہ لگانے چل پڑتی ہو۔ اگر وہ تمھارے ساتھ کچھ کر دیتا تو؟ شیم آن یو۔ جو بلاتا ہے اس کے ساتھ کبھی ڈنر ڈیٹ کبھی گھر پہ۔۔۔"

وہ اندر سے جل رہا تھا۔ مژگان کا صبر جواب دے گیا۔

"بس۔۔۔ آپ کب سے میری انسلٹ کیے جا رہے ہیں۔ اتنی گئی گزری نہیں ہوں میں۔ اور آپ کو ہی مبارک ہو آپ کی یہ کمپنی۔ میں ریزائی ن دے رہی ہوں۔ مجھے نہیں کرنا یہاں کام جہاں ذرا ذرا سی بات پر امپلائیز کو ٹارچر کیا جاتا ہے۔۔۔"

وہ اپنا امپلائی کارڈ اتار کر وہیں اس کے آفس کی میز پر پٹخ آئی۔ آنسو نکل کر گالوں پر آگ ئے تھے۔ مژگان کے جانے کے بعد وہ وہیں اپنی کرسی پر مٹھیاں بھینچ کر بیٹھ گیا اور خود کو نارمل کرنے لگا۔ اسے لگا تھا کہ کچھ دیر کا غصہ ہے، کچھ گھنٹوں میں اتر جائے گا۔ ویسے بھی اتنی اچھی جاب اتنے آرام سے اسے کہیں اور نہیں مل سکتی تھی

Kitab Nagri Special

کہ وہ یوں آسانی سے چھوڑ کر چلی جاتی۔ لیکن یاور یک بات بھول گیا تھا کہ وہ اب اس کی مقروض نہیں رہی تھی۔ اگلے دن یاور آفس آیا تو مژگان کا ڈیسک خالی تھا۔ اس نے کال ملائی تو وہ اس کا فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔ پہلے یاو کو اس کی ہمت پہ حیرت ہوئی۔ بڑی ہمت کی بات تھی کہ اس نے یاور علی سکندر کا فون نہیں اٹھایا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے اسے کال کرتا رہا کیونکہ کچھ کام جو مژگان نے کرنے تھے وہ کوئی اور کر رہا تھا اور یاور کو خود بھی اندازہ نہیں ہوا کہ وہ اسے دل ہی دل میں دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔ دو تین مرتبہ کال کاٹنے کے بعد مژگان نے فون ہی آف کر دیا تھا۔ اسے تھوڑا سا غصہ آگیا تھا کہ وہ اس کی کالز بھی نہیں اٹھا رہی تھی اور اسے مکمل نظر انداز کر رہی تھی۔ یاور نے سوچا کہ اب وہ بھی اسے کال نہیں کرے گا۔ آخر کتنے دن اگنور کر سکے گی؟ آفس تو آئے گی ہی نا۔ تب وہ اچھے سے اس کی کلاس لے گا۔ لیکن وہ پورے ایک ہفتے تک آفس نہیں آئی۔ یاور کو عجیب سی بے چینی نے گھیر لیا تھا۔ کام کے دوران بھی اس کا دھیان بار بار مژگان کی طرف جانے لگا تھا لیکن وہ اس کا خیال جھٹک دیتا تھا۔ ایک ہفتہ گزر گیا تھا اور مژگان آفس نہیں آئی۔ یاور کو صحیح معنوں میں تشویش ہونے لگی تھی۔ مگر وہ اپنی انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے دوبارہ کال نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور پھر کچھ دنوں بعد اسے ملوم ہوا کہ مژگان نے ارمغان انڈسٹریز میں جاب شروع کر دی ہے۔ یہ بات سن کر یاور کا پارہ ساتویں آسمان پہ پہنچ گیا۔

Kitab Nagri Special

وہ یاور کے سامنے اپنا امپلائی کارڈ پھینک کر روتی ہوئی اپنی چیزیں اٹھا کر سیدھی گھر آئی تھی۔ سمجھ کیا رکھا تھا اس نے اسے۔ جب جی میں آئے جو منہ میں آئے کہہ دیتا تھا۔ کام کے حوالے سے ڈانٹتا تو اور بات تھی، وہ اس کے کردار کی بات کر رہا تھا۔ بھاڑ میں جائے ایسی نوکری جہاں عزت نہیں۔ گھر داخل ہونے سے پہلے اس نے آنسو صاف کیے اور چہرے کو نارمل کیا۔ ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ بھی سجالی تھی۔ وہ اپنی بہن کے سامنے روتی صورت لے کر جانا نہیں چاہتی تھی۔ ایمان نے اسے اتنی جلدی آتے دیکھا تو حیران ہوئی۔

"آپی آپ جلدی آگئی ہیں؟"

"ہاں چھٹی لے کر آئی ہوں۔ تمھاری خدمت بھی تو کرنی ہے۔۔"

اس نے جھوٹ کو مذاق کا رنگ دیا تو ایمان کھلکھلا کر ہنسی۔ وہ بھی مسکرائی اور پانی پی کر ایمان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ یاور کی کالز آرہی تھیں۔ دل جتنا بھی اسے پسند کرتا مگر اس وقت وہ اس سے بہت خائف تھی اور اس کی آواز بھی نہیں سننا چاہ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اب بھی وہ اسے کچھ برا بھلا ہی کہنے کے لیے فون کر رہا ہو گا۔ ایک دو مرتبہ فون بج بج کر بند ہو گیا۔ تیسری مرتبہ وہ ایمان کے لیے فروٹ چاٹ بنا رہی تھی جب اس کا فون بجا۔ ایمان نے اسے آواز دی تو وہ اس کے پاس آئی اور فون اٹھایا۔ جب سکرین پر باس کا نام جگمگاتا ہوا دیکھا تو اس نے فون ہی آف کر دیا۔ اب وہ نوکری چھوڑ آئی تھی تو اس سے ڈرنے یا بات کرنے کا جواز نہیں بنتا تھا۔

چوتھے دن تک ایمان کی موچ کافی بہتر ہو گئی تھی۔ وہ کالج جانا چاہ رہی تھی مگر مژگان نے اسے ایک اور دن چھٹی کا کہہ دیا۔ اگلے دن سے وہ تو کالج جانے لگی مگر مژگان مزید کچھ دن چھٹی کا بہانہ کر کے گھر پر ہی رہی۔ غصے میں ریزائن کا کہہ تو آئی تھی لیکن اب اسے کہاں جاب ملنی تھی؟ جمع پونجی بھی ختم ہونے کو تھی۔ تنخواہ پہ تو

Kitab Nagri Special

گزارہ کر رہی تھی۔ اب وہ بھی نہیں رہی۔ یہ سب سوچتے سوچتے اسے ایک دم عاطر ارمغان کا خیال آیا۔ اس نے اپنے پرس سے اس کا کارڈ نکالا اور نمبر ملایا۔ دو تین بیل کے بعد اس نے فون ریسیو کر لیا۔

اس نے بغیر تاخیر کے، جلدی جلدی اپنا مدعا بیان کیا۔ پہلے تو وہ حیران ہوا، پھر خوش ہو گیا۔ اس نے اسے فوراً ہی جوائی ننگ کا کہہ دیا تھا۔

عاطر نے اسے فوراً اپوائی نٹ کر لیا تھا اور اسے اچھا سا کیبن بھی دیا تھا کام کرنے کے لیے۔ سیلری وعدے کے مطابق ڈبل تھی۔ مژگان کو شرمندگی تو ہو رہی تھی لیکن مجبوری انسان سے بہت کچھ کروا لیتی ہے۔ وہ اس کی اچھائی کی قائل ہو گئی تھی۔ کیونکہ عاطر ارمغان ایک ڈیسنٹ انسان تھا۔ پہلا دن تو آفس اور اسٹاف کو سمجھنے اور جاننے میں ہی گزر گیا تھا۔ دن اچھا گزرا تھا اور وہ جلدی ہی گھر آ گئی تھی۔ عاطر اس کے ساتھ بہت رعایت سے پیش آ رہا تھا لیکن مژگان نے پھر بھی اس سے کوئی فالتو بات نہیں کی تھی کیونکہ یہاں وہ اس کا باس تھا۔

آج اس کی یہاں جاب کا دوسرا دن تھا اور وہ ابھی ٹھیک سے اپنا کام شروع بھی نہیں کر پائی تھی کہ سامنے سے یاور علی سکندر تن فن کرتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے سامنے آ کر غرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ ہمیشہ کی طرح ترو تازہ اور تیوریاں چڑھائے اس کے سامنے موجود، اسے دیکھ رہا تھا۔ کتنے دنوں بعد مژگان نے اسے دیکھا تھا۔ اس کا دل خود ہی یاور علی سکندر کی طرف ہمکنے لگا تھا لیکن پھر وہ وجہ بھی یاد آ گ ئی تھی جس کی وجہ سے وہ اس وقت یہاں بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri Special

"میں اب آپ کی پی اے نہیں ہوں۔ اس لیے آپ مجھ سے اس طرح بات مت کریں۔"

اس نے بھی سامنے کھڑے ہو کر اسے چیلینجنگ انداز میں کہا۔

"کس نے کہا یہ؟" اس نے ایک ابرو اٹھائی "تم اب بھی میری پی اے ہو اور میری مرضی کے بغیر تم کہیں اور جاب نہیں کر سکتیں" وہ غصیلے انداز میں ماتھے پہ تیوریاں چڑھائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کس قانون میں لکھا ہے یہ؟"

عاطر نے اسے اپنے آفس روم کی کھڑکی سے دیکھ لیا تھا جس کے بلائی نیڈز ہٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے دیکھ کر باہر آ گیا تھا۔

"اس قانونی کاغذ میں جسے ہم کانٹریکٹ کہتے ہیں۔"

اس نے تنے ہوئے نقوش سمیت بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔ عاطر نے الجھ کر دونوں کو دیکھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اگر یاور نے کانٹریکٹ کا لفظ استعمال کیا ہے تو ضرور کوئی بات ہو گی۔ مژگان پورے اعتماد سے اپنی گردن اکڑا کر کھڑی تھی۔

"میں نے ایسا کوئی کانٹریکٹ سائن نہیں کیا۔"

"اچھا؟" وہ طنزیہ سا مسکرایا۔ مژگان کے دل نے ایک بیٹ مِس کی

Kitab Nagri Special

"اگر آپ بھول گئی ہیں تو یاد کروادوں، جب آپ پہلی بار میرے آفس آئی تھیں اور میں نے آپ کو جاب آفر کی تھی تو آپ نے مجھ سے ٹرمز اینڈ کنڈیشنز ڈسکس کیے بغیر ایک کاغذ پہ اپنے سائن کیے تھے۔ یاد آیا؟"

اس نے مژگان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے تھے۔ اس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ اسے کچھ کچھ یاد آگیا تھا۔

"ہاں لیکن اس پہ تو کچھ لکھا ہوا ہی نہیں تھا۔"

عاطر نے افسوس سے اپنی آنکھیں بند کیں اور یاور کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"مس مژگان احمد۔ آپ اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتی ہیں؟ ہم لیگل ڈاکومنٹ یا کانٹریکٹ پیپرز لکھے ہوئے بھی، پڑھے بغیر سائن نہیں کرتے اور آپ نے ایک بلینک ڈاکومنٹ پہ سائن کر دیے؟"

عاطر ارمغان اس کی عقل پہ افسوس کر رہا تھا۔ مژگان کو سمجھ نہیں آیا اسے صدمہ کس بات کا ہوا تھا۔

"ہاں تو لیکن اس میں تو کچھ بھی لکھا ہوا نہیں تھا۔" وہ اب بھی الجھن کا شکار تھی۔

"اب میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ آپ نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور مسکرا رہا تھا۔ عاطر کی بات مکمل ہوئی تو اس نے سر کے اشارے سے عاطر کا شکریہ ادا کیا اور مژگان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا۔ مژگان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ کیسا دھونس بھرا انداز تھا اس کا۔ وہ اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔ وہ اسے ایک طرف سے گاڑی میں ڈال کر خود دوسری طرف سے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri Special

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں ریزائی ن کر چکی ہوں۔"

وہ اس کی موجودگی سے نروس بھی ہو رہی تھی اور اس کے دھونس بھرے انداز پہ پریشان بھی۔

"تم ریزائی ن نہیں کر سکتی۔ صرف میں تمھیں فائی ر کر سکتا ہوں۔ اور میں نے تمھیں فائی ر نہیں کیا ابھی تک۔" وہ سامنے دیکھ کر ڈرائی یو کر رہا تھا۔

"ایسا کہاں لکھا ہے؟" وہ اس کی طرف ہلکا سا رخ موڑ کر بیٹھی۔

"ایسا کانٹریکٹ میں لکھا ہے۔" سیدھا جواب آیا تھا۔

"کون سے کانٹریکٹ میں؟ میں نے تو نہیں پڑھا۔" اسے اب غصہ آ رہا تھا۔

"آفس آجاؤ تمھیں کانٹریکٹ بھی دکھا دوں گا۔"

اس نے مژگان کی ایک نہیں سنی اور اسے اپنے ساتھ لے کر اپنے آفس روم میں آیا۔ یاور نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور خود میز کے کنارے پر ٹک گیا۔ اپنی نظریں اس پر جما دیں۔ اس نے ایکسٹینشن سے ماجد صاحب کو اس کا کانٹریکٹ پیپر لانے کو کہا جس پر مژگان کے سائی ن تھے۔ تھوڑی دیر میں وہ اس کے آفسمیں کانٹریکٹ سمیت موجود تھے۔

"ماجد صاحب، اس کانٹریکٹ میں لکھیں کہ مس احمد اپنی مرضی سے یہ کمپنی چھوڑ کر نہیں جا سکتیں، صرف میں انھیں فائی ر کر سکتا ہوں۔"

Kitab Nagri Special

متوقع پریشانی کے باعث مژگان کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ وہ اندر ہی اندر تلملا رہی تھی اور نظروں میں پریشانی تھی۔ وہ بڑے ہی فاتحانہ انداز میں مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اور پیچھے دیوار کے ساتھ نصب صوفے پر ماجد صاحب عینک لگائے اپنا لیپ ٹاپ کھولے ٹائپ کر رہے تھے۔

"بصورتِ دیگر انھیں بھاری جرمانہ بھرنا ہو گا جو کمپنی کا باس یعنی میں متعین کروں گا۔"

وہ اس بے حس آدمی کو دیکھ رہی تھی جسے یہ سب کرتے ہوئے اس پہ ذرا سا بھی رحم نہیں آ رہا تھا۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسے؟"

وہ منت بھری بھیگی آواز میں کہہ رہی تھی۔ اتنی مشکل سے تو اس ٹارچر سے جان چھوٹی تھی اس کی مگر وہ تو جیسے اس کی کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔

"اس کے علاوہ مِس احمد کوئی ایسا کام نہیں کریں گی جس سے میں انھیں منع کروں گا۔ اور اگر انھوں نے اس کی خلاف ورزی کی تو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔۔۔ مِس احمد ہر وہ کام کرنے کی پابند ہوں گی جو میں انھیں کہوں گا۔۔۔۔"

وہ صرف اسے دیکھ رہا تھا لیکن نہ ہی کچھ سن رہا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے سے جھلکتی پریشانی کو محسوس کر رہا تھا۔

"یہ زیادتی ہے۔۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ اس کی فرمائشوں پہ روہانسی ہونے لگی۔ ماجد صاحب تیز تیز ٹائپ کرتے جا رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے ماجد صاحب فی الحال اتنا ہی۔ آگے کیا اضافہ کرنا ہے وہ میں آپ کو بعد میں بتادوں گا۔"

پتا نہیں کیوں اس کی رونی صورت دیکھ کر یاور حظ اٹھا رہا تھا۔ وہ بے بسی سے اس کے سامنے بیٹھی ڈری سہمی رو دینے کو تیا بیٹھی تھی۔ یاور نے مزے سے کندھے اچکائے۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔ اپنی مرضی کرتا تھا۔ اسے صرف اپنی پرواہ تھی۔

"آپ میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔ کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسے؟"

اس کی آواز بھیگ گئی تھی اور اس کی آنکھوں میں آنسو ٹھہرے تھے۔ یاور نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"جیسے تم جانتی ہی نہیں ہو۔"

اس کا انداز ذو معنی تھا مگر مژگان اس وقت اس حالت میں نہیں تھی کہ اس کی بات کی گہرائی سمجھ پاتی۔

"آپ کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں مجھ سے؟ جب سے یہاں آئی ہوں ٹارچر کیے جا رہے ہیں۔ میں ہر بات برداشت کر سکتی ہوں لیکن میرے کردار پہ کوئی انگلی اٹھائے، یہ میں برداشت نہیں کروں گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ رو رہی تھی۔ آنسو چھلک کر اس کی آنکھوں سے باہر نکل آئے تھے۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ تم کیوں گئی تھی وہاں؟"

وہ اب غصے میں نہیں کہہ رہا تھا مگر سنجیدہ ہو چکا تھا۔ چہرے کے نقوش تن گ ئے تھے۔

"آپ نے سائن کروانے۔۔۔۔۔" یاور نے اس کی بات کاٹی۔

Kitab Nagri Special

"مجھے اچھا نہیں لگا تھا تمھیں اس کے ساتھ دیکھ کر۔ اور اب تم یہاں سے جاب چھوڑ کر اس کے پاس پھر سے چلی گئی۔ پسند کرتی ہو اسے؟"

اس نے تنے ہوئے نقوش، تیوریاں چڑھائے ہوئے چہرے اور چبھتے ہوئے لہجے کے ساتھ پوچھا تھا۔

مژگان اس کی بات سن کر سکتے میں آگئی۔ اس کی برستی آنکھیں بھی رک گئی تھیں۔

"نن۔۔ن ئی۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" وہ یوں بولی جیسے وہ اس پہ شک کر رہا تھا۔

"کسی اور کو پسند کرتی ہو؟"

اب اس کی آواز میں تھوڑی نرمی تھی۔ مژگان نے بھیگی پلکوں سمیت گھبرا کر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں جیسے وہ اس کی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ لے گا۔ اسے پتا نہیں کیا ہوا مگر وہ سمجھ گیا تھا اس کی جھکی نگاہوں اور نظریں چرانے کا مطلب۔ اس کے ذہن میں عادلوارثی کی باتیں گونجنے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کب سے؟"

"جی؟" مژگان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ اس کے تنے ہوئے نقوش اب نرم پڑ چکے تھے اور وہ ہلکا سا زیرِلب مسکرا بھی رہا تھا۔

"کب سے پسند کرتی ہو؟"

Kitab Nagri Special

اس نے سوال میں مزید لفظوں کا اضافی کیا۔ وہ گھبر اگئی تھی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔ دل بار بار اس کی مسکراہٹ میں الجھ رہا تھا۔

"آپ سے کس نے کہا کہ میں آپ کو پسند کرتی ہوں؟ میں آپ کو کیوں پسند کروں گی؟ بس صرف زرا سے ہینڈ سم اور گُڈ لُکنگ ہی تو ہیں اور کیا خوبی ہے آپ میں؟ اتنے تو کھڑوس ہیں آپ، بات بات پہ ڈانٹ۔۔۔"

مژگان کے لفظوں کے ساتھ ساتھ یاور کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوا تو وہ ایکدم رکی۔ کیا نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔ اسے کنفیوژن میں سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہہ رہی ہے۔

"میں نے اپنا نام تو لیا ہی نہیں۔"

وہ اسے باور کروا چکا تھا کہ انجانے میں ہی سہی وہ اسے اپنے جذبات پہنچا چکی ہے۔ مژگان کا دل ایک سو اسی کی رفتار سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ اس کی نگاہوں اور معنی خیز مسکراہٹ سے گھبرا کر ایک دم کھڑی ہو کر جانے لگی تو یاور نے اس کی کلائی تھام لی۔ مژگان کی سانس رک گئی تھی۔ وہ میز سے اٹھ کر اس کے روبرو ہوا۔

"مجھے اچھا نہیں لگتا جب تم کسی اور سے بات کرتی ہو یا کسی اور کی طرف دیکھتی ہو، خاص طور پہ اس عاطر ارمغان کی طرف۔ میں اس وقت غصے میں تھا اور خواہ مخواہ تم پہ غصہ اُتار تا رہا۔ میں اپنے دل کی کیفیت نہیں سمجھ سکا تھا۔ لیکن اب سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔ پتا نہیں غصے میں تمھیں کیا کیا بول دیا لیکن وہ سب میں نے جلن کی وجہ سے کہا تھا۔ بھول جاؤ ان باتوں کو۔" وہ تھوڑا رکا، اس کی بھیگی سی آنکھوں میں دیکھا، جس کا کاجل ہلکا سا بہہ کر باہر آ چکا تھا۔ "اتنے دن تم سے دور رہ کر ایک بات میں بہت اچھے سے سمجھ گیا ہوں، اور وہ یہ کہ تم مجھ سے دور جاؤ، میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri Special

وہ چپ ہوا اور اس کی طرف دیکھا۔ مژگان خوشی اور الجھن کی درمیانی کیفیت میں تھی۔ جو کچھ وہ اس سے کہہ رہا تھا، کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی؟

"شادی کرو گی مجھ سے؟"

یاور کے الفاظ سن کر مژگان کتنی ہی دیر غائب دماغی سے الجھن زدہ ہو کر اسے دیکھتی رہی۔ وہ یقیناً خواب دیکھ رہی تھی۔ اتنی بڑی بات یاور علی سکندر اس سے کیسے کہہ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟؟؟ یہ ناممکن تھا لیکن دل پھر بھی خوش فہم سا ہو رہا تھا۔ اگر یہ خواب ہے تو خواب ہی سہی۔ اس کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ یقیناً کوئی خواب ہی دیکھ رہی تھی۔ اس نے ہنس کر اپنا سر جھٹکا۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں ہنس رہی ہو؟"

یاور نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تو اسے ایکدم کرنٹ لگا۔ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور ایک دم جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر! آپ کو میرے ساتھ اس قسم کا مذاق نہیں کرنا چاہیے۔"

اس نے سنجیدہ ہو کر کہا تھا۔ کاش یہ حقیقت ہو۔۔۔ اندر کہیں اس کا دل اچھے گمان کرنا چاہتا تھا۔

"کس نے کہا میں مذاق کر رہا ہوں؟ میں سیریس ہوں مژگان!۔۔"

اس کا نام یاور کے لبوں سے نکلا تو مژگان جیسے جاگ کر حقیقت میں آئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"سر! آپ جانتے بھی ہیں آپ کہا کہہ رہے ہیں؟"

وہ اب بھی بے یقین تھی۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ کوئی فلم یا ڈرامہ تو نہیں تھا، کہ دو مختلف حیثیت کے لوگ ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور بغیر کسی دقت کے شادی بھی ہو گئی۔ یہ اصلی زندگی تھی۔۔۔

"میں، یاور علی سکندر، اپنے پورے ہوش و حواس میں، مژگان شفیع احمد، تمھیں اپنانا چاہتا ہوں۔ میں تمھیں اپنا لائف پارٹنر بنانا چاہتا ہوں۔ بتاؤ، کیا تم مجھے اپنے شوہر کی حیثیت سے قبول کرو گی؟"

یاور بالکل سنجیدہ تھا اور بغور اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ سچ میں اسے پرپوز کر رہا تھا۔ مژگان کی دھڑکنیں اس وقت اتنی اونچی تھیں کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دل ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔ وہ خوشی اور پریشانی، بیک وقت دونوں محسوس کر رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے؟ کچھ لمحے وہ اسی شش و پنج میں ٹکر ٹکر اسے دیکھتی رہی پھر اس نے ایک دم جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اس کے کمرے سے نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد یاور نے بے اختیار گہرا سانس لے کر اپنے دل پہ ہاتھ رکھا اور اپنی کرسی پر ڈھے سا گیا۔ اس کا دل اس سے کیا کروا چکا تھا۔ یہ تو پلان میں تھا ہی نہیں۔ اس نے تو صرف اسے واپس لانا تھا۔ پھر اسے دیکھ کر کیسے سب کچھ خود ہی نکلتا چلا گیا؟ اس کو سامنے دیکھ کر یاور نے ہر چیز فراموش کر دی تھی۔ لیکن اب؟۔۔۔۔ اب آگے کیا ہو گا؟

اس نے سیٹ پر کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلیں۔ وہ ایسا تو نہیں تھا، ایک دم سے فیصلہ لینے والا۔ وہ تو پلاننگ کر کے سب کچھ کرتا تھا۔ اب یہ جو اچانک اتنا بڑا فیصلہ کر دیا تھا، اس کا کیا کرتا؟ وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اب جو ہونا تھا ہو چکا۔ اسے بس ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔ وہ ایک نتیجے پر پہنچ گیا۔ اگر وہ اسے اپنانے

Kitab Nagri Special

کا فیصلہ کر چکا تھا تو اب وہ اس فیصلے پر ثابت قدم رہے گا۔ وہ اس کے دل کی ضد تھی تو دماغ نے بھی ہتھیار ڈال دیے تھے۔ وہ ایک دم ہلکا پھلکا ہو گیا جیسے بہت بڑا بوجھ اس کے کندھوں سے ہٹ گیا ہو۔ اسے بے اختیار وہ خواب بھی یاد آ گیا۔ مژگان کے زخمی ہاتھوں پر خون لگا ہوا تھا۔ یاور نے خواب جھٹکتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اسے کافی تکلیف دے چکا تھا، اب مزید نہیں۔ اب وہ اس کا مرہم بنے گا اور اپنی ساری زیادتیوں کا مداوا کرے گا۔ کیا محبت ایسی ہوتی ہے؟ کیا اسے واقعی مژگان سے محبت ہو گئی تھی؟ وہ خود سے سوال کرنے لگا تھا۔

وہ اس کے آفس س نکل کر سیدھی گھر ہی آئی تھی۔ مژگان کے لبوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک پریشانی سی دماغ میں اٹک گئی تھی۔ اس کے گھمنڈی، ہر وقت رعب میں رکھنے والے، کسی کو خاطر میں نہ لانے والے اور بھرپور مردانہ وجاہت اور پر کشش نقوش والے باس، یاور علی سکندر نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔۔ یہ خواب نہیں تھا۔۔۔ لیکن وہ مکمل طور پر خوش بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔ اس کے دماغ کا ایک حصہ خوشی سے چور تھا تو دوسرا اسے حقائق دکھانے پر تلا ہوا تھا۔ مژگان اور یاور میں بہت فرق تھا۔ وہ دو الگ دنیاؤں میں رہنے والے لوگ تھے۔ کہاں وہ امیر زادہ، کہاں یہ مڈل کلاس لڑکی۔ وہ اس کا باس تھا اور یہ اس کی پی اے۔ وہ سکندر گروپ آف کمپنیز کا مالک تھا اور اس کے پاس تو اپنا گھر بھی نہیں تھا۔ وہ کروڑوں کماتا تھا اور یہ چند ہزار۔ وہ برانڈ پہنتا تھا اور یہ عام سے کپڑے پہنتی تھی، اس کے گھر میں ملازموں کی فوج تھی اور یہ گھر کے سارے کام خود کرتی تھی۔ اسے اس کی دولت کا لالچ نہیں تھا۔ کاش وہ بھی اسی کی طرح ایک عام انسان ہوتا تو مژگان اسے اسی وقت ہاں کر دیتی۔ لیکن ساتھ ہی ایک اور سوچ بھی اس کے دماغ میں آئی تھی کہ کہیں

Kitab Nagri Special

وہ اسے آزما تو نہیں رہا؟ کیا معلوم وہ بس یہ جاننا چاہتا ہو کہ مژگان بھی ان لڑکیوں میں سے ہے جو امیر لڑکے پھنسانے کی کوشش کرتی ہیں یا نہیں؟ پہلے عاطر ارمغان اور پھر حارث ڈوگر۔۔۔۔وہ سوچ رہا ہو گا اگر مژگان اسے ہاں کہہ دے تو اس کا اندازہ بالکل درست ثابت ہو گا۔ یہ خیال آتے ہی مژگان کی ساری خوشی ایک دم مفقود ہوئی تھی۔ اس نے اپنے خوش فہم دل کو بہت مشکل سے سمجھایا اور اپنے آپ کو اس کے انکار پہ راضی کیا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ سچ مچ اسے چاہنے لگا ہو۔ اور اگر وہ سچ کہہ رہا ہو تو اس کے انکار سے وہ اسے کھو دے گی۔ لیکن کیا وہ ایسے انسان کو کھونے کی متحمل ہو سکتی ہے جس کی خواہش دل نے بہت شدت سے کی ہو اور اب وہ اس کے روبرو کھڑا ہو، صرف ایک ہاں کے فاصلے پر؟۔۔۔ مختلف سوچیں اور سوال اس کے ذہن میں ابھرتے جا رہے تھے اور وہ ان سوچوں میں مزید الجھتی جا رہی تھی۔ بالآخر اس نے ایک حتمی فیصلہ کر ہی لیا۔ وہ یاور کو انکار کر دے گی۔ وہ اپنی عزت کے بدلے محبت قربان کر سکتی تھی۔ لیکن اس کی عزت پہ حرف آئے، یہ اسے گوارا نہیں تھا۔ کسی صورت بھی نہیں۔ اگر وہ اس سے سچ میں محبت کرتا ہے اور اس کی قسمت میں ہوا تو ضرور مل جائے گا ورنہ وہ صبر کر لے گی۔ اس کے بابا نے اسے یہی سکھایا تھا۔ انسان کو زندگی میں بہت کچھ پسند آ جاتا ہے۔ لیکن ہر چیز اس کے لیے نہیں ہوتی۔ اس لیے ہمیشہ اللہ کی ذات پہ بھروسہ رکھنا چاہیے۔ یا تو وہ آپ کو آپ کی پسندیدہ چیز دے دے گا، یا اس سے بھی بہتر دے گا۔

یاور کے مژگان کے سامنے اعتراف کرنے کے بعد جب وہ اپنے آفس روم سے باہر نکلا تو مژگان اسے اپنے ڈیسک پہ نظر ہی نہیں آئی۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ گارڈ نے اسے بلڈنگ سے باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ فوراً

Kitab Nagri Special

اس کے پیچھے نہیں جا سکتا تھا، اسے ابھی دو میٹینگز نمٹانی تھیں۔ اس کے بعد وہ کام میں اتنا مصروف رہا تھا کہ اسے فارغ ہوتے ہوتے رات کو کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس بے اتنی رات کو اسے کال کر کے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن جب اگلی صبح وہ آفس پہنچا تو وہ تب بھی آفس نہیں آئی تھی۔ اس نے ضروری کام نمٹا کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اسے کال کی۔ کئی بار فون کرنے کے بعد بھی جب مژگان نے اس کی کسی کال کا جواب نہیں دیا تو یاور نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس کا ایڈریس منگوا لیا۔ وہ پہلی فرصت میں آفس سے نکلا اور کچھ دیر میں وہ اس کے گھر کے سامنے موجود تھا۔

ایمان کالج گئی ہوئی تھی اور مژگان اس وقت گھر پر بالکل اکیلی تھی۔ کل کی باتیں ابھی تک اس کے دماغ پر حاوی تھیں۔ انھی سوچوں میں گم، کبھی وہ مسکرانے لگتی اور کبھی پھر سے سنجیدہ ہو جاتی۔ اصولاً تو اسے اس وقت آفس میں موجود ہونا چاہیے تھا لیکن وہ چھٹی کر کے گھر پہ ہی بیٹھی رہی۔ اس وقت وہ یاور علی سکندر کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔ یاور اسے کتنی بار کال کر چکا تھا لیکن اس نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا اور فون کو سائلنٹ پہ لگا کر اسے تکیے کے نیچے چھپا دیا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri Special

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم اور ان کے لیے اہم؟

واہ دل تیرے وہم۔۔۔

Kitab Nagri Special

وہ صوفے پہ گھٹنوں میں منہ دیے بیٹھی تھی جب دروازے کی گھنٹی بجی۔ پیروں میں چپل اڑستی اور دوپٹہ شانوں پہ درست کرتی ہوئی وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے گھر ہی پہنچ جائے گا۔ مژگان نے اس وقت سرخ دھاریوں والی کالے رنگ کی قمیض اور گھیر والی شلوار پہنی ہوئی تھی جو اس وقت کافی سلوٹوں کے باوجود بھی اسے پرکشش بنا رہی تھی۔ بالوں کا ڈھیلا سا اونچا جوڑا کیا ہوا تھا جو اس کے رف سے حلیے میں بھی اسے عام نہیں رہنے دے رہا تھا اور اس کے چہرے کو مزید خوبصورت اور کھلا ہوا بنا رہا تھا۔ اس نے جونہی دروازہ کھولا تو سامنے سوٹڈ بوٹڈ شخص نظر آیا اور جیسے ہی نظریں اوپر کو اٹھتی ہوئی اس کے چہرے پہ جا کر ٹھہریں، مژگان کا تو سانس رک گیا۔ وہ مہنگے برانڈ کا کالا چشمہ آنکھوں پہ لگائے، دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے، تمام تر مردانہ وجاہت کے ساتھ مغرورانہ انداز میں ڈارک گرے تھری پیس پہنے اس کے سامنے موجود تھا۔ اس کے کالے چشمے کے شیشوں کے پار سے بھی مژگان کو اس کی گہری نظریں خود پہ جمی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم میری کالز کیوں ریسیو نہیں کر رہی تھیں؟"

یاور نے اس کے حیران پریشان وجود کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا تو مژگان ایک دم ہوش میں آئی اور ایک طرف کو ہو کر اسے اشارے سے اندر آنے کا راستہ دیا۔ وہ دروازے سے اندر آ گیا۔

"میرے سوال کا جواب نہیں دیا تم نے؟" وہ اسے اپنے سامنے خاموش کھڑے دیکھ کر دوبارہ گویا ہوا۔

Kitab Nagri Special

"میں بزی تھی۔" بالوں کی چند لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس نے کھسیاتے ہوئے کہا۔اس وقت یہی بہانہ بن سکتا تھا جو مژگان نے بنانے میں دیر نہیں کی تھی۔یاور نے بغور اس کی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔

"اب تو بزی نہیں ہو نہ۔" اس نے اسی مغرورانہ انداز میں کہا۔وہ اب کالا چشمہ اتار کر اپنی جیب پر اٹکا چکا تھا۔

" آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟" مژگان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔اس وقت وہ اس شخص سے ہر حال میں چھپنا چاہتی تھی۔

"تمھارا جواب سننے۔" یاور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اطمنان سے کہا۔

"کون سا جواب؟" وہ ایک دم انجان بن گئی۔اندر ہی اندر اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

"میں نے تمھیں کل پرپوز کیا تھا۔اور تم بغیر کچھ کہے ہی چلی گئیں۔آج بھی تمھارا آفس آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔" اس نے سر سے پاؤں تک اس کا رف سا حلیہ دیکھ کر کہا تھا" تو اس لیے میں خود ہی آ گیا۔"

مژگان نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔آج نہیں تو کل اسے اس کا سامنا تو کرنا ہی تھا۔

" دیکھیں سر!۔۔۔کوئی اور ہوتی تو اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی، لیکن میں وہ کوئی اور نہیں ہوں، اس لیے میری طرف سے۔۔۔۔۔۔۔انکار ہے۔"

اس جواب پر یاور علی سکندر کی آنکھیں حیرت سے باہر آ گئیں۔ماتھے پہ بل پڑے۔چہرے کے نقوش پھر سے تن گئے۔اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ اسے یوں ڈائیریکٹ انکار کر دے گی۔

Kitab Nagri Special

"کیا مطلب انکار ہے؟ تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو؟" وہ آہستہ آہستہ غصے میں آرہا تھا۔

"بالکل اچھی طرح۔ میں۔۔۔۔ آپ سے۔۔۔۔۔ شادی۔۔۔ نہیں کر سکتی۔" اس نے ایک ایک لفظ واضع کر کے کہا۔

"کیوں؟" یاور نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔

"آپ خود سوچیں، میرے اور آپ کے اسٹیٹس میں کتنا فرق ہے۔۔۔۔۔"

"محبت اسٹیٹس نہیں دیکھتی ہے۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"مجھے آپ سے محبت نہیں ہے۔" وہ ایک دن تڑک کر بولی تھی۔

"مجھے ہے۔۔۔۔۔ مجھے تم سے محبت ہے مژگان"!

وہ ایک دم ہی کچھ کہتے کہتے چپ ہو گئی تھی۔ اس مغرور انسان نے اپنے منہ سے اتنا بڑا اعتراف کر لیا تھا۔ مژگان کو اپنا دل رک رک کر چلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ یاور اس وقت غصے میں تھا اور انتہا درجے کا سنجیدہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے؟" مژگان نے اپنی ساری ہمت جمع کر کے اس سے پوچھا۔

"تم میرا پرپوزل قبول کرو گی۔ تمھیں جتنا وقت چاہیے لے لو۔ لیکن ایک ہفتے سے زیادہ نہیں۔ اور جواب "ہاں" میں ہونا چاہیے۔"

Kitab Nagri Special

مژگان اس آدمی کی دھونس پہ حیران تھی۔ محبت میں بھی من مانی کا قائل تھا یہ شخص۔ انکار تو جیسے وہ سن ہی نہیں سکتا تھا۔

"اور اگر میں پھر بھی انکار کر دوں تو؟" اس نے ڈرتے ڈرتے نجانے کس خیال کے تحت پوچھا تھا۔ اس سوال پر وہ بڑی دلکشی سے مسکرایا تھا۔

"تمھارے پاس انکار کا آپشن نہیں ہے سویٹ ہارٹ"!

کیسا طرزِ تخطب تھا۔۔۔ مژگان کے دل نے ایک بیٹ مِس کی۔ اس کے گلے میں کچھ اٹکنے لگا تھا۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔" اس نے جیسے یاور کو کچھ جتانا چاہا تھا۔

"ٹرائی می۔"

وہ دو قدم اس کے قریب ہوا تو وہ دو قدم پیچھے کو ہوئی۔ کیسا چارم تھا اس شخص میں۔ مقابل کو سحر زدہ کر دیتا تھا۔ مژگان کی نظریں بے اختیار جھکی تھیں۔ وہ نظریں جھکائے وہیں جم گئی۔ یاور چند لمحوں تک اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا مگر وہ کچھ نہیں بولی بس زمین پہ نظریں گاڑے کھڑی رہی۔ یاور خود ہی پیچھے کو ہوا۔

"میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔ اس لیے انکار کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اور اگر ہوتا بھی تب بھی میں تمھیں ہر قیمت پر اپنا لیتا۔ میں تمھیں خود سے الگ نہیں کر سکتا اس لیے ایک ہفتہ سوچ لو اچھی طرح۔ شادی تو تمھاری مجھ سے ہی ہو گی۔ اپنے طریقے سے یا میرے طریقے سے۔ اب یہ تم پہ ڈیپینڈ کرتا ہے۔"

Kitab Nagri Special

وہ اسے کہہ کر اپنا چشمہ دوبارہ آنکھوں پہ چڑھا کر، ایک گہری نظر اس پہ ڈال کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ مژگان وہیں حیرت میں گھری کھڑی رہی۔ اس کا دل خوشیوں سے بھر رہا تھا۔ وہ اسے اپنانا چاہتا تھا اور سچ میں اپنانا چاہتا تھا۔ اس خیال نے ہی مژگان کے اندر بجلی سی بھر دی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ ہواؤں میں اُڑ رہی ہے۔ ایمان کالج سے آئی تو اسے بے وجہ مسکراتے ہوئے دیکھا۔ وہ آج ضرورت سے زیادہ خوش لگ رہی تھی یوں جیسے کوئی خزانہ ہاتھ لگا ہو۔ مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ایمان کو اس کا انداز کچھ مشکوک لگنے لگا۔

"آپی۔۔۔ وہ سامنے والی آنٹی کہہ رہی تھیں کہ آپ سے کوئی مرد ملنے آیا تھا۔۔۔ آپ کا کسی کے ساتھ افیئر تو نہیں ہے نا؟"

ایمان کا انداز انتہائی مشکوک تھا اور نظریں سوالیہ۔ مژگان نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔ اس کے مسکراتے ہونٹوں کو ایک دم بریک لگے تھے۔ وہ یہ بات تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ دو اکیلی لڑکیاں ہی تو تھیں اور جس علاقے میں وہ رہتی تھیں وہاں کوئی بھی بات کچھ بھی روپ لے سکتی تھی۔ سامنے والی آنٹی نے یقیناً یاور علی سکندر کو اندر آتے اور باہر جاتے دیکھا ہو گا۔ وہ ایمان کو اس کے پرپوزل کے بارے میں بتانے والی تھی لیکن اب وہ اس کا انداز دیکھ کر خود ہی الجھ گئی تھی کہ کہیں اس کی بہن اس کے بارے میں غلط نہ سوچے۔ اس نے صحیح موقع اور وقت دیکھ کر ایمان کو بتانے کا فیصلہ کیا اور اس وقت یہ بات ٹال گئی۔

"نہیں تو۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ یہاں پاس میں کسی کی گاڑی خراب ہو گئی تھی تو وہ قریبی ورکشاپ کا پوچھنے آیا تھا۔"

Kitab Nagri Special

اگر آنٹی نے یاور علی سکندر کو دیکھا تھا تو انھیں اس کی گاڑی بھی نظر آئی ہو گی۔ مژگان کو بروقت بہانہ سوجھ ہی گیا تھا۔ ایمان کے تاثرات ڈھیلے پڑے تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہونٹوں پہ مچلتی مسکراہٹ کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا کہ کہیں ایمان کو پھر سے شک نہ پڑ جائے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی خوشیاں شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں۔

مژگان کا دل اس خوشی کو پوری طرح محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ یاور علی سکندر سے شادی کرنے جا رہی تھی۔ جو ہر لڑکی کا خواب تھا، مژگان اس خواب کو پانے جا رہی تھی۔ سارا دن وہ خوش خوش سی ادھر ادھر ٹہلتی رہی۔ آج بھی مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔ ایمان کالج گئی ہوئی تھی اس لیے فی الحال اسے کھل کر مسکرانے کا موقع مل گیا تھا لیکن اب تھوڑی دیر میں ایمان گھر واپس آنے والی تھی اور اگر وہ اسے اس طرح گھر پہ دیکھ لیتی تو اس کو شک ہو جاتا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ پچھلی بار بھی جب وہ جاب چھوڑ کر آئی تھی تب بھی اس نے اپنی چھٹی کے بارے میں ایمان کو اس کی پاوں میں موچ کے بہانے سے ٹالا تھا لیکن اب اس کے پاس ایسا کوئی بہانہ نہیں تھا۔ وہ ایمان کے کالج سے آنے سے کچھ دیر قبل تیار ہو کر قریبی مارکیٹ آ گئی۔ دو گھنٹے بازار میں گھوم کر وہ گھر چلی جاتی اور اس سے کہہ دیتی کہ آج کام تھوڑا تھا اس لیے جلدی چھٹی مل گئی۔ ایک پرفیکٹ بہانہ سوجھ گیا تھا اسے۔ گھنٹہ ڈیڑھ یوں ہی گھومتے گھومتے گزر گئے۔ ایک عروسی کپڑوں کی دکان کے سامنے سے گزرتے گزرتے اس کی نگاہ ایک سرخ جوڑے پہ پڑی تو سامنے کا دھیان کم ہوا اور چلتے چلتے وہ ایک دم کسی سے ٹکرا گئی۔ مقابل نے اسے گرنے سے پہلے ہی اپنی بانہوں میں جکڑ لیا۔ وہ گرتے گرتے بچ گئی تھی، اس نے دل ہی دل میں

Kitab Nagri Special

شکر ادا کیا۔ پھر نظریں اٹھا کر تھامنے والے کو دیکھا تو اس کی آنکھیں عجیب سے احساس کے تحت پھیل گئیں اور سارا اطمنان ایک دم رفو ہوا۔ جب سے یاور نے اسے حارث ڈوگر کے سامنے جانے سے منع کیا تھا، اسے گڑبڑ کا احساس ہونے لگا تھا اور اس دن گھر پہ فائل پکڑاتے ہوئے اس کی ہاتھ تھامنے والی حرکت سے بھی وہ کچھ محتاط ہو گئی تھی۔ پہلے اسے لگا کہ شاید یاور اس کے لیے پوزیسیو ہو رہا ہے لیکن اس وقت اس کی شکل دیکھ کر مژگان کو اچھے سے سمجھ آ رہا تھا کہ یاور کیوں اسے منع کر رہا تھا۔ اب بھی وہ اسے جکڑے ہوئے پورا کا پورا مسکرا رہا تھا اور اسے کسی صورت بھی چھوڑنے کو تیار نہیں لگ رہا تھا۔ مژگان نے زبردستی اس سے اپنے آپ کو چھڑایا۔

"ارے آپ؟؟؟۔۔۔ بڑا اچھا لگا آپ کو دیکھ کر۔ اس رات آپ ایسی غائب ہوئیں۔ دوبارہ ملی ہی نہیں۔"

وہ یوں کہہ رہا تھا جیسے اس کی بہت گہری دوستی تھی مژگان سے اور اس نے ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا اس سے۔

"میں آپ سے کیوں ملتی؟" مژگان کو اس کا یوں فری ہونا بہت برا لگا تھا۔

"ارے۔۔۔ اب ایسے تو مت کرو۔ اس رات تم میرے گھر آئی تھی۔۔۔" وہ خباثت سے مسکراتا ہوا انجانے اس کے گھر آنے کا کیا مطلب نکال رہا تھا۔

"میں آپ کو فائل دینے آئی تھی۔ کسی وجہ سے لیٹ ہو گئی تھی۔" اب وہ اسے جو بھی صفائی دیتی مگر اسے تو کچھ اور ہی مطلب تھا۔

"اچھا چلو کوئی بات نہیں۔ میرے ساتھ چائے تو پیو گی نا؟"

وہ اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مژگان ایک دم پیچھے ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اپنی حد میں رہیے۔" اسے حارث ڈوگر کی یہ حرکت بہت بری لگی تھی۔ وہ مژگان کی بات سن کر ہنسا۔ پھر اس کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا۔ وہ ایک دم خوفزدہ ہو گئی۔

"ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے بُلبُل۔۔۔" وہ اس کو سر سے پاؤں تک گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "چیز بڑی زبردست ہو تم۔۔۔ چلو ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔ ایک رات کے منہ مانگے پیسے دوں گا۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھ کہ مژگان نے ایک زور دار تھپڑ اس کے گال پہ مارا اور اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا کر وہاں سے بھاگی۔ ارد گرد لوگوں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔ بے عزتی کے احساس کے تحت وہ غصے سے پیچ و تاب کھانے لگا۔

"اس کا حساب دو گی تم۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں تمھیں۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

مژگان کا دل زور زورے دھڑکنے لگا۔ کہاں وہ اتنی خوش تھی اور اب اس وقت اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔ وہ خوف کے مارے رونے لگی۔ اس کی ٹانگیں ابھی تک کانپ رہی تھیں۔ اس میں چلنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔ وہ جلدی جلدی ٹیکسی کروا کر گھر پہنچی۔ ایمان نے اسے اس طرح خوفزدہ دیکھا تو وہ بھی فکر مند ہو گئی۔

"کیا ہوا آپی۔ آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔"

"بابا یاد آ رہے ہیں۔۔۔" اس نے روتے روتے ایمان کو گلے لگایا تو ایمان کی آنکھیں بھی برسنے لگیں تھیں۔

Kitab Nagri Special

حارث ڈوگر ایک خطرناک آدمی تھا اور وہ صرف دو نازک لڑکیاں۔ مژگان کو لگا تھا کہ معاملہ آیا گیا ہو گیا ہو گا لیکن اس کے بعد مژگان کے فون پر دھمکی آمیز میسیجز آنے لگے تھے۔ کسی میں اسے اٹھانے کی دھمکی تھی اور کسی میں اغواء کرنے کی۔ وہ مزید خوفزدہ ہوتی جا رہی تھی۔ حارث ڈوگر ایک طاقتور اور امیر آدمی تھا۔ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اس ساری صورتِ حال سے اسے اب ایک ہی شخص بچا سکتا تھا اور وہ تھا یاور علی سکندر۔ مژگان ایک ہفتے بعد ہی اسے ہاں کہنے والی تھی لیکن اس افتاد پر وہ اب مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی۔ اگلے روز وہ سارا راستہ ورد کرتی ایۃ الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتی ہوئی آفس پہنچی تھی۔ ابھی بھی اس کا دل کانپ رہا تھا۔ آج اس کے پرپوزل کو تیسرا دن تھا۔ یاور علی سکندر کسی سائٹ پر گیا ہوا تھا۔ مژگان کا دل چاہا اسے فون کر لے لیکن اب وہ آفس آ ہی گئی تھی تو اس کا انتظار کر لیتی۔ کئی گھنٹے انتظار کے بعد بالآخر اسے وہ نظر آ ہی گیا۔ اسے دیکھتے ہی مژگان کا دل چھوٹے بچے کی طرح خوش ہوا اور آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔ وہ کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا اور دوسری جانب عامر کے ہاتھ میں پکڑی فائل پر کچھ لکھ رہا تھا۔ وہ کتنا مصروف رہتا تھا۔ ہر وقت کام میں مصروف۔ کیا وہ اس کی دنیا میں ایڈجسٹ ہو سکے گی؟ مژگان کے دماغ میں پھر سے بہت سی سوچیں جنم لینے لگی تھیں۔ یاور علی سکندر نے فون پہ بات کرتے کرتے مژگان کے ڈیسک پر اسے موجود دیکھا تو اس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ اسی طرح فون کان سے لگائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور مژگان کو آنکھوں کے اشارے سے اندر بلایا۔

وہ اٹھی اور اپنا لباس درست کرتی، چہرے کو نارمل کرتی، گہرے گہرے سانس لے کر اندر داخل ہوئی۔ اس نے مژگان کو اشارے سے بیٹھنے کا کہا تو وہ اس کے کرسی کے مقابل رکھی کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھ گئی۔ اس کے اور یاور کی کرسی کے درمیان بس ایک۔ میز حائل تھا۔ وہ اپنی کرسی کے پیچھے کھڑا کچھ دیر فون پر بات کرتا رہا

Kitab Nagri Special

لیکن نظریں مژگان پر جمائے رکھیں اور ہنوز ہلکا سا مسکراتا رہا۔ فون کاٹ کر وہ اس کے قریب آ گیا اور میز کے کونے پہ ٹک گیا۔

"مجھے لگا تھا تم پورا ایک ہفتہ ہی لگاؤ گی ہاں کہنے میں۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے بہت محظوظ ہو رہا ہو۔ اس کی مسکراہٹ کم کم دیکھنے کو ملتی تھی۔ ہر وقت وہ غصے میں یا تنے ہوئے چہرے کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ مژگان کو اس کے دونوں ہی روپ پسند تھے۔ وہ اسے چپ چاپ دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا؟ کہاں کھو گئیں؟"

اس نے مژگان کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ واپس ہوش میں آئی۔ اسے یاد آیا کہ وہ یہاں کیا بات کرنے آئی تھی۔

"وہ سر!۔۔۔ میں آپ سے کوئی اور بات کرنے آئی تھی۔۔" اس نے تمہید باندھی۔ یاور کے ماتھے پہ ہلکے سے بل پڑے۔

"پرپوزل کے علاوہ؟" مژگان نے سر ہلایا۔ وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

"سر وہ ایکچوئلی۔۔۔۔ آپ کے کلائنٹ۔۔ ڈوگر صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔۔ مجھے دھکا رہے ہیں۔۔"

"اس کی اتنی ہمت؟۔۔۔" یاور نے دانت یوں پیسے جیسے وہ حارث ڈوگر کو ہی دانتوں تلے کچل رہا ہو۔ مژگان کی بات سنتے ہی وہ مکمل غصے میں آ چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"سر وہ کل مجھے مارکیٹ میں ملے تھے۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تو میں نے انھیں تھپڑ مار دیا۔ اس کے بعد سے وہ مجھے طرح طرح کے عجیب وغریب دھمکیوں والے میسج کر رہے ہیں۔۔۔"

مژگان نے اپنا فون نکال کر اسے دکھایا اور جیسے جیسے وہ اسکرین کو دیکھتا جا رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ مزید سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"ہم ابھی نکاح کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ اس کا فون اپنی جیب میں رکھ کر ایک دم سے اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا باہر نکلا۔ اس کے آفس کے سارے اسٹاف نے دیکھا تھا کہ ان کا باس بہت غصے میں تھا اور اپنی پی اے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

۔۔۔

مژگان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کچھ اتنا اچانک کیسے ہو گیا۔ یاور علی سکندر نے چند ایک کالز کیں جس میں وہ کسی کو تیاری کرنے کی ہدایات دے رہا تھا اور کچھ دیر میں وہ وکیل کے سامنے موجود تھے۔ پہلے وہ اندر سے حارث ڈوگر کی دھمکیوں کی وجہ سے ڈری ہوئی تھی اور اب وہ نکاح نامے پہ سائن کرتے ہوئے ڈر رہی تھی۔ اپنے آپ کو کسی کے نام کرنا آسان نہیں ہوتا لیکن وہ اسکا من پسند تھا اس لیے اس نے سارے خدشات اور سوچوں کو ایک طرف کیا اور سائن کر دیئے۔ وہ ایک منٹ میں مژگان شفیع احمد سے مژگان یاور علی سکندر بن گئی تھی۔ نکاح کے کاغذات یاور نے اپنے پاس رکھے تھے۔ وہ اپنی گاڑی میں ہی مژگان کو گھر ڈراپ کرنے والا تھا لیکن مژگان نے اسے کہہ کر گھر سے کچھ دور گاڑی رکوائی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ پھر سے محلے کی کوئی

Kitab Nagri Special

عورت اس کے بارے میں الٹے سیدھے اندازے لگا کر ایمان کو بتائے۔ نکاح کے بعد دونوں میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ جب وہ اتر کر جانے لگی تب یاور نے اس سے اتنا کہا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ کسی کی اتنی ہمت نہیں کہ میری بیوی کو ہاتھ لگا سکے۔ اسے تو میں دیکھ لوں گا۔"

مژگان کے لبوں پہ ہلکی سی ممنونیت والی مسکراہٹ آئی تھی۔ جب تک وہ اپنے گھر کے اندر نہیں چلی گئی تھی، وہ وہیں گاڑی میں بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ ایک اطمنان سا ہو گیا تھا اسے۔ اب وہ اس کی تھی۔ اب مژگان کو اس سے کوئی الگ نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے حارث ڈوگر کے ساتھ کی ہوئی ڈیل کینسل کر دی تھی۔ اس ڈیل کے کینسل ہونے سے دونوں پارٹیز کو کافی نقصان ہوا تھا۔ لیکن یاور نے مژگان کے لیے یہ بھی کر دیا تھا۔ وہ ہر صورت میں اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتا تھا۔ وہ حارث ڈوگر کو یہ بات واضع کر دینا چاہتا تھا کہ مژگان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے ورنہ یاور علی سکندر اس کا حشر کر دے گا۔ یاور نے یہ سب ایسا پلان نہیں کیا تھا جیسا ہو گیا تھا۔ وہ اپنے مام ڈیڈ کو اس نکاح سے پہلے راضی کرنا چاہتا تھا، جو بالکل بھی آسان نہیں تھا۔ کیونکہ اس کے والدین میرال کو اپنی بہو مانتے تھے۔ سب کو پتا تھا میرال اس کی منگیتر ہی نہیں اس کی پھوپھو کی بیٹی اور سکندر گروپ آف کمپنیز کی آدھی جائیداد کی مالک ہے۔ اس کی مژگان سے شادی کے لیے شاید کوئی بھی نہ مانتا مگر اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ مژگان کے لیے پوری دنیا سے ٹکر لے چکا تھا۔ اسے اس بات کا اندازہ تھا کہ آگے کیا طوفان آنے والا تھا لیکن اتنا بڑا ہو گا، یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔

Kitab Nagri Special

۔۔۔

حارث ڈوگر اس کے آفس آیا تھا اور اس پہ کیس کر دیا تھا۔ ڈوبی ہوئی رقم کی بھرپائی اور ڈیل کینسل کرنے کا جرمانہ۔۔۔ دونوں اب سکندر گروپ آف کمپنیز کے کھاتے میں آ چکے تھے۔ شہباز علی سکندر کو معلوم ہوا تو انھیں یقین نہیں آیا کہ ان کا اتنا سمجھدار بیٹا ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے۔ انھوں نے فوراً سیٹ بک کروائی اور اگلی فلائٹ سے اپنی بیوی کے ساتھ واپس پاکستان آ گئے۔

"وہ ہمارا اکلائنٹ تھا یاور۔۔۔ تم نے ڈیل کیوں کینسل کی؟ مجھے کوئی خاص وجہ نظر نہیں آ رہی۔۔۔ تمھیں اندازہ بھی ہے کمپنی کو کتنا لاس ہوا ہے؟"

وہ اس پہ بازپرس کر رہے تھے۔ انھیں غصہ آ رہا تھا لیکن کنٹرول کر لیا۔

"ڈیڈ اتنی بڑی ایمپائر کو چند کروڑوں کے لاس سے فرق نہیں پڑے گا۔"

وہ یوں مطمئن تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ کمپنی یوں ہی نہیں کھڑی ہے۔ مارکٹ میں کتنا کمپیٹیشن ہے۔ کتنی مشکل سے پیسہ کمایا جاتا ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو ان کمپنیز میں کتنے امپلائیرز کام کرتے ہیں، ان کی سیلیریز جاتی ہیں انھی چند کروڑوں سے جس کی تمھیں زرا بھی پرواہ نہیں ہے۔"

وہ اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش تھے۔ انھیں ابھی تک سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یاور ایسی حماقت بھی کر سکتا ہے۔

Kitab Nagri Special

"مجھے بتاؤ کیا وجہ تھی کہ تم نے یہ ڈیل کینسل کی؟ جواب دو؟"

یاور کو لگا اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آج نہیں تو کل اسے ان کو بتانا ہی تھا اور اچھا ہوا کہ اب تو وہ نکاح ہی کر چکا تھا۔ اب وہ اسے روک بھی نہیں سکتے تھے۔

"وہ مژگان پہ بری نظر رکھ رہا تھا۔"

"ایک ایمپلائی کی خاطر تم کمپنی کی ساکھ کو داؤ پر لگا چکے ہو۔ دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمھارا؟"

اب کی بار وہ شدید غصہ میں آ گئے تھے۔ آواز بھی اونچی ہو گئی۔

"وہ صرف ایک ایمپلائی نہیں ہے ڈیڈ۔ بیوی ہے میری۔ اور ابھی تو میں نے صرف ڈیل کینسل کی ہے۔ ورنہ میں اسے جان سے مار دیتا۔"

شہباز اور رومانہ کو لگا انھوں نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا؟ کیا کہا تم نے؟"

"میں مژگان سے نکاح کر چکا ہوں۔ وہ میری بیوی ہے۔" اس نے پھر سے اپنے الفاظ دہرائے۔ اس کے لہجے میں شرمندگی یا خوف جیسا کوئی عنصر موجود نہیں تھا۔ وہ بہت اعتماد اور یقین سے کہہ رہا تھا۔

"ہوش میں تو ہو تم؟" شہباز علی دھاڑے۔

Kitab Nagri Special

"میرال سے تمھاری منگنی کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ اور اس سے تم شادی ٹالتے جا رہے ہو۔ اس کو کیا جواب دیں گے ہم؟" رومانہ کو الگ فکر ہوئی۔

"میری طرف سے یہ منگنی ختم سمجھیں۔ میں مژگان سے شادی کر چکا ہوں۔ میں ایک دو دن میں خود ہی آپ سے بات کرنے والا تھا اس بارے میں۔ لیکن اس ڈوگر کی وجہ سے مجھے پہلے ہی نکاح کرنا پڑا۔

"یہ لڑکا اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔۔ دیکھ رہی ہو اس کے تیور؟" وہ اب غصے اور افسوس سے رومانہ سے کہہ رہے تھے۔

"آخر کون ہے یہ لڑکی؟ ہمارے اسٹیٹس کی ہوتی تو عقل مانتی بھی۔۔۔ ایک ورکنگ کلاس امپلائی؟"

رومانہ نے یاور کو عجیب اور مایوس کن نظروں سے دیکھا۔

"میں محبت کرتا ہوں اس سے۔ شادی کی ہے۔ بزنس ڈیل نہیں، جو اس کا بینک بیلنس دیکھتا۔"

"پاگل ہو چکا ہے یہ۔ اسے کہو میری نظروں کے سامنے سے چلا جائے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ زور سے چلائے تھے۔ یاور خود ہی اٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔ کتنی ہی دیر وہ خالی سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسا ہی ری ایکشن ملے گا لیکن اسے دکھ ہوا تھا اپنے ماں باپ کے منہ سے ایسی باتیں سن کر۔ لیکن اس نے کب کسی کی بات پہ کان دھرے تھے۔ وہ تو اپنی من مانی کرتا تھا۔ مگر آج سے پہلے اسے کبھی اپنی فیملی کے خلاف نہیں جانا پڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

مژگان کو دھمکی آمیز میسیجز ملنا بند ہو گئے تھے۔اس نے سکون کا سانس لیا۔اس کا دل الگ ہی طرز میں دھڑ رہا تھا۔ ہر چیز خوبصورت لگ رہی تھی۔ماحول ایک دم خوشگوار سا ہو گیا تھا۔اس نے سوچا کہ وہ ایمان کو بتادے، لیکن کچھ سوچ کر رک گئی۔ ابھی نہیں۔پہلے وہ خود تو اچھی طرح انجوائے کر لے۔ اچھی طرح اس خوشی کو محسوس تو کر لے۔پتا نہیں ایمان یہ بات سن کر کیساری ایکٹ کرتی۔ ساری سوچوں کو اس نے پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ایک انوکھا سا احساس اسے سارے جسم۔میں سرایت کرتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ خود کو اس شخص کے نام کر چکی تھی جس سے اسے محبت ہو گئی تھی۔سارا دن یہی باتیں سوچتے سوچتے رات ہو گئی تھی لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔خوشی کے مارے سویا ہی نہیں جا رہا تھا۔ایمان اس سے کچھ فاصلے پر ہی سو رہی تھی۔ اچانک اس کا فون بجا۔اس نے تکیے کے پاس سے اپنا فون اٹھا کر دیکھا تو یاور کا نام اس کے فون کی اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔وہ فون سائلنٹ کر کے اٹھی تا کہ ایمان نہ جاگ جائے اور کمرے سے باہر آ گئی۔اس کی کال ریسیو کرتے ہوئے مژگان کا دل کتنا زور سے دھڑک رہا تھا۔ایک الوہی سی خوشی تھی جو اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو۔۔۔"

اس کی بھاری مردانہ آواز کان میں پڑی تو مژگان نے شرماتے ہوئے نچلا لب دانتوں میں دبا کر اپنے لہجے پر قابو رکھتے ہوئے جواب میں ہلکا سا "ہیلو" کہا۔

"آئی مِس یو۔۔۔"

Kitab Nagri Special

یاور کو اس وقت مژگان کی سب سے زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنی گاڑی ایک سڑک کے کنارے روک کر اس میں بیٹھا تھا۔ اس کا گھر جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس نے زندگی میں اپنے آپ کو اتنا بے بس پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ اس وقت مژگان کے کندھے پر سر رکھ کر سکون سے سونا چاہتا تھا۔ مژگان چپ رہی۔ یاور کے اس اقرار نے اسے ساتویں آسمان پر پہنچا دیا تھا۔ اس کی حالت سے بے خبر وہ خوشیوں کے اپنے جہان میں تھی۔

"کچھ کہو گی نہیں؟" اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے وہ خود ہی بول پڑا۔

"میں بھی سارا دن آپ کو یاد کرتی رہی۔۔" آہستہ سے بولتے ہوئے اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔ جواب میں اس کی ہنسی سنائی دی تھی۔

"سارا دن؟ واہ۔۔۔۔ لیکن ایک کال بھی نہیں کی تم نے؟" وہ شکوہ کر رہا تھا۔

"وہ۔۔۔ میں نے سوچا۔۔ آپ بزی ہوں گے اس لیے۔۔" وہ مصروف تو تھا لیکن اپنی مصروفیت کی نوعیت مژگان کو نہیں بتا سکتا تھا۔ اس نے جواب سے بچنے کے لیے بات ہی بدل دی۔

"دوبارہ کوئی کال یا میسیج تو نہیں آیا تمھیں؟"

"نہیں۔۔۔۔ تھینک یو۔۔۔" وہ ممنون ہوئی۔

"کس لیے؟"

"آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا۔۔۔"

Kitab Nagri Special

"احسان نہیں محبت کہتے ہیں اسے۔۔۔۔ لیکن پھر بھی اگر تمھیں احسان لگ رہا ہے تو تم آفس آکر اس کا بدلہ اتار سکتی ہو۔ کل آفس ضرور آنا۔۔۔ میں تمھیں ابھی سے مِس کرنے لگا ہوں۔"

آخری جملہ کہتے ہوئے اس کی آواز میں زمانوں کی تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا دل اس وقت اپنے والدین کے رویے سے دکھا ہوا تھا اور وہ مژگان کو دیکھ کر اپنی پریشانیاں بھولنا چاہتا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میں آجاؤں گی۔۔۔" وہ ہنسی تھی۔ مِس تو وہ بھی کرنے لگی تھی اسے۔۔۔ ابھی سے!

۔۔۔

میرال کا رو رو کر برا حال تھا۔ جب سے اسے پتا چلا کہ یاور نے کسی لڑکی سے نکاح کر لیا ہے اور اس سے منگنی توڑ دی ہے۔

"بس بیٹا بس کرو۔۔۔ دو دن کا شوق ہے پورا کر لینے دو۔ ویسے بھی وہ چھوٹے گھر کی لڑکی ہے ہمارے سرکل میں ایڈجسٹ نہیں ہو سکے گی۔ تم دیکھنا بس کچھ ہی دنوں میں یاور خود ہی اسے چھوڑ دے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وشمہ اسے تسلی دے رہی تھی لیکن اندر ہی اندر انھیں بہت غصہ آرہا تھا یاور پہ۔

"ماما! وہ مجھ سے منگنی کیسے توڑ سکتا ہے؟ میں محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔۔ اس کے بغیر مر جاؤں گی میں۔۔۔۔"

وہ اپنی ماں کے کندھے سے لگی روئے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو ریجیکٹ کرنے کی؟ شہباز کو حساب دینا پڑے گا اپنے بیٹے کی اس حرکت کا۔۔۔"

اسحاق آفندی بھی غصے میں بھرے بیٹھے تھے۔ ان سے اپنی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔

"میں نے پتا کروایا ہے اس لڑکی کا۔ یاور کی کمپنی میں ایک ملازم کام کرتا تھا جسے یاور نے فراڈ کے کیس میں خود جاب سے نکالا تھا۔ اسی کی بیٹی ہے۔"

وشمہ نے اپنے سورسز سے اس لڑکی کا پتہ کروالیا تھا۔ اس کے لیے مژگان کا بائیو ڈیٹا نکلوانا کونسا مشکل تھا۔

"تو وہ ایسے آدمی کی بیٹی سے شادی کیوں کرے گا؟"

اسحاق آفندی کو حیرت ہوئی۔

""بدلہ۔۔۔۔۔ میں اپنے بھتیجے کو جانتی ہوں۔۔ وہ بہت ضدی ہے۔ دھوکا پسند نہیں ہے اسے۔ بدلہ لے رہا ہو گا اور کیا؟"

"لیکن ماما بدلہ لینے کے اور بھی طریقے ہیں۔ اس نے نکاح کر لیا ہے اور اس نے کہا اسے محبت ہو گئی ہے اس لڑکی سے۔۔۔۔"

میرال نے روتے روتے کہا۔ رومانہ نے یہی بتایا تھا انھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہونہہ محبت۔۔۔۔ یہ دو دن کی ہوس کو محبت نہیں کہتے بیٹا۔۔۔۔ تم دیکھنا، جب اس کے سر سے بدلے کا بھوت اتر جائے گا تو خود ہی چھوڑ دے گا اسے۔۔۔"

وشمہ اپنی بیٹی کو تسلیاں دینے لگی تھیں۔ میرال نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"میں دکھاؤں گی اس لڑکی کو آئینہ۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ یاور اسے چھوڑے، وہ خود اس کی زندگی سے چلی جائے گی۔۔۔" اس نے دل میں سوچا۔

وہ جیسے سب کچھ پیروں تلے روندنے کا ارادہ کر بیٹھی تھی۔ کوئی یاور کو اس سے کیسے چھین سکتا تھا؟ یاور صرف میرال کا تھا۔

نکاح کے بعد سے وہ پہلی بار اس کے سامنے جا رہی تھی۔ ایک الگ ہی احساس تھا۔ کچھ اپنا اپنا سا۔ وہ اپنے ڈیسک پر بیٹھی تھی اور اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اسٹاف میں عجیب سی کھلبلی مچی تھی جیسے کچھ ہوا ہو۔ وہ ہر چیز سے انجان اپنی جگہ پر بیٹھی یاور کا انتظار کرنے لگی۔ وہ کسی میٹنگ کے سلسلے میں کہیں گیا ہوا تھا۔ اسے یہی بتایا گیا تھا۔ دو گھنٹوں کے انتظار کے بعد اسے وہ آتا ہوا دکھائی دیا۔ ڈیپ بلیو رنگ کے ارمانی سوٹ میں سلور ٹائی لگائے، بالوں کو بڑے سٹائل سے سیٹ کیے، ہاتھ میں ایمپوریو کی واچ پہنے، اور برانڈڈ مہنگے جوتے پہنے وہ اس کے سامنے آیا اور مسکراتے ہوئے اسے اشارے سے روم میں آنے کو کہا۔ وہ تو روز ہی ایسے تیار ہو کر آتا تھا لیکن مژگان کی نظریں آج کچھ زیادہ ہی نوٹس کر رہی تھیں۔ وہ جھجھکتی ہوئی ڈیسک سے ایک فائل اٹھا کر اندر داخل ہوئی۔ دروازہ بند کر کے وہ مڑی اور دو قدم چل کر اس کے پاس گئی تو یاور نے اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر بڑی لگاوٹ

Kitab Nagri Special

سے گلے سے لگالیا۔ وہ اس وقت صرف اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔ ایک ٹھنڈک سی پہنچی تھی دل کو، اس کے بے چین دل کو جیسے قرار آیا تھا۔

"آئی مِسڈ یو آلاٹ، سویٹ ہارٹ"

وہ شرمائی اور آہستہ سے اس سے الگ ہوئی۔ ابھی کل تک وہ صرف اس کا باس تھا اور ان کا رشتہ بدلے ایک رات ہی تو گزری تھی ابھی۔ تھوڑی جھجھک اور شرم کے مارے اس کے گال دہکنے لگے۔ نگاہیں خود بخود جھکی تھیں۔

"کیا کر رہے ہیں آپ، کوئی دیکھ لے گا۔"

اسے یہ فکر بھی ہوئی تھی کہ اگر کوئی اندر آگیا اور اسے باس کے ساتھ یوں دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔ یاور نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو رکھا اور اسے اپنے قریب کیا۔ وہ اسکی جھجھک محسوس کر رہا تھا۔ اس نے بہت پیار سے مژگان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے بالوں کی ایک لٹ اس کے کان کے پیچھے کی۔

"کوئی بنا اجازت کے اندر نہیں آئے گا اور اگر آیا بھی تو میں اسے لائیسنس دکھادوں گا، اجازت نامہ ہے میرے پاس۔۔۔ ویسے آج تم واقعی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو یا یہ صرف میری نظروں کا دھوکا ہے؟"

وہ شرارت سے اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔ وہ شرماتے ہوئے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ ایک دم سے دروازہ کھلا۔ دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا اور مژگان ایک دم سے یاور سے دور ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیا مینرز ہیں میرال؟ ناک کر کے آتے ہیں۔ "

یاور کے تیور ایک دم ہی بگڑے تھے۔ میرال اندر داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسے شدید جلن کا احساس ہوا تھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہاں رومینس چل رہا ہو گا۔۔۔ میرے ساتھ تو کبھی اتنا فرینک نہیں ہوئے تم؟"

وہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے جلے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔ مژگان شرمندگی اور الجھن سے یاور کو دیکھنے لگی۔

"اور تم ہو وہ دو ٹکے کی ملازمہ۔۔۔۔ فراڈ باپ کی بیٹی۔۔۔" مژگان ایک دم چونکی۔

"آپ میرے بابا کے بارے میں کچھ مت بولیں۔" مژگان کو اس کے بابا کا یوں نام لینا اچھا نہیں لگا۔

"اچھا؟۔۔۔۔۔۔ تم دوسروں کے منگیتر اڑاتی پھرو اور کوئی تمھیں کچھ بولے بھی نہیں؟ پہلے عاطر اور اب یاور۔۔۔۔"

"میرال نف۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور ضبط سے کھڑا کہہ رہا تھا۔ میرال نے طنزیہ انداز میں ہنکارا بھرا۔۔۔

"میں نے کسی کا کچھ نہیں چرایا سمجھیں آپ۔۔۔۔"

مژگان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ اس پہ گھٹیا الزام لگا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"جس سے تم ابھی چمٹ کر کھڑی تھی نا، میرا منگیتر ہے۔۔۔" مژگان کو ایک لمحے کے لیے اپنا دماغ چکراتا محسوس ہوا۔

"مژگان تم باہر جاؤ۔۔۔" یاور کو شدید گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے مژگان سے کہا تو مژگان نے باہر کی جانب قدم بڑھائے لیکن میرال نے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔

"کیوں باہر جائے؟ اسے بھی تو پتا چلے نا۔۔۔۔ جیسا باپ ویسی بیٹی۔۔۔" اس نے پھر مژگان کی آنکھوں میں گھور کر کہا۔

"آپ بار بار میرے بابا کا نام کیوں لے رہی ہیں؟ انھوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟"

مژگان کو اس کا یوں اس کے بابا کا نام لینا بہت برا لگ رہا تھا۔

"میرال بس کرو۔۔۔ تم سے میں آکر بات کرتا ہوں۔۔۔"

وہ مژگان کو کہتا ہوا میرال کا بازو پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

"تم سے بدلہ لینے کے لیے شادی کی ہے اس نے تم سے۔۔۔ جب اس کا دل بھر جائے گا تو تمھیں استعمال شدہ ٹشو کی طرح پھینک دے گا۔۔۔۔"

وہ جاتے جاتے بھی چلا رہی تھی۔ مژگان کو اس کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھیں۔ لیکن اندر کہیں ایک لفظ اس کے دماغ میں اٹک گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

بدلہ؟ کس بات کا بدلہ؟۔۔۔۔۔

اسے اچانک سے آفس میں ہوتی چہ مگوئیوں کا خیال آیا۔ صبح سے آفس میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ سب اسے عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ تو نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور اگر وہ لڑکی میرال سچ کہہ رہی تھی کہ وہ اس کی منگیتر ہے تو اس کا مطلب یاور نے اس سے جھوٹ بولا؟ اور وہ اس کے بابا کا نام کیوں لے رہی تھی؟ مژگان کا سر گھومنے لگا۔ ابھی تو ان کے نکاح کو چوبیس گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے تھے۔ اسے شروع سے لے کر اب تک یاور کا ہر رویہ یاد آنے لگا۔۔۔ وہ اس سے اتنی سختی سے پیش آتا تھا، پھر اچانک سے کیسے بدل گیا؟ کیا واقعی وہ اس سے بدلہ لے رہا تھا؟ مگر کس بات کا؟

۔۔۔

وہ میرال کا بازو پکڑ کر آفس بلڈنگ کی چھت پہ لے آیا تھا۔ یہاں کم از کم کسی کے سننے کا ڈر نہیں تھا۔

"یہ کیا کر رہی تھیں تم؟"

وہ غصے سے اس کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے بولا۔

"یہ سوال تو مجھے تم سے کرنا چاہیے یاور علی سکندر۔۔۔ منگنی مجھ سے اور نکاح کسی اور سے؟ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ دھوکا؟"

"میں نے کسی کے ساتھ کوئی دھوکا نہیں کیا۔ تمھارے پرپوزل کے لیے میں راضی نہیں تھا۔ مام اور ڈیڈ نے مجھے فورس کیا تھا۔ کیونکہ پھوپھو نے مام اور ڈیڈ کو فورس کیا تھا۔"

Kitab Nagri Special

"تمھیں کوئی فورس نہیں کر سکتا۔ تم یاور علی سکندر رہو۔"

یاور کی بے حسی پر میرال کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

"بالکل ٹھیک کہا تم نے۔ مجھے کوئی فورس نہیں کر سکتا۔ لیکن تمھیں شروع سے معلوم تھا کہ میں تم میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔ ہماری منگنی ایک بزنس ڈیل تھی۔۔۔اس سکندر گروپ آف کمپنیز کا مرجر قائم رکھنے کے لیے۔"

"تو تم منع کر دیتے۔" وہ رونے والی تھی۔ سچ سننا بھی ہر ایک کے بس میں نہیں ہوتا۔

"اس وقت مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی۔ لیکن تمھیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ میں کبھی تم میں انٹرسٹڈ تھا ہی نہیں۔ اس شادی سے بھی تمھیں بہت خوشیاں نہیں ملنے والی تھیں۔ اب کس بات کا رونا رو رہی ہو؟"

وہ اسے حقیقت بتا رہا تھا جس سے وہ جنتے بوجھتے ہوئے بھی کب سے نظریں چرا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم بہت ظالم ہو یاور علی سکندر۔ جس طرح تم نے میرا دل توڑا ہے، تمھارا بھی ایسے ہی ٹوٹے گا۔ جب اسے اس کے باپ کی اصلیت پتا چلے گی تو وہ خود تمھیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔ تم اس سے ایسی کوئی بات نہیں کرو گی۔" اس نے وارننگ دی۔ وہ مزید طیش میں آ گیا تھا۔

"کس کس کا منہ بند کرواؤ گے؟ پوری دنیا جانتی ہے کہ میرال آفندی یاور علی سکندر کی منگیتر ہے۔ جب یہ بات میڈیا کو پتا چلے گی تو تمھیں کیا لگتا ہے؟ سچائی سامنے نہیں آئے گی؟ ویٹ اینڈ سی۔۔۔"

Kitab Nagri Special

وہ بھیگی ہوئی آواز میں اسے کہہ کر چلی گئی اور یاور علی سکندر آندھیوں کی زد میں آگیا تھا۔ میڈیا والے تو اچھے بھلے آدمی کا جینا حرام کر دیتے تھے۔ وہ یہ بات کب تک مژگان سے چھپا سکتا تھا۔ اسے بے اختیار عادل وارثی کی بات یاد آئی تھی۔ وہ حقیقی معنوں میں پریشان ہوا تھا۔ اگر وہ مژگان کو نہیں بتائے گا اور اسے کہیں اور سے پتا چلا تو اس کا دل ہی نہیں بھروسہ بھی ٹوٹے گا۔ اسے خود ہی طریقے سے مژگان کو ساری بات بتا دینی چاہیے۔ کم از کم اس طرح نقصان تو کم ہی ہو گا۔ وہ بزنس مین تھا، نفع اور نقصان سوچ کر فیصلہ کر چکا تھا۔ جب دونوں صورتوں میں نقصان ہی ہو، تو کم نقصان والا راستہ چُنتے ہیں۔

اس لڑکی کی باتیں مژگان کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔ یاور اس سے کس بات کا بدلہ لے گا؟ اس نے کیا کیا تھا؟ لیکن بہت سوچنے کے بعد بھی اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔ بابا کے ہارٹ اٹیک سے پہلے تک تو وہ اسے جانتی بھی نہیں تھی۔ ایسا کیا تھا جو اسے معلوم نہیں تھا؟ وہ پریشان سی اس کے آفس سے نکلی اور پیدل ہی سڑک کے کنارے چلنے لگی۔ انھی سوچوں میں گم چلتی جا رہی تھی کہ ایک کار اس کے پاس آکر رکی۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی، دو نقاب پوش آدمی اس کار سے نکلے اور اس کے منہ پہ کپڑا رکھ کر بے ہوش کر کے اسے کار میں ڈال کر لے گئے۔ اس کے بعد اسے کوئی ہوش نہیں رہا۔ کار میں موجود آدمیوں نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اور اس کے بعد انھوں نے اپنے مالک کو فون لگایا۔

"لڑکی اٹھالی ہے۔"

Kitab Nagri Special

بس اتنی سی بات کر کے اگلی ہدایات سن کر انھوں نے فون بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد مژگان کا فون بجا۔ وہ آدمی پہلے تو حیران ہوئے۔ ان میں سے تو کسی کا فون نہیں بج رہا تھا۔ پھر جیسے خیال آیا تو مژگان کا پرس کھولا۔ موبائل فون مل گیا تھا۔ انھوں نے کال کاٹی اور فون آف کر کے باہر پھینک دیا تا کہ کوئی انھیں ٹریس بھی نہ کر سکے۔

۔۔۔

یاور میرال کے جانے کے کچھ دیر بعد نیچے آیا تو مژگان نہ تو اپنے ڈیسک پہ تھی اور نہ ہی اس کے روم میں۔ اس نے زور سے میز پر مکا مارا۔ ابھی تو اس نے مژگان سے ڈھنگ سے دو گھڑی بات بھی نہیں کی تھی، اور یہ سب ہو گیا تھا۔ مصیبتوں پہ مصیبتیں آ رہی تھیں۔ یاور نے اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے مژگان کا نمبر ملایا۔ وہ یقیناً اس پہ غصہ ہو گی کہ اس نے منگنی والی بات کیوں چھپائی تھی۔ بتانا اتنا ضروری بھی نہیں تھا لیکن وہ تو غصہ ہو گی نا۔ اس کے فون پہ بیل جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔ فون بج کر بند ہو گیا۔ یاور نے دوبارہ ڈائل کیا۔ اب کی بار فون کاٹ دیا گیا۔ اور اس کے بعد اس نے جتنی بار بھی ٹرائی کیا، اس کا نمبر بند ملا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ مژگان اس پہ شدید غصہ ہو گی جبھی فون آف کر دیا۔ اس نے سوچا ابھی وہ غصے میں ہو گی اس کی بات نہیں سنے گی، جب غصہ ٹھنڈا ہو گا تو خود ہی اس سے کال کر کے وضاحت مانگ لے گی۔ وہ پورا دن بار بار فون کی سکرین کو دیکھتا کہ شاید کوئی میسیج آ جائے۔ ہر کال یا میسیج اور نوٹیفکیشن کی رنگ پر مژگان کی کال کا گمان ہوتا اور ہر بار کسی اور کا نمبر دیکھ کر اسے مایوسی ہوتی تھی۔ سارا دن اسی طرح گزر گیا۔ رات بھی ہو گئی۔ وہ بستر پہ کروٹیں بدلتا رہا۔ کتنی بار اس نے مژگان کو اپنی باہوں میں تصور کیا۔ لیکن وہ اس کے پاس نہیں تھی۔ وہ رات گزرنے کا بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔ صبح ہو گی تو اس کا غصہ اتر جائے گا، یہی سوچ کر وہ صبر کے گھونٹ پیتا رہا۔ رات بھی گزر گئی اور

Kitab Nagri Special

صبح ہو گ ئی۔ وہ تیار ہو کر آفس پہنچا۔ مژگان آفس بھی نہیں آئی تھی۔ اس نے دوبارہ اس کا نمبر ڈائل کیا۔ ابھی بھی بند جا رہا تھا۔ اس نے میٹینگ کینسل کروائی اور اس کے گھر پہنچا۔ ہزاروں بار بیل بجانے پر بھی کوئی نہیں نکلا۔ شاید وہ گھر پہ نہیں تھی۔ یہ سوچ کر وہ واپس آفس آگیا۔ اس کا دل اسے پریشان کرنے لگا تھا۔ وہ اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی یہاں تک تو بات سمجھ آ رہی تھی لیکن وہ اپنے گھر پہ بھی نہیں تھی یہ بات یاور کو مزید بے چین کرنے لگی تھی۔ صبح نو بجے وہ کہاں جا سکتی تھی۔ نجانے کیوں یاور کو کسی انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔ مژگان کل فون کل سے بند تھا۔ کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا اس کے ساتھ؟ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی اس نے فوراً سے اپنا کوٹ اٹھایا اور گاڑی میں آگیا۔ انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے اس نے کسی کا نمبر بھی ڈائل کیا۔

"میری بیوی مِسنگ ہے کل سے۔ مجھے اس کو ڈھونڈنا ہے۔"

اور اس کے بعد ایک انویسٹیگیٹر کی مدد سے اسے جو جو حقائق ملے تھے، اس کے طیش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے گاڑی ایک سڑک کے پاس روکی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص اس کی کار میں آکر بیٹھا۔

"میری اطلاعات کے مطابق وہ آپ کے آفس سے نکلی تھیں اور تھوڑا دور پیدل چل کر گئی تھیں۔ کچھ لوگوں سے میں نے پوچھا تو انھوں نے کنفرم کر دیا۔ لیکن اس سے اگلے انٹر سیکشن سے آگے انھیں کسی نے نہیں دیکھا۔ اس ایریا میں ایک موبائل فون رپورٹ ہوا ہے اور وہ کچھ اس طرح دِکھتا ہے۔۔۔"

اس نے اپنا ٹیب آگے کر کے اس فون کی تصویر دکھائی۔ وہ کچھ مسخ شدہ تھا لیکن مژگان کے ہی فون جیسا تھا۔

"یہی ہے۔۔۔" یاور نے فوراً پہچان لیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تو پھر میرے خیال میں آپ کی وائف کو کسی نے کِڈنیپ کیا ہے۔ اور فون یہاں پھینک دیا۔ جب آپ نے انھیں کال کی تھی اور بیل جارہی تھی، اس وقت وہ کڈنیپ ہو چکی تھیں۔ کنفرم۔۔۔"

یاور کو اتنا طیش شاید زندگی میں کبھی نہیں آیا ہو گا۔ اس نے زور سے اسٹ ئیرنگ پر ہاتھ مارا۔ غصے کے مارے اس کے بازو کی رگیں تک ابھر آئی تھیں۔

"کس کی اتنی ہمت، یاور علی سکندر کی بیوی کو کِڈنیپ کر سکے۔۔۔ آئی ول کِل ہم۔۔۔۔"

اس نے اتنی سختی سے ہونٹ اور مٹھیاں بھینچیں کہ اس کی کنپٹیوں کی نسیں ابھر کر نظر آنے لگیں۔ سب سے پہلا شک اسے حارث ڈوگر پہ ہوا تھا اور اس کے بعد بغیر کچھ سوچے وہ سیدھا اس کے گھر گیا۔

"میں نے کہا تھا اس سے دور رہنا، بیوی ہے وہ میری کمینے۔۔۔۔۔۔ کہاں لے کر گیا ہے اسے؟۔۔۔۔ بول۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور نے اس کا گریبان پکڑ لیا تھا۔ حارث ڈوگر اپنا گریبان چھڑواتا ہوا پیچھے ہوا۔ یاور کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

"میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں کہ کسی اور کی بیوی پر نظر رکھوں۔ تم نے میرا نقصان بھر دیا، میرا اب اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔"

حارث اس کی خون آشام آنکھوں اور سرخ چہرے والے تیوروں سے ڈر رہا تھا۔

"اگر اس میں تمھارا ہاتھ ہوا، تو تمھاری لاش اس گھر کے سب سے اونچے پِلر پہ لٹکے گی، یاد رکھنا۔"

Kitab Nagri Special

وہ اسے دھمکی دیتا ہوا تن فن کرتا وہاں سے نکلا۔ گاڑی میں بیٹھ کر اسے خیال آیا کہ اگر حارث ڈوگر نہیں تو پھر کون ہو سکتا ہے۔۔۔

میرال؟

لیکن وہ تو خود اس کے ساتھ تھی۔۔۔ پھر؟

اور اس کے بعد جس پہ یاور کا شک گیا، اس کے غصے کا ایک الگ ہی عالم تھا۔

ایمان کے کالج میں فنکشن تھا۔ وقت کا پتا ہی نہیں چلا اور وین والے کو جو وقت دے رکھا تھا، اسے گزرے بھی آدھا گھنٹہ ہو گیا۔ اسے ایک دم فکر ہوئی۔ اس وقت تو ٹیکسی جتنے پیسے بھی نہیں تھے اس کے پاس۔ پیسے وہ اپنی دوست سے بھی لے سکتی تھی مگر کبھی اکیلی ٹیکسی میں کہیں گئی نہیں تھی۔ اسے بہت پریشانی ہو رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ مژگان کو کال کر کے کہہ دے کہ وہ اسے لینے آجائے لیکن اس کا فون نہیں مل رہا تھا۔ اس کی ایک دوست کا گھر کالج کے پاس ہی تھا۔ اس نے ایمان کو اپنے گھر ساتھ چلنے کا کہہ دیا۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو ایمان اس کے ساتھ ہی چلی گئی۔ اس نے وقفے وقفے سے مژگان کو کئی مرتبہ کال کی مگر اس کا نمبر ہی بند جا رہا تھا۔ ایمان کی دوست نے اس سے کہہ دیا کہ آج رات وہ اس کے گھر ہی رک جائے اور کل اسی کے ساتھ کالج چلی جائے۔ وہاں سے پھر گھر۔ ایمان کو مجبوراً وہیں رکنا پڑا۔ ساتھ ساتھ اسے یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ مژگان اس کے لیے فکر مند ہو گی لیکن ایک رات کی ہی تو بات تھی۔

مژگان کو ہوش آیا تو اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس کا ذہن بیدار ہوا تو اسے آہستہ آہستہ یہ بھی یاد آ گیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار نظریں گھمائیں تو وہ ایک پُر آسائش کمرے میں موجود تھی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی کا بیڈ روم ہو۔ خود وہ جہاز سائز بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ اس نے ایک دم سے نظر دوڑا کر دیوار پہ نصب گھڑی کی طرف دیکھا تو شام کے سات بجنے والے تھے۔ وہ صبح گیارہ بجے سے بے ہوش تھی۔ شاید پچھلے دنوں خوشی کے مارے جو نیند نہ آنے کے باعث وہ جاگتی رہی تھی، اس دوا کے اثر کی وجہ سے وہ زیادہ دیر ہی سوتی رہی۔ اس نے ایک دم بیڈ سے اٹھ کر چھلانگ لگائی اور دروازے کے پاس پہنچی۔ اسے ایمان کا خیال آ رہا تھا۔ وہ گھر پہ اکیلی اس کا انتظار کر رہی ہو گی اور اس کا فون بھی اس کے پاس نہیں تھا نہ ہی اس کا پرس۔ یقیناً اغوا کاروں نے اس سے وہ لے لیا ہو گا۔ وہ دروازے پر پہنچ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ اتنا تو اسے بھی معلوم تھا کہ دروازہ لاک ہی ہو گا لیکن جانے کس احساس کے تحت اس نے پھر بھی کھولنے کی پوری کوشش کی تھی۔ کئی بار ناب گھمانے اور لاک سے الجھنے کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلا۔ بالآخر اس نے دروازہ ہی پیٹنا شروع کر دیا۔

"کوئی ہے؟۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔۔ مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ کوئی سن رہا ہے؟۔۔۔۔"

Kitab Nagri Special

اس کے زور زور سے چلّانے اور دروازہ پیٹنے کی وجہ سے گارڈز کو پتا چل گیا تھا کہ وہ جاگ گئی ہے۔ انھوں نے کال کر کے اپنے مالک کو اطلاع دی اور اگلی ہدایات لے کر فون بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک عورت اس کے لیے ٹرے میں کھانا رکھ کر لے آئی۔ کھانا گھر کا بنا ہوا لگ رہا تھا اور خوشبو بہت ہی عمدہ تھی۔ اسے بھوک لگ رہی تھی لیکن وہ قید میں تھی۔ اور کیا معلوم کھانے میں کچھ ملا ہوا ہو۔ اس نے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ وہ عورت گھریلو ملازمہ لگ رہی تھی جو کھانا رکھ کر گئی تھی۔ ملازمہ نکلی تو مژگان نے بھی بھاگنے کی کوشش کی مگر دو ہٹے کٹے گارڈز اس کے سامنے آ گئے۔ وہ شکل سے ایسے خوفناک لگ رہے تھے کہ مژگان خود ہی ڈر کر واپس اندر چلی گئی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے بے اختیار رونا آنے لگا تھا۔ کیسی قسمت تھی۔۔۔ جب سے اس کے بابا گئے تھے، اس کی زندگی مشکلات سے گھِر گئی تھی۔ ان کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی مشکل نہیں آئی تھی۔ کیا وہ بھی اسی طرح سب مشکلیں اپنے اوپر سہہ کر، دروازے سے باہر اپنے آنسو صاف کر کے، چہرے پہ مسکراہٹ سجا کر اندر آتے ہوں گے؟ مژگان نے کبھی اپنے بابا کو پریشان یا اداس نہیں دیکھا تھا۔ جب انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا اس وقت بھی وہ مسکرا رہے تھے۔ کیا وہ اس سے اپنے دکھ چھپا رہے تھے؟ مژگان روتے روتے اپنے بابا کو یاد کرنے لگی۔ اسے ساتھ میں ایمان کی فکر بھی ہونے لگی تھی۔ پتا نہیں گھر پہ اکیلی کیسے رہ رہی ہو گی؟ پتا نہیں اس نے کھانا بھی کھایا ہو گا یا نہیں؟

Kitab Nagri Special

یاور بہت تیز رفتار سے ڈرائیو کر کے آیا تھا اور آتے ساتھ ہی وہ اندر کو دوڑا۔ اس نے ایک کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولا تو شہباز علی سکندر اپنی ایزی چیئر پر بیٹھے اپنے کمرے میں دیوار پہ نصب اسکرین پر کوئی سیاسی ٹاک شو دیکھ رہے تھے۔ یاور کو اس طرح غصے میں آتا دیکھا تو ایک نظر اس پر ڈال کر دوبارہ اسکرین پر دیکھنے لگے۔

"ڈیڈ۔۔۔ مژگان کہاں ہے؟"

اس کی غصہ ضبط کرنے والی آواز سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ صرف ان کے باپ ہونے کا لحاظ کر رہا تھا۔

"کون مژگان؟" انھوں نے نا سمجھی کے عالم میں پوچھا۔

"آپ کی بہو۔۔۔"

"وہ لڑکی اس خاندان کی بہو بننے کے قابل نہیں ہے۔" شہباز علی سکندر ایک دم غصے میں آئے۔

"کہاں رکھا ہے آپ نے اسے؟" اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔

"جہاں بھی ہے تمھیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ اگلے مہینے تمھاری میرال سے شادی ہے۔ اگر اس لڑکی کی زندگی چاہتے ہو تو تم چپ چاپ یہ شادی کرو گے۔"

شہباز علی سکندر نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔ وہ وہیں کھڑا غصے میں مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔

"وہ میری بیوی ہے ڈیڈ۔ اگر اسے ایک خراش بھی آئی تو میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔"

آخری بات کہتے ہوئے وہ اتنی زور سے چلّایا تھا کہ گھر کے سارے ملازم بھی کانپ اٹھے۔

Kitab Nagri Special

وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا اور گاڑی میں بیٹھ کر دوبارہ سے فل سپیڈ میں ڈرائیو کرنے لگا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ اسے کہاں ڈھونڈے؟ اس کے باپ نے اس کی بیوی کو اس سے دور کرنے کے لیے اغواء کروایا تھا تو کہاں رکھا ہو گا اسے؟ اسے اتنا تو معلوم تھا کہ وہ اسے کوئی جسمانی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ اس کی سوچوں کے گھوڑے دوڑتے دوڑتے اچانک ایک جگہ آ کر رکے تھے۔ اس نے گاڑی کی اسپیڈ مزید تیز کر دی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

وہ کافی دیر سوتی رہی تھی۔ اب مزید نہیں سو سکتی تھی۔ لیٹی بھی تو نیند نہیں آرہی تھی۔ جب سے جاگی تھی روئے جارہی تھی۔ اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ کھانا وہیں پڑا پڑا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ آخر کون اسے اغواء کر سکتا تھا؟ اور کیوں؟ اگر یہ حارث ڈوگر کا کام تھا تو اب تک وہ اس کے سامنے آچکا ہوتا۔ اسے بارہ گھنٹے ہو چکے تھے یوں غائب ہوئے۔ اس ساری کشمکش میں اسے یاور کا بھی خیال آرہا تھا۔ اسے تو معلوم بھی نہیں ہو گا کہ وہ اغواء ہو چکی ہے۔ اور اگر معلوم ہو گیا تو کیا وہ اسے پھر بھی اپنی بیوی تسلیم کرے گا؟ کیا وہ ایک اغواء شدہ لڑکی پہ اعتبار کرے گا؟ وہ اس وقت منفی سوچوں کی سب سے اونچی چوٹی پہ تھی۔ ہر قسم کا برا نتیجہ وہ سوچ چکی تھی۔ انھی سوچوں میں گُم بیٹھی تھی جب دروازہ کھلا اور ایک سجی سنوری طرح دار عورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے باہر کھڑی ملازمہ کو اشارہ کیا اور دروازہ پھر سے بند ہو گیا۔

"کون ہیں آپ اور مجھے یہاں کیوں قید کیا ہوا ہے؟"

مژگان نے بڑے مشکوک انداز میں اس عورت کو دیکھا۔ وہ اسے جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس عورت نے بڑے غور سے مژگان کو سر سے پیر تک دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر ایک نرم سی مسکراہٹ آ گئی۔

"ہم تمھارے خیر خواہ ہی ہیں۔ تمھیں اصلیت بتانا چاہتے ہیں۔ یاور نے تم سے صرف بدلہ لینے کے لیے شادی کی ہے۔"

"کس چیز کا بدلہ؟ میں نے تو ان کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کیا۔" مژگان کو اس کی بات سمجھ نہی آئی۔

"وہ تم سے تمھارے باپ کا بدلہ لے رہا ہے۔" اس عورت نے کہا تو مژگان کو ایک دم اس آفس والی لڑکی کی بات یاد آئی۔ وہ بھی تو کچھ ایسا ہی بول رہی تھی۔

"میرے بابا نے کیا کیا ہے؟ وہ کسی کے ساتھ برا نہیں کر سکتے۔۔۔" مژگان بے یقینی سے نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میری بات کا یقین نہیں ہے تو خود یاور سے پوچھ لینا۔ اس نے تمھارے بابا کو جاب سے کیوں نکالا تھا؟"

مژگان نے پریشان سی ہو کر اسے دیکھا۔ وہ عورت ایسی بات کیوں کہہ رہی تھی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بابا کو کسی نے جاب سے نہیں نکالا تھا انھیں ہارٹ اٹیک۔۔۔۔۔"

مژگان کے ذہن میں ایک دم جھماکا سا ہوا۔ اٹیک سے دو دن پہلے اس کے بابا گھر پہ تھے۔ اس کی ڈگری کمپلیٹ ہو چکی تھی اس لیے وہ یونیورسٹی نہیں جاتی تھی۔ اس نے بابا کو گھر پہ دیکھا تو پوچھ لیا اور جواب میں انھوں نے کہا تھا کہ بس آج کل کام نہیں ہے آفس میں۔ اور اس نے مان بھی لیا تھا۔ تو کیا وہ اس سے چھپا رہے تھے؟ اور اٹیک سے کچھ دیر پہلے وہ دروازے پر آئے ڈاکیہ سے کوئی کاغذ لے کر اندر گئے تھے۔ کیا وہ اس کاغذ کو چھپانے گئے

Kitab Nagri Special

تھے جوان کی موت کی وجہ تھا؟ وہ کاغذ رکھ کر کمرے سے باہر آئے ہی تھے اور انھیں اٹیک آ گیا۔ تو کیا وہ سب اتفاق نہیں تھا؟ کیا اس کے بابا کو واقعی جاب سے نکالا گیا تھا؟ مگر کیوں؟

"وہ بابا کو کیوں نکالیں گے؟" اسے اپنی آواز کسی گہری کھائی سے ابھرتی محسوس ہو رہی تھی۔

"کیونکہ بیٹا آپ کے بابا نے دو کڑوڑ روپے کا غبن کی تھا۔۔۔"

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔ میرے بابا ایسے نہیں ہیں۔۔" وہ ایک دم چلائی تھی۔ ساتھ ہی اس نے رونا بھی شروع کر دیا۔۔۔

"اگر یقین نہیں آ رہا تو یاور سے خود ہی پوچھ لینا وہ تمھیں ثبوتوں کے ساتھ بتا دے گا۔ لیکن وہ تم سے بدلہ لے رہا ہے۔ اسے اچھے سے جانتی ہوں میں۔ بہت ہی ضدی ہے۔ ایک بار ضد لگا لے تو چھوڑتا نہیں۔ لیکن میں تمھیں ایک مخلصانہ مشورہ دوں گی۔ اپنی بہن کے ساتھ چپ چاپ کہیں دور چلی جاؤ۔ یاور کی اگلے مہینے اس کی منگیتر کے ساتھ شادی ہے۔ وہ تمھیں ویسے بھی بھول ہی جائے گا۔ اس لیے بہتر ہو گا اس کا سامنا کیے بغیر نکل جاؤ ورنہ وہ تمھاری بوٹیاں نوچ نوچ کر بھوکے کتوں کے آگے ڈال دے گا۔ سمجھ رہی ہو نا میری بات؟"

اس عورت نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا اور کمرے کو ناک کیا۔ کلک کی آواز آئی تو دروازہ کھل گیا۔ وہ باہر جانے لگیں تو ایک لمحے کو رک کر پیچھے مڑ دیکھا۔

"جب اپنا ذہن بنا لو تو مجھے بتا دینا۔ میں تم دونوں کو بحفاظت اس کی پہنچ سے دور بھیج دوں گی۔ ورنہ نہ تم بچو گی نہ تمھاری بہن۔"

Kitab Nagri Special

کہہ کر وہ چلی گئیں اور دروازہ پھر سے لاک ہو گیا۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کے بابا ایسا کچھ کر سکتے ہیں؟ انھوں نے ساری زندگی اسے حلال ہی کھلایا تھا اور حلال کا ہی درس دیا۔ وہ اتنی بڑی رقم نہیں چرا سکتے تھے۔ ان پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ مژگان کو پکا یقین تھا کہ اس کے بابا کو پھنسایا گیا ہے۔ اور پھر اسے یاور کا اپنے ساتھ وہ رویہ یاد آگیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے بابا ہاسپٹل میں ہیں اور پھر بھی اس سے اتنا کام کرواتا تھا، چھٹی بھی دیر سے دیتا تھا اور جو بے عزتی کرتا تھا وہ الگ۔۔۔ وہ ساری کڑیاں ملانے لگی تو اسے اس عورت کی بات پہ یقین ہونے لگا تھا۔ وہ ایک دم سے اتنا اچھا کیسے ہو سکتا تھا؟ اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ کتنی بے وقوف نکلی، فوراً شادی کے لیے مان بھی گئی۔ کیا معلوم اس حارث ڈوگر کو بھی اسی نے اس کے پیچھے لگایا ہو تاکہ وہ اسے ڈرائے اور مژگان فوراً اس سے نکاح کر لے۔ وہ زور زور سے رونے لگی۔ اس نے سچ میں دل دے دیا تھا اس مغرور انسان کو۔ اس کی ہر جھڑکی سنی تھی صرف اس سے محبت کی خاطر۔ عاطر کی ڈبل سیلیری والی آفر کے باوجود وہ نہیں گئی کیونکہ پھر وہ اسے روزانہ کیسے دیکھتی؟ اور وہ؟ اس سے بدلہ لینے کے لیے شادی کی اور اب اپنی منگیتر سے شادی کر رہا ہے۔۔۔ اس کی کیا حیثیت تھی؟ بہتری اسی میں تھی کہ وہ ایمان کو لے کر چپ چاپ کہیں چلی جاتی۔ اس کی پہنچ سے بہت دور۔ ورنہ وہ ایمان کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔ مژگان بے بسی سے زار و قطار رونے لگی تھی۔

یاور اپنی گاڑی سے نکلا اور اتنے غصے میں وہ اندر کی جانب بڑھا کہ کسی نے اتنے غصے میں اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ تن فن کرتا ہوا اندر داخل ہونے لگا تو گارڈز نے اسے دروازے پہ ہی روک لیا۔

Kitab Nagri Special

"شہباز صاحب نے کسی کو بھی اندر جانے سے منع کیا ہے۔"

گارڈ نے اسے روکتے ہوئے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو وہ مٹھیاں بھینچتا ہوا طنزیہ سا مسکرایا۔

"مطلب وہ یہیں ہے۔ سامنے سے ہٹو۔"

گارڈ ہنوز راستہ روکے کھڑے رہے تو اس نے ایک گارڈ کو مکا مارا اور دوسرے کو دھکا دیا اور خود تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ گارڈز اس کے پیچھے بھاگے تھے۔ وہ سیدھا اندر آیا اور باری باری ہر کمرے کو کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ آخری والی کمرے کے سامنے دو ملازمائیں پہرہ دے رہی تھیں۔ وہ سیدھا اس کمرے کی طرف بڑھا تو گارڈز پھر اس کے سامنے تن کر کھڑے ہو گئے۔

"ہمیں اجازت نہیں ہے۔ آپ ہماری مجبوری کو سمجھیں۔"

وہ اس سے معذرت خواہانہ انداز میں کہہ رہے تھے لیکن ارادہ بالکل ایسا تھا کہ مرتے مر جائیں گے مگر سامنے سے نہیں ہٹیں گے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری بیوی ہے اندر۔ اگر تم سامنے سے نہیں ہٹے تو میں تم سب کے خاندان ختم کروا دوں گا سمجھے؟"

مژگان اندر رو رہی تھی جب اس نے باہر یاور کی دھمکی آمیز آواز سنی۔ وہ ڈر گئی تھی۔ کیا یاور علی سکندر واقعی اتنا خطرناک تھا؟ اسے ایک دم خوف سا آیا تھا۔ گارڈز نے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارہ کیا پھر سامنے سے ہٹ گئے۔ اس نے ایک ملازمہ کے ہاتھ سے چابی لی اور لاک کھولا تو وہ سامنے فرش پر بیڈ کی پائنتی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی گھٹنوں کے گرد بازو باندھے روئے جا رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر یاور

Kitab Nagri Special

کو دیکھا تو ایک دم خوفزدہ سی ہو گئی۔ مژگان کو اس حال میں دیکھ کر یاور کا دل بری طرح کٹا تھا۔ وہ ایک دم اس کے پاس آیا اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تو اسے کچھ سکون کا سانس آیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے مژگان پورا زور لگا کر اس سے الگ ہوئی۔

"جھوٹے۔۔۔۔ دھوکے باز۔۔۔ مکار۔۔۔" وہ جنونی سی لگ رہی تھی اور اسی کیفیت میں وہ اس کے سینے پر مکے برسانے لگی۔ یاور علی سکندر حیران سا ہوا مژگان کے اس ردِ عمل پر۔ اسے لگا وہ اسے دیکھ کر خوش ہو جائے گی مگر یہاں تو کچھ اور ہی منظر تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تمھیں مژگان؟" وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مژگان اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بھی اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"آپ نے میرے بابا پر جھوٹا الزام لگایا اور انھیں جاب سے نکال دیا۔۔۔۔"

مژگان کے الفاظ اور انداز پر وہ ایک دم طیش میں آیا۔ اس کے باپ نے اسے ساری بات بتا دی تھی۔ اب وہ اس سے کیسے چھپا سکتا تھا۔ بہتر تھا خود ہی بتا دیتا۔

"وہ جھوٹا الزام نہیں تھا۔۔۔۔"

وہ بولا تو مژگان اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایک دم چلّا اٹھی۔

"مجھے آپ کی کسی بات پر اعتبار نہیں ہے۔ میری بابا کی جان لی ہے آپ نے۔۔۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

Kitab Nagri Special

وہ روتے روتے باہر نکلنے لگی تو یاور نے اسے کلائی سے پکڑا۔

"کہاں جا رہی ہو اکیلی؟ میں تمھیں لینے آیا ہوں۔"

"اب آپ کیا لینے آئے ہیں؟ سب کچھ تو چھین لیا آپ نے۔ بدلہ لے تو لیا۔ شادی مبارک ہو اپنی منگیتر کے ساتھ۔۔۔"

وہ روتے ہوئے غصے سے کہہ رہی تھی اور ساتھ میں اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔

"میں کسی سے شادی نہیں کر رہا۔ اور تم میرے ساتھ چلو گی ابھی۔"

"میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ میرا آپ سے اب کوئی تعلق نہیں ہے۔"

یاور کو یہ بات سن کر مزید طیش آیا۔ اس لڑکی کی وجہ سے وہ سب کی دشمنی مول لے چکا تھا اور یہ اب اسے چھوڑ کر جانے کی باتیں کر رہی تھی۔ وہ اب ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

"دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاتی ہو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور نے اسے مظبوطی سے کلائی پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا تو وہ اس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی پوری کوشش کرتی ہوئی اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔ اس نے اسے ایک طرف سے گاڑی میں دھکیلا اور دروازہ لاک کر دیا۔ پھر گھوم کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ اس کے پیچھے وہ سارا دن ساری رات خوار ہوتا رہا تھا اور اس لڑکی کو پرواہ ہی نہیں تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟"

اندر ہی اندر اس کا دل کانپ رہا تھا اس عورت کی باتوں سے۔ کہیں وہ اس کی بوٹیاں تو نہیں۔۔۔۔۔ مژگان کانپ اٹھی۔

"ہمارے گھر۔"

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی۔ گاڑی روکیں ورنہ میں چھلانگ لگا دوں گی۔۔" اس نے یاور کو ڈرانے کی کوشش کی۔

"تمھیں ذرا سا بھی میرا خیال نہیں آیا؟"

وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔ "تمھارے لیے میں کل سے خوار ہو رہا ہوں۔ جب فون کرو، میری کال بھی ریسیو نہیں کرتی ہو۔ میں کتنا پریشان تھا تمھاری وجہ سے اور تم مجھے یوں باتیں سنا رہی ہو؟" وہ حیران تھا اس کے ردِ عمل پر۔

"میں کیوں کرتی آپ کا خیال؟ آپ نے کیا کیا ہے میرے بابا کے ساتھ؟ ان پہ الزام لگا کر انھیں جاب سے نکل دیا؟ آپ کی وجہ سے انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا اور وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ کی وجہ سے میں ان کے ساتھ آخری وقت میں زیادہ ٹائم بھی نہی بِتا سکی۔ اب بھی آپ جھٹلائیں گے سب کچھ؟"

وہ روتے روتے چلا رہی تھی۔ یاور کی گرفت اسٹئیر نگ پر مزید سخت ہوئی۔ وہ چپ چاپ اس کا ہر الزام سنتا رہا، کچھ نہیں بولا۔

Kitab Nagri Special

گھر پہنچ کر اس نے ہارن دیا تو ملازم نے گیٹ کھول دیا۔ اس نے ڈرائیو وے پر گاڑی روکی اور باہر نکلا تو ڈرائیور بھاگتے ہوئے اس کی طرف آنے لگا، اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا اور خود اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ باہر نہیں آئی۔ یاور نے اس کی کلائی پکڑی اور زبردستی اسے باہر نکالا۔ وہ اس کے ساتھ زبردستی کھینچتی ہوئی اندر آ گئی۔

"چھوڑیں مجھے۔ آپ کو میرے ساتھ یہ سب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

وہ مسلسل رو رہی تھی۔ یاور کو اس کا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ اس کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے پورا حق ہے۔ تمھیں کہیں بھی لے جا سکتا ہوں۔" وہ اسے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔

"میں یہاں ایک سیکینڈ بھی نہیں رکوں گی۔۔۔۔"

وہ اسے ایک طرف کو دھکیل کر باہر جانے لگی تو یاور نے اسے کھینچ کر پیچھے کیا اور دروازہ لاک کر کے خود اس کے آگے جم کر کھڑا ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب بھاگ کر دکھاؤ۔" وہ جیسے اس کی بے بسی سے حظ اٹھا رہا تھا۔

"آپ مجھے یوں قید نہیں کر سکتے۔" وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"اسے قید نہیں کہتے سویٹ ہارٹ!" یاور کی ٹون ہی بدل گئی تھی۔ وہ تھوڑی دیر پہلے والا یاور نہیں تھا جو غصے میں تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی یاور تھا جو زیرِ لب مسکرا رہا تھا۔ مژگان نے روتی آنکھوں سے اسے گھورا تو وہ ایک دم اس

Kitab Nagri Special

کے قریب ہوا۔ مژگان بدک کر پیچھے ہٹتی چلی گئی اور وہ قدم بہ قدم اس کے قریب ہوتا رہا۔ وہ ایکدم الجھ کر بیڈ پر گری تو یاور مسکراتے ہوئے اس کے اوپر جھکا۔

"اب کہاں بھاگو گی؟"

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ یاور کے اس انداز پہ شرم سے سرخ ہو جاتی مگر وہ اس صورتِ حال میں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔ مژگان نے اچانک سے اس کے بازو پر اپنے دانت گاڑھ دیے۔ وہ سسکاری نکالتا ہوا ایک دم پیچھے کو ہٹا تھا۔

"خبردار جو میرے قریب آنے کی کوشش کی۔"

وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

"اُف۔۔۔ اتنی خونخوار لگتی تو نہیں تھی۔۔ کہاں سے سیکھا ہے یہ سب؟"

وہ وہیں بیڈ پر کروٹ کے بل نیم دراز ہو کر اپنا بازو سہلانے لگا۔ ہلکا سا درد تو ہوا تھا۔ شکر ہے کہ اس نے زیادہ زور سے نہیں کاٹا ورنہ خون بھی نکل سکتا تھا۔ وہ دروازے سے الجھ رہی تھی۔ یاور کچھ دیر اس کا بے بسی سے دروازے سے الجھنا ملاحظہ کرتا رہا پھر اٹھ کر اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دروازے اور اپنے درمیان جیسے اسے قید کر لیا تھا۔

"یہ تم سے نہی کھلے گا اس لیے اپنی جان ہلکان مت کرو۔ چلو آؤ! دیکھو ہم کتنی مشکل سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ابھی تو میں نے تمھیں جی بھر کر دیکھا بھی نہیں۔۔۔"

Kitab Nagri Special

وہ اسے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑنے لگا تو مژگان نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور اس کے حصار سے نکل کر دور جا کر کھڑی ہو گئی۔

"میں کہہ رہی ہوں میرے نزدیک آنے کی کوشش بھی مت کریے گا۔"

وہ ادھر ادھر کسی ہتھیار کی تلاش میں نظریں گھمانے لگی۔

"کیوں؟ کیوں نہ آؤں تمھارے نزدیک؟" یاور نے ایک ابرو اٹھا کر تیکھے انداز میں اسے دیکھا۔

"آپ میرے کچھ نہیں لگتے۔"

"نکاح کیا ہے تم سے۔ شوہر ہوں میں تمھارا۔۔۔"

وہ غرایا تھا۔ مژگان بار بار اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی جو اسے بالکل بھی گوارا نہیں تھا۔ وہ اس لڑکی کی خاطر پوری دنیا سے لڑ رہا تھا اور یہ اسے نخرے دکھا رہی تھی۔

"میں اس نکاح کو نہیں مانتی۔ میں اپنے بابا کے قاتل کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو! وہ سب غلط فہمی میں ہوا تھا۔ میری جگہ تم ہوتی تو تم بھی یہی کرتیں۔۔۔۔" وہ اسے دھیمے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"جھوٹے ہیں آپ۔۔۔اور میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ کیسے جھٹلائیں گے آپ؟"اس نے آنکھوں کو ہاتھوں کی پشت سے رگڑا لیکن وہ پھر سے لبالب بھر گئیں۔

"کیا کِیا تمھارے ساتھ؟"اس کے نقوش ایک دم تن گئے۔اسے پھر سے مژگان پہ غصہ آنے لگا تھا۔

"بلینک ڈاکومنٹ پہ مجھ سے سائن کروائے۔میرے ڈیوٹی آورز سے زیادہ مجھ سے کام کروایا۔مجھے چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اتنا ذلیل کیا۔۔۔میں وہ سب کیسے بھول جاوں؟میں وہ رات نہیں بھول سکتی جب بابا کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔میں اکیلی ہسپتال میں خوار ہوتی رہی۔آپ مجھے سارا سارا دن کام میں بزی رکھتے تھے تاکہ میں بابا کے ساتھ وقت نہ بیتا سکوں۔۔۔بولیں۔۔۔کیا وہ سب آپ نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا؟؟کیا وہ سب بھی غلط فہمی میں ہوا تھا؟؟؟جواب دیں؟"

وہ بولتے بولتے رو رہی تھی اور یاور کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔وہ اس کے آنسو پونچھنا چاہتا تھا لیکن اس وقت اس کی آنکھوں میں یاور کے لیے جو نفرت تھی وہ اس کا دل بری طرح کچل رہی تھی۔انجانے میں ہی سہی،اس نے مژگان بہت تکلیف دی تھی۔پتا نہیں وہ اس کا مداوا بھی کر سکے گا یا نہیں؟۔۔۔

"آئی ایم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔س۔۔۔۔سوری۔۔۔"!!!

زندگی میں پہلی بار اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تھے۔اس وقت وہ ضبط کی جس کیفیت میں تھا،صرف وہی جانتا تھا۔

Kitab Nagri Special

"نہیں چاہیے مجھے آپ کا سوری۔ کیا آپ کے سوری ہونے سے میرے بابا واپس آسکتے ہیں؟ جواب دیں مجھے؟ اب چپ کیوں کھڑے ہیں؟"

وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی، رو رہی تھی، اسے مجرم قرار دے رہی تھی اور اس سے ہر زیادتی کا جواب مانگ رہی تھی لیکن یاور کو اس وقت صرف اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو نظر آرہے تھے۔ باقی ہر چیز جیسے پسِ منظر میں چلی گئی تھی۔

"تم روؤ مت۔ جو کہو گی میں کروں گا۔۔۔ بس رو و نہیں۔" وہ جو ہر چیز میں من مانی کا قائل تھا اور اپنی چلاتا تھا، مژگان کے سامنے بے بسی کی انتہا کو پہنچ رہا تھا۔

"مجھے واپس جانا ہے۔ میں آج کے بعد آپ کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔" مژگان نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔ اس کے الفاظ صورِ اسرافیل کی طرح یاور کے کانوں میں گونجے تھے۔ اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کی موت کا فیصلہ سنایا تھا۔ یاور ایک دم ہوش میں آیا تھا۔ وہ اس سے الگ ہونے کی بات کر رہی تھی۔ اس کی بے بسی ایک مرتبہ پھر غصے میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا تو کبھی نہیں ہو گا۔ تم یہیں رہو گی میرے ساتھ۔ جب تک تمھارا غصہ اتر نہیں جاتا، تمھیں کہیں جانے نہیں دوں گا میں۔" وہ پھر سے اپنے پرانے روپ میں واپس آچکا تھا۔ اس کے بعد وہ جتنا بھی چیخی چلائی، یاور اسے کمرے میں بند کر کے چلا گیا تھا۔ وہ وہیں روتی بلکتی دروازے کے لاک سے الجھتی رہی۔ کیسا منحوس لاک تھا، کھل ہی نہیں رہا تھا۔ جب کافی دیر کی ناکام کوششوں کے بعد اس کی ہمت جواب دے گئی اور مزید زور آزمائی کی طاقت خود میں مفقود پائی تو وہ وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر روتے روتے ہی سو گئی۔

Kitab Nagri Special

۔۔۔

وہ ساری رات اس نے ٹیرس پہ گزاری تھی۔ اپنے ماضی کا وہ دن اسے یاد آرہا تھا جب شفیع احمد صاحب کو اس نے اپنے کمرے میں بلوایا تھا۔

"جی سر آپ نے بلوایا تھا؟"

وہ نرم خو، عاجزی لیے کتنی نفاست اور نرمی سے بات کر رہے تھے اور یاور کے تنے ہوئے نقوش اور رعب دار آواز نے ان کی کتنی بے عزتی کی تھی۔

"یہ سب کیا ہے؟ بتانا پسند کریں گے آپ؟"

یاور نے ایک فائل اٹھا ران کے سامنے میز پر پھینکی تھی۔ وہ نا سمجھی سے اسے اور فائل کو دیکھنے لگے تھے۔

"مجھے نہیں معلوم سر۔"

"آپ کے کالے کرتوتوں کا ثبوت ہے۔"

یاور کے لہجے میں کاٹ تھی۔ انھوں نے فائل اٹھا کر گہری نظروں سے اسے دیکھا ضرور تھا مگر کھولا نہیں۔

"میں کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا سر۔ میں بیس سالوں سے یہاں کام کر رہا ہوں۔ میرا ریکارڈ بالکل کلئیر ہے۔" وہ پورے یقین سے کہہ رہے تھے لیکن ان کی آواز ہلکی سی بھیگی تھی۔

Kitab Nagri Special

"تو اب کیا ہوا؟ ہاں ؟لالچ آ گیا؟ سوچا تھوڑے سے پیسے چوری کر لوں گا اور زندگی سنور جائے گی ہے نا؟" وہ اپنے ازلی غصیلیے انداز میں بات کر رہا تھا جس سے مقابل ہمیشہ خوف زدہ ہو جاتا تھا لیکن شفیع احمد اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہے تھے۔

"چوری؟ نہی سر۔۔ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ میں نے کوئی چوری نہیں کی۔" یاور اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان کے پاس آیا اور فائل کھول کر کاغذ ان کے سامنے لہرایا تھا۔

"ہر چور یہی کہتا ہے لیکن اس ثبوت کو کیسے جھٹلائیں گے آپ؟" وہ غصے میں بول رہا تھا اور شفیع احمد صاحب کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے تھے۔ یاور نے ان کے ہاتھوں کی لرزش بھی محسوس کی تھی۔ انھوں نے ایک نظر اس کاغذ پہ ڈالی تھی اور اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے۔

"آپ ابھی اور اسی وقت گھر جا سکتے ہیں۔ غبن کیے گئے دو کروڑ روپے بمع جرمانہ وصولی کا قانونی نوٹس آپ کو مل جائے گا۔"

وہ انھیں حتمی انداز میں بولا تھا۔ شفیع احمد کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ چہرے پہ کوئی شرمندگی کے آثار نہیں تھے لیکن ان کا انداز بے جان سا ہو گیا تھا۔ جب ثبوت سامنے تھا تو وہ کیسے جھٹلاتے؟ اور کون ان کی بے گناہی کا یقین کرتا؟ قانون بھی تو ثبوتوں پہ یقین رکھتا ہے نا۔ اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے اور چپ چاپ وہاں سے چلے گئے تھے۔ یاور نے ایک گہری سانس خارج کی اور دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیاں مسلنے لگا۔ اسے وہ دن یاد کر کے بے انتہا بے چینی ہو رہی تھی۔ اس نے اسی اضطراب کے عالم میں چند گہرے سانس لیے اور اپنا فون نکال کر عادل وارثی کو کال ملائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کہاں تک پہنچا کام؟"

"بہت پکے ہیں۔ ثبوت نہیں چھوڑ رہے۔ لیکن میں نے ایک دو چیزیں پکڑ لی ہیں۔ انشااللہ جلد اچھی خبر دوں گا۔"

یاور جلد از جلد مژگان کے والد کا نام کلئیر کروانا چاہتا تھا۔ وہ بے گناہ تھے اور اس کی بیوی کے والد تھے۔ اس سے انجانے میں ایک بہت بڑی غلطی ہوئی تھی۔ وہ اس غلطی کو سدھار نہیں سکتا تھا لیکن اس کا مداوا کرنا چاہتا تھا۔ وہ سب کچھ پہلے جیسا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ سب کچھ واپس نہیں لا سکتا تھا لیکن وہ مژگان کو پرسکون کرنا چاہتا تھا۔ پھر سے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے وہی محبت دیکھنا چاہتا تھا جو بہت مختصر عرصے کے لیے اس نے دیکھی اور محسوس کی تھی۔ جس محبت کی ڈوری نے اسے حقیقت سے روشناس کروایا تھا، وہ اسے اتنی آسانی سے ٹوٹنے نہیں دے سکتا تھا۔ اور ایک بات تو طے تھی کہ جب تک وہ اس غلطی کا کفارا نہیں ادا کر دیتا، مژگان اسے معاف نہیں کرنے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح آفس جانے کے لیے تیار ہونے وہ اپنے کمرے کی طرف آیا۔ دروازے کا لاک کھول کر یاور نے جونہی دروازے کو دھکیلنے کی کوشش کی، وہ آدھا سا کھل کر ایک دم سے کسی نرم سی چیز سے ٹکرایا۔ یاور ادھ کھلے دروازے سے ہی اندر آیا تو مژگان اسے دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھی سوتی ہوئی نظر آئی۔ اس نے آہستہ سے اندر داخل ہو کر مژگان کو اٹھایا اور بیڈ پر لا کر ڈال دیا۔ وہ ساری رات روتی رہی تھی اسی لیے اس وقت اتنی گہری اور پرسکون نیند میں تھی کہ یاور کے اٹھانے پر بھی نہیں جاگی۔ یاور نے غور سے اس کے معصوم چہرے کو

Kitab Nagri Special

دیکھا۔ آنسوؤں کے نشان اس کے چہرے پہ جمے ہوئے تھے۔ یاور نے اس کے بکھرے بالوں کو چہرے سے ہٹا کر محبت سے اس کے ماتھے کو چوما اور خود نہانے چلا گیا۔ کچھ منٹوں بعد وہ نہا کر نکلا اور کپڑے تبدیل کیے اور پھر اپنے کمرے میں موجود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر آہستہ آہستہ تیار ہو گیا لیکن مژگان اسی طرح سوتی رہی۔ وہ جانے لگا تو کمرے سے باہر نکل کر ملازمہ کو آواز دی۔ ایک مودب سی عورت فوراً اس کے سامنے پیش ہوئی۔

"میں آفس جا رہا ہوں۔ مژگان اٹھ جائے تو اسے ناشتہ بنا کر دے دیجیئے گا اور کوشش کیجیے گا کہ وہ کھائے ضرور۔ اگر وہ نہ کھانے کی ضِد کرے تو فوراً مجھے اطلاع دیں گی آپ۔" شاید اندر کہیں اسے معلوم تھا کہ وہ ایسا ضرور کرے گی۔ ملازمہ نے سمجھداری سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے سارے گارڈز اور ملازموں کو اکٹھا کیا اور ہدایات دیں کہ کچھ بھی ہو، مژگان کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دینا اور اگر وہ نکلنے کی کوشش کر بھی لے تو اس کا پیچھا کیا جائے اور یاور کو فوری اطلاع دی جائے۔ اس کے علاوہ وہ وقتاً فوقتاً اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے فون کرتا رہے گا۔ وہ سب کو اس قسم کی چند اور ہدایات دے کر آفس چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر وہ انھوں نے ہمیں دھمکی دی تھی۔۔۔" حویلی کے گارڈز اس وقت شہباز علی سکندر کے سامنے موجود تھے اور یاور کے آ کر مژگان کو لے جانے کی بابت بتا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ تم لوگ جاؤ۔" انھوں نے انھیں اشارہ کر کے بھیج دیا۔

Kitab Nagri Special

"اب وہ اسے لے بھی جائے تو وہ لڑکی اس کے ساتھ رہنے کو راضی نہیں ہو گی۔ میں نے اسے سب بتا دیا ہے۔" وشمہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھی ہوئی شہباز علی سکندر سے باتیں کر رہی تھیں۔

"مجھے لگ نہیں رہا تھا کہ اتنی جلدی وہ اسے ڈھونڈ لے گا۔ بس اب اس وقت کا انتظار کرنا ہے جب وہ لڑکی اسے چھوڑ دے یا وہ خود اسے نکال باہر کرے گا۔" شہباز علی سکندر سکون سے ٹیک لگائے کرسی پر بیٹھے تھے اور فاتحانہ انداز میں مسکرا رہے تھے۔

"اگلے مہینے میرال اور یاور کی شادی ہے۔ میرا خیال ہے اب ہمیں پبلکلی اناؤنس کر دینا چاہیے۔ میں نے ایک دو چینلز اور نیوز ایجنسیز سے بھی بات کر لی ہے۔ وہ صرف میرے اشارے کے منتظر ہیں۔" وشمہ شہباز علی سکندر سے کہہ رہی تھیں اور وہ کچھ سوچ رہے تھے۔

"ابھی نہیں۔ میں چاہتا ہوں وہ لڑکی اس کی زندگی سے مکمل طور پر چلی جائے۔ ورنہ تم جانتی ہو اس قسم کے اسکینڈلز بزنس کو کتنا نقصان دیتے ہیں۔ ش ئی یرز کی قیمتیں گر جائیں گی۔ ایک حماقت وہ کر چکا ہے۔ میں مزید کوئی نقصان نہیں اٹھانا چاہتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہباز علی سکندر نے دور تک سوچا تھا۔ وشمہ نے اپنے بھائی کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔ اس ایمپائر کی آدھے کی حصے دار تو وہ بھی تھیں۔ اگر نقصان ہوتا تو ان کو بھی ہوتا۔ اسی دوران رومانہ چائے کے ساتھ لوازمات کی ٹرالی پکڑے ملازمہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں تو ان کے کان میں بھی یہ بات پڑ گئی کہ یاور نے اس لڑکی کو ڈھونڈ لیا ہے۔

Kitab Nagri Special

"وہ لڑکی کہاں ہے اب؟" وہ شہباز علی سکندر کے ساتھ ایک طرف کو بیٹھ گئیں تھیں۔ اندر سے کافی مضطرب تھیں لیکن ظاہر نہیں کر رہی تھیں۔ ظاہر سی بات ہے، بیٹا اپنی مرضی سے شادی کر چکا تھا اور ان کی مرضی کو اہمیت بھی نہیں دے رہا تھا۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی حیثیت سے اس کی شادی اور مستقبل کے حوالے سے ان کے بھی کچھ ارمان تھے جو اب پورے ہونا ناممکن تھے اور دوسرا وہ ابھی تک اس لڑکی سے ملی بھی نہیں تھیں۔ جس طرح یاور ان کے سامنے اس کی حمایت میں بول رہا تھا، نجانے کیوں انھیں لگ رہا تھا کہ اس لڑکی نے ان کے بیٹے کو دولت کی خاطر پوری طرح اپنے جال میں پھانس لیا ہے اور کوئی ایسا جادو کر دیا ہے کہ وہ میرال جیسی خوبصورت اور محبت کرنے والی دولتمند لڑکی تک کو ٹھکرا چکا تھا۔

"کہاں ہو گی؟ تمھارا بیٹا اسے اپنے گھر لے گیا ہے۔"

شہباز علی سکندر نے طنز سے ہنکارا ابھرا۔ رومانہ نے ان کی بات کے جواب میں کوئی تاثر نہیں دیا لیکن وہ چائے پیتے ہوئے بہت کچھ سوچ رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مژگان کی آنکھ کھلی تو اسے اپنا سر ایک دم چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے چکراتے سر کے باوجود نگاہیں گھما کر خود کو نامانوس سی جگہ کی پہچان کروائی اور جب اسے سب کچھ یاد آیا تو اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے ہی وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن اس قدر گارڈز اور ملازموں کی فوج نے اس کا راستہ روکا تھا کہ وہ چاہ کر بھی باہر نہیں جا سکی۔ روتی بلکتی وہ واپس اندر آگئی۔ کچھ دیر بعد ایک ملازمہ نے اس کے آگے ناشتہ رکھا تو اس نے منہ

Kitab Nagri Special

پھیر لیا۔ اسے اس وقت اس گھر سے جڑی ہر چیز زہر لگ رہی تھی۔ جو ملازمین کی ہیڈ تھی وہ اسے پڑھی لکھی اور تہذیب والی عورت لگ رہی تھی۔ سب اسے مسز مہتاب کہہ رہے تھے۔ مسز مہتاب نے اس کے پاس آکر اسے بہت سمجھایا، ہر طرح سے قائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کھانے کے لیے نہیں مانی۔ انھوں نے کھانا اس کے آگے ہی رکھا رہنے دیا کہ جب اسے بھوک لگے گی، کھالے گی اور ساری صورتِ حال سے یاور کو بھی آگاہ کر دیا۔

ایمان کا نام اس نے یاور کے سامنے دانستہ طور پر نہیں لیا تھا۔ کیا معلوم وہ اسے بھی کہیں قید کر دیتا۔ اگر اس عورت کو ایمان کے بارے میں معلوم تھا تو یقیناً یاور کو بھی ہو گا۔ وہ ایمان کو کسی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ اغواء سے لے کر اب تک اسے دو دن ہو گئے تھے۔ نجانے وہ اکیلی گھر پہ کیسے رہ رہی ہو گی۔ اسے ایمان کے حوالے سے بھی طرح طرح کے خیال آرہے تھے۔ اسے کچھ بھی کر کے یہاں سے نکلنا تھا اور نکلنے کے لیے اسے طاقت چاہیے تھی۔ کل سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب جسم میں کمزوری بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ اسے جلد از جلد ایمان کو لے کر ان لوگوں سے کہیں دور جانا تھا۔ اسی خیال کے تحت اس نے چند لقمے زہر مار کر لیے تھے۔ کھانا ایک شیف نے بنایا تھا اور بہت زبردست بنایا تھا۔ دو نوالے لینے سے ہی اس کی بھوک چمک اٹھی تھی۔ ابھی وہ کھا ہی رہی تھی کہ گھر کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک طرح دار عورت اندر داخل ہوئی۔ وہ عین اس کے سامنے آکر رکی تھیں۔

یہ گھر دو منزلہ تھا لیکن اوپر کا پورشن بہت کم استعمال ہوتا تھا۔ اوپر تین بڑے بڑے کمرے تھے جن میں سے ایک میں یاور کا جِم تھا۔ نیچے چار کمرے تھے۔ دو ایک ساتھ اور دو آمنے سامنے۔ دائیں طرف والا کمرہ گیسٹ روم

Kitab Nagri Special

تھا اور بائیں طرف والا یاور کا اسٹڈی روم تھا جسے وہ گھر والے آفس کے طور پہ بھی استعمال کرتا تھا۔ سامنے کے دو کمروں میں سے پہلا والا ڈرائی نگ روم تھا اور دوسرا یاور کا بیڈ روم تھا جس میں وہ مژگان کو سوتا چھوڑ کر گیا تھا۔ کچن مغربی طرز کا اوپن اسٹائل میں تھا اور لاؤنج سے صاف نظر آتا تھا۔ لاؤنج میں ایک طرف کو لگژری صوفے رکھے ہوئے تھے جس پر بیٹھ کر سامنے والی دیوار میں نصب بڑی سی سکرین پر کچھ دیکھا بھی جا سکتا تھا۔ ایک ایک سکرین باقی کے کمروں اور اس کے بیڈ روم میں بھی لگی ہوئی تھی۔ اور لاونج میں ہی دوسری جانب کو ڈائیننگ ٹیبل تھا۔ اس وقت وہ ڈائننگ ٹیبل کے گرد رکھی ایک کرسی پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی، جب یاور کی مام رومانہ شہباز علی سکندر اس کے سامنے آکر رکیں۔

"تو تم ہو وہ، جس کی وجہ سے میرا بیٹا مصیبتوں میں پھنسا ہوا ہے۔" ان کے الفاظ پر مژگان ایک دم نوالہ لیتے لیتے اٹھ گئی۔

"آپ؟۔۔" اس نے نہ سمجھنے کے انداز میں پوچھا۔

"میں یاور کی ماں ہوں۔ تمھیں زرا بھی شرم نہیں آئی؟ ایک تو تمھارے باپ نے اتنا بڑا افراڈ کیا ہماری کمپنی کے ساتھ اور تم پھر بھی اتنی بے شرمی سے میرے بیٹے پر ڈورے ڈالتی رہی۔۔" وہ زہر آلود لہجے میں کہہ رہی تھیں۔ مژگان کو پھر سے رونا آنے لگا۔ اتنے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود وہ اس وقت بالکل ایک جاہل عورت لگ رہی تھیں۔

"میرے بابا نے کچھ نہیں کیا تھا۔ اور آپ کا بیٹا اتنا معصوم نہیں ہے کہ اسے کوئی پھنسا سکے۔" وہ بھیگے مگر مضبوط لہجے میں بولی تو رومانہ دو قدم اس کے نزدیک ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"دیکھو لڑکی۔۔۔ ہم اونچے خاندان کے لوگ ہیں، ہم اپنے جیسے لوگوں میں رشتہ داریاں بناتے ہیں۔ تمھیں کبھی وہ مقام نہیں مل سکتا جو میرال کا ہے۔ اگلے ماہ اس کی شادی ہے اپنی منگیتر سے۔ جتنی جلدی ہو سکے اس کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ میرال سے محبت کرتا ہے۔ تم سے تو اس نے وقت گزاری کے لیے نکاح کر لیا۔ جب اس کا دل بھر جائے گا تو تمھاری طرف تو وہ دیکھے گا بھی نہیں اور خود ہی نکال کر باہر پھینکے گا تمھیں۔ اپنے گھر سے بھی اور اپنی زندگی سے بھی۔ اب اگر تم میں زرا سی بھی شرم بچی ہے تو تم اب یہاں نہیں رہو گی۔" وہ اس وقت وشمہ کی زبان بول رہی تھیں۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں یہاں اپنی مرضی سے رہ رہی ہوں؟ آپ کے بیٹے نے مجھے یہاں زبردستی قید کر کے رکھا ہوا ہے۔ یہ لوگ مجھے جانے نہیں دے رہے آپ کے بیٹے کے حکم کی وجہ سے۔۔۔" اس نے ملازموں کی طرف اشارہ کیا"۔۔۔ اور میں اپنے بابا کے قاتلوں کے ساتھ ایک لمحہ بھی رہنا نہیں چاہتی۔ آپ کو اور آپ کے اونچے خاندان کو مبارک ہو آپ کے بیٹے کی شادی۔ اپنے بیٹے سے کہیں، مجھے جانے دے۔ میں ان اس کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔"

بولتے ہوئے مژگان کی آواز کانپ رہی تھی اور اب وہ اونچی آواز میں رو رہی تھی۔ رومانہ کو اسے یوں دیکھ کر کوئی ہمدردی نہیں ہوئی تھی۔ اس لڑکی نے میرال کا حق چھینا تھا تو اگر وہ رو بھی رہی تھی تو رومانہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اسے روتا دیکھ کر انھیں نہ اچھا لگ رہا تھا نہ برا۔ وہ بس چاہتی تھیں کہ ان کا بیٹا سکون سے اچھی زندگی گزارے جو تب ہی ممکن تھا اگر یہ لڑکی ان کے بیٹے کی زندگی سے چلی جاتی۔ وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ زندگی سے چلے جانے اور دل سے چلے جانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اگر سمجھتیں تو ایسی باتیں کبھی نہ کرتیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ تمھیں کیسے بھی کر کے یہاں سے جانا ہو گا۔ سمجھ گئی؟ میرے بیٹے کے وجود پہ تمھارا منحوس سایہ بھی نہیں پڑنا چاہیے۔ جب سے آئی ہو ہماری زندگی جہنم بنادی ہے۔ پہلے باپ نے کیا کم کِیا تھا جو اب بیٹی بھی آگئی۔ ہونہہ!" وہ اسے طعنہ دے کر چلی گئیں اور مژگان وہیں فرش پر بیٹھ کر زارو قطار رونے لگی۔

"میرے بابا بے قصور ہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ سب نے مارا ہے انھیں۔ میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گی۔"

وہ اونچی آواز میں رو رہی تھی۔ مسز مہتاب نے اسے اٹھا کر اوپر بٹھانا چاہا تو اس نے ان کے ہاتھ بھی جھٹک دیے۔

"دور ہٹیں مجھ سے۔ کوئی مجھے ہاتھ نہ لگائے۔ منحوس ہوں میں۔ آپ سب لوگ ایک جیسے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے یہاں سے باہر نکالو۔۔۔۔ پلیز کوئی میری مدد کرو۔" وہ اب زور زور سے چیخنے لگی تھی۔ بے بسی کی انتہا تھی۔ مجبوری تھی یا سزا کہ من پسند ہمسفر ملا بھی تو قسمت نے کیسا کھیل کھیلا اس کے ساتھ۔ جب سے بابا گئے تھے وہ مسلسل تکلیف میں تھی۔ خوشیاں جیسے اب اس پہ حرام ہو چکی تھیں۔ جس کا ساتھ کبھی دل کی گہرائیوں سے چاہا تھا اب اسی کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا تھی۔ کچھ دیر واویلا کرنے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں رگڑ کر آنسو صاف کیے اور ایک دم فرش سے اٹھی۔

"مجھے ابھی آپ کے باس سے بات کرنی ہے۔"

اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ مسز مہتاب نے فوراً اس کے حکم کی تعمیل کی اور گھر کے لینڈ لائن سے یاور کا نمبر ملا دیا۔ گھر کا نمبر دیکھ کر یاور نے فوراً کال ریسیو کی تھی۔

Kitab Nagri Special

۔۔۔

وہ اس وقت کچھ معاملات دیکھ رہا تھا۔ اس کے نکاح کی خبر نے پورے آفس میں ہی نہیں بلکہ ساری بزنس کمیونٹی میں عجیب سی فضا قائم کر دی تھی۔ میڈیا والے الگ سوال جواب کر رہے تھے۔ اتنی مصروفیت کے باوجود اسے بار بار مژگان کا خیال آ رہا تھا۔ وہ اپ سیٹ تھی اور اس سے ناراض تھی۔ لیکن وہ کچھ بھی کر کے اس کو منا لے گا۔ انھی سوچوں میں گم وہ تمام ممبرز کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف تھا جب تھوڑی دیر بعد اس کا فون بجا۔ گھر کا نمبر تھا۔

"سر آپ کی والدہ آئی تھیں ابھی۔ وہ میڈم کو کافی کچھ کہہ کر گئی ہیں جو بالکل بھی اچھے الفاظ نہیں تھے اور میڈم اس وقت سے روئے جا رہی ہیں۔"

مسز مہتاب نے اسے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا سب کچھ نمٹا کر جلدی آ جاوں۔ تب تک آپ اس کا اچھے سے خیال رکھیں۔ اور دھیان رکھیے گا کہ وہ باہر نہ نکلے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے ہدایات تو دے دیں مگر وہ مسز مہتاب کی بات سن کر کافی پریشان ہو گیا تھا۔ پہلے ڈیڈ اور اب مام بھی؟

"سر۔۔۔ وہ۔۔۔ میڈم آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔"

مسز مہتاب نے کچھ جھجھکتے ہوئے اسے بتایا تو اسے تھوڑا سا اچنبھا ہوا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے مژگان سے بات کروانے کو کہا۔ مسز مہتاب نے ریسیور مژگان کے ہاتھ میں دے دیا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے باہر جانا ہے۔ اندر میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

فون میں سے مژگان کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔ آواز کافی بھاری ہو رہی تھی شاید وہ زیادہ ہی روتی رہی تھی۔ اس کی آواز سن کر یاور کو کچھ تسلی ہوئی تھی کم از کم اس نے بات تو کی۔

"میں آجاتا ہوں گھر۔ پھر لے جاؤں گا تمھیں۔۔۔"

وہ اس کی فکر میں تھا۔

"آپ میرے سامنے نہ ہی آئیں تو بہتر ہو گا۔ میں اس وقت آپ کا نام بھی سننا نہیں چاہتی۔"

سب کو اس نے دشمن بنالیا تھا۔ وہ اکیلا تھا جو مژگان کے لیے لڑ رہا تھا۔ اور جس کے لیے لڑ رہا تھا وہ بھی اس کے خلاف ہو گئی تھی۔

"تو پھر فون کیوں کیا؟" وہ اس سے ناراض تھی لیکن بات بھی کر رہی تھی۔ اس نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"آپ کے گارڈز مجھے جانے نہیں دے رہے۔ اور آپ کی اجازت کے بغیر یہ مجھے جانے نہیں دیں گے چاہے میں گھٹ گھٹ کے مر جاؤں۔"

اس کی آواز سے یاور کا دل دکھ رہا تھا۔ وہ اتنی دل برداشتہ ہو رہی تھی۔ یاور سمجھ سکتا تھا کہ اس کی مام کی باتوں کی وجہ سے مژگان کافی ڈسٹرب ہوئی ہو گی۔ ہو سکتا ہے باہر نکلے تو شاید کچھ فریش ہو جائے۔ یہ سوچ کر یاور نے اسے باہر بھیجنے کی حامی بھر لی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اکیلے تو میں بھی تمھیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔اچھا تم ڈرائیور اور ایک ملازمہ کے ساتھ چلی جاؤ۔ جہاں کہو گی وہ تمھیں لے جائیں گے لیکن بھاگنے کا سوچنا بھی مت۔"

آخر میں وہ اسے وارننگ دینا نہیں بھولا تھا۔ اندر کہیں اسے دھڑکا سا تھا کہ وہ ایسی حرکت ضرور کرنے کی کوشش کرے گی۔ مژگان نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔ ایک مرتبہ وہ اس قید خانے سے باہر نکل جاتی تو پھر کچھ بھی کر کے وہ یہاں سے چلی جاتی۔

"ٹھیک ہے۔"

اس کے شکست خوردہ انداز پہ یاور نے سکون کا سانس لیا۔ شاید وہ خود کو سمجھا چکی تھی لیکن اسے اب بھی کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔ اس نے ڈرائیور اور ملازمہ کو سختی سے اس پہ نظر رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ وہ اب مژگان کے حوالے سے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مژگان باہر نکلی تو ڈرائیور ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔ وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی پچھلی سیٹ پر ملازمہ بھی تھوڑا فاصلہ رکھ کر بیٹھی تھی۔

"کہاں جانا چاہتی ہیں آپ، میڈم؟" ڈرائیور نے انتہائی تہذیب سے پوچھا تھا۔

"کسی کھلی فضا میں لے جاؤ۔ یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

Kitab Nagri Special

مژگان نے ڈرائیور سے کہا تو وہ نہایت تعبید اری سے سر ہلا کر ڈرائیو کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جگہ گاڑی روکی۔ مژگان نے ارد گرد دیکھا تو اندازہ ہوا کہ یہ کوئی پارک تھا۔ وہ اتری تو ملازمہ بھی ساتھ ہی اتری اور اس کے ساتھ ہی سائے کی طرح چلنے لگی۔ مژگان ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔ ملازمہ اس سے کچھ فاصلے پر ہی بینچ پر بیٹھی تھی۔ مژگان نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور پورے پارک کا جائزہ لیا۔ کھلی فضا میں کچھ دیر بیٹھنے سے وہ کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ اسے رونا بھی آرہا تھا لیکن ساتھ ساتھ اس کا دماغ ایک پلان بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پارک کافی بڑا تھا لیکن زیادہ رش نہیں تھا۔ یہاں سے تو مژگان بھاگ نہیں سکتی تھی۔ اگر وہ بھاگتی بھی تو پکڑی جاتی۔ اسے کسی ایسی جگہ جانا تھا جہاں لوگوں کا رش ہو۔ وہ لوگوں بھیڑ میں گُم ہو کر نکل سکتی تھی۔ تھوڑی دیر پارک میں بیٹھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈرائیور نے اسے دیکھا تو گاڑی کا دروازہ کھولا۔ وہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔

"مجھے شاپنگ مال جانا ہے۔ کچھ چیزیں خریدنی ہیں مجھے۔" اس نے ڈرائیور سے کہا تو اس نے یاور کو بھی کال ملالی۔

"سر، میڈم شاپنگ مال جانا چاہتی ہیں۔" مژگان کو اس ڈرائیور پہ بہت غصہ آیا۔ اس نے فون اسپیکر پہ ڈالا ہوا تھا اور مژگان کو بھی یاور کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"جہاں کہہ رہی ہیں لے جاؤ اور وہاں پہنچ کر مجھے بتا دینا۔ میرا ایک کریڈٹ کارڈ اور اے ٹی ایم تو ہو گا گاڑی کے ڈیش بوڈ میں۔ اگر کیش کی ضرورت ہوئی تو اے ٹی ایم سے نکال لینا۔"

مژگان کو اس کی دریادلی پہ ذرا بھی حیرت یا خوشی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس پہ اپنا پیسا خرچ کرنا چاہتا تھا لیکن مژگان کو اس سے ایک روپیہ بھی نہیں چاہیے تھا۔ وہ صرف اس کی قید سے نکلنا چاہتی تھی۔ ہر قیمت پر۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اوکے سر۔"

ڈرائیور نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور مژگان سے پوچھا۔

"میڈم آپ کہاں جانا چاہیں گی؟"

"کسی بھی مال کے چلو جو قریب ہو۔"

اسے بس نکلنا تھا کسی بھی طرح۔ ڈرائیور نے گاڑی قریبی مال لا کر روکی۔ گاڑی پارکنگ میں لگا کر تینوں ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے۔ کوئی اور وقت ہوتا تو مژگان کو اس طرح گھومنا بہت اچھا لگتا لیکن اس وقت وہ صرف اپنی آزادی کا سوچ رہی تھی۔ کچھ دیر وہ یونہی گھومتی رہی۔ اس کا ارادہ کسی طرح ان دونوں کی نظروں سے اوجھل ہونے کا تھا۔ ڈرائیور تو اس سے کچھ فاصلے پر تھا لیکن وہ ملازمہ سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح ملازمہ سے پیچھا چھڑایا جائے۔ اس کے بعد تو ڈرائیور کی نظروں سے اوجھل ہونا آسان ہو گا۔ اسی طرح چلتے چلتے بالآخر وہ ایک بڑی سی کپڑوں کی دکان میں داخل ہو گئی جس میں باقی دکانوں کی نسبت کچھ زیادہ رش تھا۔ دکان کی سیلز گرل نے اسے دیکھ کر پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے خوش آمدید کہا۔ مژگان نے بھی جواب میں ہلکی سی مسکراہٹ دکھائی اور ایک طرف کو لگے کپڑوں کی جانب بڑھ گئی اور ایک ایک کر کے کپڑے دیکھنے لگی۔ پہلے ملازمہ صرف اس کی تقلید میں چلتی رہی پھر مژگان نے اس سے کہا۔

"تمھیں کچھ لینا ہے تو پسند کر لو۔"

Kitab Nagri Special

ملازمہ نے مسکراتے ہوئے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں! بہت شکریہ میڈم۔" وہ ملازمہ کا دھیان اپنے اوپر سے ہٹا کر کپڑوں کی طرف لگانا چاہ رہی تھی۔ لیکن ملازمہ کا انداز دیکھ کر مژگان نے زیادہ زور نہیں دیا کہ کہیں وہ شک میں نہ پڑ جائے۔ اس نے عام سے انداز میں مختلف جگہوں سے دو تین ڈریس اٹھائے اور چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر ملازمہ سے کہا۔

"میں یہ ٹرائی کرنے جا رہی ہوں۔ تب تک تم بھی اپنے لیے کچھ پسند کر لو۔"

ملازمہ ممنونیت سے مسکرائی۔ ٹرائی روم زرا سا ہٹ کر اس دکان کی اوٹ میں کونے میں بنا تھا جہاں چھپنا مژگان کے لیے آسان تھا۔ اب ملازمہ اس کے پیچھے ٹرائی روم تک تو نہیں جا سکتی تھی اور مژگان اسے جو اپنے لیے کچھ پسند کرنے کا کہہ کر گئی تھی تو آخر وہ بھی انسان ہی تھی اور تحفے کسے برے لگتے ہیں۔ وہ وہیں شاپ میں موجود مختلف کپڑے دیکھنے لگی اور ساتھ ساتھ وہ ایک نظر ٹرائی روم کی طرف بھی کر لیتی۔ اب ٹرائی روم سے وہ کہاں جا سکتی تھی اور اگر نکلتی بھی تو ڈرائیور بھی دکان کے باہر ہی تھا۔ مژگان کا انداز بھی اتنا مشکوک نہیں تھا کہ اس کے بھاگنے کا خطرہ ہوتا اس لیے وہ تھوڑا مطمئن ہو گئی تھی۔ مژگان نے ٹرائی روم میں جا کر کپڑے ایک طرف کو رکھے اور جلدی سے اپنے ذہن پہ زور ڈالا۔ اب اسے کیا کرنا تھا؟ ملازمہ سے وقتی طور پہ تو جان چھڑوالی تھی اب کسی طرح اسے ان کی نظروں سے بچ کر یہاں سے نکلنا تھا۔ سوچتے سوچتے اسے ایمان کا بھی خیال آیا۔ اس کے ساتھ والے ٹرائی روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو مژگان بھی فوراً اپنے ٹرائی روم سے باہر نکلی۔ ساتھ والے روم سے جو لڑکی نکلی تھی، مژگان نے بہانہ بنا کر اس سے فون مانگا۔

Kitab Nagri Special

"وہ میں اپنا فون گاڑی میں بھول آئی ہوں۔ آپ کا فون مل سکتا ہے؟ مجھے اپنی سسٹر کے لیے ڈریس لینا ہے تو کلر کنفرم کرنا ہے۔"

اس لڑکی نے مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے اپنا موبائل فون مژگان کے حوالے کر دیا۔ اس نے ٹرائے روم کے اندر جا کر فوراً ایمان کا نمبر ملایا۔ شکر ہے اسے ایمان کا نمبر تو یاد تھا۔ دوسری بیل پہ فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو ایمان۔۔۔ میں مژگان بات کر رہی ہوں" اس نے آواز انتہائی دھیمی رکھی تھی۔

"آپی۔۔۔ آپ کہاں چلی گئی ہیں؟ اور یہ کس کا نمبر ہے؟" ایمان نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔ اس کی آواز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بہت پریشان تھی۔

"وہ سب بعد میں بتاؤں گی۔۔۔ ابھی میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔۔ تم ابھی اسی وقت ضروری چیزیں، پیسے، ڈاکومنٹس اور اپنے اور میرے کچھ کپڑے بیگ میں ڈال کر اسٹیشن پہنچو۔۔۔۔ فوراً۔۔ میں وہیں آ رہی ہوں۔" ایمان اس کی بات سن کر بوکھلا گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی کیا ہوا ہے؟"

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ سوال مت پوچھو۔ جلدی۔"

مژگان نے جلدی جلدی بات کر کے فون کاٹا اور ٹرائے روم سے باہر نکل آئی۔ وہ لڑکی وہیں کھڑی تھی۔ مژگان نے مسکرا کر فون اس کی طرف بڑھایا اور اسے شکریہ کہا۔ جواب میں وہ لڑکی بھی مسکرائی اور فون لے

Kitab Nagri Special

کر وہاں سے چلی گئی۔ اب اسے کسی طرح سے ملازمہ سے پیچھا چھڑانا تھا۔ اس نے سیلز گرل کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔

"جی میم۔۔" وہ مودبانہ سی چکتی اس کے پاس آ گئی۔

مژگان نے اپنی ملازمہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"وہ جو خاتون ہیں، وہ میرے ساتھ گھوم رہی ہیں کب سے۔ پچھلی دکان میں بھی وہ میرے ساتھ تھیں۔ انھیں میں نے جیولری اسٹور سے جھمکے اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا اور انھوں نے پے منٹ بھی نہیں کی۔ مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔ آپ ان پہ نظر رکھیے۔"

سیلز گرل نے مشکوک انداز میں اس کی ملازمہ کو دیکھا پھر اس کا شکریہ کر کے وہ ملازمہ تک آئی۔

"میم۔ آپ کو ہمارے ساتھ ایک منٹ کے لیے چیکینگ روم میں آنا ہو گا۔"

ملازمہ جو کپڑے پسند کرنے میں لگی تھی، سیلز گرل کی بات ہکا بکا رہ گئی۔ سیلز گرل نے اپنی کچھ ساتھیوں کو بلایا اور مینیجر کے ساتھ اس ملازمہ کو چیکینگ روم میں لے گئی۔ اس اچانک کی افتاد پہ ملازمہ پریشان ہو گئی تھی کہ کیا کرے۔ مژگان ابھی تک ٹرائی روم سے باہر نہیں آئی تھی۔ اگر وہ زیادہ انکار کرتی تو ان کا شک مزید پکا ہو سکتا تھا۔ وہ۔ کوئی چور تو نہیں تھی جو گھبراتی اس لیے ایک نظر ٹرائی روم پہ ڈال کر وہ ان کے ساتھ چیکینگ روم میں چلی گئی۔ اسے معلوم تھا کہ ڈرائیور تو باہر ہے ہی تو زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہو گی۔ جیسے ہی ملازمہ چیکنگ روم میں گئی، مژگان فوراً دو جوڑے اٹھا کر باہر نکلی اور کاونٹر پہ رکھ کر پیک کرنے کو کہا۔ پے منٹ کے لیے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس نے ڈرائیور کو بلایا اور جتنی دیر میں وہ پے منٹ کر کے فارغ ہوا، مژگان اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ باہر نکلتے ہی مژگان نے دوپٹہ سر سے اتار کر گلے میں لے لیا اور اپنے بال کھول کر اس طرح سے اسٹائل کیے کہ اس کا آدھا چہرہ ڈھک گیا۔ بھیڑ میں گم ہو کر وہ مال سے باہر نکل آئی اور جو سب سے پہلی ٹیکسی ملی، اسے اسٹیشن کا کہہ کر اس میں بیٹھ گئی۔ اس وقت اس کے پاس کوئی پیسے نہیں تھے۔ اسٹیشن پہنچ کر اس نے ایمان سے پیسے لے کر ٹیکسی والے کو دیے اور دو ٹکٹ خریدے۔ ایمان روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا۔ وہ کس طرح سب کچھ چھوڑ کر جا سکتی تھیں؟

"آپی یہ سب کیا ہے اور ہم ایسے کیوں جا رہے ہیں؟" وہ پریشان تھی اور مژگان کی پلاننگ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"دیکھو۔۔ ایمان۔۔۔ میں بہت خطرے میں ہوں۔ بلکہ ہم دونوں کو خطرہ ہے۔ کچھ لوگ مجھے اغواء کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میں وہاں سے بہت مشکل سے بھاگی ہوں۔ یہ تو مجھے بھی نہیں پتا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں لیکن اب ہم اس شہر میں نہیں رہ سکتے۔ ان لوگوں کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اگر ہم اسی شہر میں چھپے تو وہ ہمیں فوراً ڈھونڈ لیں گے۔ اس لیے ہم ان سے بہت دور جا رہے ہیں۔ اب تم اس کے آگے مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی۔"

مژگان نے ایمان کو جو بھی بتایا تھا، وہ سن کر پریشان ہو گئی تھی لیکن اس نے مزید کوئی سوال نہیں پوچھا۔ وہ اپنے بازو اس کے گرد باندھ کر اس سے کندھے سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔ مژگان نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور ایک بازو اس کے کندھے کے گرد رکھا۔ اب اسے ہی تو ایمان کی حفاظت کرنی تھی۔ مژگان نے ایمان سے

Kitab Nagri Special

اپنے نکاح کی بات چھپالی۔ جب اسے اس انسان سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا تھا تو اس کے بارے میں بتانے کا بھی کیا فائدہ ہوتا۔ کچھ دیر میں ٹرین کا وِسل ہوا۔ جیسے ہی ٹرین نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا، اس کے دل کی کیفیت بھی عجیب بوجھل سی ہونے لگی۔ اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں اور اس کے چہرے پر ایک ہلکی مگر اداس سی مسکان تھی۔ اب اس کے ذہن میں اس وقت صرف ایک ہی بات گھوم رہی تھی کہ جب تک یاور کو پتا چلے گا، وہ اس سے بہت دور جاچکی ہو گی۔

ملازمہ کافی دیر تک انھیں یقین دلانے کی کوشش کرتی رہی کہ ایسا کچھ نہیں ہے جیساوہ سمجھ رہے ہیں، انھیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ مینیجر نے اس کی چیکینگ بھی کروائی اور بار بار کیمرے کی فوٹیج کو ریوائنڈ کر کے بھی دیکھ لیا۔ جب کچھ ثابت نہیں ہوا تو انھوں نے اس سے معذرت کرلی اور اسے جانے دیا۔ جب ملازمہ باہر نکلی، تو ڈرائیور کو حیران پریشان سا دیکھا۔ ڈرائیور نے اسے مختصر الفاظ میں ساری بات بتادی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ مژگان انھیں پھنسا کر نکل گئی ہے۔ دونوں حد درجہ پریشان ہو گئے تھے۔ قصور جس کا بھی تھا مگر مژگان پہ نظر رکھنا ان دونوں کی ہی ڈیوٹی تھی۔ یاور کے غصے سے وہ دونوں ہی واقف تھے اور یہ کوئی عام معاملہ بھی نہیں تھا، وہ ان کے باس کی بیوی تھی جس کی نگرانی ان کے ذمے تھی اور وہ اس کی حفاظت بھی نہیں کر سکے۔ انھیں اس وقت یاور کے غصے کا سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے۔ پتا نہیں جب اسے یہ بات پتا چلے گی تو وہ کیا کرے گا، لیکن وہ یہ بات اس سے کتنی دیر چھپا سکتے تھے۔ آخر کو بتانا ہی تھا اور جتنا جلدی بتا دیتے اتنا اچھا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ اسے خود ہی ڈھونڈ لیتا۔ یاور علی سکندر اس وقت اتنا مصروف تھا کہ اسے کھانے کا بھی وقت نہیں ملا تھا لیکن

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

مژگان کے معاملے میں اس نے پوری توجہ اسی جانب رکھی تھی۔ وہ اس وقت بھی کانفرنس روم میں بیٹھا بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں تھا جب اس کا فون وائبریٹ ہوا۔ اس کے نکاح کی خبر سن کر اسحاق اور وشمہ کے ہم خیال شئیر ہولڈرز نے ایمرجنسی میٹنگ بلوالی تھی۔ انھیں خطرہ تھا کہ اب اگر سکندر گروپ آف کمپنیز کا بٹوارہ ہوگا تو ان کے شئیرز کی قیمتیں گرجائیں گی۔ اس طرح کے اسکینڈلز کسی کا بھی چلتا پھرتا بزنس ٹھپ کر سکتے تھے اور یاور علی سکندر کا میرال اسحاق آفندی کا منگیتر ہونے کے باوجود ایک امپلائی کے ساتھ نکاح کر لینا کوئی عام بات نہیں تھی۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی تھی۔ جو لوگ اپنی اپنی بیٹیوں کے لیے یاور کا پرپوزل لینا چاہتے تھے لیکن میرال کی وجہ سے نہیں لے پائے، ان کے سینوں میں لگی آگ کچھ کچھ ٹھنڈی ہوئی تھی۔ یاور نے بات کرتے کرتے جیب سے فون نکالا اور ڈرائیور کا نمبر دیکھا تو فوراً کال اٹھائی۔

"سر۔۔۔ وہ میڈم۔۔۔۔۔ کہیں چلی گ ئی ہیں۔"

ڈرائی یور نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ یاور کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"کیا؟" اس کی بھنویں ایک دم تن گئیں۔ ڈرائیور نے دوبارہ ڈرتے ہوئے قصہ مختصر کر کے سنا دیا۔ پہلے تو یاور کو یقین نہیں آیا کہ مژگان ایسا کیسے کر سکتی ہے؟ مگر پھر جب بات سمجھ میں آئی تو یاور کا دماغ گھوم گیا۔

"ایسے کیسے جا سکتی ہے؟ تم لوگوں نے اس پہ ٹھیک سے نظر نہیں رکھی تھی؟؟؟ ڈھونڈو اسے۔۔۔ فوراً۔"

وہ فون میں سے دھاڑا تھا اور اپنے سامنے بیٹھے لوگوں سے معذرت کرتا ہوا وہاں سے نکل آیا۔ اس کا پورا وجود اس وقت ایک طوفان کی زد میں تھا۔ ڈرائی یور اور ملازمہ کی جان ہوا ہونے لگی تھی۔ انھوں نے اپنی پوری کوشش کر لی لیکن اتنے رش میں وہ اسے اتنی آسانی سے کیسے ڈھونڈ سکتے تھے۔ یاور سب سے پہلے مژگان کے گھر

Kitab Nagri Special

گیا تھا۔ باہر کے دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ اسی سے پتا چل رہا تھا کہ وہ گھر پہ نہیں ہے لیکن اس نے پھر بھی قریب پڑے پتھر سے تالا توڑا اور اندر داخل ہوا۔ فرنیچر وغیرہ سب ویسا ہی رکھا تھا لیکن گھر میں کوئی فرد نہیں تھا۔ اس نے الماریاں کھول کر دیکھیں۔ مژگان اور ایمان کے کپڑے اور کچھ دوسری چیزیں بھی غائب تھیں جس کا مطلب تھا کہ اب وہ یہاں سے چلی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ سیدھا مال پہنچا تھا۔ پہلے اس نے ساری فوٹیجز چیک کرنے کا کہا۔ اس میں بھی وہ مال سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی نہیں دی۔ اس کے بعد وہ بھنا تا ہوا اپنے گھر آیا تھا۔ اس وقت وہ اتنے غصے میں تھا کہ سب اس کی موجودگی سے خوفزدہ ہو رہے تھے۔ گھر آکر ملازمہ اور ڈرائیور نے اسے ساری کہانی تفصیل سے بتا دی تھی۔ یاور نے ان کی ٹھیک ٹھاک کلاس لی تھی مگر ان کا قصور مکمل طور پر تو بہر حال نہیں تھا کہ مژگان اپنی۔ مرضی سے گئی تھی اس لیے یاور نے ان کی جان خلاصی کر دی تھی۔ وہ اس بات کو دل سے قبول نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ مژگان کو اتنی آسانی سے کھو چکا ہے۔ اسے اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پریشانی کے عالم میں وہ ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ آخر اسے چھوڑ کر وہ کہاں جا کر چھپ سکتی تھی؟ اس کے سامنے ہر چیز اندھیری رات جیسی کالی ہوتی جا رہی تھی۔ ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات بار بار گونج رہی تھی کہ کیا مژگان واقعی اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے؟ بے شک وہ اسے یہی کہہ رہی تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی جائے گی لیکن اس کا دل اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا کہ مژگان اسے یوں چھوڑ کر جا سکتی تھی۔ اس نے اپنے سارے آدمی اور لِنکس استعمال کر لیے تھے لیکن مژگان کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ وہ خود بھی اس طرح ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اس نے اپنی کار کی چابیاں اٹھائیں اور اپنے گھر سے باہر نکل گیا۔ اس نے ہر وہ جگہ، جہاں اس کے جانے کا امکان ہو سکتا تھا، اسے ڈھونڈا تھا لیکن مژگان اسے کہیں نہیں ملی۔ وہ سارا دن اس نے مژگان کو پاگلوں کی طرح ہر سمت میں ڈھونڈا

Kitab Nagri Special

تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر ایسے گئی تھی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔ جیسے وہ حقیقت نہیں اس کا گمان تھا۔ وہ اندر ہی اندر تڑپ رہا تھا۔ اسے آج معلوم ہو رہا تھا کہ دل جب کسی بات پہ اڑ جائے تو سارا غرور، ساری اکڑ اور انا اس کی ضِد کے آگے بے معنی ہو جاتے ہیں۔

اس نے آنسو بھی میرے دیکھے تھے

اس نے پھر بھی کہا کہ۔۔۔۔۔۔ جانا ہے

یاور علی سکندر۔۔۔۔۔۔ جو اپنی ایک مسکراہٹ سے دنیا فتح کر لیتا تھا، جو اپنی ایک نظر سے مقابل کو پسپا کر دیتا تھا، جسے کبھی کسی کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی، آج وہ ایک لڑکی کے لیے اپنی اکڑ، اپنا غرور، سب کچھ فراموش کر کے اس کی تلاش میں نکلا تھا۔ مگر وہ اسے کہیں مل ہی نہیں رہی تھی۔ کیسے مل جاتی؟ محبت اتنی آسان تو نہیں ہوتی کہ بغیر کسی امتحان کے ہی مل جائے۔ ابھی تو اس کی آزمائش شروع ہوئی تھی۔ ابھی تو اسے بہت کچھ برداشت کرنا تھا۔ وہ اس کی زندگی کی پہلی رات تھی جو اس نے ساری رات سڑکوں پہ اسے تلاش کرتے ہوئے گزاری تھی۔ ایک آس، ایک امید سی تھی کہ وہ اسے مل جائے گی۔ وہ گھر جائے گا اور وہ کہیں سے نکل کر اس کے سامنے آجائے گی اور کہے گی کہ دیکھا! کسی اپنے کو کھونے کی تکلیف کیسی ہوتی ہے؟ وہ اس سے معافی مانگ لے گا اور وہ اسے معاف کر کے اس کے گلے لگ جائے گی۔ دل کہیں خوش گمان ہونا چاہتا تھا لیکن یہ سب صرف اس کی سوچوں تک ہی محدود تھا۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ تین دن اور تین

Kitab Nagri Special

راتیں لگاتار وہ اسے ایک جنونی پاگل کی طرح ہر گلی ہر سڑک پر ڈھونڈتا رہا۔ یہ وہ یاور علی سکندر تو لگ ہی نہیں رہا تھا جو کبھی کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ شہباز علی سکندر اور رومانہ اس کا جنونی پن دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے۔ انھیں لگا تھا کہ اس لڑکی کے جانے سے وہ کچھ دن واویلا کرے گا اور پھر جب وہ نہیں ملے گی تو خود ہی تھک ہار کر بیٹھ جائے گا۔ لیکن ان کا یہ اندازہ سب سے زیادہ غلط ثابت ہوا۔

مژگان اور ایمان لاہور اسٹیشن پہ اتر گئی تھیں۔ وہ دو اکیلی لڑکیاں تھیں اور رات کا وقت تھا۔ مژگان دل ہی دل میں دعا کرتی رہی کہ وہ خیریت سے کہیں محفوظ مقام پر پہنچ جائیں۔ کچھ دیر انتظار کرنے اور سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں رات گزارنے کے لیے یہی خیال آیا تھا۔ اس نے سامان اٹھایا اور اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں ایمان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ وہ پہلی رات اس نے خانہ بدوشوں کی طرح ایک انجان شہر میں گزاری تھی۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اب انھیں کہاں جانا ہے۔ صبح ہوئی تو شدید قسم کی بھوک محسوس ہوئی۔ دونوں بہنوں نے اسٹیشن کی ہی دکان سے چائے اور بسکٹ لے کر کھائے۔ کچھ لوگ انھیں مشکوک نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے۔ وہ ایمان کے ساتھ اسٹیشن سے باہر آ گئی۔ رکشہ اسٹینڈ پر ایک رکشے والے سے گرلز ہاسٹل کا پوچھا اور اسی میں بیٹھ کر وہ اس ہاسٹل تک پہنچی۔ اس وقت کہیں اور رہنا ان کے لیے خطرہ ہی تھا۔ وارڈن سے ملنے کے بعد انھیں ایک کمرہ تو مل گیا تھا۔ کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا اور دو مزید لڑکیاں بھی ان کے الاٹ کیے گئے کمرے میں رہتی تھیں۔ کمرے کا کرایہ مناسب ہی تھا لیکن مژگان کے ساتھ ساتھ ایمان کا بھی ملا کر زیادہ ہو جاتا تھا۔ مژگان

Kitab Nagri Special

کے پاس اس وقت تھوڑے ہی پیسے تھے۔ اسے جلد از جلد اپنے لیے کوئی نئی جگہ ڈھونڈنی تھی۔ اس کے پاس صرف گریجویشن کی ڈگری تھی اور ایمان کا ابھی کالج شروع ہی ہوا تھا کہ اسے چھوڑنا پڑ گیا۔ اتنی تعلیم کے ساتھ وہ لاہور جیسے بڑے اور مصروف شہر میں اچھی جگہ کام نہیں کر سکتی تھی اور اگر کر بھی لیتی تو یاور علی سکندر کی نظروں سے نہیں بچ سکتی تھی۔ اسے کوئی ایسا کام ڈھونڈنا تھا جس سے ان کی گزر اوقات ٹھیک سے ہو سکے اور وہ یاور کی نظروں میں بھی نہ آئے۔ یہ شہر اس کے لیے بالکل نیا تھا۔ اس نے مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ایک دن آرام کرنے کے بعد وہ ایمان کو ہاسٹل میں ہی چھوڑ کر باہر نکلی تھی لیکن سارے دن کی خواری کے بعد بھی اسے کوئی کام نہیں مل سکا تھا۔ ہاسٹل کا ایک مہینے کا کرایہ وہ دے چکی تھی اس لیے فی الحال ایک مہینے تک اسے رہائش کا مسئلہ نہیں تھا مگر اس کے بعد تو ضرورت پڑنی تھی۔ ایک ہفتے بعد اس کی روم میٹ نے اسے اپنی کسی جاننے والی لڑکی کے توسط سے ایک سیلز کمپنی میں لگوا دیا تھا۔ تنخواہ کم تھی لیکن کچھ نہ ہونے سے تو بہتر تھی۔ وہ پہلے دن کام سے واپس آئی تو شام ہو چکی تھی۔ اس نے رہنے کے لیے دوسری جگہ تلاش کرنی تھی جو اس کی کام کی جگہ کے قریب بھی ہو اور کرایہ بھی کم ہو۔ ایک علاقے میں اسے اس کی مطلوبہ جگہ ملنے کا امکان نظر آیا تھا لیکن تھکاوٹ کے باعث وہ کل پہ ٹال گئی۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ پہلی بار سکون سے سوئی تھی۔ اسے لیٹتے ہی نیند آ گئی۔ رات کا جانے کون سا پہر تھا۔ اس کے سینے میں اچانک سے درد اٹھا تھا۔ درد اتنا شدید تھا کہ وہ گہری نیند میں سوتے ہوئے بھی اٹھ بیٹھی تھی۔ اسے سانس نہیں آ رہی تھی۔ وہ بیڈ سے اتر کر کھڑکی کے پاس آ گئی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اس اچانک کی تکلیف سے اسے سب سے پہلے ایمان کا خیال آیا تھا۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو ایمان اکیلی کیا کرے گی۔ اسے جلد از جلد دوسری جگہ ڈھونڈنی تھی تا کہ کم از کم ایمان

Kitab Nagri Special

محفوظ ہو سکے۔ اس نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔ وہ الگ بات تھی کہ پھر اس درد نے کئی مہینوں تک اسے نہیں چھوڑا تھا۔

وہ کئی دن اور کئی راتیں جاگ جاگ کر اسے ہر طرف ڈھونڈ تا رہا تھا۔ نجانے کیوں دل ابھی تک اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ ایسے کیسے جا سکتی تھی وہ اسے اس طرح چھوڑ کر؟ وہ تو یاور علی سکندر سے محبت کرتی تھی۔ زندگی میں پہلی بار کسی نے اس کا سکون چھینا تھا۔ اتنے دنوں سے جس پانی کو اس نے اپنی آنکھوں کی پُتلیوں میں بہت ضبط سے قید کر کے رکھا ہوا تھا، بالآخر اس کا پہلا قطرہ اس کی آنکھ سے ٹپک پڑا تھا۔ اس کے دل و دماغ نے اس بات کو تسلیم کر ہی لیا تھا کہ مژگان اسے چھوڑ کر جا چکی ہے۔ وہ اس کی محبت کو ٹھکرا کر جا چکی تھی۔ اُس رات وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا، دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیے اپنی مٹھیاں ہونٹوں پہ رکھے، خلا میں گھورتے ہوئے بغیر آواز کے آنسوؤں سے رو تا رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی آنکھ نہیں جھپکی تھی۔ اسے مژگان کی جدائی رلا رہی تھی، اس کی محبت، اور اپنا دھوکا رُلا رہا تھا۔ انجانے میں اس سے ایک بہت بڑی بھول ہوئی تھی اور اس بھول نے اس سے زندگی کی سب سے بڑی خوشی کفارے میں مانگ لی تھی۔ اس کی محبت اس سے دور کر دی تھی۔ کیا محبت اتنا کڑا امتحان لیتی ہے؟ کیا محبت یوں ہی بے بس کر دیتی ہے انسان کو؟

Kitab Nagri Special

بکھر رہی ہے میری ذات اسے کہنا

کبھی ملے تو یہ بات اسے کہنا

وہ ساتھ تھا تو زمانہ تھا ہمسفر میرا

مگر اب کوئی نہیں ہے میرے ساتھ اسے کہنا

اسے کہنا کہ بن اس کے دن نہیں گزرتا

سسک سسک کے کٹتی ہے رات اسے کہنا

اسے پکاروں یا خود ہی پہنچ جاؤں اس کے پاس

نہیں رہے اب وہ حالات اسے کہنا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اگر وہ پھر بھی نہ لوٹے تو اے مہرباں

ہماری زیست کے حالات اسے کہنا

ہر جیت اس کے نام کر رہا ہوں میں

میں مانتا ہوں اپنی ہار اسے کہنا۔۔۔۔

اس کے اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ اسے کہیں چین نہیں پڑ رہا تھا۔ زندگی ایک دم ہی بوجھ لگنے لگی تھی۔ ہر چیز بے رنگ ہو گئی تھی۔ ابھی تو وہ اسے پوری طرح محسوس بھی نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ اتنی جلدی اس سے بچھڑ گئی تھی۔ کیوں؟ اس کی آنکھیں ہی نہیں دل بھی رو رہا تھا۔ وہ رات اس نے بہت اذیت میں کاٹی تھی۔ اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا لیکن یہ درد اس درد سے کہیں کم تھا جو اس وقت اس کا دل برداشت کر کر رہا تھا۔ رات لمحہ لمحہ سرکتی گئی اور پھر صبح ہو گئی۔ وہ پچھلے چھے گھنٹوں سے اسی انداز میں اسی جگہ بیٹھا تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔ اس نے فون کی طرف بھی نہیں دیکھا۔ وہ بج بج کر بند ہو گیا۔ اس کے بعد نجانے کتنی ہی بار اس کا فون بجا تھا لیکن اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا یا سن کر ان سنی کر دیا تھا۔ وہ اس وقت کسی سے بات کرنے کی حالت میں نہیں تھا۔ شہباز علی سکندر نے اسے بارہا فون کیا لیکن وہ ان کا فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔ رومانہ کو فکر ہونے لگی۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ اتنی فون کالز کرنے کے بعد بھی یاور نے ان کی کال نہ اٹھائی ہو۔ ان کا دل گھبرانے لگا

Kitab Nagri Special

تھا۔ عجیب عجیب سے وہم ہونے لگے تھے۔ انھوں نے شہباز علی سکندر سے کہا کہ انھیں یاور کے گھر ہی جانا چاہیے۔ کچھ دیر بعد شہباز اور رومانہ یاور کے گھر آ گئے تھے۔ انھیں دیکھتے ہی گارڈز نے فوراً دروازہ کھولا تھا۔ رومانہ سیدھی اندر آئیں اور یاور کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ سامنے کا منظر انھیں بری طرح ہلا گیا تھا۔ وہ ماں تھیں۔ یاور کو اس طرح سے دیکھ کر ان کی مامتا تڑپنے لگی تھی۔ انھوں نے یاور کو اس طرح سرخ اور سوجی آنکھیں لیے بیٹھے ہوئے دیکھا تو پہلی بار انھیں احساس ہوا تھا کہ یہ صرف اس کا جنون نہیں تھا۔ وہ خود کو بھول کر بیٹھا تھا۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آئیں اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔ اس کے جسم میں تب بھی کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی اور اس کا جسم تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"بیٹا یہ کیا حالت کر لی ہے تم نے اپنی؟"

ان کا دل کٹ رہا تھا اسے اس طرح دیکھ کر۔ وہ بت بنا بیٹھا رہا۔ شہباز علی سکندر بھی سامنے آ گئے۔ اپنے بیٹے کی ایسی لُٹی پٹی حالت دیکھ کر وہ خود بھی کچھ لمحوں کے لیے شاک ہو گئے تھے۔ انھوں نے پہلی بار اپنے مغرور اور ضدی بیٹے کو اس طرح ایک عام لڑکی کی خاطر اس حال میں دیکھا تھا۔ پہلی نظر میں تو وہ پہچانا بھی نہیں جا رہا تھا۔ رو رو کر اب اس کی آنکھیں بھی خشک ہو چکی تھیں لیکن چہرہ مرجھایا اور ستا ہوا الگ رہا تھا۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے اور سیاہ حلقے اس کے رت جگوں کی شکایت کر رہے تھے۔ اس کا فون اس کے پاس ہی پڑا تھا لیکن اس نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

"بس کرو یہ ڈرامہ۔ چلی گئی ہے وہ۔ اب سوگ منانا بند کر دو۔ کتنے دنوں سے آفس نہیں جا رہے تم؟ بزنس کو کتنا نقصان ہو رہا ہے تمھاری وجہ سے۔۔۔"

Kitab Nagri Special

شہباز علی سکندر کو اس کا یوں بے حال ہونا پسند نہیں آ رہا تھا۔ وہ اس وقت اس کی دل کی کیفیت سے توانجان ہی تھے۔

"بزنس بزنس بزنس۔۔۔۔۔ ہر چیز پیسے کے ترازو میں نہیں تولی جاتی ہے ڈیڈ۔۔۔۔۔"

وہ ایک دم چلایا تھا۔ شہباز علی سکندر حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ اس ساری اثناء میں پہلی بار وہ بولا تھا۔ شہباز علی سکندر کو اس کا یوں سوگ منانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اس کی اس جنونی کیفیت سے چڑ رہے تھے۔ وہ لڑکی چلی گئی تھی تو انھیں کچھ سکون ہوا تھا کہ کم از کم اب وہ اپنی بہن اور بھانجی کی خوشی کا خیال کر سکیں گے لیکن وہ یہ نہیں سوچ رہے تھے کہ ان کا بیٹا بھی خوشیوں کا حقدار ہے۔

"چلی گئی ہے وہ لڑکی اب کس بات کا رونا ہے؟ اگر اسے تم سے محبت ہوتی تو یوں چھوڑ کر نہ جاتی تمھیں۔۔۔"

ان کی بات سن کر وہ پھر سے چیخ پڑا تھا۔

"اس کے باپ کو مارا ہے میں نے۔۔۔ میں اس کا مجرم ہوں۔۔۔ بالکل ٹھیک کیا اس نے۔۔۔ میں یہی ڈیزرو کرتا تھا۔ وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔ لیکن میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ڈیڈ۔۔۔۔ زندگی ہے وہ میری۔۔۔۔ محبت ہے وہ میری۔۔۔۔"

اس کی خشک ہوئی آنکھوں سے پھر سے آنسو نکلنے لگے تھے۔ شہباز علی سکندر نے پہلی مرتبہ اپنے بیٹے کو اس قدر شکستہ حالت میں روتے دیکھا تھا وہ بھی ایک عام سی لڑکی کی وجہ سے۔ وہ تو کبھی اپنی چوٹوں پر بھی نہیں رویا تھا۔ آج دل پہ چوٹ لگی تھی یا روح پہ؟ وہ تیس سال کا مرد، ایک چھوٹے سے بچے کی طرح رو رہا تھا۔ اسے یوں روتا دیکھ کر رومانہ کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن وہ اپنے شوہر کے سامنے خاموش تھیں۔ شہباز علی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سکندر مزید کچھ بولے بغیر باہر چلے گئے تھے۔ رومانہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو خود بھی رونے لگیں۔ اپنے بیٹے کی تکلیف ان سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ انھیں پہلی بار اپنی اولاد کی تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔ آج تک انھوں نے کبھی یاور کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بڑا ہوتے ہوتے بھی اتنا ہی خود پسند ہو گیا تھا۔ جو چیز اسے چاہیے ہوتی تھی، وہ اس کے سامنے فوراً پیش کی جاتی تھی۔ اس نے کبھی کسی چیز کے لیے انتظار نہیں کیا تھا۔ اب اسے ایک انسان کی ضرورت تھی اور وہ اسے نہیں مل رہی تھی۔ بچوں کو بہلانا آسان ہوتا ہے، لیکن وہ اپنے بیٹے کو کیسے بہلاتیں؟ وہ بچہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ مژگان کے علاوہ کسی سے بہلنے والا تھا۔ انھوں نے بے ساختہ اپنے بیٹے کے دکھوں کو کم کرنے کی دعا کی تھی۔ ان سے اس کا یوں تکلیف میں رہنا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

وہ غنودگی میں تھا۔ اس نے پھر ایک خواب دیکھا تھا۔ وہی پھولوں کا باغ تھا اور اسی طرح وہ درمیان میں اپنے سامنے بہت سارے پھولوں کا ڈھیر لگائے بیٹھی تھی۔ وہی پھولوں کا تاج آج بھی سر پہ پہنا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب گیا تو اس نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی مگر پھر اچانک سے رونے لگی۔ اس نے اپنی ہتھیلیاں یاور کے سامنے کیں تو وہ زخمی تھیں جیسے کسی خار دار جھاڑی سے رگڑی ہوں۔ یاور نے بے اختیار اس کی ہتھیلیوں کو اپنے ہاتھ میں تھام کر باری باری چوما تو وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔ بھیگی آنکھوں سے ہنسنے کا یہ منظر اس نے بہت غور سے دیکھا تھا۔ اچانک مژگان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور یاور کے دامن پہ گرنے

Kitab Nagri Special

لگے۔ اس نے آنسوؤں کے نشان کو دیکھا تو وہ سرخ تھے، جیسے خون ہو۔ وہ ایک دم پریشان ہو کر مژگان کو دیکھنے لگا۔

"پہلے صرف ہاتھ زخمی تھے، اب دل بھی زخمی ہے۔۔۔"

وہ بھیگی ہوئی آواز میں بولی تو یاور نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو پونچھنے چاہے لیکن اسے چھونے سے پہلے ہی ایکدم سے یاور کی آنکھ کھل گئی۔

"مژگان۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے اس لڑکی کا نام سن کر رومانہ ایک دم سے اس کے پاس آئی تھیں۔ وہ اس کے پاس ہی رک گئی تھیں۔ اسے تیز بخار تھا۔ انھوں نے ڈاکٹر بلوا کر بردستی اس کو دوا دلوائی تھی۔ پچھلے ایک ہفتے سے اس نے کھانا پینا بھی چھوڑا ہوا تھا۔ دواؤں کے زیرِ اثر وہ کچھ دیر سویا تھا لیکن پھر سے اٹھ گیا تھا۔ ایسا تو زندگی میں اسے کبھی نہیں دیکھا تھا رومانہ نے۔ کیا وہ اس لڑکی سے اس قدر محبت کرنے لگا تھا؟ انھیں اگر معلوم ہوتا کہ اس کے جانے سے اس کی یہ حالت ہوگی تو وہ اسے جانے نہ دیتیں۔ نہ ہی وہ باتیں اسے کہتیں جس کے بعد وہ ان کے بیٹے کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ وہ یاور سے ناراض تھی، اس پہ غصہ تھی۔ اگر رومانہ اسے وہ باتیں نہ کہتیں تو یاور اسے کچھ عرصے تک منا لیتا لیکن اس طرح اپنے باپ کا نام اور ان پر لگا الزام سن کر وہ دل برداشتہ ہوئی تھی۔ وہ صرف اپنے غصے کی وجہ سے نہیں گئی تھی۔ وہ یاور کی بے وفائی کا بھی سن کر گئی تھی۔ اسے اس سے دور کرنے میں ان سب کا ہاتھ تھا۔ جب جب وہ سوچتیں، ان کا ضمیر انھیں بار بار ملامت کرتا۔

Kitab Nagri Special

ساری زندگی وہ شہباز علی سکندر کے ساتھ ایک پرفیکٹ وائف لگنے کی خاطر ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں۔ لیکن یہ بات بہت بعد میں انھیں سمجھ آئی تھی کہ بعض اوقات عورت ضرورت کی ہی نہیں توجہ بھی محتاج ہوتی ہے۔ وہ شہباز علی سکندر کے ہر فیصلے کو من وعن مانتی رہیں۔ انھیں کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی کہ اپنی بھی کوئی بات بھی منواتیں۔ انھیں لگا تھا کہ بیوی اپنے شوہر کی وفادار ہو تو زندگی بہت اچھی گزرتی ہے۔ انھیں لگا تھا کہ اسی کو انڈرسٹینڈنگ کہتے ہیں۔ پیسے کی کمی کبھی رہی نہیں، اس لیے ان کے دل میں کبھی کسی چیز کی طرف سے عدم تحفظ کا خیال نہیں آیا۔ ہر ضرورت اور خواہش کی چیز تو انھیں ملتی تھی، شہباز علی سکندر کی محبت میں کمی رہی بھی تو انھوں نے کبھی محسوس نہیں کی۔ ان کی ایلیٹ سوسائٹی میں مردوں کو صرف پیسے سے محبت ہوتی تھی اور عورتوں کو اپنے شوہروں کے پیسے سے۔ یاور کی بار بھی انھوں نے شہباز علی سکندر کی خواہش کے مطابق میرال سے منگنی پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ یاور نے ایک دو بار سرسری سا کہا تھا کہ وہ میرال کو صرف دوست اور کزن سمجھتا ہے لیکن ان کے دو تین مرتبہ اصرار کرنے پر وہ مان گیا تھا۔ رومانہ نے کبھی اس کی خوشی جاننے کی کوشش نہیں کی۔ یوں بھی وہ اپنے باپ کی طرح ہی تو تھا، خود پسند اور اپنی من مانی کرنے والا۔ وہ کبھی اپنی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرتا تھا۔ میرال اس سے محبت کرتی تھی اور انھیں لگا وہ میرال کے ساتھ خوش رہے گا۔ انھیں لگا تھا میرال سے زیادہ ان کے بیٹے کے لیے کوئی لڑکی موزوں ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

میرال انتہائی خوبصورت تھی اور ان کے ہم پلہ تھی۔ اچھی اور پڑھی لکھی تھی، ان کی نند کی بیٹی تھی۔ جب بھی وہ دونوں کسی بزنس پارٹی میں ایک ساتھ جاتے تو لوگ انھیں دیکھ کر جلتے اور رشک کرتے تھے۔ وہ یاور کے ساتھ ہوتی تھی تو بہت خوش نظر آتی تھی۔ لیکن کیا یاور بھی اتنا ہی خوش تھا؟ اس بات کی طرف تو کبھی انھوں نے دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ ان کے سرکل میں شادیاں ایسی ہی ہوتیں تھیں، جہاں میاں بیوی ایک دوسرے

Kitab Nagri Special

کے ساتھ دکھنے میں اچھے لگتے ہوں اور ایک دوسرے کے لیے مالی طور پر فائدہ مند ثابت ہوں، چاہے دل سے وہ ایک دوسرے سے کو پسند کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں۔ ان کے لیے پیسہ سب سے پہلے آتا تھا، محبت اور پسندیدگی ثانوی چیزیں تھیں۔ یا ور بھی پہلے ایسا ہی تھا اور ایسا ہی رہتا، اگر اسے مژگان سے محبت نہ ہو جاتی۔ مژگان کی محبت نے اسے بہت زیادہ بدل دیا تھا۔ اس نے اپنی محبت کی خاطر اس رواج کی بھی پرواہ نہیں کی تھی، جس کے بعد یہ عجیب سا طوفان ان سب کی زندگیوں میں بے سکونی گھول گیا تھا۔

وہ اسی طرح لیٹے ہوئے چھت کو گھورتا رہا۔ گرم گرم پانی پھر سے اس کی آنکھوں سے نکلنے لگا تھا۔ اس نے انجانے میں اپنا ہی دل زخمی کر لیا تھا۔ کیا کچھ نہیں کیا تھا اس نے مژگان کے ساتھ؟ کیا وہ اسے کبھی معاف کر سکے گی؟ ایسے کئی سوال تھے جو اس وقت اس کے ذہن میں ابھر رہے تھے لیکن ان کا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس۔ ایک پل کو اسے اپنا آپ اتنا ہارا ہوا محسوس ہوا تھا کہ جی چاہا اپنی جان لے لے۔ بے بسی کے ایک مقام پہ پہنچ کر اسے غصہ آنے لگا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں چلی گئی۔ چاہے ساری دنیا اس کے خلاف تھی، اسے تو اس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ شہباز علی سکندر کی بات اس کے دماغ میں بار بار ہتھوڑے کی طرح برسنے لگی تھی اور اس کا پارہ چڑھنے لگا۔ وہ اٹھا اور تیزی سے گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر نکل گیا۔ رومانہ اسے آوازیں ہی دیتی رہ گئیں لیکن وہ نہیں رکا۔ اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور فل سپیڈ میں سڑکوں پہ دوڑانے لگا۔ اسے بار بار یہ بات کچوکے لگا رہی تھی کہ اگر وہ اس سے محبت کرتی تو چھوڑ کر نہ جاتی۔ وہ جانتا تھا کہ مژگان اس سے ناراض ہے لیکن ناراضگی کا یہ کون سا طریقہ تھا؟ وہ اس سے لڑتی، شکوہ کرتی لیکن اس طرح نہ جاتی۔ غصے میں ڈرائیو کرتے

Kitab Nagri Special

کرتے اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کب گاڑی اس کے ہاتھ سے بے قابو ہوئی اور سامنے سے آتے ٹرک سے بری طرح ٹکرا گئی۔ اس نے بریک لگانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ مژگان کے بغیر اب اسے جینا بھی نہیں تھا۔ خون کی ایک لکیر اس اس کے ماتھے سے نکل کر بہنے لگی۔ بند ہوتی آنکھوں سے اس نے آخری بار مژگان کا نام لیا تھا۔

کتنی راتیں بیت گئیں

کتنے دن بیت گئے

بس نہی بیتا

تو یادوں کا وہ پل

گزرا ہوا وہ کل

نہی بیتی

تو آنکھوں کی نمی

اور تیری کمی!

Kitab Nagri Special

وہ روزانہ کام پہ جاتی تھی۔ وہ ایک سپلائی سیلز کمپنی تھی جو ہول سیل کے ریٹ میں چیزیں سپلائی کرتی تھی۔ اس کا کام وہاں موجود باقی ورکرز کے ساتھ مل کر پیکنگ کروانے کا تھا۔ صرف اس ایک کام سے گزارہ کرنا مشکل تھا۔ اس نے دوسری جگہ بھی کام ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ ایک مارٹ میں اسے مناسب سیلری پہ جاب مل گئی۔ وہ دن میں دو دو شفٹ کرنے لگی تھی۔ جب ایک مہینے کی تنخواہ ہاتھ آئی تو مژگان کو کچھ اطمنان ہوا تھا۔ کچھ دنوں کی مسلسل کوشش سے اسے ایک علاقے میں ایک خالی کمرہ مل گیا۔ کرایہ بھی مناسب تھا اور ایک اکیلی عورت ہی رہتی تھی۔ وہ بھی دو لڑکیاں تھیں۔ جگہ اور علاقہ دونوں ان کے لیے مناسب تھے۔ مژگان نے ایمان کے ساتھ وہیں رہنا شروع کر دیا۔ شروع میں تو وہ وقت پہ کرایہ دیتی رہی اور گزر بسر ٹھیک ہی رہا لیکن ایک سال بعد جب سب کچھ ختم ہو گیا تو اس کے لیے مشکلات بڑھ گئیں۔ ایمان کا کالج چھوٹ چکا تھا اور اس کے آگے پڑھنے کے اخراجات وہ فی الحال پورے نہیں کر سکتی تھی۔ کچھ پیسوں سے ان کا راشن آ جاتا تھا اور کچھ پیسے کرایہ میں نکل جاتے تھے۔ اس نے اپنے کچھ زیورات بیچ دیے تھے جو اس کی امی کے تھے اور انھوں نے اس کی شادی کے لیے سنبھال کر رکھے تھے۔ گھر چھوڑتے وقت ایمان نے ساری نقدی اور زیورات بھی ساتھ رکھ لیے تھے جو مژگان نے اپنے نکاح والے دن ہی بینک سے نکلوا لیے تھے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ ان سب کی اسے اتنی جلدی ضرورت پڑنے والی تھی اور ضرورت بھی ایسی کہ در بدر ہونے سے بچنے کے لیے اسے وہ زیور بیچنے پڑے تھے جسے اس نے دلہن بن کر پہننا تھا۔ لیکن اب وہ اس شخص سے ملنے کی خواہش بھی نہیں رکھتی تھی۔ اس نے دل سے اس شخص سے محبت کی تھی لیکن وہ اپنے بابا کے ساتھ کیا ہوا ظلم نہیں بھلا پا رہی تھی۔ بے شک کوئی کچھ بھی کہتا لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کے بابا کوئی غلط کام نہیں کر سکتے تھے۔ مزید یہ کہ وہ اس سے شادی کرنے کے

Kitab Nagri Special

بعد بھی میر ال سے شادی کر رہا تھا۔ کیا واقعی اس کے ساتھ یاور علی سکندر نے دھوکا کیا تھا؟ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ شخص جو اتنی محبت سے اس سے نکاح کر چکا تھا، اس کے سامنے اپنی منگیتر سے شادی کرتا اور اسے اپنی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکال دیتا۔ وہ اپنی محبت کو شرمندہ نہیں ہوتے دیکھ سکتی تھی۔ کیا اس کی اس شخص کی نظروں میں بس اتنی سی ہی وقعت تھی کہ وہ اس سے بدلہ لینے کے لیے اس کے دل کے ٹکڑے کر دیتا؟ وہ اپنے آپ کو یوں بے مول ہوتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وشمہ کی باتیں اس کے ذہن میں گڑ گئی تھیں۔ جو شخص اس کے ساتھ شروع سے ظلم کر تا رہا تھا وہ ایک دم سے اتنا اچھا کیسے ہو گیا؟ اس ایک شخص کی وجہ سے اس نے اپنا سب کچھ گنوایا تھا۔ اب وہ ایمان کو نہیں کھو سکتی تھی۔ اس کی خاطر وہ سب سے چھپ کر انجان شہر میں بسنے کی کوشش کر رہی تھی۔

رومانہ پریشانی کے عالم میں لاؤنج کے چکر کاٹ رہی تھیں۔ وہ کب کا گھر سے نکلا ہوا تھا اور ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔ ان کا دل کسی انجانے سے احساس کے تحت تیز تیز دھڑکنے لگا۔ کتنی دیر یونہی گزری جب لینڈ لائن فون کی گھنٹی بجی۔ انھوں نے فون اٹھایا اور اس کے بعد جو خبر انھیں ملی تھی اس نے ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی۔

"میرا بیٹا۔۔۔۔۔" ان کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی تھی۔

انھیں نہیں معلوم کیسے انھوں نے شہباز علی سکندر کو اطلاع دی۔ وہ فوراً سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسی وقت رومانہ کے پاس پہنچے تھے۔ انھیں اس سے لاکھ اختلاف سہی لیکن وہ شہباز علی سکندر کا اکلوتا بیٹا اور ان کا غرور تھا۔ اس خبر نے حقیقی معنوں میں انھیں اندر تک دہلا کر رکھ دیا تھا۔ دونوں میاں بیوی وقت ضائع کیے بغیر ہسپتال پہنچے

Kitab Nagri Special

تھے۔ وہ اس وقت آپریشن تھیٹر میں تھا۔ اس کی گاڑی بالکل چکنا چور ہو چکی تھی۔ وہ معجزاتی طور پر زندہ بچ گیا تھا لیکن اس کی چوٹیں کافی گہری تھیں۔ اس کے ماتھے پہ ہیر لائن کے قریب سب سے گہرا زخم تھا۔ جسم پہ مختلف چوٹوں کے نشان تھے۔ ایک ٹانگ میں فریکچر آیا تھا مگر باقی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی تھی۔ لیکن اس کے دماغ کی چوٹ سب سے گہری تھی۔ سرجری ہو چکی تھی اور کچھ دیر بعد اسے روم میں شفٹ بھی کر دیا گیا تھا لیکن اسے ہوش نہیں آرہا تھا۔ ڈاکٹرز اس کی حالت کو لے کر کافی پریشان تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اسے جلد ہوش نہیں آیا تو اس کی زندگی کو خطرہ ہے۔ رومانہ بہت روئی تھیں۔ انھیں بار بار یہی خیال آرہا تھا کہ کاش وہ اسے روک لیتیں، کاش وہ اسے باہر جانے ہی نہیں دیتیں۔ شہباز علی سکندر بالکل خاموش تھے۔ بیٹے کی اس حالت کے ذمہ دار کہیں نہ کہیں وہ بھی تو تھے۔ اس نے شادی ہی کی تھی اپنی پسند کی لڑکی سے۔ اگر وہ اسے اس سے دور کرنے کی بجائے اسے قبول کر لیتے تو اس وقت وہ زندگی اور موت کے درمیان کھڑا نہ ہوتا۔ میرال کو پتا چلا تو وہ وہیں بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اس نے فوراً سے پہلے گاڑی نکالی اور ہسپتال پہنچی تھی۔ یاور بے شک اس سے منگنی توڑ چکا تھا، لیکن وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر میرال کے دل کو بری طرح تکلیف ہوئی تھی۔ وہ کبھی رومانہ اور کبھی وشمہ کے گلے لگ کر روتی تھی۔

www.kitabnagri.com

ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔ اس کی سانسیں تو چل رہی تھیں لیکن اسے ہوش نہیں آیا تھا۔ میرال اور رومانہ ہر وقت یاور کے پاس رہتے تھے۔ شہباز علی سکندر اندر سے بہت دل برداشتہ ہو رہے تھے لیکن بزنس کو بھی فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ انھوں نے کچھ سینیر ممبرز کو ڈیوٹیز دے کر کام سنبھالنے کا کہا تھا۔ جب تک یاور ٹھیک نہیں

Kitab Nagri Special

ہوتا، وہ اس کی جگہ پہ کام کر رہے تھے۔ اور پھر آٹھویں دن یاور نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تھیں۔ رومانہ اس کے آنکھیں کھولنے پر رونا بھول کر ایک دم سے اس کے قریب آئی تھیں اور اس کا ماتھا چومنے لگیں۔ میرال نے خوشی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔ شہباز علی سکندر کے چہرے سے پریشانی ڈھل گئی تھی اور اس کی جگہ اب ایک مطمئن سی مسکراہٹ تھی۔ وشمہ اور اسحاق بھی کچھ مطمئن ہوئے تھے۔ اب مژگان چلی گئی تھی تو میرال کا راستہ جو صاف تھا۔ یاو نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور کمرے میں موجود ہر شخص کو باری باری اس نے دھندلی نظروں سے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔ مام، ڈیڈ، وشمہ، میرال اور اسحاق، سبھی اس کے پاس تھے لیکن "وہ" نہیں تھی جس کی تلاش اس کے دل کو تھی۔ اس نے آکسیجن ماسک پہنے ہوئے ہونٹ ہلا کر کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

مژگان۔۔۔۔

وہ بار بار یہی نام لے رہا تھا۔ کتنی دیر اس نے اس کے انتظار میں آنکھیں کھلی رکھی تھیں لیکن وہ نہیں آئی۔ اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ نکل کر تکیے میں جذب ہو گیا۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور پھر وہ دوبارہ ہوش میں نہیں آیا۔ اس کے مانیٹر پہ ایک دم بیپ ہونے لگی تھی۔ رومانہ ایک دم گھبرا گئی تھیں۔ بیپ ہوئے جارہی تھی اور رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ جلدی سے ڈاکرز کو بلایا گیا تھا۔ اس کی دھڑکنیں آہستہ ہو رہی تھیں۔ ای سی جی مانیٹر پہ لکیر بالکل سیدھی ہونے کو تھی، ڈاکٹرز نے سب سے پہلے سی پی آر دینا شروع کیا تھا۔ اس کے دل کو بار بار ہاتھوں سے پمپ کیا اور کئی کوششوں کے بعد اس کی ٹوٹی لکیروں میں ہلکا سا ارتعاش پیدا ہوا۔ انھوں نے فوراً سے شاک تیار کیے۔ پہلا جھٹکا لگتے ہی اس کا سینہ ایک دم اوپر کو اٹھا تھا اور پھر سے نیچے

Kitab Nagri Special

ہوا۔ لکیروں میں بہت مختصر ساعت کے لیے ارتعاش پیدا ہوا تھا لیکن پھر سے لکیر سیدھی ہونے لگی۔ دوسرا جھٹکا لگا تو پھر سے لکیریں اوپر نیچے ہوئی تھیں۔ ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے اس کی جان بچانے کی۔ رومانہ کمرے سے باہر کھڑی تھیں اور شیشے کی کھڑکی سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔ اس کی لکیریں اوپر نیچے ہوتے دیکھ کر انھیں اچھی امید ہوئی تھی لیکن پھر سے سیدھی ہوتے دیکھی تو رونے میں مزید شدت آ گئی۔ شہباز علی سکندر نے انھیں اپنے کندھے سے لگالیا تھا۔ یہ وہ پہلا موقع تھا جب کسی دکھ یا پریشانی میں انھوں نے رومانہ کو اپنا کندھا فراہم کیا تھا۔ وہ ان کی شرٹ اپنی مٹھی میں دبوچے اپنے بیٹے کی زندگی کی دعا کرتے ہوئے رو رہی تھیں۔ میرال کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔ محبت چیز ہی ایسی ہے، جو ایک بار دل میں آ جائے پھر نکالا نہیں جاتا۔ ڈاکٹرز نے بہت کوشش کر کے اس کی دھڑکنوں کو سٹیبل کیا تھا۔ اس کی لکیریں بالکل ٹھیک نہیں تھیں مگر بہت بہتر تھیں۔ وقتاً فوقتاً اس کی ہارٹ بیٹ چیک کی جا رہی تھی۔ وہ اس وقت مکمل طور پر مشینوں کے رحم و کرم پہ تھا۔ ڈاکٹر کی شہباز علی سکندر اور رومانہ سے اپنے کمرے میں جا کر تفصیلی بات ہوئی تھی۔

"شہباز صاحب میں آپ دونوں سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گا۔ آپ کے بیٹے کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔ وجہ اس کی چوٹیں نہیں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کے زخم گہرے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ ٹھیک بھی ہو جائیں گے لیکن مجھے ایک اور چیز کی پریشانی ہے۔"

"کیا بات ہے؟ آپ کھل کر بتائیں ہمیں۔" شہباز علی سکندر نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔ ڈاکٹر نے گہرا سانس لیا۔

Kitab Nagri Special

"دیکھیں میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ کن حالات سے گزر رہا تھا یا ایکسیڈنٹ سے پہلے اس کے ذہن میں کیا تھا، لیکن اس وقت اس کی جو کنڈیشن ہے، اس حساب سے ہمارا اندازہ یہ ہے کہ اسے کسی بات کا بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے اور اس کا دماغ کسی چیز کو برداشت نہیں کر پا رہا۔ عموماً ایکسیڈنٹ کے کیسز میں مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے کیس میں وہ خود بھی کوشش نہیں کر رہا۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ زندگی کی طرف آنا نہیں چاہتا۔ آج جو ہوا، اس کے بعد سے ہمیں مزید احتیاط کرنی ہوگی۔ اور ایک بات میں جاننا چاہتا ہوں، آپ کا بیٹا بار بار کسی کا نام لے رہا تھا۔ کیا آپ انھیں بلا سکتے ہیں؟ شاید ان کے آنے سے ان کی حالت کچھ بہتر ہو جائے۔"

ڈاکٹر کی بات پر شہباز اور رومانہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ پھر شہباز علی سکندر نے ڈاکٹر کی طرف رخ کیا۔

"دراصل۔۔۔۔۔ ہمارے بیٹے نے ایک لڑکی سے شادی کر لی تھی۔ ہم میں سے کوئی بھی اس شادی کے حق میں نہیں تھا۔ کچھ ذاتی مسائل کی بنا پر اب وہ لڑکی اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اور ہمیں پتا بھی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہباز علی سکندر کہہ چکے تو ڈاکٹر پر سوچ انداز میں انھیں دیکھنے لگا۔

"تو پھر آپ دعا کریں کہ وہ اس لڑکی کو بھول جائے۔ ورنہ اس کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ آپ کے بیٹے کی اس لڑکی سے بہت اٹیچمنٹ تھی۔ اس کا دماغ اس بات کو قبول نہیں کر پا رہا کہ وہ اب اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اور اب جب آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کا پتا بھی نہیں ہے تو یہ اور بھی زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہے۔"

Kitab Nagri Special

رومانہ اور شہباز علی سکندر نے انتہائی پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"ہم پوری کوشش کریں گے اس کی صحت یابی کے لیے۔ آپ لوگ بھی دعا کیجیے۔ باقی ہوگا وہی جو اللہ کی مرضی ہوگی۔"

رومانہ کی جان پہ بن آئی تھی جب سے ڈاکٹر نے انھیں بتایا تھا کہ وہ جینا ہی نہیں چاہتا۔ ڈاکٹرز اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے تھے۔ کتنی دعائیں اور کوششیں کی گئی تھیں اس کے لیے مگر وہ ہوش میں ہی نہیں آرہا تھا۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، اور اس وقت قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

تین مہینے ہسپتال میں رہنے کے بعد وہ گھر آگیا تھا۔ اس کے زخم کچھ بھر چکے تھے، کچھ بھر رہے تھے۔ رومانہ اس کے ساتھ ہی رہنے لگیں تھیں۔ شہباز علی سکندر کام کو دیکھ رہے تھے۔ کبھی وہ پاکستان میں ہوتے، کبھی اسپین اور کبھی کہیں اور۔ کبھی کبھار وہ یاور سے بات بھی کر لیتے تھے۔ آہستہ آہستہ سب کچھ نارمل ہو رہا تھا۔ وہ پھر سے پہلے والا یاور بن چکا تھا۔ اب اس کے انداز میں مزید بے حسی اور سختی آگئی تھی۔ مسکراتا تو پہلے بھی کم تھا، اب بالکل ہی چھوڑ دیا تھا۔ بات بھی وہ صرف ضرورت کے تحت کرتا تھا۔ سارا سارا وقت تنہا بیٹھا رہتا تھا۔ اس کا فریکچر بھی تقریباً ٹھیک ہو چکا تھا اور اسے چلنے میں بھی کوئی تکلیف نہیں تھی مگر ابھی مزید احتیاط کی ضرورت تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چل کر ٹیرس پہ چلا جاتا تھا اور وہاں بیٹھ کر گھنٹوں اسے سوچنے لگتا تھا۔ اسے کچھ وقت تو لگنا تھا اُسے بھلانے میں۔ وہ اب اس کا نام نہیں لیتا تھا لیکن سب نے جیسے سمجھ لیا تھا کہ یاور اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔ وہ لڑکی اسے جو زخم لگا گئی تھی، اس کا مرہم بھی وہ خود ہی تھی۔

چھے مہینے گزر چکے تھے۔ روٹین اپنے آپ نارمل ہو گئی۔ سب لوگ پھر سے اپنی اپنی زندگیوں میں مگن ہو گئے۔ رومانہ کچھ عرصہ مزید اس کے پاس رکنا چاہتی تھیں لیکن یاور نے انھیں زبردستی بھیج دیا تھا۔ وہ منہ سے تو نہیں کہتا تھا لیکن اس کی خاموشی انھیں بہت چبھتی تھی۔ انھیں لگتا تھا جیسے یاور کی اس حالت کی ذمہ دار وہی ہیں۔ آخری بار وہی مژگان سے ملی تھیں جب وہ یاور کو چھوڑ کر گئی تھی۔ ان کی باتوں سے دل برداشتہ ہو کر اس نے کہا تھا کہ اس کا دم گھٹ رہا ہے اور باہر جانا ہے۔ وہ اسے کبھی نہ جانے دیتا اگر اسے اپنی ماں کی کہی گئی باتوں کی وجہ سے اس کا دل دکھنے کا خیال نہ ہوتا۔ اس کا ہر چیز سے دل اٹھ گیا تھا۔ ہر کسی سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔ وہ ایک روبوٹ بن گیا تھا جو انسانوں جیسا نظر آتا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو کام میں بہت زیادہ مصروف کر لیا تھا تاکہ وہ اسے یاد نہ آئے۔ وہ روزانہ ڈرائیور کے ساتھ آفس جاتا تھا اور رات گئے واپس آتا تھا۔ اتنا کام کرنے کے بعد بھی وہ سو نہیں پاتا تھا۔ بستر پہ لیٹتے اور آنکھیں موندتے ہی مژگان کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آ جاتا تھا۔

"مژگان کہاں ہو تم؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کا دل ہر رات یہ سوال دہراتا تھا اور بدلے میں کوئی جواب نہیں آتا تھا۔ ساری رات اس کی یوں ہی کروٹیں بدلتے گزر جاتی تھی۔ وہ اس سے روٹھی تھی اور اس شدت سے روٹھی تھی کہ یاور کے دل کو چین ہی نہیں آتا تھا۔

Kitab Nagri Special

اتنا وقت گزرے کے بعد بھی اس نے ہر جگہ اپنے آدمیوں کو پھیلایا ہوا تھا۔ مژگان کی تلاش اس نے اب تک نہیں چھوڑی تھی۔ جب تک وہ اسے مل نہیں جاتی، وہ سکون سے کیسے بیٹھ سکتا تھا۔ ہر رات سونے سے پہلے اس نے کتنی ہی بار اپنے ساتھ اس کا تصور کیا تھا۔ وہ حقیقت میں اسے اپنے قریب محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ اس کی خوشبو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اس کے دن رات اب اسی طرح گزرتے تھے۔ ہر رات سونے سے پہلے وہ اسے یاد آتی تھی اور ہر صبح جاگنے کے بعد وہ اسے یاد کرتا تھا۔

تم یہ کیا جدا ہو گئے

ہر طرف ہر جگہ ہو گئے

وہ اسے بھولتی ہی نہیں تھی۔ وہ چھوڑ کر گئی تھی تو اسے ساری دنیا ویران لگتی تھی۔ دنیا تو وہی تھی لیکن اس کے دل کو کوئی چیز پسند نہیں آتی تھی۔ جب وہ یاد آتی تھی، اس کی تکلیف بڑھنے لگتی تھی۔ اس تکلیف کا علاج بھی دنیا کے کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں تھا۔ میرال اس کے پاس اکثر آجاتی تھی۔ وہ اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔ وہ اکثر اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے جاتی تھی کہ اس کا دل بہل جائے اور مژگان کا خیال بھی اس کے دل سے اسی طرح سے چلا جائے جیسے وہ ان کی زندگیوں سے گئی تھی۔ کبھی وہ اس کے ساتھ چلا جاتا تھا اور کبھی صاف منع کر دیتا تھا۔ وہ پھر زیادہ اصرار بھی نہیں کرتی تھی۔ یاور کی آنکھوں میں ہر وقت ایک کرب کی سی کیفیت رہتی تھی۔ نقوش ہر وقت تنے رہتے تھے۔ اس نے خود کو اتنا مصروف کر لیا تھا کہ اب تو کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں

Kitab Nagri Special

لگاتار کام کرتا رہتا تھا۔اس کے پاس فرصت نہیں تھی کہ وہ کچھ سوچ سکے لیکن مژگان کی یادیں پھر بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔ ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی اسے کسی قسم کے نشے کی عادت نہیں تھی، لیکن مژگان کی جدائی کا روگ اسے ایسا لگا تھا کہ اس نے سگریٹ پینا شروع کر دی تھی۔ وہ اس کڑوی چیز کو پی پی کر اپنے آپ کو اندر ہی اندر ختم کر رہا تھا۔ وہ یاور علی سکندر تھا، وہ خودکشی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ فاتح تھا، دلوں کو فتح کرتا تھا، لیکن اس کا دل جس نے فتح کیا تھا وہ اس کا دل فتح کر کے بھی ہار چکا تھا۔ اپنی اس ہار کو سیلیبریٹ کرنے وہ روزانہ اپنے کمرے میں ساری ساری رات اس قدر سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا تھا کہ اس کا کمرہ دھوئیں سے بھر جاتا تھا۔ ایک روز میرال اس سے ملنے آئی تو ملازمہ نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے۔ کمرہ کھولتے ہی دھوئیں اور سگریٹ کی بو نے اسے ایک دم چکرا دیا تھا۔ وہ دو گھنٹے میں اچھی خاصی سگریٹ پی چکا تھا۔ اس کے سامنے تین تین ایش ٹرے رکھی تھیں اور ان پر ختم شدہ سگریٹوں کا پہاڑ بنا ہوا تھا۔ میرال کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ وہ دھوئیں کے بادل ہٹاتی ہوئی کھانستی کھانستی اندر آئی اور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے لگی۔

"کیا کر رہی ہو؟ چھوڑو مجھے۔" یاور کو میرال کا اسے یوں اٹھانا اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ اس کے غم کی سیلیبریشن میں خلل ڈال رہی تھی۔

"یاور! یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی؟ اور تم سگریٹ کب سے پینے لگے؟" اس نے کھانستے کھانستے پوچھا۔ وہ اس سے اپنا بازو چھڑا کر واپس بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر فرش پر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"جب سے میری زندگی مجھ سے دور گئی ہے۔ تم سب لوگوں نے یہی چاہا تھا نا؟ اب خوش ہو جاؤ۔" وہ طنز سے کہتا ہوا پھر سے سگریٹ سلگانے لگا اور زور زور سے کش لے کر اس کا زہریلا دھواں اپنے اندر کھینچ رہا تھا۔ میرال حیرت کی تصویر بنی کھڑی ہوئی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ اس وقت وہ ایک عادی سگریٹ نوش لگ رہا تھا۔

"تمھیں تو سگریٹ سے نفرت تھی نا؟ پھر یہ سب کیا ہے؟" میرال اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔ جو بھی تھا، وہ اس سے محبت کرتی تھی، اسے یوں خود کو ضائع ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے اس کی انگلیوں میں دبی سگریٹ لے کر ایش ٹرے میں پھینکی۔ یاور نے غصے سے اسے دیکھا۔

"مجھے جس سے محبت تھی، وہ نہیں ملی مجھے، اب نفرت بھی چھیننا چاہتی ہو تم؟۔۔" میرال کو اس کی بات سن کر تکلیف ہوئی تھی۔

"تم بھول جاؤ اسے۔ وہ اب واپس نہیں آئے گی۔ کیوں اس کے پیچھے خود کو اس طرح ضائع کر رہے ہو؟ اپنا نہیں تو میرا ہی سوچ لو۔ محبت کرتی ہوں میں تم سے یاور۔۔۔۔" میرال نے اپنے دونوں ہاتوں سے اس کا چہرہ تھام کر اپنی جانب کیا۔ یاور نے خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور آہستہ سے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا دیے۔

"تم جاؤ یہاں سے۔ میں اس وقت بالکل اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔"

میرال کچھ لمحے اسے یونہی بیٹھے سگریٹ کے کش لیتے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے اٹھی۔ جانتی تھی کہ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا، اپنی من مانی کرنے والا۔ اس کے روکنے سے وہ کبھی بھی نہیں رکتا۔ وہ دروازہ بند کر کے باہر نکل

Kitab Nagri Special

آئی۔ وہ کیسے بھول جاتا مژگان کو؟ یاور علی سکندر نے زندگی میں اتنی محبت کسی سے نہیں کی تھی۔ وہ اس سے عشق کر بیٹھا تھا اور عشق تو لاعلاج ہے۔ اس نے ایک اور سگریٹ سلگالی تھی۔ ابھی تو رات شروع ہوئی تھی۔

میں تمھیں بھول بھی تو سکتا تھا

ہاں مگر یہ نہیں ہوا مجھ سے۔۔۔۔۔

۔۔۔

ایک سال گزر گیا تھا مژگان کو اس سے دور گئے ہوئے۔ اس سارے چکر میں وہ ایک بہت ضروری کام بھول گیا تھا۔ جس وجہ کو بنیاد بنا کر مژگان کو اس سے دور کیا گیا تھا، اب اس معاملے کو بھی حل ہو جانا چاہیے تھا۔ اس نے عادل وارثی کو ملنے کے لیے بلایا تھا۔ وہ اس وقت شہر کی ایک بہت ہی مشہور کافی شاپ میں بیٹھا انویسٹیگیٹر عادل وارثی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے سامنے کافی کا مگ پڑا تھا جس میں سے بلیک کافی بھاپ اڑاتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ جب سے وہ گئی تھی، اس نے میٹھا بھی استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا۔ باہر ہلکی ہلکی سی بوندا باندی ہو رہی تھی جس کی وجہ سے موسم میں ہلکی سی خنکی بھی تھی۔ عادل وارثی آ کر اس کے سامنے سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے ویٹر کو اشارہ کیا تو کچھ سیکنڈز میں وہ اس کی کافی بھی لے آیا۔

Kitab Nagri Special

"دراصل بات یہ ہے یاور صاحب! وہ لوگ انتہائی شاطر اور چالاک ہیں۔ فی الحال وہ اپنی کسی بھی چوری کا ثبوت نہیں چھوڑ رہے۔ میں کب سے ان کی ٹیل میں ہوں۔ وہ چوری کرتے ہیں اور ثبوت غائب کر دیتے ہیں۔ وہ کسی اور کا نام استعمال کرتے ہیں اور اس شخص کو پتا بھی نہیں چلتا کہ اس کا نام استعمال ہو رہا ہے۔ اگر آپ کو مجھ پر یقین ہے تو ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی کمپنی سے منی ایمبیزلمنٹ کرتے ہیں۔"

"تو کیا انھیں پکڑا نہیں جا سکتا؟" یاور نے کڑوی ایسپریسو کا گھونٹ لے کر کپ میز پر رکھا۔

"ایک دو ثبوت میرے ہاتھ لگے ہیں۔ لیکن عدالت میں وہ انتہائی کمزور گردانے جائیں گے اور پھر انھیں معلوم بھی ہو جائے گا کہ آپ کو ان پر شک ہے تو وہ مزید محتاط ہو جائیں گے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔" وہ سوچتے ہوئے اس کافی شاپ کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"کیا ہم ثبوت فورج کر سکتے ہیں؟" یاور کی بات سن کر اس نے ایک دم اپنی گردن گھما کر اسے دیکھا۔

"آپ کا مطلب نقلی؟ جعلی ثبوت؟" وہ سمجھ رہا تھا کہ یاور کیا چاہ رہا ہے۔

"اگر وہ اپنے اصلی ثبوت مٹا سکتے ہیں تو ہم جعلی نہیں بنا سکتے؟ جب کسی بے گناہ کو جعلی ثبوتوں کی بنیاد پہ سزا ہو سکتی ہے تو گناہگار کو ہو جائے تو زیادہ بہتر نہیں؟" یاور نے پھر سے کپ اٹھا کر ایک سِپ لیا۔

ہمممم۔۔۔۔۔ صحیح۔۔۔" وہ اس کی بات سمجھ کر مسکرایا۔

"مجھے جلد از جلد انھیں سلاخوں کے پیچھے دیکھنا ہے۔ اور اس طرح ثبوت بناؤ کہ وہ زندگی بھر جیل سے باہر نہ آ سکیں۔"

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے۔ میں اس بات کو یقینی بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔" عادل نے پر سکون انداز میں کہا۔

"کوشش نہیں۔۔۔ پکا کام ہونا چاہیے۔" وہ ٹھوس لہجے میں بولا۔

"اوکے سر! آپ بے فکر ہو جائیں۔" عادل وارثی نے تسلی آمیز انداز میں کہا اور اپنی کافی پینے لگا۔

دو سال ہونے کو آئے تھے لیکن دل کے زخم آج بھی اسی طرح تازہ تھے جیسے کل کی بات ہو۔ وہ اس تکلیف کو سہہ رہا تھا کیونکہ وہ ایک مرد تھا۔ اندر سے اس کی ٹوٹی شکستہ حالت کا گواہ وہ خود تھا۔ اس نے خود کو ایسے سنبھالا تھا کہ دیکھنے والے کو گمان بھی نہ گزرے کہ اس کے اندر کون سا طوفان مچل رہا ہے۔ سب کو لگا کہ وہ آہستہ آہستہ نارمل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ صرف دنیا دکھاوے کو ہی تھا۔ کیا کیا نہیں کیا تھا اس نے کہ وہ اسے مل جائے یا یہ اسے بھول جائے، لیکن دونوں میں سے کسی ایک تدبیر نے بھی کام نہیں دکھایا۔ نہ وہ اسے ملی، نہ یہ اسے بھول پایا۔ تھک ہار کر اس نے خود کو حالات کے حوالے کر دیا۔ ہاں، جب اندر کہیں آج بھی وہ اسے اسی شدت سے یاد آتی تھی تو وہ کرب سے آنکھیں میچ کر اس درد کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کرتا تھا۔ بس ایک بار وہ اسے مل جائے، پھر وہ وہ اس کے سارے زخموں پہ مرہم رکھ دے گا۔

بتاؤ کس طرح مناؤں تمھیں

ہونٹ ہونٹوں پہ رکھوں یا پاؤں پر؟

Kitab Nagri Special

اس کی جمع پونجی بھی ختم ہوگئی اور پھر اس کے سب سے مشکل دنوں کا آغاز ہوا۔ پہلے پہل تو اس نے کرایے کے پیسے الگ کر کے رکھے اور پھر جو کچھ بچ جاتا تھا اس سے کھانے پینے کا پورا کر لیتی تھی۔ کپڑے بھی گھِس کر پرانے ہو چکے تھے۔ اس ایک سال کے عرصے میں اس نے دو اپنے سوٹ لیے تھے اور دو ایمان کے۔ ضرورت صرف کھانے پینے کی ہی نہیں ہوتی۔ موسم کے لحاظ سے کئی چیزوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ کپڑے، جوتے، آنا جانا وغیرہ۔ سپلائی کمپنی میں اس نے پانچ ماہ کام کیا تھا۔ وہاں کا مینیجر اس پہ بری نظر رکھنے لگا تھا۔ پہلے پہل اس نے نظر انداز کرنے کی کوشش کی تھی مگر ایک دن اس مینیجر نے اسے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ اگر اسے یہاں کام کرنا ہے تو مینیجر کی بات ماننا ہوگی۔ یاور نے اسے جس طرح بھی ٹارچر کیا تھا، مگر اس طریقے سے تو اس نے بھی مژگان کو ہراس نہیں کیا تھا بلکہ حارث ڈوگر کی بھوکی نظروں سے بھی بچایا تھا۔ اس روز اسے بے اختیار وہ بے وفا شخص یاد آیا تھا جو کاغذوں میں اس کا شوہر بھی تھا۔ مژگان نے بہت کوشش کی تھی کہ اسے کام نہ چھوڑنا پڑے۔ وہ ضرورت مند تھی اور بہت برے حالات میں تھی مگر جب کوئی چارہ نہ بن پڑا تو مژگان نے اس کی شکایت کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس مینیجر نے مژگان پہ ہی جھوٹا الزام لگا دیا کہ وہ اسے ورغلانے کی کوشش کرتی تھی۔ بالآخر اسے اندازہ ہو ہی گیا کہ اس کا اب یہاں کام کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔ اس نے وہ جاب چھوڑ دی اور دوسری نوکری جاری رکھی۔ کچھ عرصہ تنگی میں گزارہ کیا مگر اس نوکری میں بھی اس کے ساتھ اس کی کولیگ نے مارٹ سے پیسے چرا کر اس پر الزام لگا دیا۔ اسے وہ جاب بھی چھوڑنی پڑی۔ مشکلات اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی تھیں۔ اب وہ سات مہینوں سے ایک دوسرے مارٹ میں کام کر رہی تھی۔ تنخواہ تو تھوڑی تھی اور عام حالات میں گزارہ بھی ہو جاتا لیکن ایمان کو اچانک ایسا بخار چڑھا کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ اس

Kitab Nagri Special

کے علاج اور دوائیوں کے چکر میں کرائے کے پیسے بھی لگ گئے۔ اسے ٹھیک ہونے میں کافی وقت لگا تھا اور اسی وجہ سے وہ پانچ مہینے کا کرایہ بھی نہیں دے سکی تھی۔ مکان کی مالکن تیز عورت تھی۔ جب تک کرایہ ملتا رہا ٹھیک رہی، مگر جب کرایے میں دیر ہونے لگی تو وہ انھیں دھمکانے لگی۔ ان حالات میں وہ اس کمرے کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی تھیں۔ اس سے محفوظ اور سستی جگہ بھی انھیں پورے شہر میں نہیں مل سکتی تھی۔ انھی دنوں میں ایک روز وہ یاور سے ٹکرا گئی اور پھر اس نے انھیں ڈھونڈ ہی لیا۔

موجودہ دن۔۔۔۔

اس نے ہارن دیا تو گارڈز نے فوراً آکر دروازہ کھولا۔ وہ کچھ کشمکش میں تھے کیونکہ یاور کہہ کر گیا تھا کہ وہ دو دن تک آئے گا۔ ایسا دو سالوں میں پہلی بار ہوا تھا کہ وہ بتائے ہوئے وقت سے پہلے آگیا ہو۔ مزید حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھی تھیں۔ اس نے کچھ عرصہ پہلے سارا اسٹاف بدلا تھا اس لیے سب نئے چہرے تھے۔ کچھ کہانی انھوں نے بھی سن رکھی تھی اس کے نکاح کی لیکن وہ اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ میرال اکثر یہاں آتی رہتی تھی اور انھیں تو یہی لگ رہا تھا کہ اب نہیں تو تب، ان کا باس یاور علی سکندر، میرال آفندی سے شادی کر ہی لے گا۔ لیکن آج اس طرح دو لڑکیوں کو اس کے ساتھ دیکھ کر وہ کافی حیران ہوئے تھے۔ یاور نے گاڑی روکی اور اپنی طرف سے نکل کر باہر آیا اور پھر مژگان کی طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ منہ پھلائے ہاتھ باندھے اسی طرح بیٹھی رہی۔

"ویلکم ہوم۔ مائی لَو" وہ اسے مسکرا کر بولا اور زبردستی کھینچنے لگا تو وہ اس ہاتھ جھٹکنے لگی۔

Kitab Nagri Special

"شرافت سے آجاؤ ورنہ میں اٹھا کر لے جاؤں گا اور یقین کرو مجھے ایسا کرتے ہوئے بہت اچھا لگے گا۔"

ایمان نے حیرت سے اپنے بہنوئی کو دیکھا جو اس کی موجودگی کا بھی لحاظ نہیں کر رہا تھا۔ مژگان کو شاید خیال آگیا تھا۔ اس کی دھمکی سن کر وہ اس کے ہاتھ جھٹکتی خود ہی باہر نکل آئی۔ ایمان ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ یاور نے زبردستی مژگان کا ہاتھ پکڑا۔

"شیف سے کہو کھانا تیار کرے اور کھانا زبردست ہونا چاہیے۔ آج اس گھر کی مالکن آئی ہیں۔"

وہ مسکرا کر ایک ملازم سے کہتا ہوا اندر داخل ہوا۔ آج کتنے عرصے بعد اس نے خود سے کھانے کی فرمائش کی تھی۔ اس گھر کے ملازم اپنے تتنے ہوئے چہرے والے باس کے چہرے پہ مسکان دیکھ کر بہت حیران ہو رہے تھے۔ یہ وہ یاور لگ ہی نہیں رہا تھا جس کے وہ عادی تھے۔ ایمان حیرانگی سے اس بڑے سے محل نما گھر کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ آپ کا گھر ہے؟" ایمان نے اپنی حیرت چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"پہلے میرا ہی تھا لیکن اب یہ تمھاری بہن کا گھر ہے۔ میں تو اس میں رہتا ہوں بس۔" ایمان نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ مذاق نہیں کر رہا تھا۔ مژگان نے ہاتھ چھڑایا اور وہیں لاونج میں ٹک گئی۔ وہ اب تک غصہ تھی اس پہ۔ یاور نے اسے کندھے سے پکڑ کر صوفے پر بٹھا دیا۔ ایک ملازمہ فوراً ٹرالی لے کر آئی جس میں مختلف جوسز اور سادہ پانی رکھا تھا۔ یاور نے ایک گلاس اٹھا کر اس میں جوس بھرا اور مژگان کو دیا جو اس نے آنکھیں گھما کر منہ دوسری جانب پھیر کر نظر انداز کیا تھا۔ یاور نے ضبط کر کے مسکرا کر ایمان کو دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"سرویور سیلف پلیز۔ اب یہ تمھارا بھی گھر ہے۔ اپنی مرضی سے تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔" پھر اس نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔

"اس کمرے کو چھوڑ کر تم کوئی بھی کمرہ لے سکتی ہو۔ یہ میرا اور مژگان کا بیڈ روم ہے۔" ایمان سے کہتے ہوئے اس نے کتنے پیار سے مسکرا کر مژگان کو دیکھا تھا اور اس نے اسی انداز سے نظر انداز کیا تھا۔

"آپ کی خوش فہمی ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔" اس نے دانت کچکچا کر اور نتھنے پھلا کر یاور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔ جواب میں وہ اس طرح مسکرایا تھا جیسے اس نے کوئی بہت ہی مزے کی بات کر دی ہو۔

"تمھیں میں اب خود سے الگ ہونے نہیں دوں گا۔ یقین نہیں ہے تو اسٹام پیپر پہ لکھ کر دے سکتا ہوں۔"

افف یہ آدمی۔۔۔ کتنا غرور تھا اسے اپنی ہر بات پر۔ مژگان کو اپنی بے بسی پہ رونا آنے لگا۔ اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی اب مان جائیں نا۔ دیکھیں تو کتنے پیار سے آپ سے بات کر رہے ہیں۔ اور کتنے مشکل وقت میں فرشتے کی طرح ہماری مدد کی ہے انھوں نے۔ وہ رضیہ آنٹی ہمیں نکال رہی تھیں، اگر یاور بھائی نہ آتے تو ہم اس وقت سڑک پہ بیٹھے ہوتے۔" مژگان نے کھا جانے والی نظروں سے ایمان کو دیکھا تھا۔

"اگر تمھیں میں اس فرشتے کی حقیقت بتا دوں تو تم ایک سیکینڈ بھی یہاں نہیں رکو گی۔" کتنی نفرت تھی اس کے انداز میں۔ یاور کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی لیکن اس نے ہر قسم کی بات کے لیے خود کو تیار کر لیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تم کھانا کھالو پھر میں خود ہی تمھیں سب کچھ بتادوں گا۔" ایمان پریشان تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟ آخر ایسا بھی کیا ہوا تھا کہ اس کی بہن نے اس آدمی سے نکاح بھی کر لیا تھا اور اس کے ساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی تھی؟

کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو آئی اور ملازمہ نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تو مژگان کو بے اختیار اپنی معصوم بہن ایمان کا خیال آیا تھا۔ وہ خود تو اس گھر کا کھانا نہیں کھانا چاہتی تھی لیکن اپنی بہن کو بھوکا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

ایمان حیران پریشان سی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ شاید زندگی میں پہلی بار اس نے اتنا کچھ ایک ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ سب کچھ اچھا تھا سوائے مژگان کے موڈ کے۔ وہ کچھ نہیں جانتی تھی کہ ان کے بیچ کیا ہوا تھا لیکن وہ اپنی بہن کے موڈ کو بھی سمجھ نہیں پارہی تھی۔ یاور مژگان کا ہاتھ پکڑ کر صوفے سے اٹھا کر ڈائی ننگ ٹیبل کی کرسی تک لایا تھا۔ اس نے کھانے کو دیکھا تک نہیں۔ ایمان کو یاور نے کھانا کھانے کا کہا تو اس نے جھجھکتے ہوئے اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا نکال لیا اور پھر مژگان کو دیکھا جو ابھی تک اسی طرح غصے میں بیٹھی تھی۔ یاور نے اسے یوں ہی بیٹھے دیکھا تو اشارے سے کھانے کو کہا۔ کھانے کی خوشبو اتنی زبرست تھی اوپر سے اتنے لمبے سفر کو بعد تو ویسے بھی بھوک لگ رہی تھی، اس نے چپ چاپ کھانا شروع کر دیا۔ یاور کو مژگان کے تیور چیخ چیخ کر یہی بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت خود سے نہیں کھائے گی۔ اس نے نوالہ بنایا اور مژگان کے لبوں تک لے کر گیا۔

"اب تم خود کھانا کھاؤ گی یا میں کھلاؤں؟" مژگان نے غصے سے اسے گھورا اور اس کا ہاتھ نظر انداز کیا۔ یاور نے اس کا منہ پکڑا اور زبردستی اس کے منہ میں نوالہ ٹھونسا۔

Kitab Nagri Special

"مژگان۔۔۔ کھانا کھالو شرافت سے۔۔۔" اس نے اب اپنی ساری نرمی ایک طرف رکھی اور اسے گھورا۔

ایمان نے حیرت سے یاور کا یہ روپ دیکھا تھا۔ مژگان کو اس کے اس طرح وارننگ والے انداز سے خوف آیا تھا لیکن وہ اس کے سامنے ہار مان کر اپنی کمزوری نہیں دکھانا چاہتی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے؟ ہر چیز آپ کی مرضی سے ہو گی؟" مژگان نے یاور کو بے انتہا غصیلی نظروں سے دیکھا اور اٹھ کر جانے لگی۔ یاور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میرا نہیں تو اپنی بہن کا خیال کرو۔ اس کے سامنے ایسے کرو گی تو وہ کیا سوچے گی؟" اس نے ایمان کا خیال دلوانا چاہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب وہ اتنی بڑی ہو چکی ہے کہ اپنا اچھا برا سوچ سکتی ہے۔ اسے میری ضرورت نہیں ہے۔" اس نے کنکھیوں سے کھانا کھاتی ایمان کو دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ نوالہ لیتے لیتے رک گئے۔

"تم کھانا کھاؤ۔ مجھے پتا ہے اسے کیسے ہینڈل کرنا ہے۔" وہ ایمان کو کہتا ہوا مژگان کو کھینچ کر بیڈ روم میں لے گیا۔

"ہمارا کھانا اندر بھجوادو۔" یاور نے ملازمہ سے کہا اور مژگان کو بیڈ پہ بٹھا دیا۔ وہ بار بار اپنے آپ کو اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔"

"تمھیں اچھی طرح پتا ہے تم مجھ سے جیت نہیں سکتی۔ یہ ضد چھوڑ دو اور کھانا کھالو۔ اس کے بعد میں تمھارے سامنے نہیں آؤں گا جب تک تمھارا غصہ اتر نہیں جاتا۔"

Kitab Nagri Special

ملازمہ ٹرالی لے کر اندر آگئی۔ یاور نے کھانا نکال کر پلیٹ میں ڈالا اور مژگان کے آگے رکھا۔ وہ منہ پھیر کر دوسری جانب بیٹھی رہی۔

"مژگان! میں وارننگ دے رہا ہوں، شرافت سے کھانا کھالو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ اس کے بار بار نظر انداز کرنے سے غصے میں آگیا تھا۔ جس کے پیچھے اتنا خوار ہوا تھا، وہ اسے مزید خوار کروانے کے چکر میں تھی۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔ میں زہر کھالوں گی لیکن یہ کھانا کبھی نہیں۔۔۔۔" یاور ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہوا۔

"میں جا رہا ہوں۔ کچھ کام ہے۔ ایک گھنٹے تک واپس آجاؤں گا۔ اور اگر تب تک تم نے کھانا نہیں کھایا، تو پھر تم سوچ بھی نہیں سکتی میں تمھارے ساتھ کیا کروں گا۔"

وہ اسے غصے سے وارننگ دے کر اٹھا اور ایک نظر اس پہ ڈال کر باہر چلا گیا۔ ایمان چپ چاپ سی بیٹھی تھی۔ یاور کو دیکھا تو ایک دم الرٹ ہو گئی۔

"اپنی بہن کو کھانا کھلا دینا۔ میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن نہیں کھا رہی۔ میں کچھ دیر بعد آؤں گا۔"

وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔ ایمان آہستہ سے اٹھ کر اندر آئی۔ کمرہ بہت خوبصورت تھا اور دروازہ کھولتے ہی خوبصورت سے ائیر فریشنر کی خوشبو نتھنوں میں گھسی تھی لیکن اس کی توجہ بیڈ پر بیٹھی اس کی روتی ہوئی بہن پر گئی۔

Kitab Nagri Special

"آپی پلیز کھانا تو کھا لیں۔ کھانے سے کیا ناراضگی؟" ایمان نے اسے منانے کی کوشش کی۔ وہ غصے سے منہ پھلا کر بیٹھی تھی مگر بھوک تو بہر حال اسے بھی لگی تھی۔ تھوڑی سی پس و پیش کے بعد وہ مان ہی گئی اور چند نوالے کھا ہی لیے۔ یاور سڑکوں پہ گاڑی دوڑا رہا تھا۔ وہ مژگان کے رویے کو سوچ رہا تھا۔ ان دو سالوں میں اس کی محبت جانے کہاں چلی گئی تھی اور اس کی آنکھوں میں غصہ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ جب بھی اس کی طرف دیکھتا تھا، عجیب سا گلٹ اسے اندر ہی اندر کچوکے لگاتا تھا۔ اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ وہ اسی میں خوش تھا کہ مژگان اسے مل گئی تھی۔ ایک طرف وہ مژگان کے مل جانے سے اتنا خوش تھا کہ اس کی خوشی بیان سے باہر تھی لیکن دوسری طرف مژگان کی آنکھوں میں نفرت اس کا دل توڑ رہی تھی۔ وہ انھی سوچوں میں گم تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔ جو میٹینگ وہ کینسل کروا کے آیا تھا اس کے متعلق کال تھی۔

"میٹنگ آگے کسی ڈیٹ پہ ایڈجسٹ کر دو۔۔۔۔۔ پرسنل ریزن کی وجہ سے ایک دو دن تک نہیں آسکوں گا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔ وہ گھر جانا چاہتا تھا لکن مژگان کا تنفر یاد کر کے رک گیا۔ اس نے گھر فون کر کے ملازمہ سے مژگان کے کھانا کھانے کا پوچھا۔ مژگان نے کھانا کھا لیا تھا، یہ سن کر اسے کچھ تسلی ہوئی۔ وہ جو بھی کر رہی تھی، لیکن یاور تو اس سے محبت کرتا تھا نا۔ کھانا کھا کر مژگان کی توانائی بحال ہو چکی تھی تو نیند کا احساس ہونے لگا۔ رات بھی ہو ہی رہی تھی۔ ایمان اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔

"آپی آپ یاور بھائی سے کیوں ناراض ہیں؟" ایمان ابھی تک اس الجھن میں تھی سو اس نے پوچھ لیا۔

Kitab Nagri Special

"انھوں نے بابا کو جاب سے نکالا تھا۔ اور ان پر الزام لگایا تھا کہ بابا نے پیسوں کا غبن کیا ہے۔ مجھے بہت بعد میں پتا چلا تھا۔ لیکن میں تمھیں یہ سب بتا کر دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بابا کو کورٹ کا نوٹس ملا تھا جس کے بعد انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا اور پھر وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔"

مژگان کی آنکھیں پھر سے برسنے لگیں اور اس بار ایمان بھی آنسو بہا رہی تھی۔ وہ بے یقین سی بیٹھی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جس آدمی کی آنکھوں میں اس نے اپنی بہن کے لیے محبت دیکھی تھی، وہ ایسا بھی کر سکتا تھا؟ وہ مژگان سے کیا کہتی، لیکن یاور سے ضرور پوچھنا چاہتی تھی۔

یاور کافی دیر سے گھر آیا تھا۔ وہ بیڈ روم میں آیا تو مژگان نیم دراز تھی جبکہ ایمان اس کے پاس ہی بیٹھی سو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر پیار اور بے بسی سے مژگان کو دیکھا۔ وہ انھیں جگائے بغیر کمرے سے نکلا اور اسٹڈی روم میں چلا گیا۔ وہ کچھ دیر اسے سنبھلنے کا وقت دینا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایمان جاگ گئی تھی اور مژگان بھی کچھ پُر سکون ہو گئی تھی۔ کافی دیر رونے اور پھر کچھ دیر سونے کے بعد وہ اب تھوڑی بہتر تھی۔ اب وقت آ چکا تھا کہ ایمان ان سوالوں کے جواب یاور سے لیتی جو رات سے اس کے ذہن میں

Kitab Nagri Special

مچل رہے تھے۔ وہ دونوں منہ ہاتھ دھو کر باہر آگئی تھیں۔ ملازمہ نے یاور کو ان کے اٹھنے کی اطلاع دی تو وہ لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا باہر آگیا۔ آج تو ایمان کے تاثرات بھی اسے کچھ کچھ مژگان والے لگ رہے تھے۔

"ناشتہ لگاؤ۔" اس نے ملازمہ کو آرڈر دیا تو ایمان بول پڑی۔

"ناشتہ بعد میں۔ پہلے مجھے آپ سے کچھ سوالوں کے جواب چاہیں۔" وہ سمجھ گیا تھا کہ مژگان اسے سب کچھ بتا چکی ہے۔ اس نے سر ہلایا اور انھیں ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ یہ باتیں گھر کے ملازموں کے سامنے نہیں کی جا سکتیں تھیں۔ وہ انھیں اندر لے آیا اور دروازہ بند کر کے خود ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا آپ نے بابا کو پیسوں کی چوری کا الزام لگا کر نکالا تھا جاب سے؟" ایمان کے پوچھنے کا انداز غصیلا تھا۔ یاور نے بے اختیار اپنی کنپٹیاں سہلائیں۔ وہ اتنی مشکل سے مژگان کو ہینڈل کر رہا تھا۔ اب ایمان بھی۔ لیکن جواب تو دینا تھا۔

"تمھارے بابا ہماری کمپنی میں کام کرتے تھے۔ ان کے خلاف کچھ ثبوت ملے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے انھیں فائر کیا تھا لیکن مجھے بعد میں پتا چلا کہ وہ بے گناہ تھے۔ میں نے اصل مجرموں کا سراغ بھی لگایا اور انھیں سزا بھی دلوائی ہے۔۔۔"

"بالکل جھوٹ۔۔۔" مژگان فوراً تڑپ کر بولی۔

"اگر چاہو تو میں تمھیں ان کی حالت بھی دکھا سکتا ہوں۔ سب سے اندھیری جیل میں سڑ رہے ہیں وہ کمینے۔" وہ فوراً مژگان کے ردِ عمل کے جواب میں بولا تھا۔ پھر ایمان کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن وہ سب میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ تم خود سوچو اگر میری جگہ تم ہوتیں تو کیا کرتیں؟ ثبوت تمھارے سامنے ہوں اور اتنے پکے کہ عدالت بھی نہ جھٹلا سکے، میں نے پھر بھی کوشش کی کسی طرح ان کی بے گناہی ثابت ہو جائے۔ اور میں نے کر دی ثابت۔ اصل مجرموں کو میں نے موت سے بھی بدتر سزا دی ہے۔ اس کے باوجود بھی کیا تم مجھے ابھی تک غلط سمجھ رہی ہو؟"

ایمان کی سوچیں منتشر ہو رہی تھیں۔ اسے اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس کے لیے سب انکشاف ایک دھچکے جیسے تھے، سنبھلنے میں وقت تو لگنا تھا۔ وہ آنکھوں میں آنسو روکے باری باری دونوں کو دیکھتی رہی۔

"اور جو میرے ساتھ دھوکا کیا، اس کے بارے میں کیا کہیں گے آپ؟" مژگان اسے کی صورت بخشنے کو تیار نہیں تھی۔

"کیا دھوکا کیا میں نے تمھارے ساتھ؟ مجھے تم سے سچ میں محبت ہے مژگان۔ لیکن تم نے کیا کیا؟ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں؟ میں ساری دنیا سے لڑتا رہا صرف تمھاری خاطر لیکن جس وقت مجھے تمھاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تم میرے ساتھ نہین تھیں۔" وہ شکستہ اور شکوہ کناں لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"محبت کا نام مت لیں۔ جو آپ نے میرے ساتھ کیا اسے دھوکا کہتے ہیں۔ آپ منگنی شدہ تھے۔ آپ نے مجھ سے یہ بات چھپائی۔ آپ نے میرے بابا کو جاب سے نکالا آپ نے یہ بات بھی چھپائی، جتنا آپ نے مجھے ٹارچر کیا، کیا میں وہ سب بھول سکتی ہوں؟ نہیں، مسٹر یاور علی سکندر۔۔۔ میں نہیں بھولوں گی کبھی۔ اور آپ سے تو میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دھوکے سے بنائے گئے تعلق کو میں نہیں مانتی۔"

Kitab Nagri Special

وہ غصے سے کہہ کر باہر نکل گئی۔ یاور اسے روک بھی نہ سکا۔ وہ اس کا غصہ سمجھتا تھا لیکن وہ خود بھی اسے تکلیف دینے پر اندر ہی اندر اذیت میں تھا۔ ایمان اسی طرح چپ چاپ بیٹھی تھی۔

"تمھیں بھی میں اتنا ہی قصوروار لگتا ہوں؟"

وہ روتی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی اور کچھ دیر اسے گھورنے کے بعد اٹھ کر چلی گئی۔ یاور نے سرد آہ بھری اور آنکھیں موند لیں۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ان دونوں کا دل کیسے صاف کرے۔

کچھ دنوں تک وہ ان کے سامنے نہیں آیا۔ ایمان نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ ملازمہ اس کا کھانا کمرے میں لے آتی تھی۔ مژگان بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر چند نوالے کھا لیتی تھی۔ آخر کتنا عرصہ بھوکی رہ سکتی تھی۔ وہ اب تک یاور پہ غصہ تھی۔ یاور کچھ دنوں تک اسے سنبھلنے کا وقت دیتا رہا۔ لیکن مژگان یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اب اسے کہیں جانے نہیں دے گا۔ اس کی آنکھوں میں نظر آتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور یہ بات مژگان جانتی تھی لیکن ماننے کو تیار نہیں تھی۔ یاور نے اس دوران کچھ کاروباری معاملات نمٹا لیے تھے۔ مژگان کی وجہ سے جو اس نے مصروفیات کا انبار لگا لیا تھا اب اسے بھگتنا بھی تو تھا۔ اس سب کا ایک فائدہ یہ ہوا تھا کہ اس کی کمپنی کا ٹرن اوور کافی زیادہ بڑھ گیا تھا۔ جتنا مژگان کی وجہ سے اس نے نقصان کیا تھا پچھلے ایک سال میں اس سے کئی گنا زیادہ اس نے پرافٹ بنا لیا تھا۔ شہباز علی سکندر کو جو اس سے یہ شکایت تھی کہ وہ ایک لڑکی کے پیچھے اپنا کاروبار ڈبو رہا ہے، وہ بھی نہیں رہی تھی۔ لیکن اس کے دل کی ویرانی اب بھی وہیں

Kitab Nagri Special

تھی۔ وہ کتنا اپنے دل پہ جبر کرتا۔ اتنی اذیت سہنے کے بعد بھی وہ اسے ملی بھی تو اس طرح نفرت سے اسے دیکھتی تھی۔ اس کا دل مزید زخمی ہو جاتا تھا۔

مژگان ایمان کے ساتھ گیسٹ روم میں ہی رہنے لگی تھی۔ اس نے دوبارہ یاور کے بیڈ روم میں قدم نہیں رکھا۔ ویسے تو سارا گھر ہی یاور کا تھا لیکن اس کا بیڈ روم نجانے کیوں مژگان کو مزید اذیت میں مبتلا کر دیتا تھا۔ اسے ہر چیز سے یاور کی جھلک نظر آنے لگتی تھی۔ اور بار بار یہ خیال اسے اور دکھی کرتا تھا کہ نجانے کتنی بار وہ میرال کے ساتھ اس کمرے میں آیا ہوگا۔ پتا نہیں کون کون سے حسین لمحوں کی یادیں ہوں گی دونوں کی۔ مژگان اس کی منگنی سے انجان تھی لیکن اس عورت نے کہا تھا وہ میرال سے محبت کرتا ہے اور اگلے مہینے اس سے شادی بھی کرنے والا ہے۔ یونہی تو نہیں پانچ سال سے وہ اس کی منگیتر رہی تھی۔ اب تک تو یاور نے اس سے شادی بھی کر لی ہوگی۔ مژگان کو غصے کے ساتھ ساتھ جلن بھی ہونے لگی تھی۔ یاور جب گھر آیا تو ایمان گیسٹ روم سے نکل رہی تھی۔ اس نے ایک نظر ایمان کو دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تو ایمان نے اسے آواز دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یاور بھائی۔۔۔" وہ رک گیا۔

"کیا آپ آپی سے سچ میں محبت کرتے ہیں؟" اتنے دنوں سے وہ جو کمرے میں بند تھی، یاور کو لگا اس سے ناراض ہے اور پتا نہیں کیا سوچتی رہتی ہوگی۔ وہ سارا وقت یہ سوچ رہی تھی۔

"اپنی جان سے بھی زیادہ۔۔۔" اس نے پورے یقین اور اعتماد سے کہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تو پھر میں نے آپ کو معاف کیا۔"

"واقعی؟" وہ حیران ہوا تھا۔ ایمان نے اسے اتنی جلدی معاف کیسے کر دیا تھا؟

"جی۔ کیونکہ اگر آپ آپی کو خوش رکھیں گے تو بابا بھی خوش ہونگے۔ مجھے نہیں پتا آپی آپ سے اتنی ناراض کیوں ہیں لیکن میں نے بہت سوچا ہے۔ انسانوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی اپنی غلطی کا احساس کر لے اور اسے سدھارنے کی کوشش کرے تو اسے ایک موقع ضرور دینا چاہیے۔" ایمان نے اس سے کہا تو یاور نے دل میں سکون کا سانس لیا۔ کم از کم ایک تو اسے سمجھتی تھی۔

"تھینک یو سو مچ۔۔۔ تمھیں نہیں پتا تم نے میرے دل سے کتنا بڑا بوجھ ہٹا دیا ہے۔۔۔" وہ کچھ رکا، پھر بولا "اب اپنی بہن سے بھی کہو مجھے معاف کر دے اور ناراضگی ختم کر لے۔"

"وہ۔۔۔ مجھے نہیں پتا وہ آپ سے اتنی کیوں ناراض ہیں۔ ان کو آپ خود ہی منا لیجیے گا۔" وہ کہتے ہوئے تھوڑا جھجھک رہی تھی۔ یاور نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ چلو کچھ تو اچھا ہوا تھا دو سالوں میں۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور امید تھی کہ وہ سامنے موجود ہو گی لیکن وہ تو کہیں نظر نہیں آئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ کمرے میں تھی ہی نہیں۔ وہ باہر نکلا اور ملازمہ سے مژگان کا پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ وہ اور ایمان ایک ہی کمرے میں ہوتی ہیں۔ اس نے ایمان کے کمرے کا دروازہ بجایا۔ ایمان نے دروازہ کھولا۔

"مژگان کو بلانا تھا۔۔۔" اس نے ایمان سے کہا تو وہ ایک طرف کو ہوئی اور اندر بیڈ پر بیٹھی وہ اسے نظر آ گئی۔ یاور کو دیکھ کر اس نے پھر سے رخ موڑ لیا۔

Kitab Nagri Special

"مژگان، باہر آؤ تم سے بات کرنی ہے۔" اس نے کہہ دیا لیکن وہ سنی ان سنی کر کے بیٹھی رہی۔ یاور نے ایمان کی طرف دیکھا۔

"آپی یاور بھائی آپ کو بلا رہے ہیں۔" ایمان نے اس سے کہا تو وہ پھر بھی اسی طرح بیٹھی رہی۔

"ان سے کہہ دو مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی۔" مژگان نے دبے دبے غصے سے کہا تو یاور کا صبر جواب دے گیا۔ وہ اس کی بہن کے سامنے یوں ذلیل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ وہ اندر آیا اور مژگان کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔ وہ مزاحمت کرنے لگی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ میں نے کہا نا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔"

وہ اس کا واویلا نظر انداز کرتا ہوا کمرے میں لے گیا اور دروازہ اندر سے لاک کرنے کے بعد اس کا بازو چھوڑا۔

"ہمارا کمرہ یہ ہے وہ نہیں۔ آج کے بعد تم اسی کمرے میں رہو گی۔ اب میں تمھیں کسی اور کمرے میں نہ دیکھوں۔" وہ اس پہ غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن آواز اپنے آپ ہی سخت ہو گئی۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھ پہ حکم چلانے والے؟" وہ جواباً غصے سے تپ کر بولی تو یاور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں کون ہوتا ہوں؟۔۔۔ کسی زمانے میں محبت کی تھی تم نے مجھ سے اور اب میں شوہر ہوں تمھارا۔" وہ ہلکا سا غرایا۔

"میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" وہ ماتھے پہ بل ڈال کر، اس کی آنکھوں میں گھور کر بولی۔

Kitab Nagri Special

"جب سے آئی ہو یہی رٹ لگا رکھی ہے۔ اگر بھول گئی ہو تو نکاح نامہ دکھا دیتا ہوں- پھر تو یاد آ جائے گا نا؟"

"ہاں ظاہر ہے! وہ بلیک میلینگ کے کاغذات آپ نے سنبھال کر ہی رکھے ہوں گے۔" وہ تنفر سے بولی۔

"کیا؟۔۔۔۔ بلیک میلینگ؟"

یاور کو صیح معنوں میں اس کی بات سن کر دھچکا لگا تھا۔ وہ اس کی محبت اور نکاح کو بلیک میلینگ کہہ رہی تھی۔ کچھ لمحے وہ اسی طرح افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمھیں اب میری محبت نظر ہی نہیں آئے گی۔ پتا نہیں کس بات کو لے کر اتنا اوور ری ایکٹ کر رہی ہو؟ دو سال ہو گئے ہیں اس بات کو مڑ گان۔۔۔ دو سال۔۔۔ میں یہاں پاگلوں کی طرح تمھیں ہر جگہ ڈھونڈ تا رہا اور تم؟ تمھیں میری ہر چیز، ہر بات دھوکا لگ رہی ہے؟" وہ آہستہ آہستہ افسوس ناک حالت سے مایوسی اور پھر غصے میں آ گیا۔ "ٹھیک ہے!۔۔۔۔۔۔ اگ تم یہی چاہتی ہو تو پھر ایسے ہی سہی۔۔۔ میں اب بالکل بھی اس بات کا لحاظ نہیں کروں گا کہ تمھیں کیسا لگے گا۔ میں اب وہی کروں گا جو میری مرضی ہو گی۔"

"آپ ہمیشہ سے ہی اپنی مرضی کرتے آئے ہیں۔ آپ نے مجھے جاب دی، اپنی مرضی سے۔ آپ نے مجھے ٹارچر کیا، اپنی مرضی سے، آپ نے مجھ سے اپنی منگنی چھپائی، اپنی مرضی سے۔ آپ نے مجھ سے نکاح کیا وہ بھی اپنی مرضی سے۔ آپ مجھے زبردستی یہاں لائے اور پھر آپ نے مجھے یہاں قید کیا اپنی مرضی سے۔۔۔ میری مرضی کہاں پوچھی آپ نے؟ اس بات کا خیال تک نہیں کیا کہ میں کیا چاہتی ہوں؟ اب بھی آپ زبردستی مجھے اور ایمان کو اپنے ساتھ لے آئے۔۔۔۔" وہ رونے والی ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ہر بار اس کے آنسو یاور کو بے چین کرتے تھے۔ وہ سمجھ کیوں نہیں جاتی تھی اس کے دل کی بات۔

Kitab Nagri Special

"میں تم سے پوچھ کر لاتا تو تم آجاتیں؟ نہیں۔۔۔۔۔پہلے بھی تم مجھے بغیر بتائے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔۔۔۔اور اب پھر سے تم یہی کرنا چاہتی ہو لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔اس بار اگر تم نے ایسی ویسی کوئی بھی حرکت کی۔۔۔۔تو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا مژگان۔۔۔۔۔۔"

وہ بے بس ہونے لگا۔ دھمکی بھی دیتا تو کیسے، اس کی محبت اس سے وہ بھی کروانے لگی تھی جو یاور علی سکندر خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔

"جتنی مرتبہ کہو گی میں تم سے معافی مانگ لوں گا لیکن اب تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔ اور یہ بات میں تم سے آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر انتہائی جنونی انداز میں کہہ رہا تھا۔ مژگان نے منہ پھیر لیا۔ یاور کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر مژگان کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا۔

"اور آج کے بعد تم مجھ سے اس طرح منہ نہیں پھیرو گی۔"

وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔ اس کے انداز میں جانے کیا تھا، مژگان نے بے ساختہ رخ اس کی جانب کیا۔ مژگان کی شکوہ کناں آنکھوں سے آنسو بند توڑ کر باہر آگئے۔ اسے پھر سے وہ دن یاد آیا تھا جب وہ اس سے اپنے پرپوزل کا جواب سننے آیا تھا اور اسی دھونس سے کہہ کر گیا تھا کہ تم ہاں ہی کرو گی۔ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی تو کرتا تھا۔ محبت میں بھی زبردستی۔

"آخر کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟" وہ روتے ہوئے شکستہ لہجے اور رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔ یاور نے آہستہ سے اپنی انگلی کی پوروں پر اس کے آنسو چن لیے تھے اور اسے بھینچ کر اپنے گلے لگایا۔

Kitab Nagri Special

"میں نے تمھیں کتنا مِس کیا مژگان! تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔ میری کیا حالت ہوئی تھی جب مجھے تمھارے جانے کا پتا چلا، تم اندازہ بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔! اب مجھ سے کبھی دور مت جانا۔"

وہ اسی طرح بے جان سی ہو کر بازو لٹکائے کھڑی رہی۔ اس نے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش بھی نہیں کی۔ کچھ دیر تک وہ اسے اسی طرح گلے لگائے اپنی نم آنکھوں کو جھپکتا آنسو دل میں اتارنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔ پھر آہستہ سے اس سے الگ ہوا اور بنا کچھ کہے کپڑے بدلنے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باتھ لے کر باہر آیا تو مژگان فرش پہ بیٹھی بیڈ کے ساتھ اپنا سر ٹکائے ہلکی سی نیند میں تھی۔ اس نے کندھا ہلانا چاہا مگر پھر اس کی نیند خراب ہونے کے خیال سے اسی طرح رہنے دیا۔ شاید اس کی ناراضگی کی برف کچھ پگھل رہی تھی اسی لیے اس کمرے سے نہیں گئی تھی۔ وہ اسے ڈسٹرب کیے بغیر کمرے سے نکلا اور اپنے اسٹڈی روم میں آ گیا۔ اس رات مژگان روتے ہوئے اسی بیڈ سے سر ٹکا کر فرش پہ بیٹھی بیٹھی سوئی تھی اور یاور ساری رات کرسی پر بیٹھا مژگان کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس رات کے بعد وہ اسے گھر میں نظر نہیں آیا۔ وہ مژگان کو سنبھلنے کا وقت دے رہا تھا۔ وہ ایک دم ہی اس پہ اپنے رشتے کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ پتا نہیں کیوں لیکن وہ اس دن کے بعد یاور کے کمرے میں ہی رہنے لگی تھی۔ شاید اس کی دھمکی بھرا انداز یاد آیا تھا یا اس کا دل بے ایمان ہونے لگا تھا۔

ایمان نے نیچے دائیں طرف والا گیسٹ روم ہی سنبھال لیا تھا کیونکہ یاور نے اسے کہا تھا کہ وہ کوئی بھی کمرہ لے سکتی ہے اس کے بیڈ روم کو چھوڑ کر۔ وہ اسی میں خوش تھی کہ اس کا بہنوئی اس کی بہن سے اتنی محبت کرتا ہے۔

Kitab Nagri Special

اتنے بڑے گھر میں رہنا بھی اسے اچھا لگ رہا تھا۔ کچھ دنوں میں وہ ہر چیز سے مانوس بھی ہو گئی تھی۔ اس نے مژگان سے بات کی کہ وہ آگے پڑھنے کے بارے میں سوچ رہی ہے لیکن مژگان فی الحال کسی چیز کی حامی نہیں بھر رہی تھی۔ ظاہر ہے ایمان پڑھے گی تو فیس تو وہی دے گا۔ وہ اب بھی یاور کا احسان لینے سے انکاری تھی۔ مژگان کو لگ رہا تھا کہ آج نہیں تو کل یہ سب بھی اسے جتایا جائے گا۔ وہ ایمان سے باتیں کر کے اپنے اور یاور کے بیڈ روم میں آجاتی تھی۔ وہ تو گھر پہ ہوتا نہیں تھا تو اس کمرے میں رہنے میں کیا عار تھی۔ ویسے بھی جب سے وہ اسے دھمکا کر گیا تھا تب سے مژگان نے اسی کمرے میں رہنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن اس کمرے میں اس کی کمی محسوس ہوتی تھی۔ اس کمرے کی ایک ایک چیز اس کی یاد دلاتی تھی۔ خاص طور پہ اس کمرے کی خوشبو۔ ویسے تو پورا گھر ہی خوبصورت تھا لیکن اس کا کمرہ سب سے زیادہ خوبصورت اور اسٹائلش تھا۔ کالے رنگ کی تھیم کا کمرہ اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ پچھلی مرتبہ جب وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ لایا تھا تو مژگان نے اتنی توجہ نہیں دی تھی لیکن اب غور کیا تو پتا چلا کہ سب کچھ ویسا ہی تھا۔ کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔ کمرے کی پچھلی والی دیوار ان بریک ایبل شیشے کی تھی جس کے آگے لگے کالے اور سلور امتزاج کے پردے ہٹاؤ تو روشنی اندر آتی تھی۔ پچھلی جانب سوئمنگ پول تھا اور سامنے کی طرف کافی بڑا لان تھا۔ پانچ منٹ تو مین گیٹ سے اندر آنے میں ہی لگ جاتے تھے۔ گھر بلاشبہ بہت حسین تھا۔ باہر سے وہ سفید رنگ کا محل لگتا تھا۔ پورا گھر تین رنگوں پہ مشتمل تھا۔ کالا، سفید اور گرے۔ کہیں کہیں ڈارک اور لائٹ براؤن کا بھی استعمال کیا گیا تھا۔ اس گھر میں یاور اکیلا رہتا تھا اور نوکروں کی فوج تھی۔ یہ گھر اس نے اپنے کمائے ہوئے پیسوں سے بنوایا تھا اور اس کی ہر چیز اس کی مرضی کی تھی۔ کمرے کے وسط میں دیوار کے ساتھ ایک جہاز سائز بیڈ تھا۔ ایک طرف ڈریسنگ روم تھا جس کے ساتھ کافی بڑا سا باتھ روم بھی تھا۔ ایک کونے میں اسٹائلش سا سنگھار میز تھا جس کے آئینے میں ترچھا ہو کر دیکھو تو بیڈ

Kitab Nagri Special

بھی نظر آجاتا تھا۔ ایک طرف کو کتابوں کا خوبصورت سا دیوار گیر ریک لگا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ایک کمفرٹیبل ٹو سیٹر صوفہ بھی تھا جس پر بیٹھ کر سکرین پر کچھ بھی دیکھا جا سکتا تھا، اس صوفے کے آگے کو ایک چھوٹا میز اور کچھ سجاوٹ کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا اور کھلا تھا، اس کے باوجود ہر چیز مختصر اور بہت قیمتی تھی۔ ڈریسنگ روم ایک واک اِن کلوزٹ تھا۔ ایک طرف کو یاور کی ساری شرٹس، پینٹس، کوٹ، ٹائی وغیرہ رکھی تھیں اور الگ الگ خانوں میں اس کے جوتے، رومال، گھڑیاں، چشمے وغیرہ۔ دوسری جانب کی الماری میں کچھ زنانہ کپڑے اور جوتے وغیرہ تھے۔ مژگان کے پاس اپنے تو دو ہی سوٹ تھے جو کافی گھِس گئے تھے اور یاور جس طرح اسے لے کر آیا تھا، اس کا ایک ہی سوٹ اس کے پاس تھا جو اس نے پہنا ہوا تھا۔ وہ یہ کپڑے پہننا نہیں چاہتی تھی یہ سوچ کر کہ پتا نہیں کس کے ہونگے۔ شاید میرال کے ہوں۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ کپڑے مژگان کے ناپ بھی آرہے تھے۔ لیکن وہ کیا کرتی کب تک انھی کپڑوں میں رہتی۔ ایمان نے بھی گیسٹ روم کی الماری میں اپنے سائز کے کچھ کپڑے نکال کر پہننے شروع کر دیے تھے۔ اسے بالکل نہیں معلوم تھا کہ یہ کپڑے الماری میں کب اور کیسے آئے تھے۔ مژگان کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا اس لیے اس نے بھی الماری میں لٹکے کپڑے ہی پہننے شروع کر دیے تھے۔ اب وہ خود سے تو کبھی بھی یاور سے نہ کہتی کہ مجھے کپڑے چاہیں۔ بے شک وہ اس کا شوہر تھا لیکن وہ اس سے ناراض تھی اور اس کی انا یہ بات گوارا نہیں کرتی کہ وہ اس سے کچھ مانگے۔ آج بھی صبح سے اس نے یاور کو گھر پہ نہیں دیکھا تھا اور وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اتنی محبت کے دعوے کرنے کے باوجود وہ اسے نظر انداز کر رہا ہے، ضرور میرال کے ساتھ ہو گا۔ اس کا دل عجیب عجیب سے وہموں کا شکار ہو رہا تھا۔ جب سے وہ اسے یہاں لایا تھا، اس کے بعد دوبارہ نظر ہی نہیں آیا تھا۔ وہ جتنا بھی اسے الزام دیتی لیکن اس کا دل بار بار بے ایمان ہونے لگتا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اگر یونہی نظر انداز کرنا تھا تو واپس لانے کی کیا ضرورت تھی؟"

سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں بار بار بھیگنے لگتیں۔ اپنا آپ بے مول سا لگنے لگتا۔ دل بے بساختہ بھرانے لگتا۔ انھی سوچوں میں ڈوبی وہ نہانے چلی گئی۔ اس کے باتھ روم میں انتہائی خوبصورت جیکوزی نصب تھی۔ پورا باتھ روم جدید طرز کا بنا تھا اور کافی بڑا تھا لیکن جیکوزی میں نہانے کا اپنا ہی مزہ تھا۔ اس نے کافی دیر لگائی۔ وہ جیکوزی میں پانی بھر کے کچھ دیر بیٹھی اپنے ذہن کو پر سکون کرتی رہی۔ جب اچھی طرح نہا چکی تو اس نے باتھ روب پہنا اور باہر نکل آئی۔

یاور دو دن کے لیے شہر سے باہر میٹنگ کے لیے گیا تھا۔ سائٹ ایریا میں کچھ مزدور آپس میں لڑ پڑے تھے۔ ایک شدید زخمی بھی ہو گیا تھا۔ اسے ہسپتال لے جانا پڑا اور دوسرے کو جیل سے چھڑوانا پڑا۔ اسی چکر میں دو کے بجائے اسے پانچ دن لگ گئے۔ اب وہ واپس آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مژگان کمرے میں ہی ہو گی مگر کمرہ خالی تھا۔ اسے مایوسی نے گھیر لیا۔ اپنا کوٹ وہ ایک جانب کو رکھتا ہوا باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاک تھا۔ یعنی مژگان باتھ لے رہی تھی۔ اس کی مایوسی ایک دم ہی غائب ہوئی اور چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔ وہ اسٹڈی روم کے باتھ میں جا کر نہایا اور کپڑے تبدیل کر کے واپس کمرے میں آ گیا لیکن تب بھی کمرہ خالی اور باتھ روم لاک تھا۔ وہ وہیں بیڈ پر دراز ہو کر اس کا انتظار کرنے لگا۔ مژگان اپنی ہی دھن میں بالوں کو تولیے سے رگڑتی ہوئی باتھ روم سے باہر آئی تو کمرے میں دوسرا وجود دیکھ کر ایکدم ٹھٹھکی۔ یاور اس کے سامنے مزے سے کہنی کے بل سر کو اونچا کیے بیڈ پر لیٹا ہوا نظر آیا۔ وہ کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اب اسے یوں سامنے دیکھ کر اس کے دل میں کھلبلی مچی تھی۔ ایک لمحے کو تو وہ وہیں جم گئی۔

Kitab Nagri Special

یاور کے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔اس کی گہری نظریں اپنے وجود پر پھسلتی دیکھ کر وہ بوکھلا گئی۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔وہ فوراًدروازے کی جانب بھاگی۔

"کہاں بھاگ رہی ہو؟میرے پاس آؤ۔"وہ اسی رعب سے کہہ رہا تھا جو اس کی پہچان تھی۔کیسا تحکمانہ انداز تھا۔اب تھوڑا سا حق جتانا تو بنتا تھا۔

"آپ سے مطلب؟"

مژگان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔اس کی بے باک نظریں مژگان کو اندر ہی اندر سے خوف زدہ کر رہی تھیں۔اس نے لاک کھولا اور ناب گھمایا۔

"مجھ سے ہی تو سارے مطلب ہیں۔"

وہ ایک دم سے اٹھ کر اس کے سامنے آ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ دروازے سے باہر جاتی،یاور نے دروازہ بند کر کے ناب پہ ہاتھ رکھ دیا۔وہ ایک دم سے پیچھے ہٹی۔

"اتنی دیر کون لگاتا ہے؟کب سے انتظار کر رہا تھا میں۔"وہ دروازے کے آگے کھڑا شرارت سے کہہ رہا تھا۔ اس کی گہری نظریں مژگان کو اندر سے بہت زیادہ نروس کر رہی تھیں۔

"آپ کو شرم نہیں آتی۔"اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے مژگان غصے سے بولی تھی۔

"نہیں۔بیوی ہو تم میری۔تم سے کیسی شرم؟"یاور نے اسے اپنی جانب کھینچنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بدک کر مزید پیچھے کو ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"آپ کبھی نہیں بدلیں گے۔ سب کچھ تو لے لیا آپ نے مجھ سے اب اور کیا چاہتے ہیں؟"

اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو بھرنے لگے۔ بار بار یہی خیال اس کے دل کو زخمی کر رہا تھا کہ اتنے دن وہ اسے نظر انداز کرتا رہا۔ اس کے خدشات اور سوچوں سے انجان، مژگان کی بھیگی آواز اور آنکھوں میں تیرتی نمی نے یاور کے دل کو زور سے بھینچا تھا۔ وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

"محبت چاہتا ہوں تمھاری۔ ہزاروں لڑکیاں مجھ پہ مرتی ہیں لیکن میں صرف تم پہ مرتا ہوں۔ تمھارے جانے کے بعد، تمھیں بھلانے کے لیے بھی کہیں اور دل نہیں لگایا میں نے۔" بہت بڑا انکشاف کر رہا تھا وہ، جس پہ مژگان کو بالکل بھی یقین نہیں تھا۔

"تو؟ لگا لیتے؟ کس نے روکا تھا؟" وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی، روتے روتے بولی۔

"تمھاری محبت نے۔ میں تم پہ چیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔" وہ آہستہ سے شکست خوردہ لہجے میں بولا تھا۔

"آپ میرے ساتھ اور بھی بہت کچھ ایسا کر چکے ہیں جو آپ کو نہیں کرنا چاہیے تھا۔" وہ تڑپ کر بولی۔ نجانے کیوں سارے گلے شکوے اسے ابھی ہی یاد آنے تھے۔

"اسی لیے معافی مانگ رہا ہوں تم سے! ورنہ تم جانتی ہو یاور علی سکندر کسی سے معافی نہیں مانگتا۔" وہ اسے اس کی اہمیت بتا رہا تھا۔ اس کی دوری نے یاور کو بہت دکھی کر دیا تھا۔ اب وہ مل گئی تھی تو وہ اسے اپنی محبت کا ہر رنگ محسوس کروانا چاہتا تھا مگر وہ اسے خود تک رسائی دیتی ہی نہیں تھی۔

"اور مجھے آپ کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

Kitab Nagri Special

یاور کا دل ایک بار پھر کسی نے مٹھی میں دبا کر بھینچا تھا۔ وہ رو رہی تھی اور اس کے آنسو یاور کے دل پہ گر رہے تھے۔ وہ آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے اس کے قریب آیا اور ایک قدم کے فاصلے پہ رکا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مژگان کے آنسو صاف کرنا چاہے مگر مژگان ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔" اس کے لفظوں سے زیادہ اس کے لہجے نے یاور کو تکلیف پہنچائی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ مگر تم رویا مت کرو۔ تمھاری ان خوبصورت آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو آئیں، یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔" وہ اسے اداس نظروں سے دیکھنے لگا۔

"یہ بات اذیت دینے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔"

یاور بے بس ہو گیا تھا۔ وہ جو کبھی کسی کے آگے بے بس نہیں ہوا تھا، مژگان کے سامنے ہو گیا تھا۔ اس نے آہستہ سے لاک کھولا اور ایک نظر مژگان کو دیکھ کر دروازہ کھول کر خود ہی باہر نکل گیا۔ مژگان نے اپنے آنسو صاف کیے۔ اسے تکلیف میں دیکھ کر وہ تڑپا تھا۔ اس کی تڑپ مژگان نے محسوس بھی کی تھی۔ پھر بھی وہ اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔ کم از کم ابھی نہیں۔ کچھ زخموں کے بھرنے میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ یاور اپنے اسٹڈی روم میں آ گیا تھا۔ اس نے پھر سے اپنے آپ کو کام میں مصروف کر لیا تھا۔ اس کے بے چین دل کو ابھی سکون میسر نہیں ہونا تھا۔ ابھی کچھ اور وقت لگنا تھا مژگان کے دل کو پگھلنے میں۔

Kitab Nagri Special

صبح ہوئی تو وہ ایکسر سائز کرنے اپنے جِم چلا گیا وہاں سے نکل کر نیچے آیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تو ایمان نے اسے روک لیا۔

"وہ۔۔۔یاور بھائی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔"

"ہاں کہو۔" وہ اس کے سامنے رک کر گردن پہ ٹکا تولیہ اتار کر اپنا پسینہ پونچھنے لگا۔

"وہ دراصل۔۔۔۔گھر میں فارغ رہ کر میں بور ہو گئی ہوں۔ کچھ کرنے کو بھی نہیں ہے۔۔تو میں نے کچھ سوچا ہے۔۔۔" وہ انگلیاں مروڑنے لگی۔

"بتاؤ۔" یاور نے اس کی جھجھک محسوس کی۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ یاور نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔ کوئی کالج وغیرہ ہے ذہن میں؟"

"نہیں۔ یہاں کے تو کالجز میں اتنے جانتی ہی نہیں۔ آپ کچھ ہیلپ کر دیں۔ آپی سے کہا تو وہ برا منا گئی تھیں۔ آپ ابھی انھیں مت بتائیے گا۔ یہ میرا اور آپ کا سیکرٹ ہے۔" وہ مسکرایا۔

"اوکے۔ نہیں بتاؤں گا۔ میں آج ہی کسی سے کہتا ہوں اچھے سے کالجز کے فارم لے آئے۔ تمھارا ایڈمیشن بھی ہو جائے گا۔ ڈونٹ وری۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

ایمان نے اس کا شکریہ ادا کیا اور مسکرا کر لان میں چلی گئی۔ صبح صبح لان میں گھاس پر ننگے پاوں چلنے سے ذہن کو خاص تراوٹ ملتی تھی۔ جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی، یہ اس کا پسندیدہ کام تھا۔

وہ پسینہ پونچھتے ہوئے کمرے میں آیا تو مژگان اس کے بیڈ پر دنیا سے بے خبر ہو کر سو رہی تھی۔ باتھ روب کی جگہ اب اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔ کیسی عجیب لڑکی تھی۔ کمرے کے اصل مالک کو بھیج کر خود مزے سے اس کے بیڈ پر سو رہی تھی۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے سر جھٹک کر سیدھا باتھ روم چلا گیا۔ مژگان اٹھی تو اس نے انگڑائی لی۔ ادھر ادھر نظر گھمائی تو کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ رات والی باتیں یاد کر کے پھر سے اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔ وہ آہستہ سے بیڈ سے اٹھی اور پاؤں میں سلیپر زاڑسے۔ وہ نیم وا آنکھوں سے باتھ روم کی طرف بڑھی۔ اس نے جیسے ہی ہینڈل پہ ہاتھ رکھا، دروازہ ایک جھٹکے سے خود بخود کھل گیا اور وہ دھکا لگنے سے اندر کی جانب کو پھسل گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی، ایک دم ہی کسی کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔ اس نے پوری آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے وہی دشمنِ جاں، یاور علی سکندر، بڑی دل موہ لینے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اچانک ہی اسے شرم نے گھیر لیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اسے دھکیل کر پیچھے ہوئی تو توازن بگڑنے کی وجہ سے پھر سے پھسل گئی۔ وہ دوبارہ اس کی بانہوں کے حصار میں آگئی تھی۔ اس نے صرف تولیہ لپیٹ رکھا تھا۔ اس کا نم سینہ مژگان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔

Kitab Nagri Special

"دیکھ لو، قدرت بھی نہیں چاہتی کہ تم مجھ سے دور جاؤ۔ اب تم بھی مجھ سے بھاگنا چھوڑ دو۔" یاور علی سکندر نے آہستہ سے اس پر جھکتے ہوئے کہا تو مژگان نے اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ جو کوئی پیار بھری جسارت کرنے والا تھا، اس کے منہ پھیرنے پر ذرا سے غصے میں آ گیا۔

"اتنا گریز اچھا نہیں ہوتا۔ یہ نہ ہو کہ میں اپنا ضبط کھو دوں۔۔۔" وہ اسے وارننگ دیتا ہوا وہاں سے ہٹا اور اس خیال سے اسے آہستہ سے ایک طرف کو کیا کہ کہیں وہ دوبارہ نہ پھسل جائے۔ اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر چینج کیا اور تیار ہو کر آفس چلا گیا۔ مژگان کو دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو ہی باتھ روم سے باہر نکلی۔ اس کی موجودگی میں وہ باہر نہیں آئی تھی۔ اس کے کان میں بار بار یاور کا جملہ گونجنے لگا۔ وہ ڈر، شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں گھر رہی تھی۔ اس کے جانے کے بعد سکون کا سانس لیا۔

یاور نے ایمان کو کچھ کالجز کے پراسپیکٹس اور فارمز منگوا دیے تھے۔ ایمان نے جو کالج پسند کیا تھا وہ کافی دور تھا اور شہر سے تقریباً باہر ہی تھا لیکن وہ کافی اچھا اور ہر اچھے سٹوڈنٹ کا ڈریم کالج تھا۔ اس نے یاور سے بات کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چاہو تو آج ہی جا سکتی ہو۔ کالج کافی دور ہے۔ میں تمھیں ہاسٹل شفٹ کروا دوں گا لیکن تم اپنی بہن کے بغیر رہ لو گی؟" وہ اس کا ایک بھائی کی طرح ہی خیال رکھتا تھا۔ شاید وہ مژگان کی بہن تھی، اس لیے، یا شاید وہ اس کا ساتھ دیتی تھی اس لیے۔

Kitab Nagri Special

"میں رہ لوں گی۔ ویسے بھی مجھے اچھا نہیں لگتا آپی آپ سے ناراض ہیں اور آپ میری وجہ سے کھل کر ان سے اپنی محبت کا اظہار بھی نہیں کر پاتے۔" وہ کچھ جھجھکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ یاور اس کی بات سن کر مسکرایا۔ وہ اس کا خیال کر رہی تھی۔

"تم اپنی بہن سے زیادہ سمجھدار ہو۔"

"ویسے میں آپ کو ایک اور مشورہ دوں؟" یاور نے ہمہ تن گوش ہو کر اس کی طرف دیکھا۔

"اگر آپ مجھے ہاسٹل بھیج دیں اور آپی کو اس بارے میں کچھ نہ بتائیں تو وہ آپ کو چھوڑ کر جانے کا خیال بھی دل سے نکال دیں گی۔ وہ مجھے پیچھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی نا۔"

"یعنی تم مجھے اپنی بہن کو بلیک میل کرنے کا مشورہ دے رہی ہو؟" یاور نے اسے ایک ابرو اٹھا کر مشکوک سے انداز میں دیکھا۔

"ایسا ہی کچھ۔" وہ زیرِ لب مسکرائی۔ یاور اب بھی اسے سنجیدگی سے مشکوک انداز میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے اس طرح دیکھنے سے کچھ گڑبڑائی۔

"کیا ہوا؟"

"تمھاری نیت اچھی ہے۔ لیکن اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اب وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گی۔ میں جانے نہیں دوں گا، تم بے فکر رہو۔ مجھے بتاؤ کب سے جوائن کرنا چاہ رہی ہو؟ میں کسی سے کہہ کر سب ارینج کروا دوں گا۔"

Kitab Nagri Special

"جتنی جلدی ہو سکے۔ اور تھینک یو سو مچ یاور بھائی۔" اس نے مسکرا کر دل سے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"یو آر ویلکم۔" یاور بھی ہلکا سا مسکرایا۔

وہ آفس میں تھا جب اسے ایک چیریٹی ایونٹ کا انویٹیشن ملا۔ ایونٹ آرگنائزر اور اسپانسر کمپنی کے ہیڈ خود سے دعوت دینے آئے تھے اور ایونٹ میں آنے کی تاکید کر رہے تھے۔ اس نے ہامی بھر لی تھی۔ یوں بھی وہ ایک چیریٹی ایونٹ تھا اور وہ اس طرح کے ایونٹ یا بزنس پارٹیز میں تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی لیکن جاتا ضرور تھا۔ جانا تو اس نے تھا ہی، اس نے سوچا کہ مژگان کو بھی ساتھ لے جانا چاہیے۔ وہ ویسے بھی گھر پہ اکیلی بور ہی ہو گی۔ ایمان دو دن پہلے ہاسٹل شفٹ ہو چکی تھی۔ مژگان اس سے ناراض تو ہوئی لیکن جاتے وقت گلے لگا ہی لیا تھا۔ اسے ایونٹ میں اپنے ساتھ لے کر جانے کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ دیر وینیو پہ رکنے کے بعد اس کے ساتھ رومینٹک ساڈنر پلان کیا ہوا تھا اور دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ سب کو اپنی بیوی سے متعارف بھی کروانا چاہتا تھا۔ وہ ایونٹ سے ایک رات پہلے ہی گھر آیا تھا اور ٹائی ڈھیلی کرتا ہوا سیدھا اپنے بیڈ روم میں آیا۔ کوٹ اتار کر اس نے بازو پہ لٹکا رکھا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو مژگان اسے کمرے میں کہیں بھی نظر نہیں آئی۔ وہ اِدھر اُدھر کمرے میں اسے تلاش کرتا رہا لیکن وہ نہ باتھ روم میں تھی اور نہ ہی ڈریسنگ روم میں۔ اسے ایک دم پریشانی نے گھیر لیا۔ کہیں وہ اسے پھر سے چھوڑ کر تو نہیں چلی گئی؟ وہ ایک دم ہی پریشان سا ہو کر اپنے کمرے سے نکلا اور ملازمہ سے اس متعلق پوچھا تو اس نے یاور کے

Kitab Nagri Special

اسٹڈی روم کی جانب اشارہ کیا۔ جیسے ہی یاور نے اسٹڈی روم کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے بُکس ریک کے ساتھ کھڑی نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

یاور کی آواز پر وہ ایک دم اُچھلی۔ اس کا اندازہ تھا کہ آج وہ گھر نہیں آئے گا اور مژگان اس کی چیزوں میں کوئی ایسا ثبوت تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی جس سے اسے معلوم ہو کہ وہ اتنے اتنے دن اور اتنی اتنی راتیں گھر سے باہر کیوں رہتا ہے؟ پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ اس کی بزنس ڈیلز کی ہسٹری، ڈیٹیلز اور کچھ بزنس مینیجمنٹ کی کتابوں کو کھنگالنے کے بعد ایک مشکوک سی فائل نکالنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔ اس کا اندازہ تھا کہ اس فائل میں ضرور ایسا کچھ ہو گا جس سے وہ اس کا اور میرال کا کوئی نہ کوئی تعلق ڈھونڈ لے گی لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائل کھول کر دیکھتی، یاور کی اچانک آمد نے اس کی ساری محنت پہ پانی پھیر دیا۔ یاور نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے اس کے قریب آیا۔ وہ اسے ایک دم اندر آتا دیکھ کر بوکھلا گئی تھی۔ اس کے پوچھنے پر اس نے دونوں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے چھپائے تھے۔ وہ اس کے قریب آیا اور ایک ہاتھ ریک کے سائیڈ میں رکھا اور دوسرا اس کی کمر پہ۔ اسے خود سے بہت قریب کیا۔ اس کی سانسوں کی تپش مژگان کے چہرے کو ہوا دینے لگی۔ اس کا دل دم ہی زور سے دھڑکا تھا۔

"کیا چھپا رہی ہو؟"

"وہ میں۔۔۔ کچھ۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

Kitab Nagri Special

اس نے جھوٹ بولنے کی ناکام کوشش کی۔ یاور نے اپنا ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر اس کے ہاتھ سے کچھ کھینچنا چاہا تو مژگان نے گرفت اور پکی کر لی۔ وہ سمجھ گیا کہ اتنی آسانی سے دینے والی نہیں ہے۔ اس نے آہستہ سے اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا تو مژگان نے شرم کے مارے ایک دم آنکھیں بند کیں۔ اسی لمحے کا فائدہ اٹھا کر یاور نے اس کے ہاتھ سے ایک دم وہ فائل چھینی۔ مژگان نے ایک دم آنکھیں کھولیں۔ وہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل لے چکا تھا اور اب کھولنے لگا تھا۔ کاغذ اس کی آنکھوں کے سامنے آئے تو معلوم ہوا کہ وہ نکاح کے کاغذات تھے۔ اوریجنل اس نے کہیں اور رکھے ہوئے تھے۔ یہ ان کی ایک کاپی تھی جو وہ اکثر اسے یاد کرتے کرتے کھول کر بیٹھ جاتا تھا۔ یہ فائل اس نے پر منٹلی یہیں رکھ دی تھی۔

"مژگان احمد ولد شفیع احمد۔۔۔۔۔۔"

وہ شرارت سے اونچی آواز میں پڑھنے لگا۔ مژگان اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"آپ کو یاور علی سکندر ولد شہباز علی سکندر سے۔۔۔۔۔ نکاح قبول ہے۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ مژگان کے ایکسپریشنز اسے بہت لطف دے رہے تھے۔

"اور تم نے کیا کہا تھا؟"

وہ اب ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ وہ دوسری طرف سے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔ یاور نے فوراً فائل ٹیبل پر رکھی اور ایک دم سے اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور اس کے فرار کے سارے راستے بند کر دیے۔

Kitab Nagri Special

"اپنی مرضی سے سائن کیے تھے نا تم نے؟" وہ آہستہ آہستہ اس کے چہرے پہ اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔ "میں نے زبردستی تو نہیں کی تھی تمھارے ساتھ۔"

مژگان نے اس کی حراست سے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھ کر اس کی کوشش ناکام بنائی۔

"میرا نہیں خیال تمھیں مجھ سے بھاگنے کے لیے اپنی جان ہلکان کرنی چاہیے۔ آج نہیں تو کل، تم میرے پاس ہی آؤ گی مسز مژگان یاور علی سکندر۔" وہ اسے چیلینجنگ انداز میں بولا۔

"خوش فہمی ہے آپ کی۔" وہ اسے بھرپور انداز میں گھور کر بولی۔ یاور اس کے جواب اور انداز، دونوں سے محظوظ ہوا۔

"ارے واہ!۔۔۔ پہلے تو دیکھتی ہی نہیں تھی۔۔۔ آج گھور رہی ہو۔۔۔ کانفیڈینس؟ آئی لائک اِٹ۔" وہ شرارت سے کہتا اس کے گالوں پہ چٹکی بھرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چھوڑیں مجھے۔" وہ مزاحمت کرنے لگی۔ یاور نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف سے ہٹا دیے لیکن اسے جانے نہیں دیا۔

"کل تم میرے ساتھ ایک ایونٹ میں جاؤ گی، ایز مائی وائف۔" اس نے مژگان کی کلائی پکڑ کر کہا۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ ناراض سی صورت بنائے اس سے کہہ رہی تھی۔ یاور کو اس پہ بے اختیار پیار آیا تھا۔ کتنے دنوں سے دیکھا نہیں تھا، تو اور بھی زیادہ یاد آ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"پوچھ نہیں رہا ہوں بتا رہا ہوں۔ اینڈ یو ہیو نو ادر چوائس۔" اس نے مزے سے کہا تو مژگان نے پھر سے اسے گھور کر دیکھا۔ یاور نے مسکرا کر کندھے اچکائے۔

"میں نہیں جاؤں گی۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولی تو یاور کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔

"پھر نتائج کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔ گھر پہ رہو گی تو میں تمھیں اکیلا چھوڑ کر تو نہیں جاؤں گا۔" مژگان نے غصے سے اپنے لب بھینچے۔ یاور نے اس کی کلائی چھوڑ دی۔

"کل ایونٹ میں میڈیا بھی ہوگا اس لیے پلیز اپنے ایکسپریشنز درست رکھنا۔ ذرا ذرا سی بات کی ہیڈلائنز بن جاتی ہیں۔"

وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر ہی باہر نکل گئی۔ یاور نے ایک لمبا سانس لیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ نظر پھر سے نکاح نامے پر پڑی تو بے اختیار مسکرایا۔

مژگان کمرے میں آئی تو ناراض سامنہ بنا کر بیٹھ گئی۔ اس کی دھونس پہ اسے پھر سے غصہ آیا تھا۔ ہر بات میں اپنی مرضی کرتا تھا یہ شخص۔ یاور کچھ دیر بعد کمرے میں داخل ہوا تو مژگان آنکھیں بند کیے آرام سے سو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اسے پیار سے دیکھا اور کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔ ابھی دس بھی نہیں بجے تھے۔ وہ اتنی جلدی سو تو نہیں سکتی تھی۔ یاور اس کی چالاکی پر دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔ مژگان نے آہٹ پہ ایک آنکھ ذرا سی کھول کر دیکھا تو وہ ڈریسنگ روم میں جا رہا تھا۔ اس نے دوبارہ آنکھیں بند کیں اور سوتی بن گئی۔ وہ کپڑے بدل کر آیا اور اس کے ساتھ ہی بستر میں گھس گیا۔ آہستہ سے مژگان کو اپنے حصار میں لینے لگا تو وہ بہانے سے کروٹ لیتے ہوئے اس سے دور کھسک گئی۔ یاور کے چہرے پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ مزید اس کی جانب کھسکا

Kitab Nagri Special

اور اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ وہ رول ہوتی ہوئی پھر سے آگے کو کھسکی۔ اتنا بڑا بیڈ تھا، دو تین بار تو کھسکنے کی گنجائش تھی مگر وہ پہلے ہی سائیڈ میں لیٹی تھی، اب مزید آگے نہیں ہو سکتی تھی۔ یاور نے اسے اپنی جانب کھینچا تو وہ مزید رول ہوتے ہوئے نیچے لڑھکنے لگی تھی جب اس نے فوراً اسے اپنی بانہوں میں لے لیا۔

"نیچے گرنا منظور ہے لیکن میرا ہاتھ پکڑنا منظور نہیں۔ ایسا کیوں؟" مژگان نے یوں آہستہ سے آنکھیں کھولیں جیسے ابھی ابھی نیند سے جاگی ہو۔

"آپ؟۔۔۔۔ آپ کب آئے؟" یاور سنجیدہ صورت لیے اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کی نظروں سے جزبز ہوتی وہ ایک دم شرماتے ہوئے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"اگر میں نے چھوڑا تو سیدھا نیچے گرو گی اور چوٹ لگ جائے گی۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا لیکن انداز بڑا ذو معنی تھا۔ مژگان ایک لمحے کو رک گئی۔ یاور نے اسے اپنے قریب کیا اور رول ہوتے ہوئے اسے دوسری جانب کر لیا۔ اب وہ بیڈ کے کنارے سے کچھ فاصلے پہ تھا اور مژگان تقریباً درمیان میں۔

"شکر ہے۔ کوئی تو بات مانی۔" وہ اس پہ ہلکا سا جھکنے لگا تو مژگان نے فوراً منہ دوسری جانب کیا۔

"میں نے کہا تھا کہ آئیندہ تم مجھ سے منہ نہیں پھیرو گی۔" یاور کو اس کی یہ حرکت اچھی نہیں لگی تھی مگر اس نے بغیر غصہ کیے سنجیدگی سے کہا تھا۔ مژگان نے رخ دوبارہ اس کی جانب کیا۔

"ٹھیک ہے! میں کل آپ کے ساتھ چلوں گی لیکن ایک شرط پہ؟" وہ بڑے پراسرار انداز میں بولی۔

"کیسی شرط؟" یاور نے سوالیہ انداز سے ماتھے پہ ہلکے سے بل ڈال کر اسے دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"ابھی آپ مجھے سکون سے سونے دیں گے۔" وہ بڑے ٹھوس لہجے میں کہتے ہوئے اس سے الگ ہوئی۔ یاور کو اس کی ڈیمانڈ پہ حیرت سے زیادہ الجھن ہوئی۔

"یہ کیسی شرط ہے؟" وہ اس کی شرط سن کر بہت بدمزہ ہوا تھا۔

"منظور ہے تو ٹھیک ورنہ اکیلے ہی جایئے گا۔" وہ منہ بنا کر نخرے سے بولی۔

"خیر! لے تو میں ویسے بھی جاتا۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ تم آج سکون سے سو جاؤ۔ بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی۔"

یاور نے آخری جملہ زیرِلب کہا تھا لیکن مژگان نے سن لیا تھا۔ اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ وہ تقریباً بیڈ کے کنارے کی طرف کھسک گئی۔

"شرط مان تو لی اب اتنا دور جانے کی کیا ضرورت ہے؟" وہ اس کی اس حرکت پہ اپنا دل مسوس کر رہ گیا۔ مژگان نے کوئی جواب نہیں دیا اور کروٹ لے کر دوسری طرف منہ کر لیا۔ وہ اس کی پشت گھورنے لگا۔ وہ اس کے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا تھا اور مژگان اس کی اسی نرمی کا بہت فائدہ اٹھا رہی تھی۔

"آج تمھاری پہلی پبلک اپیئرنس ہے وہ بھی میری بیوی کی حیثیت سے۔ تمھیں آج ایونٹ کی سب سے اسپیشل لڑکی لگنا چاہیے۔"

Kitab Nagri Special

وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں لے آیا۔ مژگان اس کے ساتھ منہ پھلائے بیٹھی رہی۔ یاور خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بہت مشہور اور مہنگے بیوٹی سیلون کے باہر گاڑی روک رہا تھا۔ اس نے مژگان کو زبردستی باہر نکالا اور پارلر والی کے حوالے کیا۔ وہ شاید پہلے سے ہی اپائنٹمنٹ لے چکا تھا۔ اس کے آتے ہی انھوں نے اپنا کام شروع کیا جیسے وہ پہلے سے سب کچھ تیار کر کے بیٹھی تھیں صرف اس کا انتظار تھا۔

سیلون والی نے اسے بہت اچھا تیار کیا تھا۔ مژگان کے کپڑے بھی بہت خوبصورت تھے۔ اس نے کاپر گولڈن کلر کی ہلکے سے کام والی، پیروں سے تک آتی ہوئی میکسی پہنی تھی جو یاور نے خود پسند کی تھی۔ اس کے ساتھ پیروں میں سرخ رنگ کی ہیلز پہنی تھیں جو اس کے قدم اٹھاتے وقت ہی نظر آتی تھیں۔ یاور نے اس کے لیے ہر چیز خود سیلیکٹ کی تھی۔ وہ واقعی اس شام کوئی شہزادی ہی لگ رہی تھی۔ وہ اسے سیلون چھوڑ کر خود بھی تیار ہونے چلا گیا تھا۔ وہ تیار ہو کر باہر آئی تو یاور پہلے سے تیار کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ خود اس نے میرون کلر کا بزنس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ مژگان کا مختلف سا سجا سنورا روپ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔ اسے دیکھ کر ہی تو وہ اکثر مسکراتا تھا ورنہ اس نے کب کا مسکرانا بھی چھوڑ دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایٹ یور سروس۔ مائی لیڈی"

اس نے مژگان کے لیے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا تو وہ تھوڑا سا نروس ہو کر بیٹھ گئی۔ یاور نے ڈرائیو کرتے ہوئے آہستہ سے مژگان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے لبوں تک لے جا کر چوما۔ مژگان اس کے اس انداز پہ اندر سے شرما گئی۔ کچھ وقت کے لیے وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ اسے زبردستی ساتھ لایا تھا۔ جانے کیا بات تھی، اس کی قربت

Kitab Nagri Special

میں مژگان کو اپنا آپ اس کے سپرد کرتے ہوئے برا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ اس سے ناراض تھی۔

یاور اسے اپنے ساتھ بانہوں میں بانہیں ڈال کر اندر لے کر آیا تھا۔ کچھ دلکشی سی تھی۔ یاور نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تو وہ اس کی معیت میں چلتے ہوئے ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔ وہ پرسکون ہو گیا تھا۔ کچھ برف تو پگھلی تھی اس کے پتھر دل کی۔ وہ اندر داخل ہوا جہاں سب لوگ موجود تھے اور ہاتھوں میں مختلف مشروبات کے گلاس تھامے، ٹولیوں کی صورت آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ یاور اور مژگان کو آتا دیکھ کر سب کی نظریں ان کی جانب اٹھی تھیں۔ کچھ لوگ انھیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ کچھ کی نظروں میں ستائش تھی اور کچھ کی نظروں میں حسد بھی تھا۔ اس ایونٹ میں وشمہ اور میرال بھی موجود تھیں۔ میرال اور وشمہ نے کن نظروں سے انھیں ایک ساتھ آتے ہوئے دیکھا تھا۔ وشمہ کو ایک دم حیرت کا دھچکا لگا تھا۔ میرال اندر تک جل گئی تھی۔ دو سالوں سے وہ یاور کے دل میں پھر سے اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی، اور اب یہ لڑکی ایک دم سے پھر سے ان کے سامنے آ گئی تھی۔ یاور، مژگان کو ایک گروپ کے پاس لایا اور اس کا تعارف کروایا۔ مژگان نے پھیکا سا مسکرا کر ان کی خواتین سے ہاتھ ملایا جبکہ مردوں کے ہاتھ کو اس نے مکمل نظر انداز کیا تھا۔ یاور کی ایلیٹ سوسائیٹی میں صنفِ مخالف سے ہاتھ ملانا کوئی معیوب بات نہیں تھی لیکن مژگان کو مردوں سے ہاتھ ملانا پسند نہیں تھا۔ یاور اس کی اس حرکت پہ زیرِ لب مسکرایا۔ وہ باری باری دو تین گروپس سے اس کا تعارف کروا چکا تھا۔ ابھی وہ ایک گروپ سے بات کر ہی رہا تھا کہ میرال اس کے پاس آئی اور مژگان کو ہاتھ کے

Kitab Nagri Special

اشارے سے "ہائے" کہہ کر یاور کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ ایک طرف کو لے گئی۔ اس کا یاور پہ اس طرح سے حق جتانا مژگان کو حد درجہ برا لگا تھا۔ اس کی یہ حرکت اسے بہت کھلی تھی۔ کچھ دیر پہلے جو وہ اس کی قربت میں سب بھول گئی تھی پھر سے یاد آنے لگا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ یاور نے اس کے ساتھ دھوکا کیا تھا۔ اس کے اندر جلن اور غصے کی آگ جلنے لگی تھی۔ وہ یاور اور میرال کو کن اکھیوں سے ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ دھوکے باز کہتا تھا اسے مژگان کے علاوہ کسی سے محبت نہیں ہے۔ اب کس طرح اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

"میں تمھیں اپنے کچھ دوستوں سے ملوانا چاہتی ہوں۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ کون ہے وہ بے وفا جس نے میرال آفندی کا دل توڑا ہے۔"

وہ منہ بنا کر بولی تو یاور ہلکا سا مسکرایا۔ اس کے ایکسیڈنٹ کے بعد سے میرال نے اس کا بہت خیال رکھا تھا۔ بظاہر وہ اس کی بے وفائی بھول چکی تھی اور اب اس کی بہت اچھی دوست بن گئی تھی مگر اندر کہیں اسے امید تھی کہ ایک نہ ایک دن یاور اس کا ہو ہی جائے گا۔ لیکن اب مژگان واپس آگئی تھی اور یاور اسے اپنے ساتھ یوں ایونٹ میں لے آیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب اس کی زندگی میں مژگان ایک خاص مقام حاصل کر چکی ہے لیکن میرال کی اس کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہ اپنے اندر کی جلن کم کرنے اور مژگان کو جلانے کے لیے یاور کو بازو سے پکڑ کر اپنے دوستوں کے پاس لے آئی۔

"ان سے ملیے۔ یہ ہیں مسٹر ایروگینٹ جو اپنی اسٹائل اور ایروگینس کی وجہ سے کافی مشہور ہیں۔"

Kitab Nagri Special

یاور نے مسکراتے ہوئے میرال کو دیکھا اور اس کے دوستوں سے باری باری ہاتھ ملایا۔ اس کے ایک بازو کو میرال نے اب بھی پکڑ رکھا تھا۔ اگر جو اسے معلوم ہوتا کہ اس کی بیوی یہ سب دیکھ کر کیا سوچ رہی ہے تو وہ اس طرح میرال کے ساتھ جانے کی غلطی کبھی نہ کرتا۔

"آپ کی لُکس ہی نہیں، آپ کا دماغ بھی بزنس ورلڈ میں کافی مشہور ہے۔ یو آر اے جینئیس" میرال کی ایک دوست نے مسکراتے ہوئے اسے کامپلیمنٹ دیا۔

"آئی واز شاکڈ کہ اتنی خوبصورت لڑکی کا دل آپ نے کیسے توڑ دیا؟ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ایسا کبھی نہ کرتا۔" میرال اپنی تعریف پر جھینپ گئی۔

"محبت انسان سے بہت کچھ کروالیتی ہے اینڈ آئی لو ہر ٹو دا مون اینڈ بیک۔"

یاور نے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ کہتے ہوئے مسکرا کر بڑے پیار بھرے انداز میں مژگان کی جانب دیکھا تھا۔ میرال بظاہر مسکراتی رہی لیکن اس جملے پر اس کے اندر آگ کے طوفان جل اٹھے تھے۔ جبکہ اس کے دوست یاور کی بات سے کافی امپریس ہوئے۔

"تو کہاں ہیں وہ لکی وومن؟ وی وانٹ ٹو میٹ ہر۔" میرال کے دوستوں نے فرمائش کی۔ یاور نے وہیں کھڑے کھڑے مسکرا کر مژگان کو دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں تھے اور ایک طرف سے میرال نے کہنی سے اس کے بازو میں اپنا بازو ڈال رکھا تھا۔ یاور کی مسکراہٹ دیکھ کر مژگان کو اتنا غلط نہیں لگا جتنا میرال کی تپانے والی مسکراہٹ دیکھ کر لگا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اسے کچھ جتا رہی ہو۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ تمھارا شوہر تم سے نہیں مجھ سے محبت کرتا ہے اس لیے اس وقت میرے ساتھ کھڑا ہے۔ میرال کی نظروں اور

Kitab Nagri Special

معنی خیز مسکراہٹ نے مژگان کو بہت کچھ جتایا تھا۔ اس کی نظروں میں ایک فاتحانہ چمک تھی۔ مژگان کو اپنا آپ فضول سا لگنے لگا۔ اس نے ایک غصیلی نظر یاور پر ڈالی اور وینیو سے ایگزٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ یاور کا ماتھا ٹھنکا۔ اسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟ ابھی تو خوش لگ رہی تھی۔

"ایکسکیوز می"

وہ میرال کی گرفت سے اپنا بازو چھڑواتا وہاں سے نکلا اور مژگان کے پیچھے بھاگا۔ وہ وینیو سے باہر نکل چکی تھی اور اب اس طرح سجی سنوری سی سڑک کے کنارے کھڑی کیب روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یاور نے ایک دم آ کر اس کی کلائی پکڑی۔

"اس طرح سے بغیر بتائے کہاں جا رہی ہو؟"

"جہنم میں۔" وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

"یہ کیا حرکت ہے مژگان؟ تمھیں میں نے کہا بھی تھا کہ کچھ ایسا ویسا مت کرنا" وہ غصے میں اسے ڈانٹ رہا تھا۔

"اور جو آپ کر رہے تھے وہ؟ میں اندھی نہیں ہوں مسٹر یاور۔" وہ اپنی کلائی چھڑوا کر آگے بڑھی۔ یاور نے پھر سے اس کی کلائی پکڑی اور اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ میں واپس اندر نہیں جاؤں گی۔" وہ اسے کار تک لے آیا اور دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیلا۔

Kitab Nagri Special

"ہم واپس گھر جارہے ہیں۔" مژگان کی اس حرکت سے یاور کا موڈ کافی خراب ہوا تھا۔ اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی ایونٹ میں آئے ہوئے اور اب واپس جارہا تھا۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ غصے میں بیٹھے تھے۔ نہ مژگان نے کوئی اور بات کی اور نہ ہی یاور کچھ بولا تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے گاڑی روکی تو مژگان نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور باہر نکلی پھر زور سے دروازہ بند کر کے ٹک ٹک کرتی اندر چلی گئی۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے پکڑ پاتا، وہ سیدھی گیسٹ روم میں گھسی جو ایمان کے استعمال میں ہوتا تھا اور اندر سے لاک کر لیا۔

یاور کو جی بھر کے غصہ آیا تھا۔ وہ دروازہ بجانے لگا۔

"مژگان دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ مژگان۔۔۔"

وہ دبے دبے غصے سے کہتا زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑانے لگا مگر مجال ہے جو مژگان زرا بھی ہلی ہو۔

"مژگان آئی سیڈ اوپن دا ڈور۔۔۔۔ مژگان"

وہ اب غصے سے غرانے لگا تھا۔ مژگان نے اپنے پیر ان سرخ جوتوں سے آزاد کیے اور الماری سے اپنے ناپ کے کوئی کپڑے نکال کر نہانے چلی گئی۔ وہ اس وقت اپنے سر پہ ٹھنڈا پانی ڈال کر اپنے غصے اور جلن کو ٹھنڈا کرنا چاہتی تھی۔ یاور کچھ دیر وہیں انتظار کرتا رہا لیکن جب اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ جا کر اس کمرے کی کارڈ کی اٹھا لایا۔ اس نے کارڈ کو لاک میں سوائپ کیا اور دروازہ کھولا۔ وہ کمرے میں نظر نہیں آئی۔ اور اس کے جوتے بیڈ کے پاس ہی پڑے تھے۔ وہ وہیں اس کا انتظار کرنے لگا۔ مژگان نے شاور کھولا اور اس پانی میں اپنے آنسو بھی ساتھ ہی بہائے۔ اسے رہ رہ کر یاور پہ غصہ آیا تھا۔ وہ اسے لے کر ہی اس لیے گیا تھا تا کہ اس کے سامنے میرال کے ساتھ فلرٹ کرے اور اسے اپنے بے مول ہونے کا احساس ہو۔ وہ کیا کیا سوچ رہی تھی لیکن

Kitab Nagri Special

یاور کو اس بات پہ غصہ تھا کہ ایک دم ہی بغیر بتائے وہ سب کے سامنے اسے چھوڑ کر نکلی تھی۔ اسے الگ سے اپنی بے عزتی کا احساس ہو رہا تھا۔ مژگان نہا کر باہر نکلی تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا۔ اسے فوراً سے بازو سے پکڑ کر بیڈ روم میں لے گیا۔

"پوچھ سکتا ہوں یہ کیا حرکت تھی؟" وہ اس کا بازو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا اور وہ یوں بن رہی تھی جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"مژگان۔۔۔ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔" اس کا لب بھینچے ماتھے پہ بل ڈالے اس کے سامنے گونگے بہرے کی طرح کھڑے رہنا یاور کو مزید غصہ دلا رہا تھا۔ وہ اسے کچھ لمحے غصے سے گھورتا رہا۔ مژگان نے تیکھے نقوش لیے منہ دوسری طرف پھیر رکھا تھا۔ یاور کا غصہ ابلنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ الٹا سیدھا کرتا، وہ اسے وہیں چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی مژگان کے تیکھے نقوش ایک دم رونے والے میں بدلے اور اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی" وہ روتے روتے، دل میں کہہ رہی تھی۔

اسلام علیکم!

Kitab Nagri Special

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri Special

یاور غصے سے گاڑی لے کر گھر سے باہر نکل گیا تھا۔ اس کا موڈ شدید خراب تھا۔ اس نے ساری ریزیرویشن کینسل کروادی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مژگان اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے۔ وہ جتنا اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا تھا، وہ مزید اس سے متنفر اور دور ہو جاتی تھی۔ اس نے گاڑی سڑک کے کنارے پارک کی اور ساری رات وہ وہیں گاڑی میں بیٹھا اپنی کنپٹیاں سہلاتا اور اپنے غصے کو قابو کرتا رہا۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو گاڑی میں ہی موجود پایا۔ اس نے گھڑی پہ وقت دیکھا تو آٹھ بج کر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ رات کو ڈرائیو کرتے ہوئے وہ کافی دور نکل آیا تھا، اب اگر پہلے گھر جاتا تو آفس جانے میں کافی دیر ہو جاتی۔ وہ سیدھا آفس ہی آگیا۔ اس کے روم میں دو سوٹ ہمیشہ ہی ریڈی ہوتے تھے۔ باتھ روم بھی اٹیچ تھا۔ اس نے وہیں نہا کر کپڑے بدلے اور کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ مژگان کے رویے سے دکھی ہوا تھا۔ اب غصہ تو نہیں تھا لیکن کچھ ناراضگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور کے کمرے سے جانے کے بعد مژگان کچھ دیر آنسو بہاتی رہی۔ ملازمہ نے اس سے کھانے کا پوچھا تو بھوک کا احساس بھی ہونے لگا۔ یاور گھر پہ نہیں تھا، اس کا اندازہ اس نے اس کی گاڑی موجود نہ ہونے کے باعث لگا لیا تھا۔ کھانا کھا کر وہ کچھ پرسکون ہو گئی تھی لیکن بار بار وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آتا تو اس میں جلن کا احساس بڑھنے لگتا۔ بے شک وہ یاور سے ناراض تھی، ماضی میں چاہے اس نے جو کچھ بھی کیا تھا لیکن اسے سامنے دیکھ کر دل بے ایمان ہونے لگتا تھا۔ وہ اس سے محبت کرتی تھی لیکن اپنی انا کے ہاتھوں اتنی آسانی سے گھٹنے ٹیکنا نہیں چاہتی تھی۔ یاور کی کوششوں سے اس کا دل کچھ پگھلنے لگا تھا لیکن میرال کی نظروں نے اسے جو کچھ جتایا تھا،

Kitab Nagri Special

اس نے مژگان کے دل کو مزید زخمی کر دیا تھا۔ سونے پہ سہاگا یہ کہ یاور اس سے لڑ کر پھر اسی کے پاس گیا ہو گا، وہ ایسا سوچنے لگی تھی اور ساتھ میں اسے ندر کہیں یہ شک بھی ہونے لگا تھا کہ کہیں اس نے سچ مچ میرال سے شادی تو نہیں کی ہوئی؟ کیونکہ اس کا انداز بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو یاور اسے بتا دیتا یا اسے کہیں سے تو پتا چل جاتا۔ کبھی کبھی کچھ اندیشے انسان دل میں بھی سوچنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ سچ نہ ہو جائیں۔ مژگان نے بھی اپنا ذہن جھٹکا مگر وہ منظر جیسے اس کی یادداشت سے چپک ہی گیا تھا۔

"ٹھیک ہے مسٹر یاور! اب سے میں آپ کی پرواہ بھی نہیں کروں گی۔ آپ جو مرضی کریں" وہ خود سے کہتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھ لگ گئی۔ اتنا دکھی ہونے اور رونے کے بعد اس کا ذہن پر سکون ہونا چاہتا تھا۔ یاور پورا دن گھر نہیں آیا تھا۔ مژگان اس سے بے نیاز ہونے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن اس بات نے اسے دکھی کیا تھا کہ وہ مژگان کی صورت نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے سارا دن خود کو اس کے خیال سے دور رکھنے کے لیے مصروف رکھا تھا۔ اب رات ہونے لگی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ گھر آتا، مژگان سونے چلی گئی۔ وہ اس سے شدید ناراض تھی اور بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ یاور آفس سے نکلا تو دیر ہو چکی تھی۔ راستے میں ایک سگنل پر رکا تو ایک بچہ اسے موتیے اور گلاب کے پھولوں سے بنے کنگن بیچتا ہوا نظر آیا۔ اس کا دھیان خود بخود مژگان کی طرف چلا گیا۔ اسے بے اختیار وہ خواب یاد آیا تھا جب مژگان نے سر پہ پھولوں کا تاج پہن رکھا تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر مژگان کے لیے پھولوں کے کنگن خرید لیے۔ شاید یہی دیکھ کر مان جاتی۔ جب وہ کمرے میں آیا تو مژگان سوتی ہوئی ملی۔ اس کے چہرے پر جو مژگان کو پھولوں کے کنگن پہناتے ہوئے سوچتے دیکھ کر مسکراہٹ آئی تھی، وہ ایک دم ہی معدوم ہوئی۔ دل ایک دم اداس سا ہو گیا تھا۔ اس نے خاموشی سے کنگن بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے اور کپڑے اٹھا کر باتھ روم میں گھس گیا۔ اس کی عادت

Kitab Nagri Special

تھی کم از کم بھی دن میں دو بار ضرور نہاتا تھا، صبح جاگنے اور ایکسرسائز کرنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے۔ اس کے علاوہ بھی موڈ ہو یا خود کو پر سکون کرنے کے لیے بھی ٹھنڈے پانی سے نہا لیتا تھا۔ وہ نہا کر باتھ روم سے نکلا تو مڑگان ابھی تک اسی طرح سو رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے اس کی نیند خراب کیے بغیر دو دو کنگن اس کی دونوں کلائیوں میں ڈال دیے اور پھر خاموشی سے بستر میں گھسا اور مڑگان کے قریب ہو کر لیٹ گیا۔ اُس دن اس نے شرط رکھی تھی لیکن آج تو ایسی کوئی شرط نہیں تھی۔

مڑگان نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو خود کو یاور کے حصار میں پایا۔ کتنا خوبصورت احساس تھا۔ ایک پل کو اسے لگا کہ وہ خواب دیکھ رہی ہے۔ یاور کے خوبصورت نقوش اس کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ وہ اس کے سینے پہ سر ٹکا کر سو رہی تھی، اب آہستہ سے سر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔ وہ سیدھا ہو کر لیٹا ہوا تھا اور ایک بازو کا حصار مڑگان کی کمر کے گرد باندھ رکھا تھا۔ مڑگان نے اس کے سینے پر سر رکھا ہوا تھا اور اس کا ہاتھ یاور کے دوسرے ہاتھ کے نیچے اس کے سینے پہ تھا۔ مڑگان اس کے نقوش غور سے دیکھتی رہی۔ اس نے اتنا پر کشش اور خوبصورت نقوش والا مرد آج تک نہیں دیکھا تھا، سوائے یاور علی سکندر کے۔ وہ صورت کا جتنا حسین تھا، مزاج کا اتنا ہی ضدی اور مغرور تھا۔ لیکن مڑگان سے محبت نے اسے بدل دیا تھا۔ وہ اس پہ سختی نہیں کرتا تھا لیکن اپنی من مانی ضرور کرتا تھا۔ کیسی محبت تھی اس کی، مغرور اب بھی تھا لیکن اب اس کی آنکھیں مسکراتی بھی تھیں۔ پہلے اسے لگتا تھا کہ اس میں احساسات اور جذبات نہیں۔ وہ ایک مشین ہے یا اس کا دل پتھر کا ہے۔ لیکن مڑگان کی محبت نے اس کے دل کو دھڑکنا بھی سکھایا تھا، اسے دوسروں کا احساس کرنا بھی سکھایا تھا اور

Kitab Nagri Special

اسے محبت کرنا بھی سکھائی تھی۔ وہ اپنے دن رات مژگان کے ساتھ اس کے تصور میں گزارتا تھا۔ لیکن اس باہمی محبت اور ان کے خوابوں کی عمر بہت چھوٹی رہی تھی۔ وہ جب سے اسے چھوڑ کر گئی تھی وہ اپنے اندر ہی اندر خاموش ہو گیا تھا۔ اس کے اندر سارے احساسات جیسے مر گئے تھے۔ اب وہ دوبارہ اسے ملی تھی تو وہ اس کے سارے احساسات پھر سے زندہ ہو گئے تھے، اس کا دل پھر سے پتھر کے بجائے گوشت بن کر دھڑکتا تھا۔ وہ خود کو پھر سے زندہ محسوس کرنے لگا تھا لیکن مژگان اس سے ناراض تھی۔ جانے کس کی نظر لگی تھی کہ بہت تھوڑی سی دیر کے لیے وہ خوش ہو پاتا تھا اور پھر سے سب کچھ بگڑ جاتا تھا۔ مژگان اس کے نقوش دیکھتی اس کی محبت بھری نظریں تصور کرنے لگی۔ موتیے اور گلاب کے پھولوں کی مہک اس کے نتھنوں میں گھسی تو اس نے بے اختیار نظریں گھما کر اس خوشبو کے مرکز کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اس کی نظریں اپنی کلائیوں پر ٹھہریں۔ پھولوں کے کنگن اس کی کلائیوں میں تھے لیکن کچھ پتیاں اس میں سے ٹوٹ کر بیڈ پر بکھری ہوئی تھیں۔ یقیناً وہ نازک سی پتیاں کروٹ لینے کے باعث ٹوٹی ہوں گی۔ مژگان کی آنکھیں بے ساختہ پانیوں سے بھرنے لگیں۔ ان کنگن کو اپنی کلائی میں دیکھ کر ایک لمحے کو اس کا دل کیا کہ اس کی ہر خطا معاف کر دے۔ اس کے معاملے میں مژگان کا دل ہر بار اس سے دغا کر جاتا تھا۔ اب بھی وہ اس کا گزشتہ رویہ یاد کر کے ناراض ہی رہنا چاہتی تھی لیکن اس کا دل اسے اس کے حصار سے نکلنے سے روک رہا تھا۔ بالآخر اس دل و دماغ کی جنگ میں دل جیت گیا۔ وہ دوبارہ سے اس کے سینے پہ سر رکھ کر اس کی دھڑکنیں سننے لگی۔ اس کی دھڑکنیں بھی جیسے مژگان کو کوئی محبت کی دھن سنا رہی تھیں۔ وہ آنکھیں بند کر کے اس خوبصورت سے احساس کو محسوس کرنے لگی۔ اس کے ہونٹ خود بخود مسکرانے لگے۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

Kitab Nagri Special

تھوڑی دیر بعد یاور کی آنکھ کھلی تو مژگان کو اپنے سینے پہ سر رکھے ہوئے پایا۔ اتنا تو وہ محسوس کر چکا تھا کہ وہ جاگ چکی ہے جبھی اس نے ہلکی سی خمار آلود آواز میں پوچھا۔ اس کی آواز پر مژگان نے آنکھیں کھولیں اور سر اونچا کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ پتا نہیں کیا احساس تھا اس کی آنکھوں میں جیسے کوئی شکوہ تھا جو یاور نے پڑھ لیا تھا۔ وہ کچھ لمحے اسے یکھتی رہی پھر بنا کچھ کہے اٹھ کر جانے لگی تو یاور نے اپنا حصار مزید تنگ کیا اور اسے واپس اپنے سینے سے لگا لیا۔

"میں نے جانے کے لیے تو نہیں کہا۔"

وہ جواب میں کچھ بھی نہیں بولی لیکن اس بار اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش بھی نہیں کی۔ نجانے کیوں دل یونہی ضد کرنے لگا تھا اس سے جڑے رہنے کی۔ اس نے بے ساختہ ہی مٹھی میں یاور کی آستین دبالی۔ یاور نے اس کے اس قدر حق جتانے والے حساس سے انداز کو محسوس کیا تو آہستہ آہستہ اس کا سر تھپکنے لگا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ مژگان اسے خود سے الگ نہیں کرنا چاہتی۔ نجانے کیوں، اسے مژگان کا اپنے لیے پوزیسیو ہونا اچھا لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رات کو کنگن لایا تھا تمھارے لیے۔ تم سو رہی تھیں اس لیے میں نے خود ہی پہنا دیے۔ جاگ بھی رہی ہوتیں تو بھی میں نے خود ہی پہنانے تھے۔"

وہ خود ہی سے بتانے لگا۔ مژگان اسی طرح بغیر ہلے، بغیر کچھ بولے اس کی بات سنتی رہی۔ اس نے کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔

"ابھی تک ناراض ہو؟"

Kitab Nagri Special

اس کے جواب نہ دینے پر یاور نے کچھ تشویش سے پوچھا تھا۔ مژگان کا ہر انداز محبت کی جھلک دکھا رہا تھا مگر وہ کچھ بھی بول نہیں رہی تھی۔ یاور نے اس کے بالوں کی لٹیں اس کے کان کے پیچھے کیں اور اس کے بالوں کو چوما۔

"آئی ایم سوری اگر میں نے تمھیں ہرٹ کیا ہو۔ لیکن تمھاری بھی غلطی تھی۔ تم ہر بار یہی کرتی ہو۔ اس طرح بغیر بتائے جانا تمھاری عادت بن چکی ہے۔ کم از کم اگر جانا ہی تھا تو مجھے بتا کر نکلتیں۔"

مژگان کو ایک دم سے وہ منظر یاد آیا تو اس کے الزام پر مزید غصہ آیا۔ وہ سارا الزام اس کے سر پہ ڈال رہا تھا۔ اس نے اپنا سر اس کے سینے سے اٹھا کر اسے دیکھا اور ایک دم سے اس سے الگ ہو کر بیڈ سے اترنے لگی۔

"اب کیا ہو گیا؟" وہ اسے اترتے دیکھ کر الجھن کا شکار ہوا۔ وہ اسے سمجھ رہا تھا اور وہ پھر سے برا منا گئی تھی۔

"اف یہ لڑکی۔۔۔" وہ اس کے پیچھے بیڈ سے اترا اور اس کے دروازہ کھول کر باہر نکلنے سے پہلے بروقت روکنے میں کامیاب ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مژگان۔۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے؟"

اس کے نظر انداز کرنے پر یاور نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔ وہ خاموش سی اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی رہی۔ چہرہ اب بھی خفگی بھرا تھا اور نقوش تیکھے سے تھے۔ وہ غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا رہا۔

"تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ہو؟" وہ اس کے قریب آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر پوچھا۔ مژگان اب بھی خاموش کھڑی رہی۔ بازو چھڑوانے کی کوشش بھی نہیں کی۔

Kitab Nagri Special

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے!" اس نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلکا سا جھنجوڑا پھر بھی وہ کچھ نہیں بولی۔ یاور کا ضبط آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا۔ یہ لڑکی اسے سائلنٹ ٹارچر دے رہی تھی۔ اس نے اس کا بازو چھوڑا اور دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے اس کا چہرہ تھام کر اس کے ہونٹوں کو چومنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے کہ اس کے ہونٹ مژگان کے ہونٹوں کو چھوتے، مژگان نے پوری قوت سے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔ یاور نے دوبارہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا۔

"اب کیوں ہلی تھی؟ اب بھی اسٹل رہنا تھا نا۔" اسے غصہ آیا تھا۔ بالآخر مژگان نے لب کشائی کر ہی لی۔

"جن ہونٹوں سے دوسری عورتوں کے ہونٹ چھوئے ہیں، مجھے ان سے چھونے کی کوشش بھی مت کریے گا۔" یاور کا دماغ گھوم گیا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟" اس نے اپنی گرفت سخت کی تو مژگان کے منہ سے سسکاری نکلی۔

"ایک تو تم مجھ سے بات نہیں کر رہی ہو اوپر سے اس طرح کے الزام لگا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟"

وہ اب ٹھیک ٹھاک غصے میں آ گیا تھا۔ اس کی انگلیاں مژگان کی بازو میں دھنس رہی تھیں۔ مژگان کو تکلیف ہونے لگی۔ نمی کے باعث اس کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں تھیں۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ نہیں چاہیے آپ کی خیرات میں دی ہوئی محبت۔ جب دل بہلانے کو دوسری عورتیں موجود ہیں تو بار بار مجھے پریشان کرنے کیوں آ جاتے ہیں؟ سب کچھ تو چھین لیا مجھ سے، اب بھی دل نہیں بھرا آپ کا؟۔۔۔"

Kitab Nagri Special

یاور کے ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے اور ماتھے پہ شدید غصے کے باعث بل پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی سخت حرکت کرتا، اس نے غصیلی نظریں اس پہ ڈالیں اور ایک زوردار جھٹکے سے مڑگان کو پرے دھکیلا تو وہ فرش پہ گر گئی۔

"ابھی تک تو میں نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ لیکن جس دن میرا ضبط جواب دے گیا، تمھیں میں اچھے سے بتاؤں گا کہ سب کچھ چھیننا کیا ہوتا ہے۔۔۔"

وہ دھڑ سے دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔ اسے اس وقت شدید قسم کا غصہ آ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے۔ وہ جتنی اسے محبت دے رہا تھا وہ اتنا ہی اسے غصہ دلا رہی تھی۔ اس نے زور سے دیوار پہ مکا مارا۔

"اب تم بچ کہ رہنا مجھ سے" اس نے خود کلامی کی اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے جم والے کمرے میں آ گیا۔ کچھ دیر پنچنگ بیگ کو اچھے خاصے پنچ مارے تب کہیں جا کر ہلکا سا غصہ نیچے آیا تھا۔ اس نے ٹریڈ مل آن کی اور اس کے بعد وہ دو گھنٹے اس پہ کافی اسپیڈ میں دوڑتا رہا۔ جب اچھی طرح تھک گیا تو مشین بند کی اور تولیے سے پسینہ پونچھتے ہوئے واپس کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں اترنے لگا۔

اس نے دروازہ کھولا تو مڑگان کمرے میں نہیں تھی۔ وہ سیدھا نہانے چلا گیا۔ جب نہا کر باہر نکلا تو ملازمہ سے ناشتہ لگانے کا کہا اور اسے ڈھونڈنے لگا۔ پہلا رخ اس نے ایمان والے کمرے کی طرف کیا تھا۔ یقیناً وہیں بیٹھی ہوں گی محترمہ۔ یہ سوچ کر اس نے دروازہ کھولا تو وہ ایمان کے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی اور اس کا جسم ہلکے ہلکے جھٹکے سے ہل رہا تھا جیسے رو رہی ہو۔ وہ ایک دم فکر مند سا ہو کر اس کے پاس گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مژگان؟ کیاہوامیری جان؟" وہ رو رہی تھی اور یاور کو اس کے آنسو ایک بار پھر کمزور کر رہے تھے۔ اس نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو وہ غصے سے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"مت نام لیں میرا۔۔۔کچھ نہیں لگتی میں آپ کی۔ دھوکے باز ہیں آپ۔۔۔۔۔" وہ ایک دم غصے میں چلائی پھر بیڈ سے اتر کر باہر نکلنے لگی تو یاور نے اسے پکڑ لیا۔

"میں نے تمھیں کوئی دھوکا نہیں دیا۔ تم کیوں کر رہی ہو ایسے؟" وہ اس کی اس قدر طویل ناراضگی اور الزام تراشی سے تنگ آگیا تھا۔

"مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔میں آپ کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔جانے دیں مجھے۔۔۔میں چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔" وہ اپنی کلائی چھڑوانے کی مزاحمت کرنے لگی۔ یاور ایک دم اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"یہ پورا گھر تمھارا ہے۔ لیکن اگر تم نے میری اجازت اور مرضی کے بغیر اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نکالنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مژگان یاور علی سکندر۔" وہ غصے سے اسے وارننگ دیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرایا۔ مژگان اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتی رہی اور وہ اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے ڈائی ننگ ٹیبل پر لے آیا جہاں ناشتہ لگ چکا تھا۔

"اب تم میرے ساتھ ناشتہ کرو گی۔ بہت دکھادی میں نے نرمی، اب تم دیکھو گی یاور علی سکندر کا اصلی روپ۔ ناشتہ کرو۔"

Kitab Nagri Special

اس نے تقریباً تحکمانہ انداز میں اسے کہا۔ وہ اب تک اپنا رونے کا مشغلہ جاری رکھے ہوئے تھی۔ یاور کے دھمکی بھرے انداز پر اور اونچی آواز سے رونا شروع ہو گئی۔ یاور نے ٹشو باکس سے دو ٹشو نکالے اور اس کے آنسو صاف کیے۔ پھر نوالہ بنا کر اس کے منہ کے سامنے کیا۔

"خود کھاتی ہو یا میں زبردستی کھاؤں؟" اس کے غصے اور اپنی بے بسی کے عالم میں مژگان نے روتے روتے گھور کر اسے دیکھا مگر جب اس کے تاثرات ہنوز غصیلے ہی رہے تو اس نے تھوڑا سا ناشتہ کر ہی لیا۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسے پھر سے بازو سے پکڑ کر کھینچتا ہوا بیڈ روم میں لایا اور آہستہ سے اس کا بازو چھوڑا۔

"میں تم پہ سختی کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ اس لیے دھیان رکھنا کہ آگے سے مجھے غصہ دلانے والی کوئی حرکت مت کرنا ورنہ اس بار میں تمھیں بالکل نہیں بخشوں گا۔" مژگان روتے روتے ایک دم مسکرائی تھی۔ یاور اس کے تاثرات دیکھ کر الجھا۔

"آپ کو لگتا ہے آپ مجھے قید کر سکتے ہیں؟ آپ نے میرے ساتھ جو کرنا تھا آپ کر چکے ہیں۔ اب میری باری ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کرو گی تم؟ ہاں؟" اس نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجوڑا۔ اسے مژگان کے تاثرات کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"آپ کی قید سے نکلنے کے لیے میں کچھ بھی کروں گی۔ اگر آپ نے مجھے جانے نہیں دیا تو میں اپنی جان لے لوں گی۔" یاور کو لگا اس کا سانس رک گیا۔ کیا کرنے والی تھی وہ۔ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"مِس لیلیٰ۔۔۔۔۔۔۔مِس لیلیٰ۔۔۔۔۔" یاور نے غصے سے زور دار آواز میں ملازمین کی ہیڈ کو آواز دی۔ وہ فوراً اس کے سامنے آئیں۔

"جی سر؟"

"مِسز مژگان اس کمرے میں بند رہیں گی اور آپ ان پہ نظر رکھیں گی۔ جب تک ان کا دماغ درست نہیں ہو جاتا، ایک لمحے کے لیے بھی آپ انھیں اکیلا نہیں چھوڑیں گی۔ اس کمرے سے ہر قسم کی ایسی چیز ہٹا دی جائے جس سے یہ خود کشی کرنے کا سوچیں بھی۔" وہ مس لیلیٰ سے کہہ کر مژگان کی طرف مڑا۔

"تمھیں تو میں آکر دیکھتا ہوں۔۔۔" وہ اپنا فون اٹھا کر نکل گیا۔ وہ مژگان کو اس طرح سے چھوڑ کر جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن کام کی مجبوری آڑے آ گئی۔ اس نے مس لیلیٰ کو اور دوسرے ملازمین کو اس پہ نظر رکھنے کا کہا اور گارڈز کو سختی سے آرڈر دیا کہ مژگان کو کسی صورت بھی باہر نہ نکلنے دیں۔ پچھلی بار وہ اس سے دور گئی تھی، اس بار نہیں جا سکے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔۔۔

"بیٹا میں اور تمھارے بابا اگلے مہینے پاکستان آ رہے ہیں۔" رومانہ نے یاور کو فون پہ اطلاع دی۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس بات پہ خوش ہو یا نہیں۔ انھیں ابھی اس نے مژگان کے ملنے کا نہیں بتایا تھا لیکن یہ خبر ان سے چھپ تو نہیں سکتی تھی۔

"یو آر موسٹ ویلکم۔" یاور نے بغیر کسی جذبے کے کہا۔

Kitab Nagri Special

"تم نے بتایا نہیں کہ مژگان مل گئی ہے تمھیں؟" رومانہ نے اس سے پوچھا۔

"آپ کو کس نے بتایا؟" یہ سوال پوچھنا بیکار تھا لیکن پھر بھی وہ پوچھ بیٹھا۔

"میرال نے بتایا۔ سچ پوچھو تو مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کم از کم اب مجھے یہ فکر تو نہیں رہے گی کہ تم ساری زندگی اس کی تلاش میں اکیلے ہی گزار دو گے۔ میں اس سے جلد از جلد ملنا چاہتی ہوں۔ پچھلی مرتبہ میں نے وشمہ کی وجہ سے اسے بہت کچھ کہہ دیا تھا جو مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ لیکن اب میں اپنی بہو سے مل کر اس سے معذرت کرنا چاہوں گی۔" رومانہ نے بڑے دل سے یہ بات کی تھی جبکہ یاور کے ہونٹوں پر "اپنی بہو" سن کر اداس سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں۔ آپ کی بہو کو آپ کی ضرورت بھی ہے۔" اس نے کہا تو رومانہ بھی مسکرائی یں۔ کم از کم ان کا بیٹا ان سے ناراض نہیں تھا۔

"میں چاہتی ہوں جب میں آؤں تو گڈ نیوز سنوں۔"

ہر ماں کی طرح ان کا بھی ارمان تھا کہ اپنے بیٹے کی اولاد کو اپنی گود میں کھلائیں۔ لڑکی ان کی پسند نہیں تھی لیکن دو سال پہلے اس کے جانے کے بعد انھوں نے اپنے بیٹے کی جو حالت دیکھی تھی، اس کے بعد وہ اگر کسی کلب ڈانسر سے بھی شادی کر لیتا تب بھی وہ اعتراض نہ کرتیں۔ انھیں اپنے بیٹے کی خوشی عزیز تھی اور اس کی خوشی مژگان تھی۔ رومانہ کو وہ ناپسند نہیں تھی، لیکن وہ اسے اس طرح سے نہیں جانتی تھیں جس طرح میرال کو جانتی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"انشااللہ ضرور۔" یاور کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ اسے مژگان کی دھمکی نے حقیقی معنوں میں ڈرا دیا تھا۔

وہ گھر آیا تو سیدھا کمرے میں گیا تھا جہاں وہ بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی تھی۔ وہ اتنی بہادر نہیں تھی کہ اپنی جان لے لیتی۔ پتا نہیں کس احساس کے تحت اس نے یاور سے ایسا کہہ دیا تھا لیکن ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نہ ہی مس لیلیٰ اسے ایسا کرنے دیتیں۔ وہ اپنی بے بسی پہ سارا دن آنسو بہاتی رہی تھی۔ اس نے اپنے دونوں بازو گھٹنوں کے گرد باندھے ہوئے تھے اور سر گھٹنوں پر ٹکایا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں اداسی سے نجانے ایک طرف کو کیا گھور رہی تھیں۔ بہت رونے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں اور سوج کر موٹی ہو گئی تھیں لیکن اس روپ میں بھی وہ یاور کو پیاری لگ رہی تھی۔ مگر اندر سے اس کی اس حالت پر یاور کا دل دکھ رہا تھا۔ وہ آکر پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"مژگان۔۔۔ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے؟ اٹھو شاباش۔۔ منہ دھو کر آؤ۔" اس کے کہنے سے بھی اس نے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدلا۔ یاور نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانا چاہا تو اس کا ہاتھ گرم لگا۔ اس نے بے اختیار مژگان کا ماتھا چھوا تو اسے بخار تھا۔ اس نے فکر مند ہو کر مژگان کے چہرے کو دیکھا۔

"کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو؟ میں مانتا ہوں میں مجرم ہوں میں تمھارا۔ بہت برا کیا میں نے تمھارے ساتھ، مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا، لیکن میں تم سے سچ میں محبت کرتا ہوں مژگان۔۔۔ آئی سوئیر۔۔۔ اپنی جان سے بھی زیادہ چاہتا ہوں تمھیں۔۔۔ پلیز اس طرح خود کو اذیت مت دو، مجھے تکلیف ہوتی ہے۔"

Kitab Nagri Special

وہ اب بھی اسی طرح گُم سُم سی خلا میں دیکھتی رہی۔ یاور نے آہستہ سے اسے فرش سے اٹھایا اور اپنے ساتھ پکڑ کر باتھ روم میں لے گیا۔ اس کے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مارے اور تولیے سے رگڑ کر خشک کیا پھر اسے باہر لے آیا۔ وہ کسی بے جان روبوٹ کی طرح چپ چاپ اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔ اس نے مس لیلیٰ سے پوچھا کہ مژگان نے کچھ کھایا تو انھوں نے یہی کہا کہ کچھ نہیں کھا رہی۔ پانی کا ایک قطرہ تک حلق میں نہیں لیا۔ صبح سے اسی طرح بیٹھی چپ چاپ بس روئے جا رہی تھی۔ یاور پھر سے اس کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرنے لگا تھا۔ اس نے مژگان کو بیڈ پر لٹایا تو وہ سمٹنے لگی جیسے اسے ٹھنڈ لگ رہی ہو۔ یاور نے اس کے اوپر نرم کمبل اوڑھا دیا اور مِس لیلیٰ کو آواز دی۔

"جی سر۔" وہ دروازے پہ دستک دے کر اندر داخل ہوئیں۔

"کچھ کھانے پینے کے لیے لے آیئے"۔ یاور نے مس لیلیٰ سے کہا اور خود مژگان کے پاس بیٹھا آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگا۔ کچھ دیر بعد مس لیلیٰ ٹرالی میں کچھ چیزیں رکھ کر کمرے میں لے آئیں۔ یاور نے انھیں اشارے سے جانے کے لیے کہا تو وہ سر ہلا کر باہر چلی گئیں۔ یاور نے جوس کا ڈبہ اٹھایا اور ایک گلاس میں جوس انڈیلا پھر گلاس اس کے ہونٹوں کے قریب کیا تو وہ منہ پھیر گئی جیسے پینا نہیں چاہتی ہو۔

"مژگان پلیز۔۔۔۔ تھوڑا سا پی لو۔۔۔ اپنی نہیں تو ایمان کی خاطر۔۔۔۔ وہ آئے گی اور تمھیں اس طرح دیکھے گی تو کیا سوچے گی؟ پلیز؟"

وہ اس سے التجا کر رہا تھا۔ مژگان نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔ یاور نے آہستہ سے اس کا سر اونچا کر کے گلاس اس کے لبوں سے لگایا تو اس کی آنکھوں سے پھر سے آنسو نکل آئے۔ اس نے بہت مشکل سے آدھا گلاس پیا اور منہ

Kitab Nagri Special

دوسری طرف کر لیا جیسے اور نہیں پینا چاہتی ہو۔ یاور نے شکر کیا تھا کہ اس نے اتنا بھی پی لیا تھا۔ اس نے گلاس واپس ٹرالی میں رکھا اور کمبل اس کے اوپر ٹھیک سے اوڑھا کر کمرے سے باہر آیا۔ اسٹڈی روم میں جا کر اس نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال ملائی اور گھر بلوایا۔ ڈاکٹر کو فون کر کے وہ واپس کمرے میں آگیا اور مژگان کے پاس ہی بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد مس لیلیٰ نے ڈاکٹر کے آنے کی اطلاع دی۔ یاور نے انھیں اندر کمرے میں بھجوانے کو کہا۔ ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ کرنے کے بعد اس نے سرسری سا مژگان کی حالت کے بارے میں بتایا۔ ڈاکٹر صاحب نے مژگان کا ضروری چیک اپ کیا اور کچھ دوائیں دے دیں۔ جانے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے یاور سے کہا کہ ابھی ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کی جائیں اور اگر پھر بھی صبح تک بخار نہ اترے تو مژگان کو ٹھنڈے پانی سے نہلا دیا جائے۔ بخار کی شدت میں کمی آجائے گی۔ اور پھر چند مزید ضروری ہدایات دے کر وہ واپس چلے گئے۔ یاور نے مژگان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر چوما اور ملازمہ سے کہہ کر ایک باؤل میں ٹھنڈا پانی اور ساتھ میں چھوٹا تولیہ منگوایا۔ مس لیلیٰ اس کی مطلوبہ چیزیں لے آئیں۔

"سر، یہ پٹیاں میں کر دیتی ہوں۔ آپ آرام کر لیں۔" مس لیلیٰ نے کہا مگر یاور نے منع کر دیا۔

"میں خود کر لوں گا۔ آپ جائیں۔"

مس لیلیٰ آہستہ سے سر ہلا کر باہر چلی گئیں۔ یاور نے مژگان کا ہاتھ آہستہ سے چھوڑا اور تولیہ لے کر اسے گیلا کیا اور بہت احتیاط سے اس کے ماتھے پر رکھا۔ پھر یاور نے باری باری اس کے ماتھے اور بازوؤں پہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح اس کا بخار کم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جب باؤل کا پانی مزید ٹھنڈا نہیں رہا تو اس نے باؤل اور تولیہ ایک طرف کو رکھ دیا۔ اس نے پہلی بار کسی کا یوں خیال رکھا تھا۔ مژگان کے

Kitab Nagri Special

لیے وہ کتنا بدل گیا تھا، اگر دو سال پہلے کوئی رومانہ کو بتاتا تو وہ کبھی یقین نہ کرتیں۔ کچھ دیر وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے پاس ہی بیٹھا اس کے چہرے کو دیکھتا رہا، پھر آرام سے اس کے ساتھ کمبل میں گھس کر لیٹ گیا۔ مژگان کے وجود میں اب بھی حرارت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دواؤں کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ اسے اپنے ساتھ لپٹائے نیم دراز سا لیٹا رہا۔ پھر اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔ رات کا جانے کون سا پہر تھا، یاور کو اپنے پہلو میں کچھ حرکت محسوس ہوئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو مژگان اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی نظر آئی۔

"کیا ہوا؟ کہاں جا رہی ہو؟" وہ پھر سے پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اور وہ نجانے کہاں جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"واش روم جانا ہے۔" اس نے آہستہ سے نقاہت بھری آواز میں کہا۔ یاور کو تسلی ہوئی۔ کم از کم وہ اسے چھوڑ کر تو نہیں جا رہی تھی۔ وہ اپنی سائیڈ سے بیڈ سے اترا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا۔ جب وہ واش روم کے دروازے تک پہنچا تو مژگان نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"بس۔ مجھے نیچے اتار دیں۔"

"آر یو شیور؟" وہ فکر مند تھا کہ کہیں وہ کمزوری یا چکر آنے کی وجہ سے وہ گر نہ جائے۔ مژگان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اوکے۔ میں ادھر ہی ہوں۔ ضرورت ہو تو آواز دے دینا۔" اس نے مژگان کو نیچے اتارا اور خود وہیں دروازے کے باہر ہی رک گیا۔ کچھ دیر بعد مژگان باہر آئی تو اس نے دوبارہ سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اور لا کر آرام سے بستر میں ڈالا، پھر خود بھی اس کا سر اپنے سینے پہ رکھ کر نیم دراز ہو گیا۔ پتا نہیں کیا وجہ تھی، یاور کے رویے نے اس کا غصہ ٹھنڈا کیا تھا یا وہ خود ہی رو رو کر تھک چکی تھی، اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا اور چپ چاپ اس کے سینے پہ سر رکھ دیا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگا۔

"کتنا تنگ کرتی ہو مجھے۔ زندگی میں کبھی میں نے بھی مام یا ڈیڈ کو اتنا تنگ نہیں کیا ہو گا۔" وہ آہستہ آہستہ اس سے باتیں کرنے لگا۔ آج کچھ دل کی باتیں وہ اس سے کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مژگان کچھ بول نہیں رہی تھی لیکن سن تو رہی تھی۔

"تمھیں پتا ہے پہلی بار تمھیں دیکھ کر مجھے یہی خیال آیا تھا کہ تم سچ میں اتنی ہی معصوم ہو جتنی نظر آتی ہو یا صرف بننے کی کوشش کرتی ہو۔ مجھے سب سے زیادہ حیرت اس وقت ہوئی تھی جب تم نے مجھے اپنا آئی ڈی کارڈ رکھنے کا کہا تھا۔ آج کل کے دور میں اتنا معصوم اور سیدھا کوئی نہیں ہوتا کہ کسی انجان آدمی پہ بھروسہ کر لے اور تم مجھ پہ بھروسہ کر رہی تھیں۔" اس نے ایک نظر مژگان کو دیکھا تو وہ چپ چاپ آنکھیں بند کیے اس کے سینے پہ سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ سن رہی ہے۔

"میں واقعی حیران ہوا تھا۔ مجھے لگا یہ مجھے پھنسانے کی کوئی کوشش ہو گی۔ اسی شک میں مَیں تمھیں ہرٹ کرتا رہا لیکن مجھے پتا نہیں کب اور کیسے تم سے محبت ہو گئی تھی مژگان۔ میری میرال سے منگنی ہو چکی تھی۔ مام ڈیڈ نے مجھ سے اس پرپوزل کی بات کی تو میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ اس وقت مجھے لگا کہ اس میں کیا برائی ہے۔ لیکن پھر جب تم میرے سامنے آتی تھیں، مجھے اپنی جانب کھینچتی تھیں، میں اپنے آپ میں الجھ جاتا تھا۔ میں میرال کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ بچپن سے میری دوست رہی تھی۔ اور میری کزن بھی تھی۔ لیکن

Kitab Nagri Special

جب تمھیں دیکھتا تھا تو مجھے خود بھی سمجھ نہیں آتا تھا کہ مجھے کیا ہو جاتا تھا۔ پھر تم میرے خوابوں میں آنے لگی۔ میری نیندیں چرانے لگی۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی تمھیں اپنے دل و دماغ سے نکالنے کی لیکن جب میں نے عاطر کی نظروں میں تمھارے لیے نرم جذبات دیکھے تو مجھے بہت جلن ہوئی۔ اس جلن میں مَیں تمھیں مزید ہرٹ کرتا رہا۔ جب بھی کوئی تم پہ نظر ڈالتا تھا مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ پھر تم جاب چھوڑ کر چلی گئیں تو مجھے احساس ہوا کہ تمھیں دیکھے بغیر مجھے چین کیوں نہیں آ رہا تھا۔ تم میرے لیے سانس کی طرح ضروری ہو گئی تھیں مژگان!" وہ کچھ دیر رکا، پھر بولا۔ "میں تمھیں واپس لایا اور تم سے نکاح کر لیا۔ پھر جیسے ہر چیز خود بخود ٹھیک ہو گئی۔ میں ایک دم پر سکون ہو گیا تھا۔ تم میری ہو گ ئی تھیں۔ لیکن پھر سب نے مل کر ہمیں الگ کرنے کی کوشش کی۔ وہ ایک غلط فہمی تھی اور میری غلطی تھی جو مجھ سے انجانے میں ہوئی تھی، لیکن تم نے میری کوئی بات سُنی ہی نہیں۔ تم ان کی باتوں میں آ گئیں اور مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔ میں کتنا پریشان ہوا تمھیں اندازہ بھی نہیں ہے۔ میں نے تمھیں کتنا ڈھونڈا لیکن تم نجانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب پھر سے تم مجھے چھوڑ کر جانے کی باتیں کر رہی ہو تو مجھے غصہ تو آئے گا نا۔۔ میں بس تمھیں خود سے دور نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ پلیز خود کو اذیت مت دو مژگان۔۔۔"

اس نے دھیرے سے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار وہ سن نہیں رہی تھی۔ وہ سو چکی تھی۔ یاور نے آہستہ سے اسکے بالوں پہ بوسہ دیا اور خود بھی آنکھیں موند لیں۔

Kitab Nagri Special

اگلی صبح تک مژگان کا بخار کافی کم ہو چکا تھا۔ یاور نے اس کا بہت خیال رکھا تھا۔ وہ ساری رات کچی نیند میں رہا تھا کہ کہیں پھر سے مژگان کو کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے۔ اب بھی اس نے ناشتے کی ٹرالی کمرے میں منگوالی تھی۔ وہ اپنے ہاتھوں سے مژگان کو دلیا کھلا رہا تھا۔ شاید کل رات والی باتوں کا اثر تھا جو مژگان کی ناراضگی زائل ہو چکی تھی اور غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ وہ چپ چاپ اس کے ہاتھوں سے کھا رہی تھی۔ یاور نے دلیا کھلا کر ٹشو سے اس کے ہونٹوں کے کنارے صاف کیے اور پھر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر باتھ روم میں لے گیا۔

"میں خود چل سکتی ہوں" مژگان نے احتجاج کیا لیکن یاور نے اس کی بات پہ کان نہیں دھرے۔

"تمھارا بخار ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا تھا تمیں ٹھنڈے پانی سے نہلایا جائے۔" یاور نے کہا تو وہ ایک دم سرخ ہوئی۔

"میں خود نہالوں گی آپ باہر جائیں۔" مژگان نے اسے باہر بھیجنا چاہا لیکن وہ جیکوزی میں پانی بھرنے لگا۔ اس کی طرف دیکھا تو اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر یاور کو اسے تنگ کرنے کا دل چاہا۔

"کیوں؟ مجھ سے شرم آ رہی ہے؟" وہ لال ٹماٹر جیسا چہرہ لیے اسے خفت سے گھورنے لگی۔

"آپ پلیز باہر جائیں۔ میں خود ہی نہالوں گی۔" وہ جیکوزی میں پانی بھر چکا تھا۔ اس کے چہرے کو دیکھا، جو اس کے باہر جانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور اسے جیکوزی میں بٹھا دیا اور خود بھی اس کے ساتھ پانی میں گھس گیا۔

Kitab Nagri Special

"بے فکر رہو۔ تھوڑا دیر پانی میں بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو گا۔" وہ اسے بس تنگ کر رہا تھا۔ مژگان کی کمر اس کے سینے سے لگی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ اس کے کندھے پہ رکھا اور مژگان کے ہاتھ تھام کر بازو اس کے گرد باندھے۔

"تم نے میری جان نکال دی تھی۔ آئندہ اگر ایسی بات کی نا تو چھوڑوں گا نہیں میں تمھیں۔"

"کیسی بات؟" وہ انجان بنتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ اس وقت جس انداز میں اسے پانی میں لے کر بیٹھا تھا، مژگان کو بہت شرم آ رہی تھی۔

"یہی۔۔۔ جان لینے والی۔۔۔ تم "میری" جان ہو۔ اگر کوئی مجھے میری جان سے الگ کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔ چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو۔"

یاور نے بڑے پوزیسیو انداز میں کہا تو مژگان کے لبوں پر بے ساختہ شرمیلی سی مسکان آ گئی۔ یاور نے سائیڈ سے اسے مسکراتے دیکھا تو بے اختیار اس کا گال چوما۔ وہ مزید لال ٹماٹر ہو گئی۔ یاور نے اس کا شرمانا محسوس کیا تو بے ساختہ ہنسا۔

"بخار میں بھی کیسی کیسی باتیں سوچ رہی ہو۔۔۔"

اس نے ہنستے ہنستے اسے تنگ کرنے کی غرض سے اس طرح کہا جیسے اس کا دماغ پڑھ رہا ہو۔

"میں ایسا ویسا کچھ نہیں سوچ رہی۔" مژگان نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر بات کو ور کرنے کی کوشش کی تو وہ مزید زور سے ہنسا۔ مژگان نے شاید پہلی بار اس کی ہنسی سُنی تھی۔ وہ اس کا شرمانا بہت انجوائے کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اچھا؟؟؟تو اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو؟" اس نے اس کی گردن کی پشت پہ بوسہ دیا۔ مژگان ایک دم اس کی بازو کا حصار توڑ کر اٹھنے لگی۔

"کیا ہوا؟ کہاں بھاگ رہی ہو؟"

"بس۔۔۔اتر گیا میرا بخار۔" وہ اس کی جسارتوں سے گھبرا رہی تھی۔ یاور نے اسے مزید تنگ نہیں کیا اور خود بھی۔ مسکرتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ سارے کپڑے بھیگ چکے تھے لیکن یہاں کسے پرواہ تھی؟ اس نے قریبی شیلف سے ایک تولیہ اٹھایا اور مژگان کو کوَر کر کے اپنے نزدیک کیا۔ وہ سرخ گالوں اور جھکی ہوئی نظروں سے اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔ یاور نے اس کے ہونٹوں پہ ایک بوسہ دیا۔

"چلو آؤ، چینج کر لیں۔۔۔" اس نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے سنجیدہ سی شکل بنا کر کہا تو وہ ایک دم بدک کر پیچھے ہوئی۔

"میں خود ہی کر لوں گی۔ آپ بہت ہی بے شرم ہیں۔ تھوڑا سا لحاظ کریں۔ میں بیمار ہوں۔" مژگان نے تولیہ اپنے گرد زور سے کسا، مبادا وہ کہیں کچھ اور ہی نہ کر دے۔

"بیمار ہو اسی لیے تو خیال کر رہا ہوں۔ ورنہ تندرست بندہ تو خود ہی چینج کر لیتا ہے" وہ اسے اسی طرح تولیہ لپیٹے سمیت اٹھا کر ڈریسنگ روم میں لے آیا۔

"پلیز۔۔۔۔" مژگان رونے والی ہو رہی تھی۔ یاور نے اسے نیچے اتارا۔

Kitab Nagri Special

"اچھا لیکن مجھے تو چینج کرنے دو۔" اس سے پہلے کہ وہ اسے خود باہر نکالتی، یاور نے اپنی الماری کھولی اور ایک ڈھیلی سی ٹی شرٹ نکالی۔ پھر اپنی گیلی شرٹ اور بنیان اتاری اور اس کے سامنے ہی دوسری پہن لی۔ مژگان نے شرم کے مارے آنکھیں زور سے بند کر لیں۔

"اتنی ایکسرسائز کر کے ایسی باڈی بنائی ہے۔ اسی فگر کے پیچھے لڑکیاں پاگل ہیں اور تم نے ایسے آنکھیں بند کیں ہیں جیسے بہت ہی برا ہو۔" وہ شکوہ کر رہا تھا۔ مژگان نے اپنی لرزتی پلکوں والی آنکھیں کھولیں لیکن نظریں جھکی رکھ کر اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔

"تم بھی چینج کر لو۔ یہ نہ ہو بخار اتارنے کے چکر میں ٹھنڈ لگوا لو۔ میں باہر جا رہا ہوں۔"

وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اپنا لوز سا ٹراؤزر اٹھا کر باہر آ گیا۔ مژگان کپڑے بدل کر باہر نکلی تو یاور نے اپنے اور اس کے گیلے کپڑے لانڈری کے لیے بھجوا دیے۔

"اب بتاؤ؟ آرام کرنا ہے یا باہر جانا ہے؟" وہ اس سے بہت پیار اور نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں۔ آرام ہی کروں گی۔" اس نے سوچ کر کہا تو یاور نے بیڈ سے کمبل ہٹا کر اس کی جگہ بنائی۔ وہ آرام سے اندر گھس گئی تو یاور بھی اس کے ساتھ ہی گھس گیا۔ مژگان نے اسے اپنے ساتھ بستر میں گھستے دیکھا تو اچانک سے اسے کچھ یاد آیا۔

"آج آپ نے آفس نہیں جانا؟"

"نہیں۔" یاور نے اسے اپنے قریب کیا "میری جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے میں آج لیو پر ہوں۔"

Kitab Nagri Special

"طبیعت تو میری خراب ہے۔ آپ نے کیوں چھٹی لی؟" مژگان نے پوچھا تو وہ اسے کوئی جواب دینے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل سے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور کال ریسیو کی۔

"ہاں کیا ہوا؟۔۔۔" اس نے مژگان کو دیکھا "۔۔۔اچھا میں آرہا ہوں۔" فون بند کر کے وہ کمبل ہٹا کر اٹھا۔

"کیا ہوا؟" مژگان نے اسے یوں ایک دم سے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"ایک کام آگیا ہے۔ میں کچھ گھنٹوں تک واپس آجاؤں گا۔" وہ ایک دم ہی کمرے سے باہر نکلا اور مِس لیلی سے مژگان کا خیال رکھنے کا کہہ کر چلا گیا۔ مژگان نے حیرت سے اس دروازے کو دیکھا جہاں سے وہ ابھی نکلا تھا۔ پتا نہیں کیا کام ہو گا؟ کپڑے بھی نہیں بدلے تھے اس نے۔ ابھی تو وہ اس کے پاس رکنے والا تھا۔ مژگان کچھ الجھ سی گئی۔

وہ دُہری پریشانی میں پھنس گیا تھا۔ میرال نے اسے فون کر کے بلایا تھا۔ اس کے دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ فون پر بہت گھبرا رہی تھی۔ دوسری جانب وہ گھر پہ مژگان کو بخار میں چھوڑ کر آیا تھا۔ وہ پہلے سے بہتر تھی مگر ابھی بھی ہلکا سا بخار تو تھا ہی۔ آفس کا کچھ کام اس نے گھر پہ ہی نمٹانے کا سوچا تھا لیکن اب اسے میرال کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑا تھا۔ یاور بہت تیز ڈرائیو کر کے ہسپتال پہنچا تھا۔ وہ اسے لابی میں نظر آئی تو یاور نے اس کی جانب قدم بڑھا دیے۔ اسے آتا دیکھ کر وہ دوڑ کر آئی اور اس کے گلے سے لگ گئی۔ اسے اس طرح روتے ہوئے یاور نے پہلی بار دیکھا تھا۔

Kitab Nagri Special

"کیا ہوا میرال؟ سب ٹھیک ہے؟" وہ اسے روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔ شاید اس کے دوست کو کچھ زیادہ ہی چوٹ آئی تھی۔ وہ روتے روتے اس کے گلے سے الگ ہوئی لیکن بازو اب بھی یاور کے گلے کے گرد تھے۔

"وہ۔۔۔ ارتضا۔۔۔۔ یاور اسے بہت زیادہ۔۔۔۔۔ اتنا سارا خون۔۔۔۔" میرال بہت زیادہ خوفزدہ تھی اور رو رہی تھی۔ جب سے یاور نے مژگان کو روتے دیکھا تھا، وہ ہر لڑکی کے آنسوؤں سے پگھلنے لگا تھا۔ اس سے پہلے اسے لڑکیوں کا رونا دھونا ڈرامہ ہی لگتا تھا۔ میرال سے وہ اس لیے بھی زیادہ ہمدردی رکھتا تھا کہ اس نے اس سے منگنی توڑ کر اسے ہرٹ کیا تھا۔ بے شک وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ اس کی کزن بھی تھی اور دوست بھی اور مژگان کے جانے کے بعد اس نے یاور کا بہت خیال رکھا تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔۔ ششششش۔۔۔۔ بس۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اس کا سر تھپک کر اسے تسلی دینے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر نے آکر اطلاع دی کہ سرجری ہو چکی ہے لیکن اسے ہوش نہیں آیا۔ میرال بہت ٹینس تھی۔ اس کے دو تین دوست اور بھی آ گئے تھے لیکن وہ یاور کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ اس کا بازو پکڑ کے اور اس کے کندھے پہ سر رکھ کر۔ کافی دیر بعد جب میرال کچھ بہتر ہوئی تو یاور کو مژگان کا بھی خیال آیا۔ اس نے جیب سے فون نکالا تاکہ گھر فون کر کے خیریت پوچھ لے۔ میرال نے کنکھیوں سے اسے نمبر سکرول کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یقیناً وہ گھر ہی کال کرنے والا تھا۔ اس نے فوراً اس کا فون اپنے ہاتھ میں لیا۔

"وہ۔۔۔ میں نے ممی کو تو بتایا ہی نہیں۔۔۔ میں انھیں کال کر کے آتی ہوں۔۔۔" اس سے پہلے کہ یاور کچھ کہتا وہ اس کا فون لے کر لابی سے باہر چلی گئی۔ وہ دکھ میں تھی ورنہ یاور کو اس کی اس حرکت پہ بہت غصہ آتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

تھوڑی دیر بعد میرال منہ بناتے ہوئے اس کے پاس آئی اور ایک ہاتھ اس کے آگے کیا۔

"سوری۔۔۔۔۔ یہ میرے ہاتھ سے سلِپ ہو کر پانی میں گر گیا۔۔۔۔" اس نے بہت ہی منمنا کر کہا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو یاور کو شاید غصہ آجاتا لیکن وہ میرال کی حالت اور دکھ کے پیشِ نظر اسے نظر انداز کر گیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔" وہ پھر اس کے ساتھ بیٹھ گئی اور اس کے بازو میں اپنا بازو ڈال کر سر اس کے کندھے پہ ٹکا دیا۔

"مجھے بس اس وقت سمجھ نہیں آیا کہ کسے کال کروں۔ بس تمھارا ہی خیال آیا تو تمھیں بلا لیا۔ تم بزی تو نہیں تھے؟" پتا نہیں وہ اب یہ سب کیوں پوچھ رہی تھی۔

"نہیں۔ مژگان کو بخار تھا بس، میں نے آف ہی لیا تھا آج۔۔" اس نے میرال سے کہا۔ پھر اسے کوئی خیال آیا۔

"تمھارا فون کہاں ہے؟" میرال نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ۔۔۔۔۔ جب ارتضا مجھ سے ملنے آرہا تھا تو بس اس نے روڈ کے دوسری طرف اپنی کار پارک کی۔۔۔۔ اور گاڑی سے نکل کر میری طرف آرہا تھا تو اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، مجھے سمجھ نہیں آیا کیا کروں بس اس وقت ٹینشن میں شاید کہیں گر گیا۔۔۔۔"

اس نے ٹوٹی پھوٹی سی کہانی سنائی۔ یاور نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلایا۔ وہ شاک میں تھی شاید۔ اس نے اس سے مزید سوالات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ رات کو مژگان کی وجہ سے وہ ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا تو اب شدید قسم کی نیند آنے لگی۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب وہ جھونکے لیتا ہوا وہیں سو گیا۔ کافی دیر بعد اس کی آنکھ کھلی

Kitab Nagri Special

تھی۔ میرال اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی اور اس کے کندھے سے سر ٹکائے سو رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے اس کا سر اپنے کندھے سے ہٹایا تو وہ کچی نیند سے جاگی۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اسے اٹھتا دیکھ کر میرال نے اس کا بازو پکڑ کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے اب مجھے گھر جانا چاہیے۔ مژگان میرا ویٹ کر رہی ہو گی۔" یاور نے دوسرے ہاتھ پہ بندھی گھڑی دیکھ کر کہا۔ میرال کو اندر ہی اندر جلن ہوئی۔

"آج رات یہیں رک جاؤ۔ میں اکیلی ہوں۔" میرال کی ڈیمانڈ پر وہ تھوڑا الجھن کا شکار ہوا۔

"تمھارے باقی دوست کہاں ہیں؟" یاور نے اس کی بات پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ واپس چلے گئے۔ تم یہیں تھے تو میں نے انھیں واپس بھیج دیا" وہ اس کی بات پر الجھن اور حیرت کا شکار ہوا۔ کیسے دوست تھے؟ ایک دوست اس قدر بری حالت میں تھا اور وہ واپس بھی چلے گئے۔

"اس کی فیملی کہاں ہے؟ انھیں انفارم نہیں کیا ابھی تک؟" پتا نہیں کیا سوچ کر اس نے پوچھا تھا۔ میرال گڑبڑا گئی۔

"وہ ہاں۔۔۔۔ مجھے خیال نہیں رہا۔ وہ یہاں ہیں نہیں آج کل ویسے بھی۔ ابراڈ ہیں۔ ارتضا کی حالت کچھ بہتر ہو جائے تو میں انھیں انفارم کر دوں گی ورنہ اس کے پیرنٹس بہت پریشان ہو جائیں گے۔" یاور غور سے اسے دیکھنے لگا تو وہ اس کی کھوجتی نظروں سے کچھ پریشان سی ہو گئی۔

Kitab Nagri Special

"میرا خیال ہے تمھیں انھیں بتا دینا چاہیے۔ اس کی حالت کچھ خاص ٹھیک نہیں ہے۔ خدانخواستہ کچھ ہو گیا تو کم از کم وہ اس کے پاس تو ہوں۔" یاور نے اسے حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا تو وہ ایک دم سے رونے لگی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو؟ اللہ نہ کرے اسے کچھ ہو۔ وہ مجھے۔۔۔۔ پرپوز کرنے والا تھا۔۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو۔۔۔" وہ اس طرح روئی کہ یاور کو اپنے لفظوں پہ افسوس ہوا۔ ایسا کہنا نہیں چاہیے تھا۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"اچھا تم روؤ مت۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسے مژگان کا خیال آ رہا تھا لیکن میرال کے خیال سے وہ وہیں رکا رہا۔ ڈاکٹرز نے بتایا کہ اب ارتضا کی حالت خطرے سے باہر ہے تو وہ میرال کو تسلی دے کر گھر جانے لگا۔

"اب وہ خطرے سے باہر ہے، اس کی چوٹوں کو ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔ تم اس کے پاس ہی ہونا۔ مجھے اب چلنا چاہیے مژگان ویٹ کر رہی ہو گی۔" میرال کو اس کا مژگان کے لیے فکر مند ہونا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا لیکن وہ پھر بھی ہلکا سا مسکرائی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ اینڈ تھینکس فار کمنگ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اینی ٹائم فار یو۔" وہ مسکرا کر اسے تسلی دے کر چلا گیا۔ اس کا فون گیلا ہو کر خراب ہو چکا تھا۔ اب اسے سب سے پہلے نیا فون خریدنا تھا۔ وہ گھر واپس آیا تو مژگان سو رہی تھی۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور بیڈ تک آیا۔ پھر اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا۔ اس کا ماتھا اب گرم نہ تھا لیکن شاید وہ دوا کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔ یاور نے اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہی سمجھا اور اپنے بیڈ روم کا دروازہ بند کر کے اسٹڈی روم میں آ گیا۔ وہ ہسپتال میں کافی نیند لے چکا تھا اس لیے اس وقت سو نہیں سکتا تھا۔ مژگان کی خاطر اس

Kitab Nagri Special

نے جو کام گھر پہ کرنے کا سوچا تھا وہ میرال کی وجہ سے نہیں کر پایا تھا۔ وہاں بیٹھ کر اس نے لیپ ٹاپ پہ آفس کے کچھ کام نمٹا لیے تھے۔ صبح تک وہ کام کرتا رہا اور مژگان کے جاگنے سے پہلے ناشتہ کر کے آفس جانے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ مژگان سے مل کر ہی آفس جائے لیکن آفس سے گھر کے نمبر پہ کال آگئی تھی کہ کل سے کچھ مسئلہ ہو گیا ہے۔ وہ اس کے فون پہ ٹرائی کر رہے تھے لیکن فون ہی بند تھا۔ ایک کلائنٹ نے کانٹریکٹ میں کچھ تبدیلیاں کروانی تھیں اور وہ یاور سے ملنے کی ضد کر رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہونے کے باوجود اب کیا مسئلہ درپیش آ رہا تھا۔ اسے صبح صبح جلدی میں نکلنا پڑا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے لیے ایک فون کا آرڈر دے دیا تھا۔ کیونکہ فون کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا تھا۔ دو گھنٹے کی ایمرجنسی میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد اس نے کلائنٹ کو موجودہ کانٹریکٹ پر ہی مطمئن کر دیا تھا۔ سارا دن وہ گھن چکر بنا رہا۔ نیا فون تو لے لیا تھا لیکن گھر کال کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ کام کی مصروفیت اتنی تھی کہ مژگان کا بار بار خیال آنے کے باوجود بھی وہ اس سے بات نہیں کر سکا تھا۔ رات کو تھک ہار کر وہ گھر پہنچا تھا۔ اس نے کوٹ اپنے بازو پہ ڈالا ہوا تھا اور چلتے چلتے وہ سیدھا بیڈ روم میں داخل ہوا۔ مژگان صوفے پر بیٹھی سکرین پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔ وہ آہستہ سے اس کے پاس آ گیا۔

"کیسی طبیعت ہے؟" پوچھتے ہوئے اس نے اپنا کوٹ ایک طرف کو رکھا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ ساتھ میں وہ ٹائی اتار کر اپنے کف کے بٹن کھولنے لگا۔

"بہتر ہوں۔ لیکن آپ کو اگر یوں غائب ہی ہونا تھا تو بتا تو دیتے۔ کل سے آپ گھر نہیں آئے۔" وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی لیکن انداز بالکل بھی شکایتی نہیں تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہاں بس وہ۔۔۔۔کام میں اتنا بزی ہو گیا تھا۔ لیکن رات کو میں آیا تھا تو تم سو رہی تھیں اس لیے میں نے ڈسٹرب نہیں کیا۔" وہ صفائی دینے لگا۔ جانے کیوں اسے لگا کہ وہ ناراض ہوئی ہے۔ مژگان نے ہلکا سا سر ہلایا اور دوبارہ سے سکرین کی طرف متوجہ ہو گئی۔ یاور کو لگا شاید وہ بر امان گئی ہے۔

"تم ناراض ہو کیا؟" اپنا خدشہ دور کرنے کے لیے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"نہیں!" وہ نارمل سے انداز میں بولی تو یاور کو کچھ تسلی ہوئی۔ کم از کم وہ اس سے ناراض تو نہیں تھی۔

"تم نے ڈنر کیا؟" وہ چینج کرنے کے لیے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"نہیں! ابھی نہیں کیا۔"

"اچھا میں چینج کر لوں پھر ایک ساتھ کریں گے۔"

"اوکے" مژگان نے سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے مسکرا کر دیکھا۔ اس نے مژگان کو اپنی جانب دیکھتا پایا تو بے اختیار اس کا ماتھا چوما۔ پھر ایک نظر مسکرا کر اس پہ ڈالتے ہوئے نہانے چلا گیا۔ مژگان کے دل میں ایک نیا سا احساس ابھرنے لگا۔ وہ اس کا واقعی بہت خیال رکھ رہا تھا۔ بے شک اس سے انجانے میں ایک غلطی ہوئی تھی لیکن جتنی محبت وہ مژگان سے کرتا تھا، اس کی غلطی معاف کی جا سکتی تھی۔ ایک دن پہلے جو اس نے مژگان سے اپنے دل کی باتیں شئیر کی تھیں، مژگان کے دل نے اسے معاف کرنے کی ضد کی تھی۔ وہ اس سے غصہ تھی میرال کی وجہ سے اور شاید اسے لگتا تھا کہ وہ اب بھی اس سے بدلہ لے رہا ہو گا لیکن اب اس کا غصہ اتر چکا تھا۔ یاور کی بارہا کوششوں کے بعد اس نے یاور کو دل سے معاف کر دیا تھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ کچھ چیزیں انسان کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اختیار میں نہیں ہوتیں۔ جسے یاور سے محبت اس کے اختیار میں نہیں تھی۔ وہ نفرت بھی کرتی تھی تب بھی محبت اس کی نفرت پہ غالب آگئی تھی۔ اس کا اپنا دل ہی اس کے قابو میں نہیں تھا۔ یاور نہا کر آچکا تھا۔ مژگان نے سکرین آف کر دی اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر آگئی۔ ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا اور خوشبو سے اس کی بھوک بڑھنے لگی تھی۔ یاور اپنی مخصوص کرسی پر آکر بیٹھا اور اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ مژگان کے لیے اس نے پرہیزی کھانا بنوایا تھا ساتھ میں فروٹ سیلیٹ بھی تھا۔ اس نے اپنی پلیٹ مژگان کے آگے کھسکائی۔

"تم ڈال کر دو۔"

مژگان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ سنجیدہ تھا لیکن اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔ اس نے آہستہ سے تھوڑا سا کھانا نکال کر اس کی پلیٹ میں ڈالا۔ پھر اپنی پلیٹ میں ڈالا۔ جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی، اس نے پہلی مرتبہ اپنے لیے خوشی سے اور اپنی مرضی سے اپنے لیے کھانا نکالا تھا۔ پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہی اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ پرہیزی کھانا تھا۔ اس نے حیرت سے یاور کی جانب دیکھا۔ وہ بھی یہی کھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ یہ کیسے کھا رہے ہیں؟ یہ تو میرے لیے ہے۔" اس کا اشارہ اپنے بخار کی طرف تھا۔ کیونکہ پرہیزی کھانا تھا اس لیے پھیکا تھا۔ وہ اس کی بات سن کر مسکرایا۔

"تم بھی تو میری ہی ہو۔" اس کی بات پہ مژگان نے جھینپ کر اسے دیکھا۔

"میرا مطلب تھا کہ میں تو بیمار ہوں اس لیے۔ آپ تو ٹھیک سے کھائیں۔"

Kitab Nagri Special

"یہ چکن اور مشرومز کا سوپ ہے اور اس کا یہی ذائقہ ہوتا ہے لیکن اپنی مرضی سے سیزننگ کر سکتے ہیں۔ مجھے ایسے ہی اچھا لگ رہا تھا اس لیے میں نے سیزننگ نہیں کی۔"

اس نے کھاتے کھاتے اسے بتایا۔ مژگان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔ سوپ ختم کر کے یاور نے فروٹ سیلیٹ پلیٹ میں ڈالا اور پلیٹ اٹھا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ ایک طرف کو لے جانے لگا۔ وہ اسے لے کر سوئمنگ پول کی طرف آیا تھا۔ ایمان کو یہ پول اور ان کا لان بہت اچھا لگتا تھا۔ مژگان ایمان کے کہنے پر ایک دو بار اس طرف آئی تھی لیکن اس طرح رات کو اس کا ویو اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ لان میں سفید رنگ کی خوبصورت لائٹس جل رہی تھیں اور اس کے عکس میں پول کا پانی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ کچھ بلب پول کے اندر بھی لگے تھے جو رات کے وقت پول کو مزید خوبصورت بناتے تھے۔ پول کے باہر ایک طرف کو پول والی آرام دہ کرسیاں تھیں اور ان کے درمیان ایک چھوٹا سا گول میز تھا۔ یاور نے ایک ہاتھ میں فروٹ سیلٹ کی پلیٹ پکڑے رکھی اور دوسرے ہاتھ سے مژگان کا ہاتھ پکڑ کر پول کے کنارے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا۔ مژگان بھی اس کے برابر بیٹھی تھی۔ کتنے عرصے بعد وہ یہاں بیٹھا تھا۔ اکثر اوقات وہ ذہن کو ریلیکس کرنے کے لیے سوئمنگ بھی کرتا تھا۔ لیکن آج وہ مژگان کے ساتھ اس کے کنارے پر ہی بیٹھ گیا۔ نجانے کیوں آج یہ پول اور لان اسے اپنے گھر کا نہیں بلکہ کسی بیچ سائٹ کا حصہ لگ رہا تھا۔ ہر چیز میں ایک خاص قسم کا فسوں طاری ہو رہا تھا۔ کچھ دیر وہ خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ کر فروٹ سیلیٹ کھاتا رہا۔ ساتھ میں ایک ایک چمچ وہ اس کے منہ میں بھی ڈالتا رہا۔ مژگان اس وقت اور لمحے کی خوبصورتی محسوس کر رہی تھی۔ پول کے لہراتے پانی میں اسے روشنیوں کا رقص بہت اچھا اور خوشگوار لگ رہا تھا۔ سیلیٹ ختم ہو گیا تو یاور پلیٹ ہاتھ میں ہی پکڑ کر بیٹھا رہا جیسے وہ اس کے پاس سے ہلنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ پانی میں اپنا اور مژگان کا عکس دیکھ رہا تھا۔ ایک سکون اور اطمنان سا تھا

Kitab Nagri Special

جو اسے محسوس ہو رہا تھا۔ کتنی بار اس نے یہ منظر اپنے خیالوں میں دیکھا تھا اور ہر بار اس کی آنکھوں میں آنسو آتے تھے لیکن آج وہ مسکرا رہا تھا۔ خاموشی نے جو ہر جگہ ایک جادو سا باندھ دیا تھا، وہ اسے بہت شدت سے محسوس کر رہا تھا۔ مسکراتے مسکراتے پانی میں وہ اس کا عکس دیکھ رہا تھا۔ مژگان اس بات سے انجان، اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اور وہ اس کی ایک ایک حرکت کا عکس پانی میں دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔ اسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

"آپ کو سوئمنگ آتی ہے؟" مژگان کی آواز کانوں میں پڑی تو اس نے پانی سے نظریں ہٹا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔ مژگان اس کی مسکراہٹ میں کھو گئی۔ وہ بڑے پر اسرار انداز میں مسکرا رہا تھا۔ اس کی مسکراہٹ تھی ہی اتنی دل موہ لینے والی۔ وہ چاہ کر بھی اس کے ہونٹوں سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

"ہاں۔ تمھیں نہیں آتی؟" وہ اس کی نظروں کی بے خودی محسوس کر چکا تھا۔

"نہیں۔" مژگان کی نظریں اس کی آنکھوں سے ملیں تو ان میں اپنی چوری پکڑے جانے کا پیغام صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے ایک دم سے گھبرا کر چہرہ سامنے کو موڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں سکھا سکتا ہوں۔" یاور نے اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پہلے اس نے خالی پلیٹ پیچھے موجود میز پر رکھی پھر مژگان کے قریب کنارے پر آ کر کھڑا ہوا۔ مژگان وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سر اونچا کر کے یاور کو دیکھا۔

اس نے ایک دم اپنی شرٹ اتاری اور پانی میں کود گیا۔ چند چھینٹے مژگان پر آ کر گرے۔ یاور نے دو تین غوطے لگائے اور تیرتا ہوا اس کے قریب آیا۔ وہ پانی میں پاؤں لٹکا کر بیٹھی تھی۔ یاور نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے بڑی

Kitab Nagri Special

خاص اور گہری نظروں سے اسے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ مژگان اس کا ارادہ جان پاتی، اس نے مژگان کو اپنے ساتھ ہی پانی میں کھینچ لیا۔

"آآاااا۔۔۔۔مجھے تیرنا نہیں آتا۔۔۔" وہ خوفزدہ سی ہو کر ایک دم چیخی تھی۔ اس نے ڈوبنے کے ڈر سے اپنے بازو بے اختیار اس کی گردن کے گرد باندھ لیے تھے۔ یاور نے اسے کمر سے تھام رکھا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں تمھیں ڈوبنے نہیں دوں گا۔" وہ اسے اپنے حصار میں لے کر اپنے ہونٹ اس کے کان کے قریب کر کے بولا تھا۔ لفظ تو سادہ تھے مگر لہجہ اور انداز بہت گہرا تھا۔ مژگان نے نظریں جھکا لیں۔ اس کے شرما جانے پر وہ پھر سے مسکرایا۔

"چلو آج تمھارا پہلا سوئمنگ لیسن ہو جائے۔"

"نہیں۔۔۔۔۔" یاور نے جیسے ہی کہا وہ فوراً سے ہلکا سا چیخی۔ یاور نے بے ساختہ اُمڈتی ہنسی چھپانے کے لیے اپنا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا۔

"اتنا آسان تو ہے۔۔۔" اس نے آہستہ سے مژگان کا بازو اپنی گردن سے ہٹایا اور اسے کمر سے پکڑا۔ پہلے وہ تھوڑا سا ڈری مگر آہستہ آہستہ ریلیکس ہو گئی۔ کچھ دیر وہ اسے تیرنا سکھاتا رہا۔ جیسے جیسے وہ سنبھلتی گئی، اس کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوتا گیا۔ یاور کو اس کا معصومانہ انداز میں خوش ہونا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ تھکنے لگی تو کنارے کی طرف بڑھ گئی۔ یاور نے اسے اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور پول سے باہر آ گیا۔ مژگان کی نظر پھر سے اس کے بھیگے سینے پر پڑی تو شرم سے سرخ ہونے لگی۔ اس نے مژگان کو نیچے اتارا۔

Kitab Nagri Special

"میں دومنٹ میں آتا ہوں۔ تم یہیں رہنا۔"

وہ اسے وہیں چھوڑ کر اپنے کمرے کے شیشے والے پچھلے دروازے سے ہی اندر گیا تھا پھر دومنٹ میں ہی واپس آیا اور ایک ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ اور باتھ روب اسے تھمایا۔ مژگان اندر جانے لگی تو اس نے اسے بازو سے پکڑا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"چینج کرنے۔" اس نے باتھ روب والا ہاتھ لہرایا۔ یاور نے اس کے ہاتھ سے باتھ روب اور تولیہ لیا اور پہلے تولیے سے اسے خشک کیا اور پھر اس کے کپڑوں کے اوپر ہی باتھ روب پہنا دیا۔

"یہاں بیٹھ جاؤ کچھ دیر کے لیے۔" اس نے اسے واپس اسی جگہ بٹھا دیا جہاں وہ پہلے بیٹھے تھے اور خود پھر سے اس نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ تھوڑی دیر تک وہ سوئمنگ کرتا رہا۔ کچھ دیر سوئمنگ کر کے وہ اپنی تھکاوٹ اتار چکا تھا اور پھر ریلیکس ہو کر پول سے باہر نکل آیا۔ پہلے یاور نے جا کر باتھ لیا اور فریش ہو کر باہر آ گیا پھر اس کے بعد مژگان باتھ روم میں گھس گئی۔ وہ اسے کچھ کہنے والا تھا مگر وہ شاید بہت جلدی میں تھی۔ وہ زیرِ لب مسکرا کر رہ گیا۔ جب وہ نہا کر باہر نکلی تو یاور نے بڑے غور سے اسے دیکھا تھا۔ وہ اوپر یاور کی سفید آدھی آستینوں والی شرٹ پہنے ہوئے تھی جس کا کھلا سا گلا بار بار اس کے ایک کندھے سے نیچے ڈھلک جاتا تھا اور نیچے اس نے اپنا ہی کھلا سا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ جلدی کے چکر میں وہ کپڑے لے جانا بھول گئی تھی اور باتھ روم کی شیلف میں یہی دھلی ہوئی چیزیں پڑی ملیں تھیں اسے۔ یاور کو دیکھ کر اسے شرم آنے لگی تھی۔ وہ بار بار شرٹ ٹھیک کرتی کلازٹ روم میں جانے لگی تو یاور نے روک لیا۔

"یہ بہت کھلی ہے مجھے۔۔۔ اندر کچھ اور تھا نہیں تو۔۔۔"۔ وہ اس کے روکنے پر اسے وجہ بتانے لگی۔

Kitab Nagri Special

"کوئی بات نہیں۔ اچھا لگ رہا ہے ایسے بھی۔" یاور نے اسے زبردستی پکڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بٹھایا اور پھر ہئیر ڈرائر سے اس کے بال سکھائے۔ وہ اس کے اس انداز پر شرمانے لگی۔ وہ اندر ہی اندر یاور کا یہ روپ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔ جتنے اس شخص نے ظلم کیے تھے، اتنی ہی محبت سے وہ اس کا مداوا کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ کافی کے دو مگ لے کر کمرے میں آگیا۔ سوئمنگ کے بعد گرما گرم کافی نے اس کا مزہ دوبالا کر دیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ کمبل میں گھس گیا اور ایک کپ اسے تھمایا اور دوسرا خود پکڑ کر کافی کے گھونٹ لینے لگا۔

"کل ایمان آرہی ہے۔ ویک اینڈ ہے۔ میں کوشش کروں گا جلدی آجاؤں۔" وہ مژگان کو بتا رہا تھا۔ ایمان کی آمد کا سن کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ پہلے مژگان کو اس کے کالج جانے اور ہاسٹل میں رہنے پر غصہ آیا تھا لیکن اب وہ مطمئن تھی۔ یاور سے سارے گلے شکوے جو مٹ گئے تھے۔ بے شک اس نے زبان سے نہیں کہا تھا مگر اس کا ہر انداز بتا رہا تھا کہ وہ یاور کو معاف کر چکی ہے۔

"کل تو ویک اینڈ ہے تو آپ کا آف نہیں ہو گا؟" مژگان کو یاد آیا کہ اتوار کو تو آفس بند ہوتا تھا۔

Kitab Nagri

"اتوار کو صرف امپلائیز کو چھٹی ہوتی ہے۔ سی ای او کے کافی کام ہوتے ہیں۔ کل صبح میری ایک کلائنٹ کے

www.kitabnagri.com

ساتھ میٹنگ ہے اور دوسرے کلائنٹ کے ساتھ سائٹ وزٹ ہے۔ میٹنگ میں زیادہ ٹائم نہیں لگے گا لیکن سائٹ وِزٹ پہ کافی وقت لگتا ہے۔ اور یہ شہر سے باہر ہے اس لیے آنے جانے کا وقت الگ لگے گا۔ ایمان آرہی تو تمھیں گھر پہ چھوڑ رہا ہوں ورنہ ساتھ لے جاتا۔"

اس نے کافی کا ایک سِپ لے کر مژگان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس کے ہاتھوں کی گرمائش مژگان کے دل تک پہنچ رہی تھی۔ مژگان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ اپنی کافی ختم کی۔ وہ ایک دوسرے کے

Kitab Nagri Special

کے ساتھ خاموش بھی بیٹھے تھے تو اس میں بھی ایک خاص گفتگو ہو رہی تھی، جیسے ان کے دل محبت کی زبان بول رہے تھے۔ یاور نے کافی ختم کر کے دونوں مگ اٹھائے اور کچن میں چھوڑ آیا۔ وہ جانتا تھا کہ صبح اس کے جاگنے سے پہلے یہ دھل چکے ہونگے۔ وہ مگ رکھ کر واپس کمرے میں آ گیا۔ مژگان اب بالکل دراز ہو چکی تھی اور وہ بھی اس کے برابر میں آ کر لیٹ گیا۔ اس نے ایک بازو مژگان کی کمر کے گرد باندھا تو وہ سمٹتی ہوئی اس کی پناہوں میں آ گئی۔

"گُڈ نائٹ۔" اس نے جلدی سے یاور کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔ وہ ہلکا سا ہنسا۔

"گڈ نائٹ۔" وہ مسکرا کر آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتے ہوئے سو گیا۔

اگلے روز وہ جلدی اٹھ گیا تھا۔ وہ شروع سے ہی ایسا تھا۔ ہمیشہ سے ایکٹو رہا تھا۔ صبح سویرے اٹھ کر ایکسر سائز کرتا تھا اور اس کے بعد ناشتہ۔ اس کی صبح بہت جلدی ہوتی تھی۔ جب سے اس نے اپنے ڈیڈ کا بزنس جوائن کیا تھا تب سے تو وہ اور بھی ایکٹو رہتا تھا۔ وقت کا پابند تھا۔ اور جب اس نے مژگان سے کہا تھا کہ ڈسپلین پہ کامپرومائز نہیں کرتا تو ٹھیک ہی کہا تھا۔ وہ تیار ہو چکا تھا اور ناشتہ بھی کر چکا تھا۔ مژگان سو رہی تھی تو اس نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس نے آہستہ سے اس کی پیشانی پہ پیار دیا اور ایک نوٹ چھوڑ کر چلا گیا۔ مژگان کی آنکھ کھلی تو اپنے برابر والی جگہ اسے خالی ملی۔ اس جہیز سائز بیڈ پر وہ اکیلی تھی۔ مطلب وہ جا چکا تھا۔ وہ اٹھی اور سلیپرز میں پیر ڈالے تو سائیڈ میں پڑے اس کے نوٹ پر نظر پڑی۔ اس نے نوٹ اٹھا کر پڑھا۔

Kitab Nagri Special

"گڈ مارننگ۔ جب اٹھ جاؤ تو مجھے ایک رِنگ کر دینا۔ اور ایمان کی فکر مت کرنا۔ میں نے ڈرائیور سے کہا ہے وہ اسے لے آئے گا۔ ہیو آ گُڈ ڈے اینڈ آئی مِس یو"

آگے جُڑے ہوئے دو دل بنے تھے۔ مژگان کو بے اختیار اس کے نوٹ پر پیار بھی آیا اور ہنسی بھی۔ وہ نوٹ وہیں رکھ کر اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔ باتھ روم سے باہر آکر اس نے سب سے پہلے یاور کو کال کی تھی۔ بیل جاتی رہی مگر کسی نے اٹھایا نہیں۔ یقیناً اس کا فون وائبریشن یا سائلنٹ موڈ پہ لگا ہو گا اور وہ میٹنگ میں بزی ہو گا۔ مژگان ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ملازمہ نے ناشتہ آگے رکھا تو اس نے آہستہ آہستہ یاور کے ساتھ گزشتہ رات والا ڈنر یاد کرتے ہوئے ناشتہ مکمل کیا۔ کچھ دیر بعد وہ پھر سے پول کے پاس آگئی۔ اسے رات والے لمحے محسوس کر کے بڑا اچھا لگ رہا تھا۔ ایک مسکراہٹ تھی جو اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔ دوپہر کے کھانے سے پہلے ایمان آگئی تھی۔ ڈرائیور کی گاڑی کا ہارن بجا تو وہ سمجھ گئی کہ ایمان گھر پہنچ چکی ہے۔ اندر آتے ہی وہ مژگان کے گلے لگ گئی۔ مژگان نے کھل کر مسکراتے ہوئے اسے خوش آمدید کہا تھا۔

"اوہو۔۔۔۔بڑا مسکرایا جا رہا ہے۔ یاور بھائی سے سیٹنگ ہو گئی آپ کی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایمان نے بڑے شرارتی سے انداز میں پوچھا۔ مژگان نے اس کی بات پر جھینپتے ہوئے مذاق سے اس کے بازو پہ مارا۔

"بہت بڑی بڑی باتیں نہیں کرنے لگی تم؟ ہاسٹل میں رہ کر خراب ہو رہی ہو۔" ایمان اپنا بازو سہلانے لگی اور مصنوعی تکلیف کے آثار چہرے پہ سجا لیے۔

Kitab Nagri Special

"افوہ آپی۔۔۔ میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔" پھر اس کے چہرے پہ ایکدم مسکراہٹ آئی۔"ویسے آپی، میرا ہاسٹل بہت اچھا ہے اور کالج تو آسم ہے۔"

اس نے بہت ہی خوشی سے کہا۔ وہ داخلے کے بعد پہلی بار گھر آئی تھی اس لیے بہت زیادہ پرجوش ہو رہی تھی۔

"یاور بھائی کہاں ہیں؟" ایمان نے ادھر ادھر دیکھا۔ جب وہ کہیں نظر نہیں آیا تو اس نے مژگان سے پوچھ لیا۔

"وہ کہیں گئے ہیں کام سے۔ شام تک آجائیں گے۔ تم فریش ہو جاؤ پھر مل کر کھانا کھائیں گے۔" مژگان نے اسے اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ اس کا ایک سوٹ کیس بھی ملازم کمرے میں پہنچا چکا تھا۔ وہ اچھی طرح سے نہا دھو کر باہر آگئی۔ کھانے کی خوشبو سے اس کی بھوک چمک اٹھی۔ مژگان نے اسے خوشی سے کھاتے دیکھا تو دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ کھانا کھا کر وہ دونوں ایمان کے کمرے میں چلی گئیں۔ ایمان اپنے بیڈ پر مژگان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ اب بھی خود کو بچی ہی سمجھتی تھی۔ مژگان کے لیے تو وہ بچی ہی تھی۔ مژگان آہستہ سے اس کے بال سہلانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ویسے آپی آپ نے مجھے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ نے یاور بھائی سے شادی کیسے کی؟ اور آپ نے اتنے عرصے تک یہ بات مجھ سے بھی چھپائی۔"

ایمان کے بال سہلاتے ہوئے مژگان کے ہاتھ ایک لمحے کو رکے تھے۔ اسے پھر سے یاور کا پرپوز کرنا یاد آیا تھا۔ ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی۔ ایمان نے اس کے خاموشی کے باعث نظریں گھما کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی۔

Kitab Nagri Special

"کیا ہوا آپی؟ کہاں کھو گئیں؟"

"کہیں نہیں۔۔۔"مژگان نے ایک گہرا سانس لیا۔

"وہ مجھے آفس میں پرپوز کر چکے تھے۔ پھر میرا جواب سننے گھر آئے اور مجھے ایک ہفتہ سوچنے کا وقت دیا۔ اور ساتھ میں کہا کہ جواب ہاں ہی ہونا چاہیے۔"مژگان نے اسے بتایا تو ایمان ایک دم سے اٹھ کر دونوں ٹانگوں کو موڑ کر اس کے ساتھ بیٹھی اور رخ اس کی جانب کیا۔

"ہیں؟ یاور بھائی ہمارے گھر بھی آئے تھے؟ تو میں نے کیوں نہیں دیکھا؟"وہ حیران ہو رہی تھی۔

"تم کالج گئی ہوئی تھی۔"

"تو؟ اور یہ کب کا واقعہ ہے؟"اب وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جب تمھارے پاؤں میں موچ آئی تھی اس کے کچھ دن بعد۔ لیکن جس دن ہم یہاں سے لاہور گئے تھے اس سے تین دن پہلے ہی ہم نے نکاح کیا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر آپ یہاں سے گئی کیوں تھیں؟ انھیں چھوڑ کر؟"اس نے اداسی سے پوچھا۔

"مجھے نکاح کے اگلے روز پتا چلا تھا کہ انھوں نے بابا کو جاب سے نکالا تھا۔"کہتے ہوئے مژگان کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

"کیا آپ کو نکاح سے پہلے بابا کے بارے میں نہیں پتا تھا؟"ایمان نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri Special

"اگر پتا ہوتا تو میں ان سے نکاح کرنے سے پہلے ہی یہاں سے چلی جاتی۔"

"لیکن آپی یاور بھائی نے کہا ہے کہ انھیں غلط فہمی ہوئی تھی۔ اور انھوں نے اصلی والے مجرم بھی پکڑ لیے ہیں اور انھیں سزا بھی دلوائی ہے۔۔۔۔۔ آپی غلطیاں تو انسانوں سے ہو جاتی ہیں نا۔ اور انھوں نے تو معافی بھی مانگی آپ سے۔ وہ آپ کو کب سے ڈھونڈتے رہے۔۔۔۔ آپی وہ بُرے انسان نہیں ہیں، دل کے بہت اچھے ہیں۔ کیا آپ اب بھی ان سے ناراض ہیں؟" ایمان نے اس سے پوچھا تو اس نے اداسی سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا جو اس اچھے انسان کو کب کا معاف کر چکی تھی۔

"نہیں! میں ان سے ناراض نہیں ہوں۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔ ایمان کچھ لمحے اپنی بہن کی اداس صورت دیکھتی رہی، پھر اچانک سے اس کے چہرے پہ شرارت ابھری۔

"تو پھر میں خالہ کب بن رہی ہوں؟"

مژگان نے اس کی بات سنی تو کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن اس کا مفہوم سمجھ میں آنے میں اسے دو سیکنڈ لگے اور پھر اس کے ماتھے پہ بل پڑے۔

"شرم کرو۔ بڑی بہن ہوں میں تمھاری۔" اس نے ایمان کو کڑے تیوروں سے گھورا۔

"اس میں شرم کرنے والی کیا بات ہے؟ آپ میری بہن ہیں اسی لیے آپ سے پوچھا ہے، یاور بھائی سے تھوڑا ہی پوچھا جو آپ غصہ کر رہی ہیں۔" ایمان نے منہ بنایا۔

Kitab Nagri Special

"خبردار جو تم نے ان سے ایسی ویسی کوئی بات کی تو!" مژگان نے اسے گھر کا۔

"یار آپی۔۔۔اتنے بڑے گھر میں بس دو لوگ رہتے ہیں۔ آپ بور نہیں ہو جاتیں؟ کوئی چھوٹا سا بے بی آئے گا تو آپ بھی مصروف ہوں گی اور مجھے بھی اس سے کھیلنے کا موقع ملے گا۔ آپ کو تو پتا ہے نا مجھے بچے کتنے اچھے لگتے ہیں۔۔۔میری ہاسٹل کی جو روم میٹ ہے، اس کی بھانجی ہے چھوٹی سی۔ اس نے مجھے جب سے اس کی تصویریں دکھائی ہیں میرا بھی دل کرنے لگا ہے کہ میرے پاس بھی کوئی چھوٹا سا بے بی ہو، اس کے ساتھ میں ڈھیر ساری تصویریں بنواؤں۔۔۔۔۔"

ایمان نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی۔ کبھی کبھی وہ بھی مژگان کی طرح ایکسائٹمنٹ میں اسی طرح بولتی تھی۔ مژگان نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروایا۔

"کتنا بولتی ہو تم۔۔۔اگر تمھیں اتنا ہی شوق ہے تو تمھاری شادی کروا دیتے ہیں۔ پھر جتنے چاہیے ہوں آجائیں گے۔" ایمان نے اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب میری باری آئے گی تو میں کر لوں گی۔ فی الحال تو آپ کی شادی ہو چکی ہے۔ اور جلدی جلدی تو آپ ہی مجھے یہ گفٹ دے سکتی ہیں۔۔۔" مژگان نے اسے گھورا"۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟ ایک چھوٹا سا کیوٹ سا بے بی ہی تو مانگ رہی ہوں۔۔۔"وہ معصوم سی شکل بنا کر بولی۔

"تمھارا کالج بدلوانا پڑے گا مجھے۔ ایک ہفتے میں ایسی ہو گئی ہو تو پتا نہیں سال بعد کیا حال ہو جائے گا تمھارا۔۔" مژگان مشکوک سے انداز میں افسوس سے سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri Special

"میں یاور بھائی سے بات کروں گی۔۔۔۔" ایمان نے احتجاجاً کہا تو مژگان دھک سے رہ گئی۔

"خبردار! ان سے ایسی کوئی بات کی تو۔" اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی۔

"تو پھر آپ میرا کالج بدلنے کی بات نہیں کریں گی۔ اتنا اچھا کالج ہے آپی کیا بتاؤں میں آپ کو۔۔۔۔" ایمان اب اپنے کالج کی کہانیاں شروع کر دیں۔ کچھ دیر میں مژگان کا دھیان بٹ چکا تھا۔

۔۔۔

یاور سارا دن مصروف رہا تھا۔ مژگان کی صبح والی مسڈ کال دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔ مطلب وہ اس کا نوٹ پڑھ چکی تھی۔ اس کا موڈ کافی اچھا تھا اور اس وجہ سے اس کا کام بھی اچھے سے ہو گیا تھا۔ وہ گھر کے لیے نکلا تھا لیکن پہنچتے پہنچتے رات ہی ہو گئی۔ اس کے گھر پہنچنے پر پتا چلا کہ کھانا بھی تیار ہو چکا تھا۔

"اسلام و علیکم یاور بھائی۔۔" ایمان سب سے پہلے اسے لاؤنج میں نظر آئی۔ اسے دیکھ کر وہ چہکی۔

"وعلیکم سلام۔ سب ٹھیک؟" اس نے جلدی جلدی پوچھا۔ وہ مژگان کو ڈھونڈ رہا تھا۔

"جی۔ سب ٹھیک ہے۔ لیکن آپ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔" اس کی بھٹکتی بے چین نظروں کو محسوس کر کے ایمان نے پوچھا۔

"نہیں! میں تو ٹھیک ہوں۔" وہ اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔

Kitab Nagri Special

"آپی روم میں ہی ہیں۔" ایمان کی بات سن کر وہ اپنی مسکراہٹ دباتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ مژگان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اس کے پرفیوم کی شیشی کا ڈھکن کھولے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا تو مژگان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ یاور کو دیکھ کر وہ ایک دم گڑبڑا گئی۔ شیشی اپنے پیچھے چھپانے کے چکر میں وہ اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گری اور ایک چھناکے کی آواز سے ٹوٹ گئی۔ کمرے میں چاروں طرف اس کی خوشبو پھیل گئی۔ اب اگر وہ خوشبو کو قید کر سکتی تو کر لیتی مگر۔۔۔۔۔

"اوہ سوری۔۔۔ وہ میں بس یونہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"

وہ ایک دم شرمندہ سی ہو کر صفائی دینے لگی۔ یاور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔ مژگان کو اس کے چہرے کے آثار کچھ ٹھیک نہیں لگے۔ یہ اس کا فیورٹ پرفیوم تھا جو وہ روز لگاتا تھا۔ مژگان فوراً سے جھک کر کانچ اٹھانے لگی۔ یاور ایک دم سے اس کے قریب آیا اور اسے احتیاط سے کانچ سے پرے کیا۔

"چھوڑ دو اسے۔ ہاتھ زخمی ہو جاتا ابھی تمہارا۔ میڈ اٹھا لے گی یہ۔" مژگان کو لگا وہ اس پہ غصہ کر رہا ہے۔

"وہ۔۔۔۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟ اور آ جائے گا۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" مژگان کے چہرے پر اب بھی فکرمندی کے آثار تھے۔ یاور نے اس کا چہرہ اوپر کیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میڈ سے کہو وہ یہ صاف کر دے گی۔ اور باہر جا کر کھانا لگواؤ۔ میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ایک ساتھ ڈنر کریں گے۔"

Kitab Nagri Special

مژگان کی گھبراہٹ میں کچھ کمی ہوئی۔ اس نے آہستہ سے اس کے گال پہ شرارت سے چٹکی بھری اور مسکراتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔ وہ دہکتے گالوں سمیت باہر آئی۔ ایمان پہ نظر پڑی تو چہرے کو نارمل کیا۔ وہ بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یاور بھائی آچکے ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہاں مل لیا ہے میں نے۔" مژگان نے جلدی جلدی کہا تو ایمان منہ نیچے کر کے ہنسی۔

"تمھیں کچھ زیادہ ہی ہنسی نہیں آرہی۔" مژگان نے اسے گھورا۔

"نہیں تو! میں کہاں ہنس رہی ہوں۔" وہ مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے سنجیدہ شکل بنا کر بولی۔

مژگان اسے گھور کر میڈ سے کہنے لگی کہ وہ کمرے میں بکھرا ہوا کانچ صاف کر دے۔ اس نے فوراً ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ اسے افسوس ہو رہا تھا کہ یاور کا فیورٹ پرفیوم ضائع ہو گیا تھا۔ خوشبو بہت پیاری تھی۔ وہ تو بس اسے مس کرتے ہوئے اس کی خوشبو محسوس کر رہی تھی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ اچانک سے وہ آ ہی جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر آچکا تھا۔ کھانے کی میز کے گرد اپنی مخصوص کسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے پاس مژگان بیٹھی تھی اور مژگان کے سامنے والی کرسی پر ایمان۔ تینوں نے باری باری کھانا اپنی اپنی پلیٹ میں نکالا اور کھانے لگے۔ کھانے کے دوران یاور نے وقفے وقفے سے ایمان سے کالج اور ہاسٹل کے متعلق پوچھا، جس کا وہ اطمنان سے تسلی بخش جواب دیتی رہی۔ کھانے سے فارغ ہوئے تو یاور نے باہر چلنے کی آفر کی۔

Kitab Nagri Special

"رہنے دیں۔ آپ اتنا تھکے ہوئے آئے ہیں۔ آرام کرلیں۔ پھر کبھی چلے جائیں گے باہر۔" مژگان نے اس کا خیال کرتے ہوئے کہا تو وہ اس کے اس قدر پیار بھرے رویے کو محسوس کرتے ہوئے تو دل ہی دل میں خوش ہوا تھا۔

"ام ہم۔ڈنر تو ہم کر چکے ہیں۔ ایسا کرتے ہیں آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔" اس نے مژگان اور ایمان کو باری باری دیکھا۔ ایمان کا دل چاہ رہا تھا لیکن وہ مژگان کی وجہ سے کچھ نہیں بولی۔ مژگان نے اس کے آنکھوں میں للچاہٹ دیکھ لی تھی۔ اور آئسکریم کی تو وہ خود بھی دیوانی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جلدی واپس آجائیں گے۔"

مژگان نے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا باہر نکلا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ راستے میں ہلکی پھلکی باتیں کرتے کرتے وہ انھیں اپنے ساتھ مال لے آیا تھا۔ سب سے پہلے وہ آسکریم کارنر پہ گئے اور سب کی پسند کے فلیور کی آئسکریم آرڈر کی۔ ایک آئسکریم کھا چکے تو ایمان کا اور بھی کھانے کو دل چاہا۔

"یاور بھائی، ایک اور ملے گی؟" اس نے بڑی معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"ہاں ضرور کیوں نہیں۔ ایک کیا، جتنی کہو گی ملیں گی۔" اس نے مزید آئیسکریم منگوالی۔ آسکریم کھا کر وہ انھیں ایک موبائل شاپ میں لے گیا۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے ایمان کو مخاطب کیا۔

"کون سا ماڈل چاہیے۔ پسند کرلو۔"

وہ ہکا بکا کبھی مژگان کو دیکھتی اور کبھی یاور کو۔

Kitab Nagri Special

"نن۔۔ نہی۔۔۔ رہنے دیں۔۔۔۔" اسے مژگان سے ڈر لگ رہا تھا۔ کہیں وہ سب کے سامنے ہی اسے نہ ڈانٹ دے۔

"یہ کیا کرے گی فون کا!" مژگان نے یاور کی دریادلی پر جھجھکتے ہوئے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آج کل کی ضرورت ہے۔" پھر ایمان کی طرف مڑا۔ "بتاؤ۔۔۔۔ کوئی پسند آیا ہے یا مدد چاہیے؟" ایمان نے بے چارگی سے یاور کو دیکھا۔ وہ اسے ایک کاؤنٹر پہ لے آیا۔

"نیو ماڈل چاہیے۔" اس نے سیلز بوائے سے کہا تو اس نے اسے مختلف اینڈرائیڈ اور آئی فون دکھائے۔ ایمان کا دل آئی فون پر آ گیا۔ اس نے اس کے لیے جدید والا آئی فون پیک کرنے کو کہا اور پھر مژگان سے پوچھا۔

"تمھیں کون سا چاہیے؟" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی اور اپنا فون والا ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

"میرے پاس ہے۔"

"ہاں لیکن وہ پرانا ہو گیا ہے۔ اور یہ میں لے کر دے رہا ہوں۔ جلدی بتاؤ۔" وہ اس کی طرف رخ کیے کھڑا تھا۔ اس نے یاور کے اصرار پر بھی نئے فون کی حامی نہیں بھری۔ وہ پہلے ہی ایمان کو اتنا مہنگا آئی فون لے کر دے چکا تھا۔ وہ مزید اس کا خرچہ نہیں کروانا چاہ رہی تھی۔ جب اس نے کوئی فون بھی پسند نہیں کیا تو یاور نے اس کے لیے خود ہی اینڈرائیڈ کا جدید فیچرز والا کافی مہنگا فون خرید لیا۔ وہ اسے بار بار ٹوک رہی تھی کہ اس کے پاس فون تھا تو نیا لینے کی کیا ضرورت تھی۔ یاور نے گاڑی میں بیٹھ کر آئی فون کا ڈبہ ایمان کے ہاتھ میں دیا تو وہ خوشی اور ایکسائٹمنٹ سے اسے کھولنے لگی تھی۔ مژگان اگلی سیٹ پر یاور کے برابر بیٹھی تھی اور ایمان پچھلی سیٹ پر تھی۔

Kitab Nagri Special

"میں کب سے سوچ رہی تھی کہ اچھا سا کیمرہ مل جائے تو میں بھی اچھی اچھی تصویریں لوں گی۔"

وہ فون کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔ یاور ڈرائیور کر رہا تھا۔

"تمھیں فوٹو گرافی کا شوق ہے؟" اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے نارمل سے انداز میں پوچھا۔ مژگان کے کان ایک دم کھڑے ہوئے۔

"نہیں۔ لیکن کیوٹ سے بھانجا بھانجی کی تو میں ڈھیر ساری تصویریں لوں گی۔۔۔" وہ جو اس وقت فون کو دیکھ کر اپنے ذہن میں تصور کر رہی تھی، زبان سے کہہ دیا۔ مژگان نے بے اختیار آنکھیں میچیں تھیں۔

"کون سے بھانجا بھانجی؟" یاور نے اس کی بات کی گہرائی نہ سمجھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

"ارے۔۔۔ میری کتنی بہنیں ہیں؟ جب میں خالہ بنوں گی تو۔۔۔۔" مژگان نے اک دم سے اس کی بات کاٹی۔

"اپنی فرینڈرز کے بچوں کی بات کر رہی ہے۔" اس نے پیچھے مڑ کر ایمان کو گھوری دی تو وہ منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

یاور زیرِ لب مسکرایا۔ وہ اس کی ادھوری بات کا مفہوم سمجھ گیا تھا۔ اس کے بعد تینوں خاموشی سے گھر آئے تھے۔ ایمان اپنا فون لے کر مژگان اور یاور کو "شب بخیر" کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سونا تو اس نے کیا ہی تھا، اپنے نئے فون کی خوشی میں وہ آج کی رات جاگ کر فون استعمال کرتے ہوئے ہی گزارتی۔ اسے فون کو دیکھ کر بابا بھی یاد آئے تھے۔ اس نے ان سے کہا تھا کہ مجھے اچھا سا فون چاہیے اور انھوں نے کہا کہ کالج جاؤ گی پھر لے کر دوں گا۔ وہ تو دنیا ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے لیکن یاور نے جب اسے فون لے کر دیا تھا، وہ اپنے آپ کو

Kitab Nagri Special

رونے سے روکتی رہی تھی۔ وہ اپنی انجانے میں کی ہوئی غلطی کی تلافی کر رہا تھا۔ اگر اس نے ان کا سب کچھ چھینا تھا تو اب وہ اس سے کہیں بڑھ کر انھیں دے بھی رہا تھا۔

مژگان اور وہ آگے پیچھے بیڈروم میں آئے۔ دروازہ کھولتے ہی اس کے پرفیوم کی تیز مہک اس کے نتھنوں میں گھسی۔ اسے بے اختیار اپنی پرفیوم کی شیشی توڑنے والی حرکت یاد آئی تھی۔ یاور نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔ اس کے پاس کوئی ایک پرفیوم تو نہیں تھا، لیکن وہ زیادہ تر اسی کا استعمال کیا کرتا تھا۔ اور اسے وہ پسند بھی تھا۔ کافی مہنگا تھا لیکن مژگان سے زیادہ ضروری تو نہیں تھا نا۔ مژگان نے جلدی سے جا کر کپڑے بدلے اور منہ ہاتھ دھو کر آ گئی۔ اتنی دیر میں یاور بھی چینج کر کے آ چکا تھا۔ اس نے فون والا ڈبہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔ ائیر کنڈیشنر کے باعث کمرہ کافی ٹھنڈا تھا۔ مژگان کے کانوں میں بار بار ایمان کی بات گونج رہی تھی۔ اس نے بروقت بات گھمانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس بات سے انجان ہی تھی کہ کوشش کامیاب ہوئی یا نہیں۔ بیڈ پہ ایک طرف کو یاور لیٹ گیا تھا تو وہ دوسری جانب کو آ کر لیٹ گئی۔ درمیان میں کافی جگہ خالی تھی۔ یاور نے لیٹے لیٹے ہی گردن گھما کر اسے دیکھا۔ وہ رخ دوسری جانب کو موڑ کر لیٹی تھی۔ یاور کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگی۔ اس نے آہستہ سے آگے کھسک کر مژگان کو اپنے حصار میں لیا۔ وہ گھبراتی شرماتی اس کی پناہوں کے حصار میں آ گئی۔

"تمھاری بہن کافی سمجھدار ہے۔" یاور نے اس کے چہرے کے گرد پہ اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تو اس نے ایک دم گھبرا کر یاور کو دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"آپ بھی کس کی باتوں میں آ گئے۔۔۔۔ وہ تو بس یونہی کہتی رہتی ہے۔۔"

"تم نہیں چاہتی کہ ایمان اپنے کیوٹ سے بھانجا بھانجی کی تصویریں لے؟" وہ بڑی گھمبیر آواز میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ مژگان کا حلق خشک ہونے لگا۔

"وہ۔۔۔ میں۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ نن۔۔ نیند آ رہی ہے۔۔" اس نے یاور کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تو یاور نے اسے اور کس کے پکڑا۔

"تو سو جاؤ۔ میں نے کب روکا؟"

یاور نے کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ اس نے آہستہ سے مژگان کے ہونٹوں پہ اپنے لب رکھے تو اس نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ یاور نے اس کا ماتھا چوما۔ وہ اپنی بند آنکھوں سے اس کی گستاخیاں محسوس کر رہی تھی۔ اس کے ہونٹوں کا لمس بہت انوکھا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس کے حصار سے نکل نہیں پا رہی تھی۔ اس کی دھڑکنیں بہت تیز ہو چکی تھیں لیکن وہ پورے موڈ میں آ چکا تھا۔ مژگان نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اس کا محبت بھرا لمس اس کے وجود کو معتبر کر رہا تھا۔ اس کے دو سال پہلے قائم کیے گئے اس رشتے کی تکمیل ہو رہی تھی۔ وہ خود کو اپنے شوہر اور اپنے محبوب کے حوالے کر چکی تھی۔

مژگان نے آنکھ کھول کر دیکھا تو خود کو بیڈ پر اکیلے ہی پایا۔ وہ اس کے برابر میں نہیں تھا۔ اس کا دل ایک دم ہی اداس ہو گیا۔ گزشتہ رات اس کے ذہن میں پھر سے ایک فلم کی طرح چلنے لگی تو اس کے لبوں پہ آہستہ آہستہ

Kitab Nagri Special

شرمیلی مسکان آ گئی۔ اس کا ہر انداز مژگان کو محبت سے سرشار کر رہا تھا۔ یہی سب کچھ سوچتے سوچتے وہ بیڈ سے اٹھی اور باتھ روم چلی گئی۔ جب آئینے میں اپنے عکس پہ نظر پڑی تو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا۔ وہ اس وقت یاور کی ڈھیلی سی ٹی شرٹ میں تھی۔ بے اختیار اس نے اپنا چہرہ شرماتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔ تھوڑی دیر بعد نہا کر وہ کافی آرام دہ محسوس کر رہی تھی۔ بالوں کو سکھاتے ہوئے اسے پھر سے یاور یاد آیا تھا۔ اس روز اس نے خود مژگان کے بال سکھائے تھے۔ وہ بالوں کو سکھاتے ہوئے ہلکا ہلکا گنگنانے لگی۔ یاور کے پرفیوم کی مہک اب بھی قائم تھی۔ اس کی غیر موجودگی کا احساس اس خوشبو کی وجہ سے زیادہ نہیں ہو رہا تھا لیکن مژگان کو پھر بھی حیرت ہوئی تھی کہ وہ اتنی صبح کہاں گیا تھا؟ وہ بھی اتنی خاص رات گزارنے کے بعد۔ اصولاً تو اسے اس کے پاس ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو۔ نجانے کیوں اس کے دل میں گھبراہٹ ہونے لگی تھی جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ وہ ناشتہ کر کے ایمان کے ساتھ مارکٹ آ گئی۔ ایمان نے کچھ چیزیں خریدنی تھیں اور یاور نے اس کے لیے ایک کریڈٹ کارڈ اور اے ٹی ایم کارڈ بھی بنوا کر دیا تھا تاکہ اسے پیسوں کی بھی کمی نہ ہو۔ وہ اس کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔ ایمان کو اپنی بہن کی قسمت پہ رشک آ رہا تھا۔ اتنا چاہنے والا شوہر ملا تھا اسے۔ لیکن اسے پانے کے لیے اس نے کتنی مصیبتیں بھی جھیلی تھیں۔ کچھ شاپنگ وغیرہ کر کے وہ دونوں واپس آ گئیں۔ دن کا کھانا انھوں نے باہر ہی کھا لیا تھا اور شام کی چائے گھر پی کر ایمان ڈرائیور کے ساتھ واپس ہاسٹل چلی گئی تھی۔ اگلی صبح اس کی کلاسز تھیں۔

Kitab Nagri Special

"مجھے تو اس لڑکی کو اس دن وہاں اس ایونٹ میں دیکھ کر شاک لگا تھا۔ یاور نے اسے کیسے ڈھونڈ لیا؟ اتنی مشکل سے وہ اس کی زندگی سے باہر گئی تھی۔ اب پھر سے وہ ہمارے سینے پہ مونگ دلنے آ گئی۔" وشمہ نے نخوت سے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔ وہ میرال کے ساتھ اس کے کمرے میں بیٹھی تھیں اور یاور کی موجودہ زندگی کے بارے میں اظہارِ خیال کر رہی تھیں۔ میرال اپنے بیڈ پر لیٹی، پاؤں جھلاتے ہوئے ایک فیشن میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔

"ڈونٹ وری ماما۔ بہت جلدی وہ پھر سے اس سے دور جانے والی ہے۔ اور اب کی بار وہ اتنا دور جائے گی کہ واپسی کا کوئی امکان نہیں ہو گا۔" میرال نے انتہائی سکون سے کہا تو وشمہ کا ماتھا ٹھنکا۔

"کیا مطلب؟ کیسے؟" میرال نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اس کے ہونٹوں پہ بہت ہی پر اسرار مسکراہٹ تھی۔

"کیا چل رہا ہے تمھارے دماغ میں بتاؤ مجھے؟" وشمہ نے رازدارانہ طریقے سے اس سے پوچھا تو میرال نے میگزین بند کر کے ایک طرف کو رکھا اور رخ اپنی ماں کی طرف کر کے اپنی مسکراہٹ مزید گہری کی۔

"کیا آپ میرا ساتھ دیں گی؟" وشمہ نے پر سوچ انداز میں اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"تم کیا کرنے والی ہو؟"

"میں یاور کو اپنا بنانا چاہتی ہوں ماما۔ وہ صرف میرا ہے۔ بچپن سے لے کر آج تک میں نے اس سے محبت کی ہے۔ اس کی ہر خوشی کا خیال کیا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ لڑکی اس سے نکاح کر کے اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور وہ

Kitab Nagri Special

اندر سے ٹوٹ رہا تھا، تب میں نے سنبھالا تھا اسے۔ اتنی محنت کرنے کے بعد میں اسے کیسے اس لڑکی کے حوالی کر دوں؟" میرال کی بات سن کر وشمہ تائید میں سر ہلانے لگی۔

"بالکل میری جان! وہ بچپن سے صرف اور صرف تمھارا ہے اور اسے تمھارا بنانے کے لیے میں اپنی بیٹی کا پورا ساتھ دوں گی۔" وشمہ نے میرال کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا تو میرال نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی ماں کے ہاتھ پہ رکھا۔

"تھینک یو ماما۔ بس آپ مجھ پہ بھروسہ رکھیں۔ بہت جلد وہ لڑکی ہماری زندگیوں سے چلی جائے گی اور یاور پھر سے میرا ہو جائے گا کیونکہ اس پہ صرف میرا حق ہے۔" میرال نے پر اسرار انداز میں مسکرا کر وشمہ سے کہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri Special

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

یاور اسے اپنے حصار میں لیے سو رہا تھا جب اسے آفس سے کال آئی۔ ایک سائٹ پر جہاں آج کل ان کا پراجیکٹ چل رہا تھا، وہاں اچانک سے آگ لگ گئی تھی۔ وہ فوراً اٹھا تھا اور اسی وقت وہاں پہنچا تھا۔ کچھ مزدور زخمی بھی ہوئے تھے اور کچھ چیزوں کا نقصان بھی ہو چکا تھا۔ یہ شکر تھا کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تھا۔ اس نے فوراً سے انویسٹیگیشن ٹیم بلوائی تھی۔ کچھ دیر جگہ کا جائزہ لینے کے بعد یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ آگ خود سے نہیں لگی تھی بلکہ کسی نے لگائی تھی۔ بظاہر یوں لگ رہا تھا کہ کسی کی سگریٹ سے آگ لگ کر پھیلی تھی مگر یہ ان کا اندازہ تھا۔ کچھ سیمپلز وغیرہ اکٹھے کر کے فارنزک کے لیے بھجوا دیے گئے تھے اور ان کے رزلٹ آنے میں

Kitab Nagri Special

ایک دو دن لگ جانے تھے۔ جلدی میں وہ مژگان کو بھی بتا کر نہیں آیا تھا۔ سوتے میں وہ اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ یاور کو اسے جگانا اچھا نہیں لگا۔ شام کو جب وہ اس سارے گھن چکر سے فارغ ہوا تو اسے پھر مژگان کا خیال آیا۔ اس نے کال کرنے کے بجائے سیدھا گھر جانا ہی مناسب سمجھا۔ ویسے بھی وہ کچھ دنوں کے لیے بہت زیادہ مصروف ہونے والا تھا۔ وہ گھر آیا تو اس کی گاڑی کا ہارن سن کر مژگان کمرے سے نکل کر پول کی طرف آ گئی۔ وہ اسے ڈھونڈتا ہوا اندر آیا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔ یاور نے ملازمہ سے پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ وہ پچھلی طرف گئی ہے۔ وہ اپنا کوٹ بازو سے اٹھا کر ہینگ کر کے پچھلی طرف آ گیا۔ مژگان منہ لٹکائے اداس سی پانی میں پاؤں لٹکا کر بیٹھی تھی۔ یاور کے قدموں کی آہٹ پہ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈال کر کھڑا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ مژگان پانی سے پیر باہر نکال کر اٹھی اور ایک نظر ناراضگی کی اس پہ ڈال کر اندر جانے لگی تو اس نے ایک ہاتھ جیب سے نکال کر اس کا بازو پکڑا۔

"ناراض ہو؟" مژگان کہنا چاہتی تھی 'ہاں' لیکن کہہ نہیں پائی۔ وہ اس سے ناراض نہیں تھی۔ لیکن اسے اس بات کا افسوس ہوا تھا۔ کم از کم وہ اسے بتا تو دیتا۔ سارا دن اس کا فون بھی بزی تھا۔ دل بے چین سا رہا۔

"میں کیوں ناراض ہوں گی آپ سے۔" اس نے نظریں جھکا کر اداسی سے کہا۔

"تو پھر مجھے دیکھ کر واپس کیوں جا رہی تھی؟" وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا اور اسے محسوس بھی ہو گیا تھا کہ کچھ تو ہے۔

"نہیں تو! کافی دیر ہو گئی تھی یہاں بیٹھے ہوئے اس لیے۔۔۔" مژگان نے جھوٹ بولا تھا۔ کچھ دیر وہ خاموشی سے اس کے سوال پوچھنے کا انتظار کرتا رہا مگر جب وہ کچھ بھی نہیں بولی تو اس نے خود ہی بتا دیا۔

Kitab Nagri Special

"ضروری کام آگیا تھا اس لیے جانا پڑا۔ "

"میں نے تو آپ سے کچھ نہیں پوچھا۔"اس نے یاور کی طرف دیکھا۔

"میں پھر بھی بتا رہا ہوں۔ میں اس طرح تمھیں چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا لیکن ضروری کام تھا۔"وہ اسے آگ کے بارے میں بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اصل بات گول کر گیا۔ اس نے بھی مزید نہیں پوچھا۔

"کھانا کھائیں گے ؟"وہ اس سے ناراض نہیں تھی لیکن یاور کو تھوڑا سا تنگ کرنا چاہ رہی تھی۔ اس نے بھی تو اسے سارا دن اپنی فکر میں پریشان کیے رکھا تھا۔

"بالکل۔ میں چینج کر لوں پھر آتا ہوں۔ تب تک تم کھانا لگواؤ۔"وہ اسے کہہ کر چینج کرنے چلا گیا۔ جب باہر آیا تو مژگان کھانا لگا چکی تھی۔ دونوں نے خاموشی سے کھانا کھالیا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ مژگان کا چہرہ اداس ہے۔ اسے بے چینی ہونے لگی۔ اتنی خوبصورت رات کے بعد ایک نئی مصیبت اور اب مژگان کا موڈ۔ وہ اندر ہی اندر سوچ رہا تھا کہ اس کا موڈ کیسے ٹھیک کرے۔ کھان کھا کر جب وہ کمرے میں آگئی تو یاور نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا۔ مژگان حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ اس نے اپنے دونوں کان پکڑے اور بہت ہی معصوم شکل بنائی۔

"سوری۔۔۔اس بار معاف کر دو۔ آگے سے ایسا نہیں ہو گا"!

Kitab Nagri Special

وہ اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ مژگان کا بے اختیار اسے بوسہ دینے کو جی چاہا۔اس کی آنکھوں میں چاہت اور چہرے پہ فکر مندی کے بھرپور آثار تھے۔ مژگان کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے اس نے چھپانے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ دیکھ چکا تھا۔

"اچھا!!!!!۔۔۔۔تو یہ سب ڈرامہ تھا؟"اس کے نقوش ایک دم تن گئے اور ماتھے پہ بل پڑے۔وہ فوراً سے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔

"نن۔۔ نہیں تو۔۔!"مژگان نے اٹکتے اٹکتے کہا۔پتا نہیں کیوں اس کے تیور اسے ڈرا رہے تھے۔اس کی نظریں مژگان پر تھیں۔وہ گھبرا رہی تھی۔یہاں وہاں نظریں گھماتے وہ آہستہ سے کھسکنے لگی تو یاور نے اسے ایک دم سے پکڑ لیا۔

"اب تمھاری خیر نہیں۔"اس نے مژگان کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پہ ڈالا اور اس پہ جھکا تو مژگان نے شرماتے اور گھبراتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی۔اس نے مژگان کا احتجاج روکنے کے لیے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔

"مم۔۔مجھے۔۔۔ نیند آرہی ہے۔۔۔"اس نے لرزتی پلکوں اور تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بمشکل کہا۔یاور کے تیور اس وقت بہت خطرناک تھے۔

"بدلہ لیے بغیر تو نہیں چھوڑوں گا"۔وہ اب بھی بغیر مسکرائے، بھاری آواز اور گہرے انداز میں کہہ رہا تھا۔ مژگان نے اس کی دھمکی پر ہتھیار ڈالتے ہوئے ایکدم ہی آنکھیں میچ کر بند کیں۔یاور زیرِلب مسکرا کر اس پہ جھک گیا۔

Kitab Nagri Special

اگلی صبح مژگان کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے برابر میں ہی لیٹا ہوا تھا۔ اسے اپنے حصار میں لیے۔ وہ اس کے سینے پہ سر رکھے اس کی دھڑکنیں سن رہی تھی۔ مژگان نے آہستہ سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"گڈ مارننگ۔ سویٹ ہارٹ!" اس کے ہونٹوں پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی۔ مژگان اس کی مسکراہٹ میں ڈوبنے لگی تھی کہ اچانک اسے گزشتہ رات یاد آگئی۔ وہ ایک دم جیسے ہوش میں آئی۔ اس کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر نجانے وہ کیا سوچے گا؟ مژگان کو شرم آنے لگی۔ اس نے فوراً اپنی گردن گھمائی اور اس کا حصار توڑ کر اٹھنے کی کوشش کی۔ یاور نے واپس سے اسے کھینچ کر اپنے نزدیک کیا۔

"اب رک گیا ہوں تو تم بھاگ رہی ہو۔ کہاں جانے کی جلدی ہے؟" وہ بغیر ہلے پھر سے اس کے حصار میں لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ملازمہ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو مژگان اس سے الگ ہوئی اور بیڈ سے اتر کر دروازے تک آئی۔

"میڈم ناشتہ تیار ہے۔" ملازمہ نے بتا دیا تو وہ اسے تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر یاور کے پاس آئی۔

"ناشتہ تیار ہے۔ اب آپ بھی اٹھ جائیں۔"

"تم اٹھا دو مجھے۔۔۔" یاور نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کیے تو مژگان نے پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا اور رول ہوتے ہوئے اس کے اوپر آگیا۔

"کیا کر رہے ہیں؟۔۔۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔" مژگان کی بات سن کر یاور نے صبر کے گھونٹ پی کر آنکھیں میچ کر کھولیں۔

Kitab Nagri Special

"ویسے آج میں ناشتے میں تمھیں نہ کھا جاؤں؟" وہ اس پہ جھکنے لگا تو مژگان نے زور لگا کر اسے پیچھے دھکیلا اور شرماتے ہوئے واش روم کی طرف بھاگی۔ یاور نے گہرا سانس لے کر مسکراتے ہوئے اپنے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں فریش ہو کر ناشتے کی میز پر موجود تھے۔ ناشتے کے دوران وہ اس پہ وقتاً فوقتاً اپنی گہری نظریں ڈالتا رہا۔ وہ سرخ چہرہ لیے اپنی گھبراہٹ چھپانے کی کوشش کرتی رہی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر یاور کمرے میں آ گیا۔ اپنی کلازٹ کھول کر اس نے میچنگ ٹائی نکالی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر باندھنے لگا۔ وہ تقریباً ٹائی باندھ چکا تھا مگر پھر ایک خیال کے تحت رک گیا۔ اس نے اپنی ٹائی کھول دی اور مژگان کو آواز دی۔ وہ اس کی شریر نگاہوں سے بچتے ہوئے اندر نہیں جا رہی تھی۔ اب اس کی آواز آئی تو جانا ہی پڑا۔ وہ اندر گئی تو یاور نے اسے اپنے قریب بلایا۔ وہ اس کے سامنے جا کر انگلیاں مروڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"ٹائی تو باندھ دو۔"

یاور نے ٹائی مژگان کے آگے کی تو اس نے جھجھکتے ہوئے پکڑ لی اور اس کے کالر کے گرد لگائی۔ پھر دائیں بائیں بل دینے کی کوشش کی۔ وہ چپ چاپ اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ ٹائی باندھتے ہوئے وہ پورے دھیان سے اپنی توجہ ٹائی پہ رکھے ہوئے کیوٹ کیوٹ سے ایکسپریشنز بنا رہی تھی اور یاور اسے دیکھ کر حظ اٹھا رہا تھا۔ جب بہت کوشش کے بعد بھی اس سے ٹائی نہیں باندھی گئی تو اس نے جھنجھلا کر سارے بل کھول دیے۔ اس کے چہرے پہ جھنجھلاہٹ دیکھ کر یاور نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ہوا؟"

Kitab Nagri Special

"مجھے ٹائی باندھنی نہیں آتی۔" مژگان نے چہرے پہ بے چارگی سجاتے ہوئے اپنا ہونٹ دانتوں میں دبایا تو وہ مسکرایا۔

"کیوں؟ کبھی نہیں باندھی؟"

"نہیں۔ بابا کی ٹائی ہمیشہ امی باندھتی تھیں۔ ان کے بعد بابا نے ٹائی لگانا ہی چھوڑ دیا تھا۔ اور جب کبھی کسی خاص موقع پہ لگاتے تھے تو خود ہی باندھ لیتے تھے۔" بابا کے ذکر پہ مژگان اداس ہوگئی۔ اس کی اداس صورت دیکھ کر یاور کے دل کو کچھ ہوا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں تمھیں سکھادوں گا۔" اس نے نزدیک ہو کر اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھے اور اس کے ماتھے پہ بھرپور پیار اور مان بھرا بوسہ دیا۔ مژگان نے شرما کر سر جھکالیا۔

"اپنا خیال رکھنا!" وہ اسے خدا حافظ کہہ کر چلا گیا۔ مژگان کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ کتنا مصروف رہتا تھا۔ اس نے کچھ عرصہ اس کے ساتھ کام بھی کیا تھا اس لیے بھی وہ اس کی مصروفیت سے واقف تھی۔ اس کی کنزیکیٹو میٹنگز، ڈیلز، کانٹریکٹس، سائٹ وزٹ ہی اسے اتنا مصروف رکھتے تھے لیکن وہ مژگان کے لیے ٹائم نکال لیتا تھا، چاہے تھوڑا ہی سہی۔

وہ گھر میں فارغ رہ رہ کر بور ہو جاتی تھی۔ ہر کام کے لیے الگ سے ملازم تھے جو اسے کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے تھے۔ ایک دوبار اس نے کھانا بنانے کی کوشش کی تھی مگر بٹلر نے بڑے مودبانہ طریقے سے اس سے کہا کہ یاور ناراض ہوگا۔ ایک روز رات کو جب وہ دونوں سونے کے لیے لیٹے تو اس نے یاور سے بات کی۔

Kitab Nagri Special

"میں گھر میں خالی بیٹھ کر بور ہو جاتی ہوں۔ پہلے ایمان تھی تو کچھ باتیں کر لیتے تھے۔ اب وہ بھی ہاسٹل شفٹ ہو گئی ہے اور آپ بھی اتنی دیر سے گھر آتے ہیں۔ میں کتنا ٹی وی دیکھوں؟ اکیلے گھومنے بھی نہیں جا سکتی۔ یہ شاپنگ اور پارٹیز میں اکیلے جانا بھی مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں اداس ہو جاتی ہوں اکیلے۔ بٹلر مجھے کچھ بنانے بھی نہیں دیتا۔" یاور نے اس کی شکایتیں بڑے اطمنان سے سنیں تھیں۔

"وہ اپنا کام کر تو رہا ہے۔ تمھیں تھکنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"کیوں؟ میرا بھی دل چاہتا ہے آپ میرے ہاتھ کا کھانا کھائیں۔ اتنا برا بھی نہیں بناتی میں۔" اس کی بات سن کر یاور بے اختیار مسکرایا۔

"اچھا میں اسے کہہ دوں گا۔ اب وہ تمھیں نہیں روکے گا۔ تمھارا جو دل کرے، تم بنا لیا کرنا۔ اب خوش؟"

"جی۔۔۔" وہ ایک دم سے مسکرائی۔ پھر جیسے کچھ اور بھی یاد آ گیا۔

"وہ۔۔۔۔۔ ایک اور بات کرنی تھی آپ سے!" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بولو!" وہ اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔

"میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔ پہلے بابا کی پریشانی کی وجہ سے پھر ایمان کی پڑھائی اور گھر کے خرچے کی وجہ سے مجھے اپنی پڑھائی وہیں روکنی پڑی۔ میں چاہتی ہوں ایک ڈگری اور کر لوں۔۔۔" یاور نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔ وہ آنکھیں پٹپٹا کر امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا عمر ہے تمھاری؟"

Kitab Nagri Special

"چھبیس۔"

"چھے سال چھوٹی ہو تم مجھ سے۔ تمھاری عمر میں میں نے بزنس بھی جوائن کر لیا تھا۔" یاور نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"پڑھائی کی کوئی عمر تو فکس نہیں ہوتی۔ اور اس بات کا میری پڑھائی سے کیا تعلق؟"

"یو نہیں بتا رہا ہوں۔ اور تمھیں مزید پڑھائی کی کیا ضرورت ہے؟ لوگ پڑھائی کرتے ہیں تاکہ اچھی جاب ملے اور اچھے پیسے کما سکیں۔ تمھارے پاس اتنا امیر شوہر ہے، اتنی محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے تمھیں؟" وہ شرارت سے مگر سنجیدہ صورت بنا کر بولا تھا۔

"پڑھائی صرف کمانے یا جاب کرنے کے لیے تو نہیں کی جاتی۔ سیلف گرومنگ اور پرسنیلٹی امپرومنٹ کے لیے بھی کی جاتی ہے۔ انسان بہت کچھ اور بھی سیکھتا ہے۔"

"تمھیں اور کیا سیکھنا ہے؟ میں سکھا دوں گا۔"

"آپ کو کیسے پتا چلے گا کہ مجھے کیا سیکھنا ہے؟ یہ تو میں پڑھائی کے دوران سیکھتی جاؤں گی۔۔۔۔"

یاور نے اس کے بولتے بولتے ہی ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے قریب کیا اور اپنے ساتھ لگا لیا۔

"تمھیں گرومنگ یا امپرومنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جیسی ہو مجھے ایسے ہی اچھی لگتی ہو۔ سمپل اور انوسنٹ۔ مجھے تیز اور چالاک لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں۔"

Kitab Nagri Special

"لفظوں کو شوگر کوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سیدھا سیدھا کہیں، بے وقوف کہنا چاہ رہے ہیں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔ یاور کو اس کی بات سن کر ہنسی آ گئی۔

"نہیں۔ بے وقوف نہیں ہو تم۔ سمجھدار ہو۔ لیکن معصوم ہو۔ اس لیے تمھیں سمجھنے میں دیر لگ رہی کہ میں تمھیں اتنی دیر سے کیا سمجھانا چاہ رہا ہوں۔" یاور نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چوما اور پھر سے مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا؟" وہ ناسمجھی سے یاور کو دیکھنے لگی۔

"یہی کہ بہت جلد ہمارے گھر ایک نیا مہمان آنے والا ہے۔ اگر تم پڑھائی میں مصروف ہو گئی تو اس کا خیال کیسے رکھو گی؟" وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مژگان کو اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"گھر میں اتنے ملازم جو ہیں۔ رکھ لیں گے اس کا خیال بھی۔ ویسے کون آ رہا ہے؟" وہ اس کی بات کا مطلب سمجھے بغیر پوچھنے لگی۔ یاور اس کی معصومیت پہ بے اختیار مسکرایا۔

"میں ایمان کے کیوٹ سے بھانجا اور بھانجی کی بات کر رہا ہوں۔" اسے کھل کر بتانا پڑا۔

اسے سمجھنے میں دو سیکینڈ لگے۔ اور جب اس کی بات سمجھ آئی تو وہ جھینپ کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ یاور اس کے اس انداز پہ ہنسنے لگا اور اس کے اوپر جھکا۔

"اس سے زیادہ تو آپ کو جلدی ہے۔" وہ شرما کر بولی۔

Kitab Nagri Special

"کیوں تمھیں جلدی نہیں ہے؟ مام آ رہی ہیں دو تین ہفتوں میں اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ گڈ نیوز سننا چاہتی ہیں۔۔۔۔ لیکن میں کچھ اور بھی چاہ رہا ہوں اس لیے فی الحال تم میری طرف دھیان دو۔ شوہر کو خوش رکھنے کے طریقے سیکھو۔" وہ پھر سے اس پہ جھکا تو مژگان نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کر فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی۔

"دو سال انتظار کیا ہے تمھارا۔ اب بھی ترساؤ گی؟" وہ سنجیدہ ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ مژگان نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کیں تو وہ مسکرا کر اپنی محبت اس پہ نچھاور کرنے لگا۔

۔۔۔

دو ہفتوں میں اس کے مام ڈیڈ پاکستان آ رہے تھے۔ اسے خوشی تھی کہ اس کے والدین مژگان کو اپنی بہو مان چکے تھے۔ اگر نہ بھی مانتے تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اب وہ مطمئن تھا۔ وہ آگ والے کیس کی وجہ سے کافی مصروف رہا تھا۔ فورینزک رپورٹ آ گئی تھی اور یہ بات سامنے آئی تھی کہ آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی تھی۔ بروقت پتا چلنے پر زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔ اب اس آدمی کو ڈھونڈا جا رہا تھا جس نے آگ لگائی تھی۔ پولیس بھی اس کیس میں انوالو تھی اور یاور نے کچھ پرائیویٹ انویسٹیگیٹرز بھی لگائے ہوئے تھے تاکہ کام جلدی ہو۔ کچھ مصروفیت کم ہوئی تو اس نے مژگان کے ساتھ رومینٹک سے ڈنر کا پلان بنا لیا۔ پچھلی بار وہ مژگان کی وجہ سے نہیں جا سکے تھے اس لیے اس نے دوبارہ سے سب کچھ ارینج کروایا۔ وہ مژگان کے ساتھ کافی ساری باتیں کرنا چاہتا تھا اور اتنے دنوں مصروفیت کی وجہ سے جو اسے وقت نہیں دے پا رہا تھا، اس کی کمی بھی پوری کرنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri Special

مژگان لان میں پھولوں کے پاس بیٹھی تھی۔ یونہی پھولوں کو دیکھتے دیکھتے اسے وہ وقت یاد آگیا جب یاور اس کے لیے گلاب کے کنگن لایا تھا۔ وہ اتنا امیر تھا اور روپے پیسے کی کوئی کمی بھی نہیں تھی اس کے پاس۔ وہ اسے ڈائمنڈ کی جیولری بھی گفٹ کر سکتا تھا مگر ان پھولوں کے کنگن میں اس کی محبت کا جو احساس مژگان نے محسوس کیا تھا، وہ احساس ہی الگ تھا۔ یاور کی محبت بھری نظریں سوچتے سوچتے وہ خیالوں کی دنیا میں کہیں دور نکل گئی تھی جب ملازمہ کی آواز پر چونکی۔

"میڈم! سر کی کال آئی تھی لینڈ لائن پہ۔ آپ اپنا فون نہیں اٹھا رہیں۔"

ملازمہ کی بات سن کر مژگان وہاں سے اٹھ کر اندر آگئی۔ اس کا فون بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا نجانے کب سے چیخ رہا تھا۔ اس نے فون اٹھا کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کال آنسر کی۔

"کب سے کال کر رہا ہوں۔ کہاں تھیں آپ میڈم؟"

یاور کی آواز میں غصے جیسی کوئی علامت نہیں تھی۔ مژگان نے سکون کا سانس لیا۔

"لان میں تھی۔"

"اس وقت؟ کیا کر رہی تھیں وہاں؟"

"پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ نئے پھول کھلے ہیں گلاب اور موتیے کے۔" کہتے ہوئے مژگان کی آنکھوں میں ان پھولوں کے کنگن کی شبیہہ تھی اور وہ مسکرا بھی رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"تمھیں پھول پسند ہیں؟" یاور نے اس کی بات کے جواب میں دلچسپی سے پوچھا۔

"بہت۔ سرخ گلاب تو میرے فیورٹ ہیں۔" اس کی آواز میں بچوں جیسی گرمجوشی تھی۔ یاور مسکرایا۔

"اچھا آج ہم ڈنر باہر کریں گے۔ میں کچھ دیر میں فری ہو کر گھر آرہا ہوں۔ تب تک تم تیاری کر لو۔" یاور نے اپنی بات مکمل کر کے الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا۔ مژگان بھی فون رکھ کر اٹھی اور نہانے چلی گئی۔ جلدی سے شاور لینے کے بعد اس نے اپنی کلازٹ کھولی اور اس میں سے ایک وبصورت سا ڈریس نکالا۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ سنگھار میز کے سامنے آئی تو فون پر میسیج کی ٹون بجی۔ اس نے اپنا فون اٹھا کر دیکھا۔ یاور کا ہی میسیج تھا اور وہ اسے کلازٹ کی ایک دراز سے کوئی جیولری نکال کر پہننے کا کہہ رہا تھا۔ مژگان نے اس کی بتائی ہوئی دراز میں سے جیولری باکس نکالا۔ اور جب کھولا تو حیرت سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے۔ بہت نفیس سا وہ وائٹ گولڈ کا لاکٹ تھا جس میں انگریزی کے حروف ایم اور وائے بنے تھے اور ان کے درمیان میں بنے چھوٹے سے دل میں ننھے ننھے سے ہیرے چمک رہے تھے۔ مژگان نے وہ لاکٹ باکس سے نکال لیا تھا مگر پہنا نہیں۔ وہ چاہتی تھی کہ یہ لاکٹ یاور خود اسے پہنائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور آفس سے جلدی کام نمٹا کر گھر آگیا تھا۔ مژگان کو اس نے پہلے سے ہی تیار ہونے کا کہہ دیا تھا اور س کے مطابق اب تک وہ تیار ہو چکی تھی۔ یاور کی گاڑی گھر کے ڈرائیو وے پر آکر رکی۔ مژگان کو اس کے آنے کی اطلاع مل چکی تھی۔ وہ اپنے کانوں میں آویزے پہن رہی تھی۔ ایک دھیمی سی شرمیلی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ رقص کرنے لگی تھی۔ یاور نے اپنے ساتھ والی سیٹ سے سرخ گلابوں کا گلدستہ اٹھایا اور گاڑی سے اتر

Kitab Nagri Special

کر قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ کمرے کا دروازہ کھولتے ہی مژگان اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کانوں میں کچھ پہنتے ہوئے نظر آگئی تھی۔ اس نے نگاہیں جھکا رکھی تھیں۔ یاور مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا اور سرخ گلاب اس کی جانب بڑھائے۔ مژگان نے جھمکے پہن لیے تھے اور وہ لاکٹ اٹھا کر اس کی جانب بڑھا رہی تھی جب یاور کا گلدستے والا ہاتھ اس کے سامنے آیا۔ مژگان نے حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں وہ گلدستہ تھاما۔ یاور کی نظریں اس کی گردن کی جنب اٹھیں اور وہاں کچھ نہ پا کر اس کے تاثرات ایک دم بدلے تھے۔

"میں نے کچھ کہا تھا۔" اس کی آواز میں گلہ تھا۔ مژگان نے نچلا لب دانتوں میں دباتے ہوئے لاکٹ اس کی ہتھیلی پہ رکھا اور آہستہ سے کہا۔

"آپ پہنا دیں۔"

یاور کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ پھر سے جانبر ہو گئی۔ اس نے آہستہ سے وہ لاکٹ مژگان کے گلے میں ڈالا۔

"آپ کی محبت میں کوئی کمی نہیں ہے لیکن میں آپ کو بدلے میں کچھ نہیں دے سکتی۔" وہ جیسے خود سے شرمندہ تھی۔ یاور نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے اور نظریں اس کے چہرے پہ ٹکا دیں۔

"تمھاری محبت کے آگے یہ سب کچھ بھی نہیں ہیں۔ مجھے صرف تم چاہیے ہو۔ اور کسی چیز کی طلب نہیں مجھے نہ ہی کچھ اور چاہیے۔ آئیندہ ایسی بات مت کرنا۔" مژگان کی آنکھوں میں جگنو چمکنے لگے تھے مگر وہ کچھ بولی نہیں۔ اس نے آف وائٹ رنگ کی خوبصورت سی میکسی پہنی ہوئی تھی۔ یاور نے اس کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کی اور چینج کرنے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ حسبِ معمول اپنے پلم کلر کے ارمانی ڈنر سوٹ میں تھا۔ مژگان مکمل تیار

Kitab Nagri Special

تھی اور ہیلز بھی پیروں میں ڈال چکی تھی۔ یاور تیار ہو کر اس کے سامنے آیا تو مژگان کی محبت بھری آنکھیں اسے شام کی رنگینی کا یقین دلاتے ہوئے نظر آئیں۔ وہ کہے بنا نہیں رہ سکا تھا۔

"یو آر لکنگ سو بیوٹی فُل۔۔" اس کا عکس اپنی آنکھوں میں جذب کرتے ہوئے وہ اس کے روبرو تھا۔

" آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں۔" مژگان نے جھینپ کر نظریں جھکا کر یاور سے کہا تو وہ اس کے شرمانے پہ مسکرایا۔

"میں تو ہوں ہی ہینڈسم۔ یونہی تو لڑکیاں نہیں مرتیں مجھ پہ۔" یاور کی شرارت بھری آواز پہ مژگان نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

"کچھ زیادہ ہی خوش فہمی نہیں ہے جناب کو؟"

یاور کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ جیلس ہوئی ہے۔

"بالکل بھی نہیں۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ تم نے ابھی خود اس بات کا اعتراف کیا ہے۔" مژگان نے منہ پھلا لیا۔ یاور کو بے اختیار اس پہ پیار آیا تھا۔ اس نے مژگان کے ایک گال پہ چٹکی بھری اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر نکل گیا۔ یاور نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ اپنی میکسی سنبھالتی ہوئی بیٹھ گئی۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ آ گیا۔ اس کی گاڑی دیکھتے ہوئے مژگان کو کچھ یاد آ گیا تھا۔ کافی دنوں سے ایک سوال مژگان کے ذہن میں مچلنے لگا تھا جسے وہ بار بار زبان پہ لانے سے روک رہی تھی۔ وہ اس کے ساتھ گہرے نیلے رنگ کی شیورولے کروز کار میں تھی۔ پہلے تو یاور دوسری گاڑی استعمال کرتا تھا۔ اس نے گاڑی کب بدلی؟

Kitab Nagri Special

"ایک بات پوچھوں؟"

"ہاں پوچھو؟" یاور نے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے وہ اسٹیئرنگ کنٹرول کر رہا تھا۔

"پہلے آپ کے پاس دوسری گاڑی تھی نا، کالے رنگ والی؟"

"ہاں۔ وہ پورشے تھی۔" اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے بتایا۔

"تو وہ آپ نے بدل کیوں لی؟ اچھی گاڑی تھی وہ بھی۔" مژگان نے رخ اس کی طرف موڑا ہوا تھا۔

"وہ چکنا چور ہو گئی تھی۔" یاور نے عام سے انداز میں کہا تھا لیکن اندر کہیں اسے وہ رات بھی یاد آ گئی تھی۔
مژگان کو اس کی بات پر حیرت ہوئی۔

"کیسے؟" اس کے پوچھنے پر یاور نے گہرا سانس لیا۔

"لمبی کہانی ہے۔ یہ والی اچھی نہیں لگی تمھیں؟" وہ اس کا سوال گول کر گیا۔

"یہ بھی اچھی ہے۔" اس نے سادہ سے انداز میں کہا۔

"پہلے میرے پاس تین چار ہوا کرتی تھیں۔ پھر میں نے وہ اپنے دوستوں کو گفٹ کر دی تھیں۔ اب صرف یہی رہ گئی ہے۔"

Kitab Nagri Special

"اچھا ہو اگفٹ کر دیں۔ ویسے بھی ایک وقت میں تو ایک ہی استعمال کر سکتے ہیں۔" مژگان کی بات سن کر وہ مسکرایا۔

"سوچ رہا ہوں ایک تمھیں بھی گفٹ کر دوں۔ ویسے بھی تم نے منہ دکھائی دینے کا موقع نہیں دیا۔"

"میں کیا کروں گی؟ مجھے تو ڈرائیونگ بھی نہیں آتی۔"

"ڈرائیور کس لیے ہوتے ہیں؟ اور تم فکر نہ کرو میں تمھیں ڈرائیونگ بھی سکھا دوں گا۔"

"آپ مجھے اور کیا کیا سکھائیں گے؟"

"سب کچھ جو تمھیں نہیں آتا۔۔۔۔"

اسی طرح کی چھوٹی موٹی باتیں کرتے کرتے وہ ہوٹل بھی پہنچ گئے تھے۔ یاور نے گاڑی سے اتر کر چابی ویلے کو دی اور مژگان کا ہاتھ تھام کر اندر لے گیا۔ باہر سے ہی دیکھنے پر اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ اس ہوٹل میں پہلے بھی آ چکی تھی، عاطر ارمغان کے ساتھ۔ تقریباً ڈھائی سال پہلے۔ وہ اپنی مخصوص ریزرو کی گئی جگہ پہ جا کر بیٹھ گئے تھے۔ یاور نے کھانے کا آرڈر دے دیا تھا۔ تھوڑی دیر میں کھانا بھی آ گیا۔ کھاتے کھاتے وہ ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔ مژگان اسے اپنے بچپن کے بارے میں بتانے لگی۔ کچھ یادیں وہ اس سے شئیر کر رہی تھی۔ جب کسی بات پہ وہ مسکراتی تھی تو یاور اسے غور سے دیکھتا تھا۔ وہ بالکل کسی خوبصورت سے معصوم بچے کی طرح لگتی تھی۔

"میں تو خوبصورت بھی نہیں ہوں، پھر آپ نے مجھے ہی کیوں چُنا؟" اس نے متجسس ہو کر پوچھا۔

Kitab Nagri Special

"کس نے کہا کہ تم خوبصورت نہیں ہو؟ اس کی آنکھیں خراب ہوں گی۔" یاور کی بات پر مژگان کھکھلائی۔

"سچ سچ بتائیں۔"

"مجھے تو تم بہت کیوٹ لگتی ہو۔ اور تم بہت معصوم ہو۔ شاید اس لیے" اس نے غور سے مژگان کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آپ بے وقوف کہنا چاہ رہے تھے شاید۔" اس نے اسٹیک کا آخری ٹکڑا منہ میں ڈالا۔

"نہیں۔ معصوم ہی کہنا چاہ رہا تھا۔" وہ اپنی تعریف اور اس کے پیار بھرے انداز پہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی۔

"آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی؟"

"محبت کب ہوئی؟ یہ تو پتا نہیں لیکن احساس تب ہوا جب تم میرے خواب میں آئی تھی۔" یاور نے بڑے سادہ سے انداز میں بتایا۔ مژگان اس جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ اس نے اچھنبے سے یاور کو دیکھا۔

"میں آپ کے خواب میں آئی تھی؟" یاور نے سر ہلایا۔

"تمھاری وجہ سے میں سو نہیں پاتا تھا۔ اس لیے تم پہ اس کا غصہ اتارتا رہا۔ مجھے اس بات کا گلٹ ہوتا ہے کہ میں نے تمھیں بہت ٹارچر کیا۔ تمھاری محبت مجھے تمھاری جانب کھینچتی تھی اور میں اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ میں تمھیں دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا۔ تمھارے جاب چھوڑ کر جانے پہ مجھے بہت غصہ آیا تھا۔" وہ چپ چاپ اسے سن رہی تھی۔ یاور نے کچھ لمحے اسے دیکھا، پھر اگلی بات بتائی۔

Kitab Nagri Special

"ویسے میں اس دن تمھیں پرپوز کرنے والا نہیں تھا۔ لیکن سب کچھ اتنا جلدی میں ہوا۔ میں نے ایک انویسٹیگیٹر ہار کیا تھا جو فائنانس کے فراڈ کیس کو ٹریک کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تمھیں سچائی مت بتاؤں۔ ورنہ تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گی۔ اس لیے میں نے تم سے چھپایا۔ اگر مجھے تب پتا ہوتا کہ تم اس طرح مجھے چھوڑ کر جانے کی کوشش کرو گی تو نکاح کے فوراً بعد تمھیں میں سب کچھ خود ہی بتا دیتا۔" مژگان اداس سی ہو کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ یاور اس ڈنر کو اسپیشل بنانا چاہتا تھا اداس نہیں۔ مژگان کے چہرے پہ اداسی دیکھ کر اس نے ماحول بدلنے کی کوشش کی۔

"جو کچھ بھی ہوا اچھا نہیں ہوا تھا لیکن ان سب کی وجہ سے ہی تم مجھے ملی ہو۔ میں اب تمھیں کبھی خود سے دور جانے نہیں دوں گا۔ آئی پرامس!" اس نے مژگان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا تو مژگان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے تسلی بخش انداز میں دیکھا۔ کچھ دیر بعد کھانا کھا کر وہ ہوٹل سے نکل آئے۔ راستے میں ایک سگنل پہ ان کی کار رکی تو یاور کو پھر سے وہ پھولوں کے کنگن بیچنے والا مل گیا۔ اس نے اس سے دو کنگن مژگان کی کلائیوں کے لیے خرید لیے۔ یاور نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا تو اس نے سمجھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کر دیے۔ اس نے اسے وہیں گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی وہ کنگن مژگان کو پہنا دیے۔ وہ خوشی سے اپنی کلائیوں میں پہنے کنگن دیکھ کر انھیں چھونے لگی۔

"تھینک یو! ہر چیز کے لیے۔" یاور نے پیار بھری نظروں سے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ پھر کسی خیال کے تحت پوچھنے لگا۔

"تمیں ڈنر کیسا لگا؟ "

Kitab Nagri Special

"بہت اچھا تھا۔ ہوٹل بھی بہت اچھا تھا۔ اس کا انٹیرئی یئر مجھے بہت اچھا لگا۔"

وہ کنگنوں سے کھیلتے ہوئے اپنا اظہارِ خیال کر رہی تھی۔

"تعریف کا شکریہ۔ ویسے تمھیں پتا ہے؟ وہ ہوٹل میرا ہے۔" اس نے رخ مژگان کی جانب موڑا۔

"کیا مطلب؟" مژگان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔ وہ کنگنوں سے توجہ ہٹا کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"مطلب یہ کہ جہاں سے ابھی ہم نکلے ہیں ڈنر کر کے، اس پورے ہوٹل کا اونر میں ہوں۔" مژگان کی آنکھیں حیرت کے مارے پوری کی پوری کھل گئیں۔ وہ اس کی حیرت سے محظوظ ہوا۔

"کیوں؟ تمھیں نہیں پتا تھا؟"

"نہیں۔۔۔۔ لیکن میں ایک بار پہلے بھی یہاں آئی تھی۔۔۔"

"جانتا ہوں۔" وہ فوراً اس کی بات کاٹ کر بولا تھا۔ "اس دن میں نے دیکھا تھا تم دونوں کو ڈنر کرتے ہوئے۔ کافی انجوائے کر رہی تھی تم اس کے ساتھ۔" یاور کے لہجے میں ایک دم سے جلن در آئی۔

"آپ نے ہی بھیجا تھا اس کام کے لیے۔" مژگان نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔

"میں نے فائل پہ سائن کروانے بھیجا تھا۔ ڈنر کرنے نہیں۔" وہ مزید تپ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تو میں کیا کرتی؟ انھوں نے شرط رکھ دی تھی اور مجھے آپ کی دھمکی کا ڈر تھا۔" اس نے مسکین سی شکل بنا کر منمنا کر کہا۔ کافی دنوں بعد وہ یاور کے پرانے روپ کی جھلک دیکھ رہی تھی۔

"وہ تم میں انٹرسٹ لے رہا تھا۔ اب یہ مت کہنا کہ تمھیں معلوم ہی نہیں تھا۔" یاور نے مزید جل کر کہا۔ مژگان نے حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھا۔

"تو مطلب آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں جان بوجھ کر ان کے ساتھ یہاں ڈنر کرنے آئی تھی؟" یاور نے منہ سے کچھ نہیں کہا مگر اس کے تنے ہوئے نقوش تائید کر رہے تھے۔ مژگان کو بھی اس کے انداز پہ غصہ آگیا۔

"آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ میری تو اس وقت آپ سے کوئی کمٹمنٹ بھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اس دن آپ ایونٹ میں مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے تھے اور مجھے ایک کونے میں اکیلا چھوڑ کر خود اپنی ایکس فیانسی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔" اس کے الزام پر یاور ایک دم سُلگا۔

"وہ میری کزن بھی ہے۔ اور وہ صرف مجھے دوستوں سے ملوانے لے کر گئی تھی۔" وہ اسے وضاحت دے رہا تھا۔

"جی! مجھے بھی نظر آرہا تھا کہ آپ کو اس کے دوستوں سے مل کر کتنی خوشی ہو رہی تھی۔ اور وہ آپ کا بازو پکڑ کر ایسے کھڑی تھی جیسے مجھ سے زیادہ آپ پہ اس کا حق ہے۔" مژگان نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ وہ منظر پھر سے اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا تھا۔ اس کی بات سن کر یاور کے ماتھے پہ مزید بل پڑے۔

Kitab Nagri Special

"اچھا۔۔۔۔اب میں سمجھا۔۔۔۔تو تم اس لیے وہاں سے بغیر بتائے نکلی تھی کیونکہ تمھیں جلن ہو رہی تھی"!!!

"میں کیوں جلنے لگی؟ میری بلا سے آپ جس کی مرضی بانہوں میں بانہیں ڈال کر گھومیں۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔" اس نے غصے سے کہہ کر منہ دوسری جانب کر لیا۔ سگنل بھی کھل گیا تھا۔ یاور نے ایک دم ریس پہ پاؤں رکھا۔ جیسے سارا غصہ ایکسلیریٹر پہ نکال رہا ہو۔

"اچھا؟ ابھی تو صرف ایکس فیانسی کے ساتھ بات کرنے پہ اتنا غصہ دکھا رہی ہو۔ اگر کل کو میں نے کسی اور سے شادی کر لی، پھر کیا کرو گی؟" مژگان کا دل ایک لمحے کو رک گیا تھا۔ پتا نہیں وہ کیا جاننا چاہ رہا تھا۔

"کر لیں۔" اس نے بڑے بے نیاز انداز میں کہا۔ اندر دل تو کانپا تھا لیکن ظاہر نہیں کیا۔ نسوانی انا جو آڑے آ گئی تھی۔ یاور نے تیکھے اور مشکوک انداز میں ایک نظر اسے دیکھا۔

"سوچ لو۔ یہ نہ ہو بعد میں تم پھر سے مجھے چھوڑ کر جانے کی کوشش کرو۔ کتنی بار تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہت مزہ آتا ہے تمھیں مجھے اس طرح پریشان کر کے؟" پتا نہیں وہ غصہ ہو رہا تھا یا ناراض۔

"بس ایک ہی بار تو گئی تھی میں۔" وہ تنک کر بولی۔

"ایک بار؟ اچھا؟ پہلے جب ہمارا نکاح ہوا تھا اور تم کڈنیپ ہو گئی تھی، وہاں جب میں تمھیں لینے آیا، اس وقت تم میرے ساتھ جانا نہیں چاہ رہی تھیں۔ دوسری مرتبہ تمھاری کوشش کامیاب رہی اور دو سال تک تم مجھ سے دو رہی، اور پھر اس دن ایونٹ سے بھی تم بغیر بتائے جا رہی تھیں۔ اگر میں تمھیں دیکھ نہ رہا ہوتا تو تم اکیلی چلی

Kitab Nagri Special

جاتی۔ اس کے بعد تم کتنا لڑی مجھ سے، بات تک نہیں کی اور پھر سے ضد لگالی کہ جانا ہے۔ یہ ایک بار ہے؟ کامیاب صرف تم ایک بار ہوئی تھی ورنہ کوشش تم نے بار بار کی ہے"

وہ اس سے شکوہ کر رہا تھا۔

"تو میں کسی وجہ سے ہی گئی تھی۔ آپ کی غلطی تھی ساری۔ مجھ پہ کیوں غصہ ہو رہے ہیں۔"

"اب سارا الزام مجھ پہ ڈال دو۔ اس دن میں تمھیں ڈنر پہ لے کر جانے والا تھا اور تم موڈ خراب کر کے پہلے ہی وہاں سے نکل آئی تھی۔" اس بات پر مژگان کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ یہ بات نہیں جانتی تھی، ورنہ یوں نکل کر نہیں آتی۔ شاید۔

"اچھا آئی ایم سوری۔ مجھے پتا نہیں تھا۔" وہ ایک دم سے دھیمی پڑی۔ یاور کا پارہ بھی نیچے آگیا۔

"آئندہ ایسا کیا نا، تو چھوڑوں گا نہیں تمھیں۔" وہ غصے سے نہیں کہہ رہا تھا۔ اس کی دھمکی کا انداز بھی نرم تھا۔ مژگان نے بے اختیار ہو کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔ اس نے ایک سنجیدہ نظر اس پہ ڈالی پھر روڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسے نہیں۔ گھر جا کر اچھے طریقے سے معافی مانگنی پڑے گی۔" وہ بالکل سنجیدہ تھا۔ مژگان کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی۔

"کوئی اور راستہ نہیں ہے؟" وہ بے چارگی بھرے انداز میں منمنائی۔

Kitab Nagri Special

"نہیں!" وہ اب بھی اتنی ہی سنجیدگی سے بولا۔ مژگان نے گہرا سانس لیا اور سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔ اس کی بند آنکھیں دیکھ کر وہ زیرِلب مسکرایا تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلا پھر مژگان کی طرف کا دروازہ کھولا۔ دونوں آگے پیچھے اندر آئے تھے۔ اس نے جلدی جلدی نیم گرم پانی سے باتھ لیا اور بیڈ پہ آگیا۔ اس کے بعد مژگان باتھ لینے گئی تھی۔ اتنی دیر میں یاور نے اپنا فون چیک کر لیا تھا کہ کوئی میسیج یا کال وغیرہ تو نہیں آئی تھی۔ اس نے ڈنر کے دوران اپنا فون سائلنٹ کر دیا تھا۔ مژگان چپ چاپ سے آکر اس کے برابر میں لیٹ گئی اور آنکھیں موند لیں۔ کچھ میلز وغیرہ پڑھ کر یاور نے فون ایک طرف کو رکھ دیا۔

"کچھ کہہ رہی تھی تم گاڑی میں۔" یاور نے اسے یاد کروانے کی کوشش کی۔

"یاد نہ آرہا۔ صبح سوچوں گی۔ گڈ نائٹ!" وہ کہہ کر دوسری جانب کروٹ لے کر لیٹ گئی۔ یاور نے اس کی پشت کو گھورا۔

"تم مجھے کچھ زیادہ ہی ایزی نہیں لے رہی؟" مژگان کی چالاکی پہ اسے ہلکا سا غصہ آیا تھا۔ وہ اس کے نزدیک ہوا اور اسے اپنی بازوؤں میں کَس لیا۔

"پہلے تو میں ہلکے میں چھوڑنے والا تھا، لیکن اب جرمانہ لگے گا۔"

"اچھا سوری!!!!۔۔۔" مژگان اس کی دھمکی سے گھبرائی اور ایک دم سے اس کی طرف رخ کر کے اپنے کان پکڑے۔ یاور کچھ لمحے سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا پھر ایک انگلی سے اس کے چہرے سے بال ہٹا کر اس کا ماتھا چوما۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آئندہ یہ مت کہنا کہ تمھیں فرق نہیں پڑتا۔ میں صرف تمھارا ہوں۔ جیسے تم صرف میری ہو۔ تمھارا یوں نظرانداز کر دینا برداشت نہیں ہے مجھے۔" مژگان نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کیں۔ وہ زیرِ لب مسکرایا۔

"اتنی سی بات تھی۔ پتا نہیں تم کیا سوچ کر بیٹھی تھی۔ گڈ نائٹ!" وہ اسے اپنے حصار میں لے کر آنکھیں بند کر چکا تھا۔ مژگان نے آنکھیں کھو کر ایک نظر گھور کر اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور پھر خود بھی اس کے گرد اپنی بازو لپیٹ کر سو گئی۔

اگلے کچھ دن وہ کافی مصروف رہا تھا۔ مژگان کے ساتھ ٹھیک سے وقت بھی نہیں مل پا رہا تھا۔ ان دنوں وہ گھر دیر سے آ رہا تھا اور کھانا کھا کے وہ پھر سے لیپ ٹاپ لے کر اپنے کام میں مصروف ہو جاتا تھا اور مژگان اس سے چند باتیں ہی کر پاتی تھی اور پھر سو جاتی تھی۔ مژگان اسی میں خوش تھی کہ وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے۔ محبت خوش تھی، اور نفرت سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

ایک ہفتے بعد یاور کے والدین آنے والے تھے۔ وشمہ اور میرال کو بھی معلوم ہو گیا تھا۔ میرال اندر ہی اندر جل بھن رہی تھی۔ وہ جلد از جلد مژگان کو یاور کی زندگی سے دور بھیجنا چاہتی تھی تاکہ یاور اس کا ہو جائے اور وہ "محبت اور جنگ میں سب جائز ہے" کے مصداق کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔ اس وقت وہ اپنے لیپ ٹاپ پہ کمپنی کی سیلز کا اسکیل دیکھ رہی تھی جب وشمہ اس کے پاس آئیں۔

Kitab Nagri Special

"دیکھو میرال!۔۔۔رومانہ اور شہباز بھائی اگلے ہفتے پاکستان آرہے ہیں۔ تمھیں جو بھی کرنا ہے جلدی کرو۔ یہ نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔" وشمہ نے میرال سے کہا تو اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے ایک سائیڈ پہ رکھا اور وشمہ کا ہاتھ تھاما۔

"ڈونٹ وری ماما۔ دو دن بھی نہیں لگیں گے اسے یاور کی زندگی سے جانے میں۔ میں بس موقع کی تلاش میں ہوں۔ اس بار ایسی پلاننگ کی ہے کہ وہ خود نہ گئی تو یاور خود ہی نکال دے گا اسے۔"

"مجھے تم پہ پورا بھروسہ ہے میری جان۔ آخر اس لڑکی نے تمھارا حق چھینا ہے۔ اسے سبق ضرور ملنا چاہیے۔" وشمہ نے میرال کی حوصلہ افضائی کی۔

"جسٹ ویٹ اینڈ سی! اٹس ٹائی م ٹُو شو ماما۔" وہ وشمہ سے کہتے ہوئے کمینگی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔

دو دن بعد یاور کے والدین آرہے تھے۔ مژگان نے سارے گھر کی سیٹنگ کروادی تھی۔ ویسے تو وہ الگ گھر میں رہتے تھے لیکن اس بار کچھ دن وہ یاور کے پاس ٹھہرنے والے تھے۔ اور وجہ تھی مژگان۔ وہ "اپنی بہو" سے پہلی مرتبہ "بہو" سمجھ کر ملنے والے تھے۔ شہباز علی سکندر کو کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا مگر رومانہ کا دل چاہ رہا تھا۔ وہ مژگان سے مل کر اپنے رویے کی معافی مانگنا چاہتی تھیں تاکہ اس کا دل ان کی طرف سے صاف ہو جائے۔ وہ دل کی بری نہیں تھیں مگر وقت اور حالات نے انھیں کچھ وقت کے لیے برا بنا دیا تھا۔ شام ہونے والی تھی۔ مژگان ملازموں سے سیٹنگ کروا چکی تھی تو ایک ملازمہ کے کہنے پہ اس نے انھیں چھٹی دے دی۔ اب گھر کے چھوٹے موٹے ہی کام تھے جو وہ خود ہی کر لیتی۔ وہ اپنے بیڈروم میں کچھ دیر کے لیے آرام کرنے لیٹی تھی۔

Kitab Nagri Special

تھوڑی دیر بعد ہلکی سی بھوک محسوس ہوئی اور کچھ چٹ پٹا سا کھانے کا جی کیا تو اس نے چائے کے ساتھ کچھ اسنیکس لینے کا سوچا اور کمرے سے باہر آئی تو سامنے سے میرال اور وشمہ کو آتے دیکھا۔ وہ حیرت اور الجھن بھرے انداز میں انھیں دیکھنے لگی۔ میرال کے چہرے پہ عجیب سے تاثرات تھے۔ وہ سیدھا اس کے پاس آئی اور اس کے بالکل قریب آکر رکی۔

"کب جا رہی ہو تم یہاں سے؟"

"جی؟" مژگان کو اس کے الفاظ اور انداز دونوں ہی عجیب لگے تھے۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ یاور نے تمھیں بتایا ہی نہیں؟" وہ مذاق اڑانے والے انداز میں مژگان کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا نہیں بتایا؟" مژگان کشمکش میں تھی کہ یہ سب کیا چل رہا تھا۔ وہ ایسے اچانک سے کیوں آئی تھی اور اسے یہاں سے جانے کے لیے کیوں کہہ رہی تھی؟ جانے کیا ہونے والا تھا۔ اس کے دل میں اندیشے جنم لینے لگے تھے۔

"یہی کہ میں یاور کی وائف ہوں۔" مژگان کو اچھا خاصا شاک لگا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے باہر آ گئیں۔ "تمھارے اسے چھوڑ کر جانے کے بعد اس نے فوراً ہی مجھ سے شادی کر لی تھی۔ تم سے تو شادی اس نے صرف تمھارے باپ کا بدلہ لینے کے لیے کی تھی۔ اب تم پھر واپس آ گئی ہو۔" میرال بہت تحقیر بھرے انداز میں بول رہی تھی۔ مژگان کو اپنے بابا پہ لگے الزام کا سن کر پھر غصہ آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میرے بابا بے گناہ تھے اور اصل مجرموں کو سزا ابھی مل چکی ہے۔" مژگان نے دبے دبے غصے سے کہا۔ لکن اس کے ذہن میں یہ بات بار بار گونج رہی تھی کہ یاور نے میرال سے شادی کرلی۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے تمھارے پاس؟" میرال کا انداز کافی چیلینجنگ تھا۔

"انھوں نے خود مجھے بتایا ہے۔" مژگان کو اپنی آواز کمزور سی لگی۔

"وہ صرف تمھیں بے وقوف بنارہا ہے۔ تمھیں استعمال کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔" میرال کے اس انکشاف پہ مژگان ایک لمحے کو لاجواب ہوگئی تھی۔اس نے تو یاور کی بات کا یقین کرلیا تھا۔ ثبوت تو مانگا ہی نہیں۔ اگر سچ میں ایسا ہوا جیسا میرال کہہ رہی ہے تو؟ س سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ میرال طنزیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے دو قدم اس کے مزید نزدیک آئی۔

"تمیں ابھی تک سمجھ نہیں آئی؟ ویسے تو میں چپ ہی رہتی لیکن مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ تم میرے ہزبینڈ کے ساتھ چپک چپک کر اس دن ایونٹ میں گھوم رہی تھیں۔اس لیے تمھیں تمھاری اوقات یاد دلانے آئی ہوں۔" مژگان کو لگا اس نے پھر کچھ غلط سنا ہے۔

"وہ میرے شوہر ہیں۔ میری مرضی جیسے بھی گھوموں ان کے ساتھ۔" مژگان کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں میرال اور یاور کی شادی کا سوچ کر۔ میرال نے طنزیہ قہقہہ لگایا۔

"میرا شوہر؟ ہونہہ۔۔۔۔ بدلہ لے رہا ہے تم سے۔ دو سال پہلے جو تمھارے باپ نے چوری کی تھی، اس کی قیمت وصول کر رہا ہے وہ تم سے۔" میرال نے مژگان کو اوپر سے نیچے تک بڑے عجیب اور معنی خیز انداز میں

Kitab Nagri Special

طنزیہ سا مسکرا کر دیکھا۔ "جب اس کے پیسے پورے ہو جائیں گے تو اسی دروازے سے باہر پھینکے گا تمھیں۔ ویسے تو میں تمھیں یہ سب نہ بتاتی لیکن میں ٹھہری ایک نرم دل لڑکی۔ سمجھ سکتی ہوں جب وہ یوز کر کے چھوڑ دے گا تو کیسا محسوس ہو گا تمھیں اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ چپ چاپ جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے چلی جاؤ۔ ورنہ اسے تم ابھی تک جان نہیں پائی ہو۔ وہ یاور علی سکندر ہے، تمھارا تو وہ حال کرے گا کہ منہ چھپاتی پھرو گی اپنا۔" مژگان کے قدم ہلکے سے لڑکھڑائے تھے لیکن وہ سنبھل گئی۔ اس کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ وشمہ نے بھی لوہا گرم دیکھ کر ضرب لگائی۔

"کچھ دن عیاشی کرے گا تمھارے ساتھ پھر طلاق تھما کر نکال دے گا تمھیں اپنی زندگی سے۔ برباد ہونا چاہتی ہو تم؟ دیکھو۔۔۔ میں بھی ایک لڑکی کی ماں ہوں اس لیے تمھیں مخلصانہ مشورہ دے رہی ہوں۔ اس نے تمھارے جاتے ہی میری بیٹی سے شادی کر لی اور اب تو وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔" مژگان کو بڑے زور کا چکر آیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ دھوکا کیسے کر سکتا تھا؟ "اگر اسے تم سے محبت ہوتی تو اتنے عرصے سے تمھیں ڈھونڈا کیوں نہیں اس نے؟ اس کے لیے کچھ مشکل تھوڑی ہے۔ جیسے اس نے تم سے تمھارا گھر چھینا اور تمھیں نکال باہر کیا تھا، اسی طرح پھر سے تم سڑک پہ آ جاؤ گی لڑکی۔ کچھ سمجھداری سے کام لو۔ کسی پہ اتنا اندھا اعتماد بھی اچھا نہیں ہوتا۔"

وشمہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

Kitab Nagri Special

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔" مژگان نے اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ یاور اس کے ساتھ دھوکا نہیں کر سکتا۔ اس وقت مژگان کا دماغ یہ بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ یاور "کسی" نہیں اس کا شوہر ہے۔ ورنہ وہ ضرور ان کا منہ بند کروا دیتی۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تمھیں یقین نہیں آ رہا تو یاور کے اسٹڈی میں پڑے اپنے مکان کے کاغذات پہ ملکیت کے حقوق میں دیکھ لینا کہ کس کا نام درج ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں تمھیں کچھ اور ثبوت بھی دکھا دیتی ہوں۔" وشمہ نے اپنے فون سے اسے میرال اور یاور کی تصویریں نکال کر دکھائیں۔ وہ ان کی شادی کی تصویریں تھی۔ میرال دلہن بنی ہوئی تھی اور یاور سوٹ پہنے ہمیشہ سے بھی زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ وہ بہت ہی محبت پاش نظروں سے میرال کو دیکھ رہا تھا۔ وہی نظریں جن سے وہ اکثر مژگان کو دیکھا کرتا تھا۔ کچھ تصویریں اس دن ہسپتال والی تھیں جس میں میرال یاور کے گلے لگی ہوئی تھی۔ کسی میں وہ اس کے کندھے پہ سر رکھے سو رہی تھی اور کسی میں یاور اور میرال دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ایک دوسرے کے ساتھ سر ٹکا کر سو رہے تھے۔ صرف بیک گراؤنڈ کسی خوبصورت جگہ کا تھا، جیسے وہ کسی ہنی مون ریزورٹ پہ بیٹھے ہوں۔ اور بھی ان دونوں کی ایسی کئی تصویریں تھیں ایک دوسرے کے ساتھ جو وشمہ اسے دکھا رہی تھیں۔

"مجھے آپ کی کسی بات پہ یقین نہیں ہے۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔" مژگان اب بھی دل میں کہیں خود کو یہ تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ سب جھوٹ ہی ہو گا لیکن حقیقت سے کتنی دیر تک نظریں چرائی جا سکتی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"اچھا؟ تمھیں کیا لگتا ہے؟ وہ جب تم سے کہتا ہے کہ کام ہے تو وہ کام پہ ہی جاتا ہے؟ وہ میرے پاس آتا ہے۔ اس دن جب تمیں بخار تھا، وہ میری ایک کال پہ بھاگا بھاگا میرے پاس آیا تھا۔ سارا دن اس نے میرے ساتھ گزارا تھا۔ کیا اس نے تمھیں ایک بار بھی کال کی؟ نہیں نا؟ جب وہ میرے ساتھ ہوتا ہے تو تمھاری پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اب تم سوچ رہی ہو گی کہ مجھے کیسے پتا چلا تو سویٹ ہارٹ

وہ میرے ساتھ ہی تھا، اسی نے بتایا کہ تمھیں بخار تھا پھر بھی وہ میرے بلانے پہ آ گیا۔ اتنی محبت کرتا ہے وہ مجھ سے۔ اب تم خود کو جتنا جلدی اس خوش فہمی سے باہر نکال لو گی تمھارے لیے اتنا ہی اچھا ہو گا۔" مژگان کی نظروں کے سامنے زمین اور آسمان گھوم گئے تھے۔ یاور اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا؟ اس کی حالت دیکھ کر میرال نے وشمہ کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔ ان کا وار مکمل ہو چکا تھا۔

"بہتر ہو گا اگر تم خود ہی چلی جاؤ اس کی زندگی سے۔ ورنہ وہ دھکے دے دے کر تو نکال ہی دے گا تمھیں۔ وہ یاور علی سکندر ہے۔ لو اسٹینڈرڈ چیزیں اسے پسند نہیں آتیں۔" میرال نے نفرت آمیز لہجے میں اس پہ طنز کرتے ہوئے کہا اور اپنی ماں کو چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں اسے یوں صدمے سے شاک دیکھ کر اندر ہی اندر مطمئن سی ہو کر ٹک ٹک کرتیں باہر نکل گئیں۔ ان کا کام ہو چکا تھا۔ اب انھیں مژگان کے جانے کا انتظار تھا۔

وہ بے جان قدموں سے اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پہ ڈھے گئی۔ اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب اس کے بے آواز آنسو، سسکیوں میں بدل گئے۔ وہ تکیے میں منہ چھپا کر رو رہی تھی۔ اس کے ذہن میں سب گڈمڈ ہو رہا تھا۔ میرال سے شادی۔۔۔۔۔ اس کے بچے کی ماں۔۔۔۔۔ مژگان کا گھر۔۔۔۔۔۔ اس کے بابا کا ہارٹ

Kitab Nagri Special

اٹیک۔۔۔۔۔۔اس کے بعد اسے ایک ایک کر کے وہ سب بھی یاد آ گیا تھا جو وہ پچھلے کچھ دنوں سے یاور کی محبت کے دھوکے میں فراموش کر چکی تھی۔ وہ ایک دم سے اٹھی اور یاور کی اسٹڈی میں گئی۔ اگر وشمہ کی بات سچ تھی تو اس کے گھر کے پیپرز یاور کے پاس سے ہی اسے مل جانے چاہیں۔ اس نے اس کی ہر الماری، ہر ریک، ہر دراز، ہر کونا چھان مارا تھا۔ اس نے ہر لاکڈ اور اَن لاکڈ دراز کھول کھول کر ایک ایک کاغذ چیک کیا۔ دو گھنٹے کی محنت کے بعد اسے بالآخر وہ کاغذات بھی مل گئے جو اس کی سیف میں تھے۔ مژگان نے وہ کالے رنگ والی فائل پہچان لی تھی۔ وہ اس کے گھر کے ہی کاغذات تھے۔ ایک لمحے کو اس نے دل میں دعا کی تھی کہ اس کا شک اور وشمہ کی بات جھوٹ ثابت ہو۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے فائل کھولی تھی اور اس کے بعد اسے سمجھنے میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ وشمہ اور میرال کی ایک ایک بات سچ تھی۔ یاور نے اس کے ساتھ دھوکا کیا تھا۔ اب وہ کس کے کندھے پہ سر رکھ کر روتی؟ اس دھوکے کا جواب وہ کس سے مانگتی؟ وہ واپس اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ بیڈ پر گرتے ہی اس نے زارو قطار رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ اس کا بھرم ایک بار پھر توڑ چکا تھا۔ مژگان کو اس وقت اپنا آپ بالکل ایک ایسے انسان جیسا لگ رہا تھا جو اپنا سب کچھ ہار چکا ہو۔ اپنی زندگی، محبت، اور اپنی عزتِ نفس۔ وہ ایک بار پھر اس کا سب کچھ چھین چکا تھا۔ دو سال پہلے بھی وہ اسی بات سے زیادہ دل برداشتہ ہوئی تھی۔ اس کے بابا کے ساتھ جو کیا تھا، وہ اپنی جگہ لیکن اس سے نکاح کر کے اسے برباد کر کے طلاق دینے کی خبر سن کر مژگان کو دھچکا لگا تھا۔ وہ اس شخص سے محبت کرتی تھی لیکن محبت کی خاطر خود کو دنیا کی نظروں میں بے عزت ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس شخص نے ان کا آسرا تک چھین لیا تھا۔ وشمہ کی باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔ اب پھر سے سب کچھ وہی ہونے والا تھا۔ اور اس مرتبہ مژگان کا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔ وہ اس پہ بھروسہ کرنے لگی تھی۔ اس کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مژگان کا دل پگھلا تھا۔ دو سال پہلے جو کچھ اس نے کیا تھا، اس

Kitab Nagri Special

شخص کی محبت میں اندھی ہو کر اس نے وہ سب بھی بھلا دیا تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کا وہ گھر جو اس نے لون کے عوض خریدا تھا، وہاں سے ان کو نکلوانے کا پلان بھی اسی کا تھا۔ کتنا ٹارچر کیا تھا اس شخص نے اسے صرف ایک بدلے کی خاطر۔ اور بدلہ بھی کس جرم کا؟ جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ وہ دل برداشتہ تھی۔ اس کی نفرت بھی وقتی تھی۔ جسے وہ نفرت سمجھتی رہی وہ اس کا غصہ تھا جو اس شخص کی محبت کے حصار میں آنے کے بعد آہستہ آہستہ ختم بھی ہو گیا تھا۔ لیکن اب کی بار اسے جو کچھ پتا چلا تھا، اس نے مژگان کا دل بری طرح کچل دیا تھا۔ وہ اسے معاف نہیں کرنے والی تھی۔ اس نے ٹھان لیا تھا کہ اب وہ اس محبت کو کمزوری نہیں بننے دے گی۔ وہ اس سے حساب مانگے گی اس کی ہر زیادتی کا۔

وہ کافی دیر سے میکینک کی دکان پہ موجود اپنی گاڑی ٹھیک کروا رہا تھا۔ اس کی گاڑی بھی اچانک ہی خراب ہو گئی تھی۔ وہ آج جلدی فارغ ہو گیا تھا تو گھر جانے کا ارادہ کیا۔ ابھی تھوڑا ہی دور گیا تھا جب ایک دم سے اس کی گاڑی بند ہو گئی۔ تین گھنٹے سے وہ گاڑی ٹھیک کروا رہا تھا۔ میکینک خرابی کی وجہ بھی نہیں بتا رہا تھا اور اتنا آہستہ کام کر رہا تھا۔ ہر آدھے گھنٹے بعد وہ اسے "بس ہو گیا" کہہ کر ٹال دیتا تھا۔ اب وہ انتظار کرتے کرتے تھک گیا تھا اور اٹھ کر باہر جانے لگا تو اسے باہر کی جانب جاتے دیکھ کر میکینک ایک دم سے اس کے سامنے آیا اور اسے روکا۔

"کہاں جا رہے ہیں سر؟ آپ کی گاڑی؟"

"میں صبح منگوا لوں گا۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔" یاور نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ رات کے ساڑھے نو بجنے والے تھے۔ جلدی نکلنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا اسے۔

Kitab Nagri Special

"بس پانچ منٹ میں ٹھیک ہو جائے گی۔ آپ ابھی لے جایئے گا۔"مکینک اس کے جانے کا سن کر گھبر ایا تھا۔ یاور کو ایسا ہی لگا۔ لیکن وہ رک گیا تھا۔ پانچ منٹ بعد اس کی گاڑی ٹھیک بھی ہو گئی۔ آدھا گھنٹہ اسے مزید لگا تھا گھر پہنچنے میں۔ راستے سے اس نے مژگان کے لیے سرخ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ بھی خرید اتھا۔ پتا نہیں کیوں، اس کا دل کیا آج اسے کوئی سرپرائز دے۔ اس سے انتظار نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اندر سے خوش تھا کہ اس کے والدین نے مژگان کو اپنی بہو مان لیا تھا۔ اتنی مشکل سے سب کچھ ٹھیک ہوا تھا۔ وہ اس کے پاس تھی تو وہ خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان سمجھ رہا تھا۔ گارڈ نے اس کی گاڑی دیکھ کر فوراً گیٹ کھولا تھا۔ اس نے گاڑی اندر پارک کی اور ساتھ والی سیٹ پر رکھا گلدستہ اٹھا کر مسکراتے ہوئے اندر آیا تھا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔ امید تو یہی تھی کہ مژگان بیڈروم میں ہی ہو گی۔ خلافِ معمول آج ملازم بھی کم نظر آ رہے تھے۔ اسے تھوڑی سی حیرت ہوئی تھی لیکن اس نے پھول لیتے ہوئے مژگان کے چہرے پہ آنے والی مسکراہٹ کا سوچ کر زیادہ دھیان نہیں دیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ تکیے میں منہ دے کر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ مسکراتا ہوا اپنا کوٹ ایک طرف کو رکھ کر اس کے پاس گیا اور گلدستہ پیچھے کو چھپایا۔

"مژگان۔۔۔۔"

یاور نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ اس نے کوئی حرکت نہیں کی۔ نہ ہی کوئی جواب دیا۔ یاور کو کچھ عجیب سا لگا۔ اس نے مژگان کا رخ اپنی جانب موڑنے کی کوشش کی تو اس نے ایک دم سے یاور کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یاور کو شاک لگا تھا۔ سوجی ہوئی اور سرخ آنکھوں میں غصہ اور نفرت لیے وہ یاور کو ہی دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مژگان کیا ہوا ہے؟"

یاور ایک دم پریشان ہوا تھا۔ مژگان کا چہرہ اچھی خبر نہیں سنا رہا تھا۔ یاور نے اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو مژگان فوراً بیڈ سے اتر کر اس سے دور جا کر کھڑی ہو گئی۔ یاور کو دیکھ کر اسے پھر سے رونا آنے لگا تھا۔ ساری باتیں پھر سے اس کے ذہن میں گھومنے لگیں۔ اس کی یہ حالت اور ستا ہوا چہرہ دیکھ کر یاور کے دل کو کسی نے زور سے مٹھیوں میں جکڑ کر بھینچا تھا۔ وہ اس کے رویے سے حیران ہوا تھا۔ اس نے گلابوں کا بوکے ایک طرف کو رکھا اور اس کے قریب گیا تو وہ تنفر سے مزید دور ہوئی۔

"کیا ہوا ہے مژگان؟ بتاؤ مجھے؟" وہ ایک دم سے پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے دل میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ مژگان نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ وہ نہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور نہ کچھ بول رہی تھی۔ بس روئے جا رہی تھی۔ یاور اس کے نزدیک ہوا اور اسے دونوں بازوؤں سے پکڑا۔

"ادھر دیکھو میری طرف۔۔"

"کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟" وہ روتے روتے چیخی تھی۔ یاور کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ ایک دم سنجیدہ ہوا۔

"مژگان کیا ہو گیا ہے؟ تم مجھ پہ چلّا کیوں رہی ہو؟" وہ ابھی تک الجھا ہوا تھا۔ مژگان غصے میں تھی اور رو رہی تھی۔ وہ پریشانی کا شکار ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مبارک ہو آپ کو، آپ باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔؟" مژگان نے چبا چبا کر غصے سے کہا تھا۔ یاور کو اس کی بات اور انداز ایک دوسرے سے میچ کرتے ہوئے بالکل نہیں لگ رہے تھے۔ وہ اسے خوشخبری بھی سنا رہی تھی تو اس انداز میں کیوں سنا رہی تھی؟ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے اس روپ کی وجہ کیا ہے؟ اس کے دل میں عجیب و غریب سے وہم آ رہے تھے مگر اس الجھن کا کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔۔ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا وہ ماں بننے والی ہے؟ لیکن اس کا اس طرح سے رونا اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے لیکن شاید میرال کو آپ کی ضرورت ہو۔" مژگان نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے رگڑ کر اپنے آنسو صاف کیے۔ یاور کے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔ میرال کا یہاں کیا ذکر تھا؟

"کیا بول رہی ہو؟ اور یہ تمھیں ہوا کیا ہے؟" وہ اسے دونوں بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کر کے پوچھ رہا تھا۔

"میرال آپ کی بیوی ہے، یہ بات آپ مجھے کب بتانے والے تھے؟"

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو؟ طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟" یاور نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پہ رکھا۔ مژگان نے جھٹکے سے اس کی گرفت سے اپنے بازو چھڑوائے۔

"جب آپ میرال سے شادی کر چکے تھے تو مجھے واپس لانے کی کیا ضرورت تھی؟" یاور کو سمجھ نہیں آیا وہ ایسی بات کیوں کہہ رہی تھی؟ وہ الجھن بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"میرال سے شادی؟ کس نے بتایا ہے تمھیں یہ؟" اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ مژگان اسے ایسی بات کیوں کر رہی تھی۔

"میں ثبوت دیکھ چکی ہوں۔"

"ثبوت؟" یاور نے بے اختیار آنکھیں میچیں۔ اس کا دماغ گھومنے لگا تھا۔

"مجھے بھی دکھاؤ۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں!" وہ غصے میں کہہ رہا تھا۔ مژگان کے پاس اس وقت اس کی شادی کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ وہ تصویریں تو وشمہ کے پاس تھیں۔

"اس دن گاڑی میں آپ خود مجھ سے دوسری شادی کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ آپ اسی لیے پوچھ رہے تھے ناکیونکہ آپ میرال سے شادی کر چکے تھے۔۔۔ اس کے بعد بھی ثبوت چاہیے آپ کو؟ کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟ بتائیں؟"

"وہ تو میں نے ایسے ہی پوچھا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں شادی کر چکا ہوں یا کرلوں گا۔ اور یہ سب تم سے کہا کس نے؟" پہلے وہ اس کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے نرمی سے بولا تھا مگر آخر میں اس کا انداز سخت ہو گیا۔ وہ تیوریاں چڑھائے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"کتنا چھپائیں گے آپ؟ میں سب جان چکی ہوں۔" آنسو اس کی آنکھوں سے تواتر سے بہہ رہے تھے۔ مسلسل رونے سے اس کی آواز بھی کافی رندھ گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کیا جان چکی ہو؟ اور یہ سب الٹی سیدھی باتیں کس نے ڈالی ہیں تمہارے دماغ میں؟ تم میری بیوی ہو۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔" یاور نے اس کے کندھے پہ اپنے ہاتھ رکھے۔ وہ اس کے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہوئی۔

"اچھا؟ واقعی؟ تو بتائیں پھر، میرا پرانا گھر جو آپ نے مجھ سے خریدا تھا، وہ اب تک آپ کے نام کیوں ہے؟ کیا آپ نہیں تھے وہ، جس نے مجھے بے آسرا کرنے کے لیے وہ سارا کھیل کھیلا تھا؟ میرے بابا کی زندگی کافی نہیں تھی جو آپ ہاتھ دھو کر میرے پیچھے بھی پڑ گئے؟" یاور ایک لمحے کو ٹھٹھک کر رکا تھا۔ مژگان کو یہ بات کس نے بتائی؟ وہ اندر ہی اندر بہت بری طرح سے پریشان ہوا تھا۔

"تم۔۔۔۔سے کس نے کہا یہ سب؟"

اس کے گلے میں کچھ اٹکنے لگا تھا۔ اگر وہ مژگان کو سچ بتا دیتا تب تو وہ اس سے مزید بدظن ہو جاتی اور اگر وہ اس سے جھوٹ بولتا پھر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ سچ وہ جان چکی تھی۔ یہی ایک راز تھا جو وہ اسے کبھی بتانا نہیں چاہتا تھا۔ مژگان نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے ایک فائل نکال کر اس کے سامنے بیڈ پہ پھینکی۔ یاور اس فائل کو دیکھ کر ہی پہچان گیا تھا کہ اس میں کیا تھا۔ اس کے ماتھے کے بل ایک دم غائب ہوئے تھے۔ یاور کو آج حقیقی معنوں میں احساس ہو رہا تھا کہ مشکل میں پھنس جانا کسے کہتے ہیں۔ اس کے بعد تو شاید ہی کچھ کہنے کی نوبت آتی۔ وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یاور کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ اس سے جواب مانگ رہی تھی۔ یاور خاموشی سے پریشان کن انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"یہ رہا ثبوت۔ اب آپ مجھے مجبور نہیں کریں گے یہاں رہنے کے لیے۔ ایمان کو بلوائیں ابھی اسی وقت۔ آپ کو مبارک ہو میرال اور آپ کی اولاد۔ میں آپ کے ساتھ اب کسی صورت نہیں رہوں گی۔" وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔ یاور فوراً سنبھلا اور سرعت سے اس کا بازو پکڑا۔

"مژگان یہ کیا پاگل پن ہے۔ کوئی کچھ بھی کہے گا تم اس کی باتوں میں آجاؤ گی؟" وہ مژگان کے اس کو چھوڑ کر چلے جانے کے فیصلے سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"ثبوت آپ کے سامنے ہے۔ اب بھی آپ اپنے جھوٹوں پہ قائم ہیں؟" وہ پھر سے تیز آواز میں بولی۔

"گھر میرے نام ہے، میں مانتا ہوں لیکن میرال سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔" وہ اپنی صفائی دے رہا تھا۔ یاور علی سکندر کو بہت دقت ہو رہی تھی یہ سب کہنے میں۔ زندگی میں کبھی وہ اس طرح سے کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہوا تھا۔

"یہ ڈرامہ بند کر دیں آپ۔ بہت بڑی غلطی کی آپ پہ اعتبار کر لیا۔ میری بہن کو بلوائیں۔ مجھے اب یہاں نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔" اس سے پہلے کہ وہ اسے نکالتا، وہ خود ہی چلی جاتی تو کم از کم اس کی بچی کچی عزت تو رہ جاتی۔ وہ اسے سامنے سے ہٹا کر دروازے کی جانب جانے لگی تو یاور ایک دم سے غصے میں آ گیا تھا۔ پہلے ہی اتنی مشکل سے ملی تھی۔

"ایسے کیسے جا سکتی ہو تم؟ تمھیں لگتا ہے میں تمھیں جانے دوں گا؟" وہ اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔

Kitab Nagri Special

"سیدھی طرح بتاؤ مجھے یہ سب فتور کہاں سے آیا ہے تمھارے دماغ میں؟" اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ وہ اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑانے کی پوری کوشش کرنے لگی۔

"آپ کو کیا لگا تھا؟ آپ مجھے دھوکا دیتے رہیں گے اور مجھے کبھی پتا نہیں چلے گا؟" وہ روتے ہوئے اپنا بازو چھڑانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔

"کون سا دھوکا؟ میں نے تمیں کوئی دھوکا نہیں دیا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ جس نے بھی تم سے کہا ہے، تمھیں مجھ سے دور کرنے کے لیے کہا ہے۔ اور تم نے یقین بھی کر لیا؟ اتنے دنوں سے تمھیں میری محبت نظر نہیں آ رہی تھی؟" وہ اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"محبت آپ مجھ سے کرتے تو نظر آتی۔ محبت تو آپ میرال سے کرتے ہیں۔ اس کے بلانے پہ فوراً چلے جاتے ہیں اس کے پاس۔ وہ آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ اب کہہ دیں کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔" وہ روتے ہوئے تیز آواز میں کہہ رہی تھی۔ یاور نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ دیکھو، مجھے اب غصہ آ رہا ہے۔" وہ مسلسل اس سے اپنے آپ کو چھڑوانے کے لیے زور لگا رہی تھی۔

"جانے دیں مجھے۔ میں اب آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔"

"مژگان کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیا بے وقوفی ہے؟ ایسے کیوں کر رہی ہو؟" وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اس کا دل بہت خوفزدہ ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اب کیا چاہیے آپ کو مجھ سے ؟ اب کیا رہ گیا ہے ؟ اپنی ہوس تو پوری کر لی آپ نے۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا۔" اس نے جھٹکے سے مژگان کا بازو چھوڑا "اس وقت سے سن رہا ہوں تمھاری بکواس۔ اب اگر تم نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" سے ٹھیک ٹھاک غصہ آیا تھا۔ وہ اس کی محبت کو ہوس کا نام دے رہی تھی۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔" وہ مزاحمت کرتے کرتے تھکنے لگی تھی مگر ہار نہیں مانی۔ یاور کی گرفت بہت سخت تھی۔

"مژگان !۔۔۔ میری جان ! دیکھو ایسے مت کرو۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔۔"

"یہ غلط فہمی ہے ؟" اس نے بیڈ پہ رکھی فائل کی طرف اشارہ کیا۔

"اُس وقت میں نے جو بھی کیا تھا وہ سب غلط فہم۔۔۔۔۔" یاور کے دماغ میں ایک دم جھماکا سا ہوا۔ اس کی زبان کو بریک لگا تھا۔ اسے تین سال قبل وہ دن یاد آیا تھا جب اس نے مژگان کے بابا کے سامنے ثبوت رکھا تھا اور وہ اس کے بعد کچھ نہیں بولے تھے۔ اس وقت جاتے ہوئے انھوں نے جن نظروں سے یاور کو دیکھا تھا، وہ اب ان نظروں کا مطلب سمجھا تھا۔ ادراک کے اس لمحے اس پر کُھلا تھا کہ جب کسی پر جھوٹا الزام لگایا جائے تو اس کی عزتِ نفس کو کیسے ٹھیس پہنچتی ہے۔ شفیع احمد کمزور تھے، اپنی صفائی نہیں دے سکے تھے کیونکہ ثبوت ان کے سامنے تھے بے شک جھوٹے ہی سہی۔۔۔۔۔ لیکن اس وقت مژگان نے جو کاغذات اس کے سامنے پیش

Kitab Nagri Special

کیسے تھے، وہ بالکل اصلی تھے۔ ایک ثبوت کی بنیاد پر وہ اب اس کی کسی بات کا یقین نہیں کر رہی تھی۔ یاور کو اب سمجھ آیا تھا کہ کسی کی نظروں میں بے اعتباری دیکھنا کس قدر تکلیف دیتا ہے۔

"میں اب آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گی۔ میری بہن کو بلوائیں آپ۔ مجھے اب نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔" اس کی مزاحمت دم توڑ رہی تھی لیکن وہ مسلسل روتے ہوئے کوشش جاری رکھے ہوئے تھی۔ یاور نے اس کا بازو پکڑا اور بیڈ کی طرف لے گیا۔ اس نے فائل اٹھائی اور مژگان کو بیڈ پر بٹھانے کی کوشش کی مگر وہ بدک کر اس سے پیچھے ہٹ گئی۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔" وہ غصے سے چیخی تھی۔

"تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو ہم پھر بات کریں گے۔" یاور نے فائل ہاتھ میں پکڑے رکھی اور ایک نظر اس پہ ڈال کر باہر نکل گیا۔ جاتے ہوئے وہ دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا۔ نجانے اس وقت غصے میں وہ کیا کر بیٹھتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کتنی دیر اسٹڈی روم میں کرسی پہ بیٹھا اپنی کنپٹیوں کو سہلاتا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ آخر ایک ہی دن میں ایسا کیا ہو گیا کہ مژگان یوں اس سے بے اعتبار ہو گئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر اس کے گھر کے کاغذات پڑے تھے۔ وہ یہ سوچنے لگا کہ اس کے ہاتھ یہ فائل لگی کیسے؟ یہ تو اس نے اپنی سیف میں رکھے تھے۔ اس کے گھر کے مین دروازوں پہ ہر جگہ سینسر لاک تھا۔ کمرے کی کچھ الماریوں میں سینسر لاک بھی تھا اور کوڈ لاک بھی۔ کچھ لاک کارڈ کی سے کھلتے تھے۔ یہ فائل پہلے دن سے ہی اسی سیف میں پڑی تھی۔ یاور کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کاغذات کبھی مژگان کے ہاتھ بھی لگ سکتے ہیں۔ اس نے وہ کاغذات دوبارہ سیف میں رکھ دیے مگر وہ

Kitab Nagri Special

مسلسل ایک ہی بات سوچ رہا تھا کہ مژگان کے ذہن میں یہ بات آئی کہاں سے؟ کیا وہ اس کے اسٹڈی کی تلاشی لے رہی تھی؟ مگر کیوں؟ وہ بلا ضرورت تو نہیں آئی کبھی۔ یہ بات کون جانتا تھا کہ مژگان کا گھر اس کے پاس ہے؟ اور اسے یہ بات کس نے بتائی کہ میرال اس کی بیوی ہے اور سونے پہ سہاگا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بھی بننے والی ہے۔۔۔۔ اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا کہانی سلجھانے میں مگر اس کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا کہ میرال ایسا کچھ کر سکتی ہے۔ وہ صرف اس کی ایکس فیانسی نہیں بلکہ اس کی دوست اور اس کی کزن بھی تو ہے۔ وہ ایسا کیوں کرے گی؟ اس سب کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی تھی؟ اور وجہ جاننے میں بھی اس نے زیادہ وقت نہیں لگایا تھا۔ مژگان کے جانے کا فائدہ سب سے زیادہ میرال کو ہی ہوتا۔ صرف اپنے دل کی تسلی کے لیے اس نے گارڈ سے جا کر پوچھا کہ آج یہاں کون آیا تھا؟ حالانکہ وہ سی سی ٹی وی بھی چیک کر سکتا تھا مگر پہلے گارڈ سے پوچھنا بہتر سمجھا۔

"یہاں کوئی آیا تھا آج؟"

"نہیں۔۔" جواب دیتے ہوئے گارڈ نظریں چرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سی سی ٹی وی کی ریکارڈنگ بھی چیک کر سکتا ہوں۔" اس کی بات پر گارڈ کچھ جزبز ہونے لگا۔ یاور نے اس کے چہرے پہ بے سکونی بہت واضع دیکھی تھی۔

"وہ سر!۔۔۔ وشمہ میڈم اور میرال میڈم آئی تھیں شام کو۔" یاور کو بے یقینی سی ہوئی۔ صرف میرال نہیں، وشمہ بھی ساتھ تھی؟ اب اسے کوئی شک نہیں رہا تھا۔ گھر میں ایک بھی ملازم اور ملازمہ نظر نہیں آ رہے تھے

Kitab Nagri Special

سوائے باہر والے گارڈز کے۔یاور کا دماغ تیزی سے کیلکولیشنز کر رہا تھا۔اسے آہستہ آہستہ ساری گیم سمجھ آگئی تھی۔اس نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

یاور نے آہستہ سے بغیر آواز کیے، دروازہ کھولا اور اندر آکر آہستہ سے ہی دروازہ بند کر دیا۔وہ دبے قدموں چلتے چلتے اس کے نزدیک آیا۔مژگان بیڈ کے سائیڈ پہ فرش پہ بیٹھی تھی اور دونوں بازو موڑ کر بیڈ پہ رکھے، ان کا تکیہ بنائے سر رکھے سو رہی تھی۔چند آنسو اس کے چہرے پہ جم گئے تھے۔اس کی پلکیں ابھی تک گیلی تھیں۔وہ یقیناً کچھ دیر پہلے ہی سوئی ہو گی۔یاور ایک نظر اس پر ڈال کر ڈریسنگ روم میں گیا اور اپنے کپڑے نکالے۔وہ شام سے اسی بزنس سوٹ میں تھا۔اب سونے سے پہلے اس نے شاور لیا اور پھر کپڑے بدل کر باتھ روم سے باہر آ گیا۔رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔لائٹس ابھی تک آن تھیں۔اس کا لایا ہوا پھولوں کا بوکے زمین پر بکھرا پڑا تھا جیسے کسی نے زور سے کچل کر پھینکا ہو۔وہ جتنا اسے تکلیف سے بچانا چاہتا تھا، اتنی ہی تکلیف اسے ملتی تھی۔اس نے ساری لائٹس بند کر دی تھیں اور صرف اپنی سائیڈ کا ٹیبل لیمپ جلتے رہنے دیا تھا اور پھر مژگان کے پاس آ گیا۔اس نے جھک کر بہت احتیاط کے ساتھ مژگان کو اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پہ ڈال دیا۔مژگان کو اپنا وجود کسی کی نرم اور مضبوط گرفت میں محسوس ہوا۔اس کا ذہن بیدار ہونے لگا۔بیڈ کے نرم سے میٹرس پہ لیٹتے ہی وہ کسمسائی اور آہستہ آہستہ اپنی بھیگی آنکھیں کھولنے گی۔کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔مژگان نے مدھم روشنی میں اپنے قریب جس کا چہرہ دیکھا تھا، وہ یاور علی سکندر ہی تھا۔اس کی تمام حسیات ایک دم سے بیدار ہو گئیں تھیں۔

Kitab Nagri Special

وہ اسے دیکھتے ہی دوبارہ غصے میں آ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ یاور کے سینے پر رکھے اور اپنا پورا زور لگا کر اسے پیچھے دھکیلا۔ یاور نے اس کا وار ناکام بنا دیا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیے۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ آپ کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی میں۔ جانے دیں مجھے۔ میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی۔" وہ غصے سے روتے روتے پھر سے چیخنے لگی تھی۔

"مژگان۔ میں پیار سے سمجھا رہا ہوں ایسے مت کرو۔" وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا تھا جبکہ مژگان پوری طرح جنگلی بلی بننے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بھاڑ میں جائیں آپ۔۔۔ دور ہٹیں مجھ سے۔" وہ غصے سے چبا چبا کر بولی۔ یاور نے اس کے دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر لے جا کر ان پہ اپنی گرفت مضبوط کی اور اس کے وجود کو اپنے سائے میں ڈھانپ لیا۔

"نہیں ہٹوں گا۔ بیوی ہو تم میری۔" وہ ضدی لہجے میں کہتا ہوا اس کے چہرے پہ جھک کر محبت کا ثبوت دینا چاہتا تھا مگر مژگان نے منہ پھیر لیا اور اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش ہنوز جاری رکھی۔ یاور کو اس کی اس حرکت پہ غصہ آ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مژگان۔۔۔ میں آخری بار وارن کر رہا ہوں۔ اب اگر تم نے مجھ سے منہ پھیرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ پھر سے اس کے چہرے پہ جھکا تھا۔ مژگان نے اپنا پورا زور لگایا تھا اور منہ دوسری جانب پھیر لیا۔

Kitab Nagri Special

"اپنی ہوس کہیں اور جا کر پوری کریں۔ میں کوئی کھلونا نہیں ہوں کہ جب دل چاہا دل بہلا لیا اور جب دل چاہا توڑ کے رکھ دیا۔" وہ غصے میں منہ پھیرے اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اس کے گریز اور الفاظ پہ یاور ٹھیک ٹھاک غصے میں آ گیا تھا۔

"پہلے تو میں تمھیں صرف سمجھانے والا تھا، لیکن اب میں تمھیں اچھے طریقے سے بتاؤں گا کہ ہوس اور محبت میں کیا فرق ہے۔۔۔" اور اس کے بعد مژگان کی ہر آواز اور ہر احتجاج دم توڑ گیا۔ یاور کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی طاقت ختم ہونے لگی تو اس نے احتجاج بھی چھوڑ دیا۔ اب وہ صرف رو رہی تھی۔ اور جیسے جیسے اس کا احتجاج کمزور ہوتا گیا، یاور کا انداز بھی نرم ہوتا گیا۔ وہ اس پہ ظلم نہیں کر رہا تھا، اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔

مژگان کی آنکھ کھلی تو وہ یاور کی بانہوں کے حصار میں تھی۔ ذہن نے لاشعور سے شعور کی منزل ایک پل میں ہی طے کر لی تھی۔ اسے پھر سے سب کچھ یاد آ گیا تھا۔ اس نے ایک دم سے اپنے آپ کو یاور کی گرفت سے آزاد کروا کر بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ یاور اس کے ہلنے جلنے پہ جاگ گیا تھا اور اس کے بھاگنے کے آثار جان کر اسے مضبوطی سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ مژگان کا چہرہ یاور کے سینے میں چھپ گیا۔ وہ پھر سے خود کو اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے رونا شروع کر چکی تھی۔

"اب کیا ہو گیا ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟" وہ نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟" وہ روتے روتے پوچھ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"ارے!۔۔۔جان ہو تم میری۔ اپنی جان سے محبت کا اظہار کرنا منع ہے کیا؟" یاور نے اسے اپنے بالکل قریب کر کے اس کی پیشانی چومی۔

"بس کر دیں یہ ڈرامہ۔ اور کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟ مجھے اس طرح قید کر لینے سے آپ کی جیت نہیں ہو جائے گی۔ میں مرتے دم تک آپ کو معاف نہیں کروں گی۔" مژگان نے دونوں ہاتھ یاور کے سینے پہ رکھ کر اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔ یاور اس کے آنسوؤں سے پھر پگھلنے لگا تھا۔ گزشتہ رات اس نے مژگان کے ساتھ زبردستی کی تھی لیکن وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا۔ اس کے ہر انداز میں محبت تھی۔ لیکن مژگان اس وقت جس غلط فہمی کا شکار تھی، وہ اتنی آسانی سے تو دور نہیں ہو سکتی تھی۔ اب بھی وہ اس سے دور جانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

"میں تمھاری محبت چاہتا ہوں مژگان۔ اعتبار چاہتا ہوں تمھارا۔" وہ اس کے گرد اپنی بازو کا گھیرا بنا چکا تھا۔ مژگان ہزار کوششوں کے بعد بھی اس کے حصار سے نکل نہیں سکی۔ بالآخر تھک ہار کر اس نے مزاحمت بھی چھوڑ دی اور ہلکی آواز سے رونے لگی۔ یاور کو بے اختیار اسے خود میں بھینچ لینے کا دل چاہا۔ اسے مژگان کا یوں بے بس ہو کر رونا بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"دھوکا کر کے اب آپ کونسا اعتبار قائم کرنا چاہتے ہیں؟" اس نے اب تک فاصلہ قائم کرنے کے لیے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ اس کی بات پہ یاور کا دل بری طرح مچلا تھا۔ وہ اب اس پہ کبھی اعتبار نہیں کرے گی، یہ بات یاور کی روح پہ تازیانے کی طرح برس رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"مژگان۔۔۔مجھے نہیں پتا کہ میرال اور پھوپھونے تم سے کیا کہا ہے، لیکن جو بھی کہا ہے جھوٹ ہے۔ تمھیں سب سے پہلے مجھ پہ اعتبار کرنا چاہیے۔ میں تمھیں اپنی جان سے بھی زیادہ چاہتا ہوں۔ اور تم سے شادی کرنے کی وجہ سے میں نے میرال سے منگنی توڑی تھی۔ میں تم پہ چیٹ نہیں کر سکتا مژگان۔ آئی لو یو اور تم یہ بات بہت اچھے سے جانتی ہو۔" یاور نے اسے احساس دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ان جھوٹوں سے آپ کسی اور کو بے وقوف بنایئے گا۔ میں اب پہلے والی مژگان نہیں رہی جو آپ کے فریب میں آجاؤں گی۔" اس کے رونے کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔ یاور کو اس کے آنسوؤں سے زیادہ اس کی بے اعتبار نظروں سے تکلیف ہو رہی تھی۔ اس نے مژگان کو اپنی گرفت سے آزاد کر دیا اور آہستہ سے اس کے پاس سے اٹھ گیا۔

"میں نے تم سے جو بھی چھینا ہے اس کے لیے میں ہر سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ لیکن میرے دل میں اور میری زندگی میں تمھارے علاوہ کوئی نہیں ہے مژگان۔۔۔۔۔۔۔"

مژگان دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر رو رہی تھی۔ وہ جھکا اور اس کے ماتھے پہ لب رکھنے لگا مگر کچھ سوچ کر اس نے ضبط سے خود لو روک لیا۔ وہ سیدھا ہوا اور ایک نظر اس پہ ڈال کر کمرے سے نکل گیا تھا۔ اس کی مٹھیاں اپنے آپ ہی بھینچ گئی تھیں۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا میرال۔۔۔" وہ غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"کیا بات ہے بیٹا؟ بہت خوش لگ رہی ہو؟"

وہ تینوں ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔ اسحاق آفندی نے ناشتے کے دوران اپنی بیٹی کے چہرے پہ مسکراہٹ محسوس کی تھی۔ مزید یہ کہ وہ بہت دل جمعی اور سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔ ایسا تب ہی ہوتا تھا جب وہ کسی اچھی خبر کا انتظار کر رہی ہو۔

"ایک گُڈ نیوز ملنے والی ہے پاپا۔" اس نے ایک ادا سے مسکرا کر اسحاق آفندی سے کہا۔ ابھی وہ اگلا نوالہ منہ میں ڈالنے ہی والی تھی جب یاور بھناتا ہوا اندر آیا تھا۔ اسے دیکھ کر وشمہ بھی اپنی کرسی سے اٹھی تھی اور میرال کے کندھے پہ تسلی آمیز انداز میں ہاتھ رکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہوں کہ کام ہو گیا ہے۔ یاور کے اس انداز پہ اسحاق آفندی کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ وہ اپنی کرسی سے تو نہیں اٹھے لیکن انھوں نے ناشتے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ میرال بھی اپنا کانٹا پلیٹ میں رکھ کر پلیٹ سرکا کر اٹھی۔

"آپ کے لیے ایک گُڈ نیوز ہے۔۔۔" یاور کے ماتھے کی تیوریاں بتا رہی تھیں کہ حالات سازگار نہیں ہیں "۔۔میں سکندر گروپ آف کمپنیز کا مرجر dissolve کر رہا ہوں۔" خبر تھی یا کوئی بم، جو ابھی ابھی یاور نے ان کے سروں پہ دے مارا تھا۔

"ہوش میں ہو تم؟ کیا کہہ رہے ہو؟" اسحاق آفندی ایک دم اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ یاور پرسکون کھڑا تھا مگر اس کے ماتھے پہ تیوریاں چڑھی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"وجہ آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں۔ اور اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو پھوپھو سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔" وہ سکون اور اطمنان سے کھڑا ہو کر انھیں دیکھنے لگا۔ اسحاق آفندی نے نا سمجھی سے اپنی بیوی اور بیٹی کے چہروں کو دیکھا۔ وشمہ کے چہرے پہ ہوائیاں اُڑ رہی تھیں اور میرال کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"یاور یہ کیا بدتمیزی ہے؟" وشمہ نے ضبط سے کہنے کی کوشش کی۔

"میرا نہیں خیال میں نے کوئی بدتمیزی کی ہے!" یاور کی آواز اور انداز پر سکون تھے لیکن آنکھوں میں گہری کاٹ تھی۔ جیسے سب کچھ برباد کرنے کی ٹھان لی ہو۔

"تم۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ اور اس طرح؟ ہوا کیا ہے؟" میرال انجان بن کر بولی تھی۔ یاور نے گہری کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"پوچھ تو ایسے رہی ہو جیسے تمھیں کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔"

"یاور۔۔۔ مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔" اسحاق آفندی یاور سے کہہ کر باہر جانے لگے تو یاور نے نفی میں سر ہلایا۔

"جو بات ہو گی یہیں ہو گی۔ سب کے سامنے۔" وشمہ کو اس پہ غصہ آنے لگا تھا۔ ایک عام سی مڈل کلاس لڑکی کی خاطر وہ انھیں پریشان کر رہا تھا۔

"سب کے سامنے بات ہو گی؟ تو پھر شہبا بھائی اور رومانہ کو بھی بلاؤ۔"

Kitab Nagri Special

"پرسوں آرہے ہیں وہ دونوں بھی۔ میں مرجر ٹرمینیشن کے پیپرز تیار کروا رہا ہوں۔ آپ لوگ بھی تیاری پکڑ لیں۔ اب سے ہم ایک ساتھ کام نہیں کریں گے۔ " یاور نے غصے سے کہا اور ایک غصیلی نظر ان تینوں پہ ڈال کر باہر نکل گیا۔ وشہ اور میرال نے گھبرائی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ اسحاق آفندی حد سے زیادہ پریشان ہو چکے تھے۔ یاور کو وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ اگر کہہ کر گیا تھا تو یہی کرنے والا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Kitab Nagri Special

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یاور علی سکندر نے آفس فون کر کے اپنی کمپنی کے COO چیف آپریشنز آفیسر اور CFO چیف فائنانشل آفیسر کو اس کی غیر موجودگی میں سب کچھ سنبھالنے کو کہا تھا اور ایک ایمرجنسی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ارینج کرنے کا کہا تھا۔اس کے بعد خود وہ گھر آ گیا تھا۔وہ مژگان کو ان حالات میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سکندر گروپ آف کمپنیز کا مرجر ختم کر کے اس نے بہت بڑی مصیبت کھڑی کر لی ہے۔شہباز اور رومانہ اگلے دن پاکستان آ رہے تھے۔اسے بہت اچھے سے اندازہ تھا کہ اس فیصلے پر شہباز علی سکندر کا ردِ عمل کیا

Kitab Nagri Special

ہو گا۔ لیکن اس وقت وہ مژگان کے دل سے اپنی بے اعتباری ختم کرنا چاہتا تھا۔ جانے کیا سوچ کر اس نے ایمان کو بھی ہاسٹل سے بلوا لیا تھا۔ شاید وہ اس کا ساتھ دیتی۔ کبھی کبھار ایک انسان کی مورل سپورٹ بھی غنیمت ہوتی ہے۔ مژگان کمرے میں تھی اور اس سے بات کرنے کی بھی روادار نہیں تھی۔ وہ اپنے اسٹڈی روم میں تھا۔

ایمان گھر پہنچی تو سب سے پہلے یاور سے ملی۔

"کیا ہوا یاور بھائی؟ آپ نے اتنی ایمرجنسی میں بلوا لیا؟" اس کے چہرے پہ فکر نمایاں تھی۔

"تمھاری بہن کو کسی نے میرے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کہہ دی ہیں اور اب وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ہے، اس کو لے کر وہ اب مجھ پہ اعتبار نہیں کر رہی۔" یاور نے اپنی پریشانی اس سے بیان کی۔

"ایسا کیا ہو گیا؟" یاور کی بات سن کر وہ الجھن کا شکار ہو گئی۔

"میری پھوپھو اور ان کی بیٹی، میری ایکس فیانسی میرال نے اس سے کہہ دیا ہے کہ میں میرال سے شادی کر چکا ہوں۔ اور تمھاری بہن اس بات پہ یقین کر کے بیٹھ گئی ہے۔ اب اس نے ضد لگالی ہے کہ میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ تمھیں اس لیے بلایا ہے کہ کچھ سمجھاؤ اسے۔" ایمان کو یہ بات سن کر حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا۔ اتنی مشکل سے تو وہ پریشانیوں سے نکلی تھی اور اب پھر سے سب کچھ خراب ہو رہا تھا۔

"کہاں ہیں آپی؟" اس نے یاور سے پوچھا۔

Kitab Nagri Special

"اپنے کمرے میں ہے۔ مجھ سے بات تک نہیں کر رہی۔" ایمان مڑی اور دروازے تک پہنچی تو یاور کو کچھ یاد آیا۔

"ایمان۔۔۔" وہ دروازے پہ ہی رک گئی اور رخ اس کی جانب کیا۔

"جی۔۔۔"

"کچھ کھالو پہلے۔ اور اپنی بہن کو بھی کھلا دو۔ جب بھی ناراض ہوتی ہے کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے۔" یاور نے فکر مندی سے کہا۔ ایمان کو اس کا اپنی بہن کے لیے فکر مند ہونا اچھا لگا تھا۔ وہ مژگان کی جگہ نہیں تھی اس لیے دماغ کو حاضر رکھ کر سوچ رہی تھی۔ اس نے یاور کی بات پہ سر ہلایا اور اسٹڈی روم سے باہر نکل گئی۔ اس کے بعد وہ سیدھا مژگان کے پاس گئی تھی۔ اس نے کمرے کا دروازہ بجایا مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔ اس نے دوبارہ دروازے پہ دستک دی اور آواز بھی دی۔

"آپی۔۔ میں ہوں ایمان۔۔۔ دروازہ کھولیں۔" اس کی آواز سن کر مژگان نے فوراً دروازہ کھولا تھا اور ایمان کو سامنے دیکھ کر اس کے گلے لگ گئی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے پھر سے جاری ہو گئے تھے۔

"آپی کیا ہو گیا ہے؟ سنبھالیں خود کو۔" ایمان اس کی شکل اور حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ سوجی سوجی سرخ آنکھیں، چڑمڑ ہوئے کپڑے، بکھرے سے بال اور ستا ہوا چہرہ۔ وہ کئی دنوں کی مریض لگ رہی تھی۔ مژگان اس سے الگ ہوئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا۔

Kitab Nagri Special

"اچھا ہوا تم آگئی۔۔۔۔ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔ میں اب ایک سیکینڈ بھی اس گھر میں نہیں رکوں گی۔" مژگان اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔ ایمان کو یہ سب دیکھ کر تکلیف ہونے لگی تھی۔ اس کی بہن نے پہلے ہی کم پریشانیاں نہیں دیکھی تھیں جو اب وہ پھر سے دربدر ہونے جا رہی تھی۔

"آپی ہوا کیا ہے؟ آپ کیوں جانا چاہتی ہیں؟" ایمان کے سوال پر مژگان نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم کچھ نہیں جانتی۔ بس جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ ہم اب یہاں نہیں رہیں گے۔ مجھے اس شخص سے اب کوئی تعلق نہیں رکھنا۔" یاور کمرے کے دروازے میں کھڑا تھا۔ وہ ابھی ہی آیا تھا اور مژگان کا آخری جملہ سن چکا تھا۔

"بہت غلط کر رہی ہو۔ اس طرح سے کوئی جاتا ہے چھوڑ کر؟" اس کی آواز میں بے یقینی اور مایوسی تھی۔ وہ اسے جانے نہیں دے گا، ایک بات تو طے تھی لیکن اس کی بات سن کر اسے تکلیف ضرور پہنچی تھی۔

"آپ کو یہ سب کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے ثبوت نہ دیکھتی تو کبھی یقین نہ کرتی۔" ایمان چپ چاپ کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ یاور اس وقت بہت مجبور اور بے بس لگ رہا تھا اور مژگان ایک بپھری ہوئی شیرنی۔

"کون سے ثبوت دیکھ لیے تم نے؟" وہ زچ ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"آپ کی اور میرال کی شادی کی تصویریں۔ اور صرف ایک تصویر نہیں تھی، اور بھی بہت ساری تصویریں دیکھی ہیں میں نے جس میں آپ "اپنی میرال" پہ اپنی محبت نچھاور کر رہے تھے۔" وہ غصے سے کہہ رہی تھی۔ یاور نے بے اختیار آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"ضروری نہیں ہے کہ ہر ثبوت سچا ہو۔ وہ میری فیانسی رہ چکی ہے اور میری کزن بھی ہے۔ تم سے شادی سے پہلے بہت ساری تصویریں ہیں ہماری ایک ساتھ۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں اس سے شادی کر چکا ہوں۔ وہ کسی بھی ایونٹ کی تصویریں ہو سکتی ہیں۔" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک لمحے کو مژگان کے دل میں آیا کہ یاور سچ کہہ رہا ہے لیکن پھر گھر کے کاغذات اس کے ذہن میں ابھرے۔

"مجھے آپ کی کسی بات پہ یقین نہیں ہے۔ اور اب میں مزید آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ مجھے یہاں سے جانا ہے۔" وہ دروازے میں کھڑا تھا اور مژگان کو بہت سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر خاموشی سے گزرے تھے اور پھر یاور نے آہستہ سے کہا۔

"یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے؟" جانے کیا سوچ کر اس نے پوچھا تھا۔ مژگان کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ اپنے منہ سے ہزار بار کہنے سے بھی اس کا دل نہیں کانپا تھا لیکن یاور کے منہ سے یہی سوال سن کر اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔ ایک لمحے کو اس کی زبان بے جان ہو گئی تھی۔ مگر پھر بھی ہمت کر کے اس نے کہہ دیا۔

"ہاں۔" یہ لفظ کہتے ہوئے اس کی آواز بھی لڑکھڑائی تھی۔ یاور نے اس کی آواز کی لڑکھڑاہٹ محسوس کی تھی۔ اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کیں اور دو سیکنڈ بعد کھول دیں۔

Kitab Nagri Special

"کل مام اور ڈیڈ آرہے ہیں۔ اور وہ خاص تم سے ملنے آرہے ہیں۔ صرف تین یا چار دن وہ یہاں رکیں گے۔ ان کے جانے تک انتظار کر لو۔ پھر تم جو فیصلہ کرو گی مجھے منظور ہو گا۔" ایمان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ کبھی مژگان کو دیکھتی تھی اور کبھی یاور کو۔ دونوں اس وقت اپنی اپنی جگہ مجبور ہو کر کھڑے تھے۔ اس کے ذہن میں طرح طرح کے سوال آرہے تھے۔ کیا اس کی بہن کا گھر ٹوٹنے والا تھا؟

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے بعد آپ مجھے یہاں رہنے کے لیے مجبور نہیں کریں گے۔" مژگان نے جی کڑا کر کے فیصلہ سنا دیا تھا۔ اس وقت وہ ایمان کا بھی سوچ رہی تھی۔ یا شاید اس کا اپنا دل اس سے رک جانے کی ضد کرنے لگا تھا۔ وہ ہزار بار اسے چھوڑ دیتی تو وہ اس کے پیچھے ضرور آتا۔ لیکن اگر اسی نے چھوڑ دیا تو واپسی کی امید نہیں رہنی تھی۔ یاور آہستہ سے وہاں سے چلا گیا اور اس کے بعد مژگان بہت ضبط کے باوجود ایمان کے گلے لگ کر رو دی تھی۔

"آپی۔۔۔ آپ کیوں جا رہی ہیں؟ یاور بھائی آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ بھی تو ان سے محبت کرتی ہیں۔ پھر کیوں سزا دے رہی ہیں خود کو بھی اور ان کو بھی؟" ایمان اسے سمجھا رہی تھی۔

"تم نہیں سمجھو گی ایمان۔ اگر انھیں مجھ سے محبت ہوتی تو مجھے یوں جانے کا نہیں کہتے۔" وہ روتے روتے بولی۔

"انھوں نے آپ کو جانے کا نہیں کہا۔ آپ خود جانا چاہتی ہیں۔" ایمان نے اس کی تصحیح کی۔

"ہاں۔ کیونکہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ صرف دکھاوا ہے یہ سب۔ میرال ہے ان کی بیوی۔ مجھ سے وہ وقت گزاری کر رہے ہیں۔ اگر مجھ سے محبت ہوتی تو میرال سے شادی نہیں کرتے۔"

Kitab Nagri Special

"آپی آپ انھیں چھوڑ کر گئی تھیں۔ اگر آپ کے جانے کے بعد انھوں نے کسی اور سے شادی کر لی تو اس میں کس کی غلطی ہے؟ آپ کو انھیں چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔" ایمان نے اپنی عقل کے حساب سے بات کی تھی۔ مژگان ایک دم سلگ کر اس سے الگ ہوئی تھی۔

"میں ان سے محبت کرتی تھی ایمان۔ بہت زیادہ۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر میں یہاں رکی تو وہ مجھ سے ہر تعلق توڑ لیں گے۔ میں ان سے غصہ تھی اور ان کے دھوکے پر شاید ان سے نفرت بھی کرنے لگی تھی، لیکن پھر بھی میں انھیں اپنے دل سے نہیں نکال سکی تھی۔ چاہے کاغذ میں ہی سہی، ان کا تعلق تو تھا نا مجھ سے۔۔۔۔۔ لیکن اس طرح آنکھوں سے ان کی بے وفائی کے ثبوت دیکھ کر مجھ سے سہا نہیں جا رہا۔۔۔۔۔ تمھیں کسی سے محبت نہیں ہے نا اس لیے تم نہیں سمجھ سکتیں کہ دل کے کتنے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ میں اب بھی انھیں چھوڑنے کا فیصلہ نہ کرتی اگر وہ مجھ سے سچ کہہ دیتے۔ لیکن انھوں نے ہمیشہ مجھ سے جھوٹ بولا۔ اور اب بھی یہی کر رہے ہیں۔ میں ایک ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو میری زندگی تباہ کرنے لے لیے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ محبت کرنا میرے بس میں نہیں ہے لیکن اپنی عزت کی لاج رکھنا میرے بس میں ہے۔ بھاڑ میں جائے ایسی محبت جس میں عزت نہ ملے۔" وہ ایمان کے گلے لگ کر پھر سے زار و قطار رونے لگی تھی۔ ایمان اپنی بہن کا دل نہیں دیکھ سکی تھی اور اب اس کی زبان سے سن کر اس کا دل بھی رونے لگا تھا۔ وہ اپنی جگہ درست تھی۔ لیکن ایمان کا دل اسے کہہ رہا تھا کہ یاور نے اس کی بہن کے ساتھ دھوکا نہیں کیا تھا۔ اس بار تو نہیں۔

Kitab Nagri Special

یاور کے کہنے کے مطابق ایمان نے مژگان کو تھوڑا سا کھانا کھلا دیا تھا اور خود بھی کھا لیا تھا۔ مژگان ناراض تھی مگر ایمان تو نہیں تھی نا۔ وہ وہیں اس کے ساتھ کمرے میں رک گئی تھی۔ یاور کے مام ڈیڈ کی وجہ سے اس نے چند دن رکنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن یہ بات تو طے تھی کہ وہ یہاں سے چلی جائے گی۔ یاور سے دور۔ ہمیشہ کے لیے۔ دوبارہ کبھی نہ ملنے کے لیے۔

۔۔۔

یاور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ایمرجنسی میٹنگ میں تھا۔ وہ سب بھی شاکڈ تھے کہ اچانک سے مرجر ختم کیوں ہو رہا تھا۔ یاور نے وجہ نہیں بتائی تھی بس اتنا کہا تھا کہ کچھ ذاتی وجوہات کی بنا پہ وہ اب آفندی فیملی کے ساتھ کاروبار نہیں کرنا چاہتا اس لیے جو ان کی طرف ہونا چاہتے ہیں، جا سکتے ہیں۔ فی الحال کسی نے بھی حتمی فیصلہ نہیں دیا تھا اور سوچنے کا وقت مانگا تھا۔ لیکن یہ بات بہت واضح تھی کہ اکثریت یاور کے ساتھ ہو گی کیونکہ کمپنی میں سب سے زیادہ شئیرز اسی کے تھے اور مرجر ختم کرنے سے اسے اتنا فرق نہیں پڑنا تھا جتنا آفندی فیملی کو پڑتا۔ کیونکہ ہیڈ آفس اور ان کی کمپنی کے بڑے پراجیکٹس یاور ہینڈل کر رہا تھا۔ عام لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرجر ختم ہونے سے آفندی فیملی کاروباری طور پہ ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ گنوا دے گی۔ یاور کو اس وقت اتنا غصہ تھا کہ وہ سب کچھ تہس نہس کرنا چاہتا تھا۔ جو کچھ میرال اور اس کی پھوپھو شمہ نے کیا تھا، اس کے مقابلے میں، بقول یاور کے، یہ ایک چھوٹی سی وارننگ تھی۔ شہباز علی سکندر تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی اور انھوں نے اسے فون کر دیا تھا۔

"یاور! کیا میں نے جو سنا ہے وہ سچ ہے؟" وہ غصے میں تھے مگر آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"یہ اس پہ ڈپینڈ کرتا ہے کہ آپ نے کیا سنا ہے؟" یاور کا پر سکون لہجا اچھا شگون نہیں تھا۔ شہباز علی سکندر اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتے تھے۔

"تم نے وشمہ سے کمپنی کا مرجر Dissolve کرنے کی بات کی ہے؟"

"بالکل صحیح سنا ہے آپ نے۔" شہباز علی سکندر کو اس کی آواز اور لہجہ سن کر لگا تھا کہ وہ بہت خوش تھا اپنے اس فیصلے پہ۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا؟" وہ دھاڑے تھے۔ یاور نے کوئی اثر نہیں لیا۔

"میرا نہیں ہوا۔ لیکن جن کا ہوا ہے، وہ درست ضرور ہو جائے گا۔"

"میں کل آرہا ہوں۔ اور میرے آنے تک تم کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرو گے۔" انھوں نے اسے وارننگ دی تھی۔

"بے فکر رہیں ڈیڈ۔ میں بھی آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فون بند ہوا تو اس نے بے اختیار اپنا ماتھا سہلایا تھا۔ وہ اس وقت اوپر سے جتنے سکون میں تھا، اس کے اندر اس سے کہیں زیادہ آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ گھر پہ نہیں تھا لیکن اس کا سارا دھیان مژگان کی طرف لگا ہوا تھا۔ اس نے کچھ وقت لگایا تھا سوچنے میں۔ وہ نا صرف یہ مرجر ختم کرنا چاہتا تھا بلکہ مژگان کے سامنے سچائی بھی لانا چاہتا تھا۔ میرال کا کھیل اب وہ بے نقاب کرنے والا تھا۔ وہ یاور علی سکندر تھا، اسے دھوکا دینا آسان نہیں تھا۔ اس نے چند دن کا وقت مانگا ہی اس لیے تھا کہ اس دوران میں کچھ نہ کچھ کر کے وہ مژگان کو اپنی سچائی کا یقین ضرور دلا دے

Kitab Nagri Special

گا اور اسے خود سے دور جانے سے روک سکے گا۔ کچھ دیر گہری سوچ و بچار کے بعد وہ سوچ چکا تھا کہ اس نے کیا کرنا ہے۔

مرجر dissolve کرنا آسان کام نہیں تھا۔ اسے بہت سے لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے تھے۔ اور اس دوران اسے کچھ کروڑوں کا نقصان بھی بھگتنا پڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ ہر چیز کے لیے خود کو تیار کر چکا تھا۔ وہ گھر آیا تھا اور اپنے کمرے میں گیا تھا۔ ایمان اور مژگان ایک ساتھ ہی تھیں اور اس وقت یاور کا کمرہ خالی تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جب تک مژگان کو سچائی کا پتا نہیں چل جاتا وہ اسی طرح اس سے دور رہنے کی کوشش کرے گی۔ اس نے نہا کر کپڑے بدلے اور سونے کے لیے بستر پہ لیٹ گیا۔ آج کا دن ہی کافی تھکا دینے والا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ مرجر dissolve ہونے کی وجہ سے وہ اگلے کئی ہفتوں تک کافی مصروف رہنے والا تھا۔ اب اسے کل کا انتظار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رومانہ اور شہباز علی سکندر پاکستان میں اسلام آباد ائیر پورٹ پہ لینڈ کر چکے تھے۔ یاور انھیں خود ریسیو کرنے گیا تھا۔ رومانہ اس سے ٹھیک سے ملی تھیں اور بات بھی ٹھیک سے کر رہی تھیں جب کہ شہباز علی سکندر کا موڈ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ انھوں نے اسے گلے لگانے کے بجائے صرف ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ وہ انھیں گاڑی میں لے آیا اور اس وقت وہ گاڑی بھی خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ رومانہ اس سے نارمل انداز میں باتیں کر رہی تھیں جس کا وہ نارمل ہی انداز میں جواب دے رہا تھا۔ رومانہ کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ اس کی ساری کاروائی سے ناواقف

Kitab Nagri Special

تھیں۔ شہباز علی سکندر البتہ خاموش ہی رہے۔ شاید وہ رومانہ کے سامنے اس قسم کی کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس کی گاڑی دیکھ کر گارڈ نے فوراً گیٹ کھول دیا تھا۔ اس کی گاڑی ڈرائیو وے پہ آ کر رکی اور ملازم فوراً سے سامان اندر لے جانے کے لیے آیا۔ یاور گاڑی سے نکل چکا تھا اور ساتھ میں رومانہ اور شہباز علی سکندر بھی۔ وہ تینوں آگے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوئے۔ رومانہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھیں۔ شاید انھیں امید تھی کہ ان کی بہو ان کے استقبال کے لیے موجود ہو گی مگر لاؤنج خالی تھا۔ انھوں نے یاور سے ہی پوچھ لیا۔

"بیٹا، ہماری بہو کہاں ہے؟" یاور کے چہرے پہ اداسی بھری مسکراہٹ آئی تھی۔

"ادھر ہی ہے۔"

انھیں لگا کہ وہ شاید ان کے گزشتہ رویے کی وجہ سے ان سے ملنے سے اجتناب برت رہی ہے اس لیے سامنے نہیں آئی اس لیے وہ مزید کچھ پوچھتے ہوئے رک گئی تھیں۔ اسی اثناء میں گیسٹ روم کا دروازہ کھلا اور ایمان باہر آئی۔ وہ مہمانوں کی آواز سن چکی تھی۔

"اسلام و علیکم آنٹی۔ کیسی ہیں آپ؟" ایمان نے رومانہ سے ہاتھ ملایا اور کافی خوش اخلاقی سے ملی تھی۔ رومانہ کو اسے دیکھ کر کچھ اچنبھا ہوا تھا۔ انھیں اپنی بہو پہلے سے کچھ بدلی بدلی اور کم عمر لگی۔

"یاور یہ۔۔۔ مژگان؟" ان کے چہرے پہ کنفیوژن واضح تھی۔

"نہیں مام۔۔۔ یہ ایمان ہے۔ مژگان کی چھوٹی بہن۔" یاور نے اپنی ماں کے ذہن میں ابھرتی الجھن کے پیشِ نظر وضاحت کی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اوہ اچھا۔۔۔ماشا اللہ تم بھی اپنی بہن کی طرح بہت پیاری ہو۔مژگان کہاں ہے؟" انھیں ایمان اچھی لگی تھی اس لیے اس کی تعریف بھی کر دی لیکن مژگان کا پوچھے بغیر نہیں رہ سکیں۔

"آپی سو رہی ہیں۔ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔کچھ گھنٹوں میں اٹھ جائیں گی۔" ایمان نے مسکرا کر کہا۔

"آپ لوگ ریسٹ کر لیں۔پھر کھانا کھا لیں گے۔" یاور نے انھیں آگے کا پلان بتایا اور خود ایمان کو اشارہ کر کے اسٹڈی میں لے گیا۔وہ اس کے پیچھے پیچھے گئی۔رومانہ اور شہباز علی اوپر والے پورشن میں چلے گئے تھے جہاں ان کے لیے مژگان نے کمرے سیٹ کروائے تھے۔اسٹڈی روم میں پہنچ کر یاور نے دروازہ بند کیا اور ایمان کی طرف رخ کیا۔

"مژگان کا موڈ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوا؟" وہ بہت سنجیدہ تھا۔ایمان کو بے اختیار دونوں پہ ترس آنے لگا تھا جو نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی اذیت کا باعث بن رہے تھے۔

"یاور بھائی۔معاملہ میری سوچ سے زیادہ گڑبڑ ہے۔میں نے بہت سمجھایا ہے آپی کو۔وہ آپ کے ساتھ رہنے کو تیار ہی نہیں ہیں۔" اس نے فوراً اسے بتایا پھر ڈرتے ڈرتے پوچھا "آپ آپی کو چھ۔۔۔چھوڑ دیں گے کیا؟"

یاور نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔وہ اس کے لیے پریشان تھی یا اپنی بہن کے لیے، وہ سمجھ نہیں سکا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے؟" اس نے الٹا اسی سے سوال کیا۔

Kitab Nagri Special

"نہیں۔وہ آپ سے بہت محبت کرتی ہیں۔اور آپ بھی محبت کرتے ہیں ان سے۔۔۔۔ہے نا؟" ایمان اس سے مشکوک انداز میں پوچھ رہی تھی۔یاور کو اس کے انداز پہ بے چینی ہوئی تھی۔یہی ایک تو تھی جو اس کی طرف کی تھی۔اگر اس نے بھی شک کرنا شروع کر دیا تو معاملہ ہاتھ سے نکل سکتا تھا۔

"تمھیں شک ہو رہا ہے مجھ پہ؟" ایمان کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے اس لیے بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔اس کی آنکھوں میں بے چینی اور جھجک دیکھ کر یاور نے کہا۔

"کل سب کلئیر ہو جائے گا۔" یاور کے گول مول جواب پر وہ تھوڑا سا الجھی تھی مگر دل ہی دل میں اچھے کی دعا اور امید کر رہی تھی۔اس جواب کے بعد مزید کچھ سوال جواب کیے بنا وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔مژگان اس وقت سو رہی تھی۔اس نے جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ویسے بھی کل سے وہ وقفے وقفے سے رونا شروع کر دیتی تھی۔اچھا تھا کہ کچھ دیر نیند لے لیتی تا کہ فریش ہو کر اٹھتی۔

رات کے کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔میز پہ کھانا لگ چکا تھا۔سب لوگ موجود تھے سوائے مژگان کے۔رومانہ کو پھر سے وہی خیال آیا تھا اور انھیں لگ رہا تھا کہ شاید وہ جان بوجھ کر ان کے سامنے نہیں آ رہی۔لیکن کھانا شروع ہونے سے پہلے بالآخر وہ باہر آ ہی گئی تھی۔اس کا چہرہ دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ بیمار ہے۔اس نے رومانہ اور شہباز دونوں کو ہلکی سی آواز میں سلام کیا اور ایمان سے اگلی کرسی پہ بیٹھ گئی۔سب نے نوٹ کیا تھا کہ وہ یاور کو نظر انداز کر رہی تھی۔کھانا خاموشی سے کھایا گیا تھا اور کھانے کے بعد مژگان معذرت کر کے اٹھ کر جانے لگی تو یاور بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"جب تک مام ڈیڈ یہاں ہیں، تم ہمارے روم میں رہو۔" اس کا انداز تحکمانہ نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں میں التجا تھی۔ مژگان نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن وہ یاور اور اس کے مشترکہ بیڈ روم میں چلی گئی تھی۔ چند دن بعد تو اس نے ویسے بھی ہمیشہ کے لیے اس سے دور چلے ہی جانا تھا۔ تو کچھ دن برداشت کرنے میں کیا حرج تھا۔ مژگان نے یہی سوچا تھا۔ یاور کو تسلی ہوئی۔ کم از کم اس نے اس کی ایک بات تو مان لی تھی۔ کھانے کے بعد رومانہ نے یاور سے بات کرنے کا سوچا۔ وہ چاہتی تھیں کہ مژگان کا دل اپنی جانب سے صاف کرلیں۔ انھیں لگ رہا تھا کہ مژگان پرانی باتوں کو لے کر ان سے ناراض تھی۔ انھیں خود بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر اُس وقت انھوں نے صرف میرال کی وجہ سے مژگان سے اس قسم کی باتیں کی تھیں۔ اب انھیں بہت اچھی طرح سے احساس ہو چکا تھا کہ ان کا بیٹا مژگان کے ساتھ بہت خوش ہے اور وہ اسے اپنی بہو بھی مان چکی تھیں۔ وہ ٹیرس پہ کھڑی اپنی سوچوں میں گم تھیں جب کسی کے قدموں کی آہٹ پہ انھوں نے گردن گھما کر دیکھا۔ یاور ان کے قریب آکر ریلینگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"آپ بات کرنا چاہتی تھیں مجھ سے؟" اس نے بات کا آغاز کیا۔ رومانہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑ لیا۔

"دیکھو بیٹا۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تمھاری بیوی ہم سے بدگمان ہو گی۔ دو سال پہلے ہم نے اس کے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا تھا۔ اسی لیے اس نے ہم سے زیادہ بات نہیں کی۔ لیکن میں چاہتی ہوں تم اس سے بات کرو۔ اسے بتاؤ کہ اب ہمارے دل میں اس کے خلاف ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔ ہم اسے قبول کر چکے ہیں کیونکہ تمھارے چہرے پہ اس کی وجہ سے مسکراہٹ دیکھی ہے میں نے جو پہلے بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔"

Kitab Nagri Special

"آپ نے کہاں دیکھ لیا مجھے مسکراتے ہوئے؟" یاور نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے زرا سی حیرت سے پوچھا تھا۔

"دور رہتے ہیں تم سے لیکن بے خبر نہیں۔ میرے اپنے سورسز ہیں۔" رومانہ نے اس کی حیرت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"یعنی آپ نے میرے پیچھے جاسوس لگائے ہوئے ہیں؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اپنی ماں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا" آپ جانتی ہیں مجھے یہ سب پسند نہیں ہے۔" وہ کچھ ناراض ہو رہا تھا۔

"جاسوس تو مت کہو۔ دوست ہیں تمھارے۔ اب تم نہیں بتاؤ گے تو ادھر ادھر سے تو پوچھنا ہی پڑے گا نا۔" انھوں نے وضاحت کی۔ آخر وہ ان کا بیٹا تھا۔ اتنا تو حق بنتا تھا کہ بیٹے کی خبر رکھتیں۔

"اچھا تم مژگان سے بات کرو۔ اس کا ناراض رہنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔" انھوں نے پھر سے اپنا مدعا بیان کیا۔

"وہ آپ سے نہیں، مجھ سے ناراض ہے۔" اس نے اپنا رخ باہر کی جانب موڑا اور دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب سے نکال کر ٹیرس کی ریلینگ پہ رکھے۔

"کیوں؟" اس کی جواب پر رومانہ کو کافی حیرت ہوئی تھی۔ ابھی انھیں ملے دن ہی کتنے ہوئے تھے جو وہ ان کے بیٹے سے ناراض بھی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میرال اور وشمہ پھوپھو نے اس سے میرے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کہی ہیں اور تب سے اس نے پھر مجھے چھوڑ کر جانے کی ضد لگالی ہے۔ میں نے اسے صرف آپ کے بہانے سے کچھ دنوں کے لیے روکا ہے۔" وہ آسمان کی جانب منہ کر کے جانے کون سا تارا ڈھونڈ رہا تھا۔

"کیا مطلب؟ میرال اور وشمہ نے کیا کہا ہے اس سے؟" ان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ انھیں دو سال پہلے کا وہ دن یاد آیا تھا جب شہباز علی سکندر نے مژگان کو اغواء کرنے کے آرڈرز دیے تھے اور وہ وشمہ اور شہباز کی آپس کی باتیں سن رہی تھیں۔ اس وقت انھیں بھی یہی لگا تھا کہ ایک ماں ہونے کی حیثیت سے وہ میرال کی خوشی کی خاطر ٹھیک ہی کر رہی ہیں۔ لیکن آج انھیں احساس ہوا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کی خوشیاں خراب کر رہی ہیں۔ یاور کے ایکسیڈنٹ کے بعد اسے دوسری زندگی ملی تھی۔ وہ اب دوبارہ اپنا بیٹا نہیں کھونا چاہتی تھیں۔ اگر وشمہ میرال کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی تو رومانہ بھی اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھیں۔

"انھوں نے مژگان سے کہا ہے کہ میں میرال سے شادی کر چکا ہوں۔ اور کچھ تصویریں وغیرہ بھی دکھائی ہیں۔ وہ ان تصویروں کی وجہ سے ان کی بات پہ یقین کر رہی ہے اور اسے لگ رہا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔" یاور نے ایک گہرا سانس لے کر اپنی ماں کی طرف دیکھا۔

"تو اسے بتاؤ کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔" وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے بیٹے کی خوشی دوبارہ اس سے دور چلی جائے۔ یاور نے اپنا چہرہ رومانہ کی جانب موڑا۔

Kitab Nagri Special

"آپ کو کیا لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی؟ دو دن سے میں اسے اسی بات کا یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن اس نے ثبوت اتنے پکے دیکھے ہیں کہ اسے میری بات سے زیادہ اپنی آنکھوں پہ اعتبار ہے۔" یاور کی آواز اور آنکھوں میں اداسی تھی۔

"تو بیٹا پھر تم اب کیا کرو گے؟ اسے یوں ہی خود سے بدگمان رہنے دو گے؟ وہ اندر سے اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھیں۔

"بالکل نہیں!..." اس نے بہت ٹھوس لہجے میں کہا تھا "میں ثابت کروں گا کہ میں اس سے جھوٹ نہیں بول رہا" پھر رک کر سانس لیا اور رومانہ سے کہا۔ "آپ بھی ریسٹ کر لیں۔ رات بہت ہو گئی ہے۔ صبح مجھے بہت سے کام نمٹانے ہیں۔" وہ انھیں کمرے میں بھیج کر آرام کرنے کا کہہ کر خود اپنے کمرے میں آ گیا۔ مژگان اس کے بیڈ پر ایک طرف کو کروٹ لے کر سو رہی تھی۔ یاور نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے دل میں کہا تھا۔

"کل میں ثابت کر دوں گا کہ میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ آئی پرامس یو!۔۔۔ اینڈ آئی لَو یو سو مچ مژگان۔" وہ ایک اداس اور پیار بھری نظر اس پہ ڈال کر اپنے اسٹڈی روم میں آ گیا تھا۔ اسے کل کی تیاری کرنی تھی۔ کل کا دن بہت اہم تھا۔ بہت سے چہرے بے نقاب ہونے والے تھے۔ کسی کا دل ٹوٹنا تھا، کسی کا اعتبار اور کسی کا غرور۔ اس نے میرال کی تمام سازشوں کے ثبوت ڈھونڈ نکالے تھے۔

اس کے آفس سے بار بار فون آ رہے تھے۔ اس نے مرجر ڈیزولیوشن کا آفیشل پروسیجر شروع کرنے سے پہلے ایک اہم کام نمٹانا ضروری سمجھا تھا۔ اس وقت اسحاق آفندی، وشمہ، میرال، یاور کے مام اور ڈیڈ، ایمان اور

Kitab Nagri Special

مژگان اور خود یاور بھی اس کے گھر میں اس کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ کمرے کا دروازہ اس نے بند کر دیا تھا اور ملازموں کو ہدایات کر دی تھیں کہ جب تک کسی کو بلایا نہ جائے، کوئی اس دروازے کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ یاور کے نقوش ہمیشہ کی طرح تنے ہوئے تھے۔ اسے اس طرح دیکھ کر میرال کی ہتھیلیوں میں پسینہ آ رہا تھا۔ وشمہ بھی دل ہی دل میں واہموں کا شکار ہو رہی تھی۔ اسحاق آفندی پریشانی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کبھی یاور کو اور کبھی شہباز علی سکندر کو دیکھتے تھے۔ رومانہ اور ایمان بظاہر پرسکون اور بے نیاز بیٹھی تھیں مگر اندر ہی اندر گھبرا رہی تھیں اور مژگان ناراض موڈ میں سنجیدہ اور خاموش بیٹھی تھی۔ سب کے چہروں پہ ایک نظر ڈال کر یاور نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"میں آپ سب کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اس لیے بالکل سیدھی بات کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔جب سے مژگان مجھے دوبارہ ملی ہے، میرے ساتھ کافی کچھ ایسا ہوا ہے جو پہلے نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ ایک سائٹ پہ مزدوروں کی آپس میں لڑائی ہو گئی اور ان میں سے ایک بہت زخمی ہوا تھا۔ پھر چند دنوں بعد ایک سائٹ پہ آگ لگ گئی تھی جہاں میرا ایک پراجیکٹ چل رہا تھا۔ ایک کلائنٹ کو اچانک سے مجھ سے میٹنگ کرنے کی ضرورت پڑ گئی۔ انھیں کچھ چینجز کروانے تھے جبکہ سب کچھ فائنلائز ہو چکا تھا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ دو گھنٹے کی میٹنگ کے بعد اسے کوئی خاص چینجز کروانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی بلکہ میرے دو گھنٹے تفصیل سے پراجیکٹ اور کانٹریکٹ "دوبارہ" سمجھانے پر وہ مطمئن بھی ہو گیا۔ پھر میرال کے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور مجھے ایمرجنسی میں کسی کو بغیر بتائے اس کے پاس بھی جانا پڑا جہاں میرا سیل فون میرال کے ہاتھ سے پانی میں بھی گر گیا تھا۔" سب نے میرال کو دیکھا۔ سوائے وشمہ کے، باقیوں کے تاثرات عجیب سے تھے۔ مشکوک سے۔

Kitab Nagri Special

"حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم کسی بیچ سائٹ پر نہیں ہسپتال میں تھے، وہاں اتنا پانی کہاں سے آیا کہ میرا فون اس میں ڈوب گیا؟" یاور نے بڑے معنی خیز انداز میں میرال پر نظریں جمار کھی تھیں۔ میرال کا دل پکڑے جانے کے خوف سے زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"اور تین دن پہلے مژگان کو کہا گیا ہے کہ میں میرال کا شوہر ہوں اور میرال از پریگنینٹ ود مائی چائلڈ۔" یاور کے انکشاف پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔ میرال کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔ شہباز علی سکندر رومانہ اور اسحاق آفندی تینوں نے بیک وقت پہلے یاور کو دیکھا پھر میرال کو۔ یہ بات تینوں کے لیے نئی اور بہت ہی زیادہ شاکنگ تھی۔

"یہ سب کیا چل رہا ہے یاور؟" شہباز علی سکندر نے گرج دار آواز میں کہا۔ کمرے میں ایک رعب اور تناؤ کی سی فضا چھا گئی تھی۔ مژگان نے پہلے میرال اور پھر وشمہ کی طرف دیکھا کہ شاید وہ اس بات پہ کچھ کہیں لیکن دونوں میں سے کوئی نہیں بولا۔ مژگان کو ان کی خاموشی سے الجھن ہونے لگی تھی۔

"ان سب میں میرا نام کہاں سے آگیا؟ اور تم یہ ساری باتیں کیوں کررہے ہو؟ کیا مقصد ہے ان باتوں کا؟" میرال کو لگ رہا تھا کہ بازی اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ وہ دہری مصیبت میں پھنس گئی تھی۔ اگر ہاں کہتی تو خود پھنس جاتی۔ اگر نہ کہتی تو مژگان کو اس کے جھوٹ کا پتا چل جاتا۔ اس نے ذو معنی لفظوں کا چناؤ کیا۔ ویسے بھی پھل چھری پہ گرے یا چھری پھل پہ، کٹتا پھل ہی ہے۔ مقصد تو مژگان کو اس کی زندگی سے نکالنا تھا، چاہے وہ خود چھوڑ کر جاتی یا یاور اسے نکال دیتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تمھارا نام ہی تو ہے ہر جگہ۔" یاور نے ایک لفافے سے کچھ فائلز اور فوٹو گرافس نکال کر میز کے درمیان میں رکھیں۔ سب کی نظریں اس جانب اٹھی تھیں۔ اس نے ایک ہاتھ سے ساری تصویریں پھیلا کر رکھیں۔ پھر ایک تصویر اٹھا کر سب کے سامنے کی جیسے کوئی نمائش چل رہی ہو۔ اس تصویر میں میرال ایک آدمی سے مل رہی تھی۔ میرال کا سائیڈ پوز تھا لیکن تصویر اس اینگل سے لی گئی تھی کہ اسکارف میں ہونے کے باوجود وہ صاف پہچانی جا رہی تھی۔

"اسے تو تم جانتی ہی ہو گی؟ کون ہے یہ؟" یاور تنے ہوئے نقوش لیے میرال سے پوچھ رہا تھا مگر وہ اس وقت جواب دینے کی حالت میں نہیں تھی۔

"چلو میں بتا دیتا ہوں۔" اس نے سب کی جانب دیکھا۔ میرال اسے لب بھینچے خاموشی سے گھور رہی تھی۔

"یہ بابر عرف بوبی ہے۔ یہ ایک کانٹریکٹ کریمینل ہے۔ پیسے لے کر کوئی بھی ناجائز کام کرتا ہے۔ اب آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ میرال کا اس سے کیا کام؟ تو میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میرال کا سارا کام ہی اسی سے ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یاور۔۔۔! دس از انف۔" میرال غصے سے لب اور مٹھیاں بھینچ کر بولی تھی۔ بات صرف یاور کے حوالے سے ہوتی تو اور بات تھی مگر وہ اس وقت سب کے سامنے اس کے باقی پوشیدہ جرائم کا بھی ریکارڈ کھولے بیٹھا تھا۔ اسے سب کے سامنے اور خاص طور پہ مژگان کے سامنے ایکسپوز ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"تم نے ابھی سے ہی گو اپ کر دیا۔ مجھے ساری بات تو بتانے دو۔" یاور نے میرال کی جانب طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔ وہ اندر ہی اندر جلنے لگی تھی۔

Kitab Nagri Special

"جب دو مزدوروں کی لڑائی ہوئی تھی، بابر نے ہی دوسرے مزدور کو زخمی کیا تھا جس کی شکایت پہ وہ جیل چلا گیا تھا۔ اور جیل سے چھڑانے کے بعد میں نے اسے نکال دیا تھا لیکن آگ والے کیس میں بھی اسی کا ہاتھ نکلا۔ بظاہر یہ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا گیا تھا مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ میں نے پولیس سے اس کا سارا کریمینل ریکارڈ منگوا کر چیک کر لیا ہے۔ آپ لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔" اس نے کچھ کاغذات شہباز علی سکندر اور اسحاق آفندی کے سامنے رکھے۔ شہباز علی سکندر نے پیپرز اٹھا کر دیکھے پھر اسحاق آفندی کی طرف بڑھائے۔ انھوں نے کاغذات پکڑے لیکن دیکھے نہیں اور دوبارہ میز پہ پھینکنے کے سے انداز میں رکھے۔ وہ یاور کو غصے سے گھور رہے تھے۔ ظاہر ہے یاور ان کی بیٹی پہ الزام لگا رہا تھا اور بھی ثبوت کے ساتھ، تو وہ اطمنان سے کیسے بیٹھ سکتے تھے۔

"یہ تو ہو گیا بابر والا کیس۔ اب آتے ہیں کلائنٹ والے مدعے کی طرف۔ انھیں کسی نے دھمکی دے کر کہا تھا کہ کسی بھی بہانے سے مجھے آفس بلایا جائے اور کچھ گھنٹے مصروف رکھا جائے۔ نام نہیں بتایا انھوں نے اور نہ ہی وجہ، لیکن میں سمجھ گیا تھا کہ یہ صرف مجھے کچھ دیر کے لیے گھر سے دور رکھنے کے لیے کیا گیا تھا۔" یاور نے چبھتی ہوئی نظر میرال پہ ڈالی۔ وہ اپنی صفائی میں کچھ نہیں بول رہی تھی اور جواب میں صرف یاور کو ناراض اور غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"اور اب آتے ہیں سب سے خاص واقعے کی طرف۔ میرال کے دوست ارتضا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ اس نے مجھے فون کر کے ہاسپٹل بلایا تھا۔ آپ کو تو پتا ہو گا پھوپھو کیونکہ آپ سے بات کرنے کے لیے میرال نے میرا فون استعمال کیا تھا اور اس کے بعد وہ میرال کے ہاتھ سے ہی پانی میں گر کر ڈوب بھی گیا تھا۔" اس نے رخ وشمہ

Kitab Nagri Special

کی جانب کیا۔ وہ یاور کو کب سے کڑے تیوروں سے دیکھ رہی تھیں، اپنے مخاطب کیے جانے پہ مزید غصے میں آگئی تھیں۔

"یہ سب جو تم کر رہے ہو نا، اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔" انھوں نے آنکھوں سے مژگان کی طرف اشارہ کیا "ہمارے ساتھ تم ٹھیک نہیں رہے۔ میری بیٹی پہ اس طرح جھوٹے الزام لگا کر اور جھوٹے ثبوت دکھا کر تم ہمیں بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ یہاں پہ کوئی اندھا نہیں ہے۔ سب کو سمجھ آرہا ہے کہ کیوں کر رہے ہو تم یہ سب۔" وشمہ اپنی طرف سے اسے جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ یاور طنزیہ سا مسکرایا۔

"یہ جھوٹے ثبوت نہیں ہیں پھوپھو۔ میں آپ کی طرح نہیں ہوں کہ کسی کو جھوٹے اور نقلی ثبوت دکھا کر اس کا گھر توڑنے کی کوشش کروں۔" اس نے وشمہ سے کہہ کر مژگان پہ نظر ڈالی تھی۔ وہ نظروں ہی نظروں میں اسے بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔ مژگان الجھن کا شکار ہو رہی تھی۔ اور اسے اندر ہی اندر یہ لگنے لگا تھا کہ اس نے یاور پہ اعتبار نہ کر کے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔

"یاور پلیز۔۔! اس طرح تماشا بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" میرال نے کہا اور اٹھ کر جانے لگی تو یاور نے اس پہ چوٹ کی۔

"کیوں؟ ڈر لگ رہا ہے کہ تمھارا اصلی چہرہ سب دیکھ لیں گے؟" میرال نے سختی سے اپنے لب بھینچے۔ اس کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

"تمھارا وہ دوست ارتضا، جو اس دن تمھیں پرپوز کرنے والا تھا، اس وقت اپنی چھے سال پرانی گرل فرینڈ کو پرپوز کر رہا ہے۔۔۔۔ میں گیا تھا اس سے ملنے، لیکن مجھے پتا چلا کہ اسے تو میرے ہسپتال سے جانے کے کچھ

Kitab Nagri Special

گھنٹوں بعد ہی ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ ویسے میں اسے یہاں بلا لیتا لیکن میں اس کی اسپیشل ایوننگ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔" میرال ضبط کیے وہیں کھڑی رہی۔ یاور نے غصیلی نظروں سے میرال کو دیکھا پھر ایک ناراض سی نظر مژگان پہ ڈالی۔

"مژگان۔ تم نے کس کے منہ سے سنا تھا کہ میں میرال سے شادی کر چکا ہوں؟" اس نے مژگان کو مخاطب کیا۔ کبھی وہ میرال کو دیکھ رہا تھا اور کبھی وشمہ کو۔

"میرال نے مجھ سے کہا تھا کہ۔۔۔ میرے جانے کے بعد۔۔۔ دو سال پہلے آپ نے اس سے شادی کر لی تھی۔" میرال نے تنفر سے ہنکارا بھرا۔

"اور تم نے آرام سے اس کی بات مان لی؟" یاور نے بہت عجیب اور اجنبی لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! مجھے یقین نہیں آ رہا تھا لیکن پھر آپ کی پھوپھو نے مجھے آپ کی اور میرال کی شادی کی تصویریں دکھائیں اور کہا کہ آپ گھر سے کام کا بہانہ کر کے نکلتے تھے لیکن آپ میرال کے پاس جاتے تھے کیونکہ وہ آپ کی بیوی ہے اور۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ اور بولو جھوٹ۔ جو کچھ رہ گیا ہے وہ بھی میرے ذمے ڈال دو۔" میرال فوراً بولی۔ مژگان نے آنکھوں میں امڈتے آنسو اندر دھکیلتے ہوئے میرال کو حیرت اور بے یقینی سے دیکھا۔ وہ اپنے کہے سے مکر رہی تھی۔ مژگان کو بہت اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی کہ ان دونوں نے مل کر اسے یاور سے دور کرنے کے لیے بہت گہری سازش کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آپ نے مجھے گھر کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ اس کے پیپرز پہ اونرشِپ۔۔۔" مژگان ابھی بول ہی رہی تھی کہ وشمہ نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔

"کون سا گھر؟ کون سے پیپرز؟ جو منہ میں آرہا ہے بولے جا رہی ہو۔ اپنی حد میں رہو تم۔ ایک تو میری بیٹی کا منگیتر اس سے چھین لیا اور اب پتا نہیں کیا کیا کہانیاں گڑھ کے اس کا نام لگا رہی ہو۔" مژگان روہانسی ہونے لگی۔

"ہو گیا کلیئر یا کچھ اور ثبوت چاہیں؟" یاور مژگان سے پوچھ رہا تھا۔ وہ یاور کے سامنے شرمندہ ہونے لگی تھی۔ پتا نہیں غصے میں کیا کیا کہہ دیا تھا اس سے اور کتنی بدتمیزی بھی کی تھی۔ لیکن اب ساری کہانی اسے سمجھ تو آگئی تھی۔ اس نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔ گھر کے پیپرز اصلی ہوں یا نقلی، وہ مژگان کا شوہر تھا میرال کا نہیں اور یہ بات اسے مطمئن کر گئی تھی۔

"مژگان کو روم میں لے جاؤ۔ میں ذرا مزید معاملات نمٹا لوں۔" یاور نے ایمان سے کہا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا اور مژگان کے ساتھ باہر آگئی۔

"تمھاری پلاننگ اچھی تھی لیکن اپنی انرجی تم نے غلط بندے پہ ضائع کر دی۔" میرال نے اسے شاکی اور ناراض نظروں سے دیکھا۔ اس کی آواز اور آنکھیں دونوں بھیگنے لگی تھیں۔

"تم مجھ پہ الزام لگا رہے ہو یاور۔ میں نے تمھارا اتنا خیال رکھا۔ تم سے محبت کی۔۔۔"

Kitab Nagri Special

”تم مجھ سے محبت نہیں کرتی میرال۔ تم ایک خود غرض لڑکی ہو۔ تم صرف اپنے آپ سے محبت کرتی ہو۔ تمھیں صرف سکندر گروپ آف کمپنیز کی ساری ایمپائر اور لائم لائٹ میں رہنے کے لیے میں چاہیے تھا۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتیں تو یہ سب نہیں کرتی۔ تم صرف اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مجھے پانا چاہتی تھی۔ تمھیں صرف اس بات کی جلن ہے کہ میں نے تمھارے علاوہ کسی اور سے شادی کرلی تو ساری جائیداد تمھارے ہاتھ نہیں آئے گی۔ میری ایک بات تم کان کھول کے سن لو! تمھارے اندر برائی ہے اور برائی محبت کو نہیں نفرت کو پروان چڑھاتی ہے۔ مجھے مژگان سے محبت کیوں ہوئی یہ میں خود بھی نہیں جان سکا تھا، لیکن اب مجھے یہ بات سمجھ آگئی ہے۔ وہ تمھاری طرح نہیں ہے۔ اسے صرف محبت کرنا آتا ہے بغیر کسی لالچ کے۔ اس لیے میرے دل نے اسے چنا ہے۔ تم میں اس کے جیسی ایک بھی خوبی نہیں ہے میرال۔ اس لیے تمھاری اس نام نہاد بچپن کی محبت کے باوجود بھی میرا دل کبھی تمھاری طرف مائل ہوا ہی نہیں۔“ میرال کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے تھے۔

”ماموں! آپ بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں؟ آپ اسے کچھ کہہ کیوں نہیں رہے؟ کیا میں آپ کو بھی جھوٹی نظر آرہی ہوں؟ یاور کے سارے الزام آپ کو سچ لگ رہے ہیں؟“ میرال نے بھی وشمہ کی طرح شہباز علی سکندر کو ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

”تم صرف وشمہ کی نہیں میری بھی بیٹی ہو۔ میرے دل میں تمھارے لیے اب بھی وہی جگہ ہے جو پہلے تھی۔ لیکن یہ یاور کا اور تمھارا معاملہ ہے۔ میں اس میں پڑنا نہیں چاہتا۔“ رومانہ کو اپنے شوہر پہ حیرت ہوئی۔ ثبوت

Kitab Nagri Special

سامنے ہوتے ہوئے بھی وہ میرال سے متنفر نہیں تھے۔ وہ وشمہ سے بھی ایسے ہی پیار کرتے تھے۔ اب چاہے ان کا بیٹا ہی کیوں نہ ناراض ہو۔

"شہباز بھائی! مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔" وشمہ نے ان سے گلہ کیا۔

"وشمہ! یہ بچوں کا معاملہ ہے انھیں خود ہی نمٹانے دو۔ اور جہاں تک کمپنی کی بات ہے اس بارے میں ہم بات کر لیتے ہیں۔" شہباز علی سکندر نے کہا تو اسحاق آفندی کو بھی خیال آ گیا۔ یہی دولت ہی تو اس سارے بکھیڑے کی وجہ تھی۔

"اب کیا رہ گیا ہے بات کرنے کو؟ آپ کا بیٹا فیصلہ سنا چکا ہے۔" ان کا طنز شہباز علی سکندر نے صاف محسوس کیا تھا۔

"بزنس صرف یاور کا نہیں ہے۔ اس میں میرے بھی شئیرز ہیں۔ اس لیے اس بارے میں بات کیے بغیر کوئی فیصلہ نہیں ہو گا۔" میرال دل برداشتہ ہو کر وہاں سے چلی گئی۔ وشمہ بھی اس کے پیچھے اٹھیں تو اسحاق آفندی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.kitabnagri.com

"بزنس کی بات آفس میں ہو گی۔" یاور نے کہا تو وہ ایک غصیلی نظر اس پہ ڈال کر چلے گئے۔ اب کی بار جاتے ہوئے انھوں نے ہاتھ نہیں ملایا تھا۔ وہ یاور پہ شدید غصہ تھے۔ ان کے جانے کے بعد شہباز علی سکندر نے یاور کو گھورا۔

"تمھیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" آواز اونچی نہیں تھی مگر انداز دبا دبا سا غصے والا ہی تھا۔

Kitab Nagri Special

"دو سال پہلے بھی ان لوگوں نے میرے ساتھ یہی کیا تھا اور اس وقت آپ بھی ان کے ساتھ تھے۔ میں دوبارہ ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ پھوپھو اور میرال آپ کے لیے کتنی اہم ہیں لیکن جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس بار میں بالکل بھی نظر انداز نہیں کروں گا۔ انھوں نے مژگان کو میرے خلاف کرنے کی کوشش کی ہے اور بزنس کا بھی نقصان کیا ہے۔ سائٹ پہ جو آگ لگی تھی، وہ میرال نے لگوائی تھی۔ کچھ مزدور زخمی بھی ہوئے ہیں۔ کسی کی جان جا سکتی تھی۔ اب بھی میں اسے نہیں روکتا تو اگلی مرتبہ وہ اس سے بھی زیادہ نقصان کرتی۔ صرف بزنس کا ہی نہیں، میرا بھی۔" یاور کو برا لگ رہا تھا کہ اس کے ڈیڈ اب بھی میرال اور وشمہ کی سائیڈ لے رہے تھے۔ شہباز علی سکندر نے سنجیدہ اور پر سوچ انداز میں یاور کو دیکھا۔ لاڈ پیار اپنی جگہ مگر جو غلط ہے وہ غلط ہے۔ دو سال پہلے میرال کی محبت سے مجبور ہو کر اور وشمہ کی باتوں میں آ کر انھوں نے مژگان کو یاور سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ اب بھی یہی کرتے اگر مژگان کے جانے کے بعد یاور کی وہ حالت نہ دیکھتے یا اس کا ایکسیڈینٹ اور ڈاکٹر کی باتیں ان کی سوچ میں دراڑیں نہ ڈالتیں۔ وہ سخت مزاج نہیں تھے لیکن مغرور تھے۔ ہر کام میں اپنی مرضی چاہتے تھے۔ اب بھی وہ مرجر توڑنے کے حق میں نہیں تھے لیکن اس وقت یاور نے جو ان کی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی، وہ سوچنے پہ مجبور ہو گئے تھے۔ اب وہ یاور پہ اپنی مرضی نہیں چلا سکتے تھے۔ وہ ان کا بیٹا تھا، انھی کی طرح ضدی تھا۔ ایک بار جو سوچ لیتا تھا، پھر اسے پیچھے ہٹانا ناممکن تھا۔ پھر بھی انھوں نے اسے مرجر توڑنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔

"ماضی میں جو کچھ ہوا ہے، بھول جاؤ اسے۔ تمھیں وہ لڑکی مل گئی ہے، اب تم اس مرجر کو نہیں توڑو گے۔ بات ختم۔"

Kitab Nagri Special

"مرجر تو ہر صورت میں ختم ہو گا۔ میں اب ان لوگوں کے ساتھ کام نہیں کر سکتا جو میرے گھر میں آگ لگانے کی کوشش کرتے ہوں۔ آپ ڈیسائیڈ کر لیں کہ آپ کو کس کی سائیڈ لینی ہے۔ میری یا اپنی بہن کی۔" یاور ایک انچ بھی اپنے فیصلے سے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ اس کی ہٹ دھرمی دیکھ چکے تھے۔ رومانہ بغیر کچھ کہے آہستہ سے اٹھ کر باہر آ گئی تھیں۔ اس کے بعد کتنی دیر یاور اور شہباز علی سکندر میں بحث ہوتی رہی تھی۔ وہ اسے مرجر dissolve کرنے سے روکنے کی پوری کوشش کرتے رہے تھے مگر وہ کسی صورت نہیں مانا تھا۔

مژگان ایمان کے ساتھ اس کے کمرے میں آئی اور بے جان قدموں سے چلتی اس کے بیڈ پہ ڈھے سی گئی تھی۔

"وہ دونوں جھوٹ بول رہی تھیں۔ انھوں نے خود کہا تھا مجھ سے۔۔۔ وہ تصویریں وہ سب۔۔۔ سب جھوٹ تھا۔۔۔ وہ مجھے استعمال کر رہی تھیں۔۔۔ وہ مجھے ان سے دور کرنا چاہتی تھیں اور میں۔۔۔ میں ان کی باتوں میں آ گئی۔۔۔ وہ سب کچھ جھوٹ تھا۔۔۔" مژگان خود کلامی کے انداز میں بول رہی تھی۔ ایمان نے اسے ایک گلاس میں پانی ڈال کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی یہ پیئیں۔۔۔" مژگان نے فوراً اس کے ہاتھ سے پانی والا گلاس لیا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی لیا، پھر بھی اس کی پیاس بجھ نہیں رہی تھی۔ گلے میں کانٹے اُگ آئے تھے۔

"آپی! میں جانتی ہوں انھوں نے جھوٹ بولا تھا۔ آپ کو بھی تو میں یہی سمجھا رہی تھی کہ یاور بھائی آپ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔" ایمان نے اسے گلے لگا لیا تھا۔ وہ اب بھی رو رہی تھی۔ لیکن اب آنسو کسی اور وجہ سے بہہ رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"میں نے۔۔۔ میں نے ان کا یقین نہیں کیا۔۔۔ وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ پتا نہیں اب وہ مجھ سے بات بھی کریں گے یا نہیں؟" اسے ایک اور پریشانی لگ گئی تھی۔ ایمان اسے گلے لگا کر تسلی دیتی رہی۔ کتنی دیر وہ روتی رہی تھی۔ ایمان نے اسے نیند کی دوا دی اور اسے بیڈ پہ لٹا دیا۔ پھر اس کے اوپر کمبل بھی اوڑھا دیا تھا۔ دو دن سے ٹینشن کے باعث اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ اب مزید پریشانی کی وجہ سے ہلکی سی حرارت ہو رہی تھی۔ اسی طرح رہتی تو اور بیمار ہو جاتی۔ ایمان اس کی پاس ہی بیٹھی رہی اور آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ سو گئی تھی۔

یاور نے ہر ممکن کوشش کی تھی شہباز علی سکندر کو قائل کرنے کی لیکن وہ ہر بات ماننے کے باوجود بھی اس بات پہ بضد تھے کہ مرجر ختم نہیں ہو گا۔ یاور نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا اور وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس کا کمرہ خالی تھا۔ وہ یقیناً اس وقت ایمان کے کمرے میں ہو گی۔ یہ خیال آتے ہی وہ اپنے کمرے سے نکل کر ایمان کے کمرے کی طرف آ گیا۔ اس نے دروازہ ناک کیا تو چند سیکینڈز میں ایمان نے دروازہ کھول دیا۔ اس کی نظر بے ساختہ ہی اس کے پیچھے کی جانب گئی جہاں مژگان بیڈ پہ سو رہی تھی۔ وہ چلتے چلتے اس کے قریب آیا اور ایک طرف کو بیٹھ کر مژگان کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھ میں تھام لیا۔ پھر ایمان کو دیکھا۔

"بہت رو رہی تھیں۔ میں نے ٹیبلٹ دے کر سُلا دیا ہے۔" یاور نے اس کی بات سن کر گہرا سانس لیا۔ وہ فکر مند نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کا ہاتھ اب بھی یاور کے ہاتھ میں تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں دوسرے روم میں جارہی ہوں۔ اگر میری ضرورت ہو تو بلا لیجیے گا۔" یاور نے سر ہلایا تو وہ آہستہ سے بغیر آواز کے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ یاور کتنی دیر تک وہیں بیٹھا اسے خاموش اور فکر مند نظروں سے دیکھتا رہا تھا۔ بے شک اس نے یاور پہ اعتبار نہیں کیا تھا لیکن وہ سمجھ سکتا تھا کہ ثبوت دیکھ کر کسی کا بھی یقین ڈگمگا سکتا تھا۔ اس نے بھی تو شفیع احمد کو ثبوت دیکھ کر ہی نکالا تھا۔ جھوٹے ثبوت کتنے خطرناک ہوتے ہیں وہ جانتا تھا۔

لیکن اس کا دل دکھا تھا مژگان کے رویے پہ۔ اسے اس کی محبت پہ اعتبار ہونا چاہیے تھا۔ اب وہ اسے اس طرح بیمار دیکھ کر اندر سے اس کے لیے فکر مند ہو رہا تھا۔ کچھ دیر تک اس کے سرہانے بیٹھے رہنے کے بعد جب اس کی بے چینی ختم ہو گئی تو وہ اسے کمرے میں سوتا چھوڑ کر باہر آ گیا تھا۔ اس کا رخ اوپر کی جانب تھا۔ شہباز علی سکندر گھر پہ نہیں تھے۔ رومانہ کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ایمان ان سے باتیں کر رہی تھی۔ یاور نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انھوں نے اسے اندر آنے کا عندیہ دے دیا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ ایمان اسے اندر آتا دیکھ کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ شاید اس نے ان سے اکیلے میں کچھ باتیں کرنی ہوں اس لیے وہ جانے کی اجازت لینے لگی۔

"مژگان سو رہی ہے۔ تم اس کے پاس چلی جاؤ۔" یاور نے ایمان سے کہا۔ وہ اثبات میں آہستہ سے سر ہلا کر چلی گئی۔ یاور رومانہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"اتنا کچھ ہو گیا، مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تم نے؟ کتنی فکر ہو رہی تھی مجھے تمھاری۔ مجھے لگا اب تم دونوں خوش ہو ایک دوسرے کے ساتھ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے جو کچھ ہوا ہے اس نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے۔" ان کی فکر مند نگاہیں یاور کے چہرے پہ جمی تھیں۔ یاور نے ایک گہرا سانس لیا۔

Kitab Nagri Special

"میں آپ کو پہلے سے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آج آپ کو پتا چل ہی گیا ہے کہ میرال اور پھو پھو نے مژگان کو میرے خلاف اکسانے کے لیے کیا کچھ کیا ہے۔ میں نے بس انھیں سب کے سامنے ایکسپوز کر دیا ہے۔ اور میں ان کا بزنس اپنے بزنس سے الگ کر رہا ہوں کیونکہ میں اب ایسے لوگوں کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا جو کبھی بھی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیں۔" یاور کی بات سن کر رومانہ کا دل پریشان ہو گیا تھا۔

"بیٹا! کوئی جذباتی فیصلہ مت لو۔ وہ تمھاری پھو پھو کا بزنس بھی ہے۔ اس طرح اچانک سب کچھ الگ کر لو گے تو بہت مسئلے کھڑے ہو جائیں گے۔"

"آپ فکر نہ کریں میں سب ہینڈل کر لوں گا۔ اور اگر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے تو جذباتی ہو کر نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہے مام!" وہ بہت مضبوط لہجے میں کہہ رہا تھا۔ اسے بزنس کی طرف سے پریشانی نہیں تھی، اسے مژگان کی فکر تھی۔

"لیکن تمھارے ڈیڈ اس بات پہ راضی نہیں ہیں۔ کیا تم ان کے خلاف جاؤ گے؟ وہ تمھارے ڈیڈ ہیں یاور۔" انھوں نے اسے ڈھکے چھپے لفظوں پتا نہیں کیا سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں مژگان کو مزید دکھ نہیں دینا چاہتا مام! وہ پہلے ہی میری وجہ سے بہت دُکھ اٹھا چکی ہے۔ اس لیے اس بار اگر ڈیڈ ناراض ہوتے بھی ہیں تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ پچھلی بار ڈیڈ نے پھو پھو کے ساتھ مل کر مژگان کو کڈنیپ کروایا تھا۔ وہ بھی اتنے ہی قصور وار تھے لیکن میں نے انھیں کچھ نہیں کہا۔ اس بار بھی اگر میں نے ان لوگوں کو نہیں روکا تو وہ اگلی بار اس سے بھی زیادہ بھیانک وار کریں گی۔ میں اب مزید کسی بھی وجہ سے مژگان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔" وہ اس وقت صرف اور صرف مژگان کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ انھیں اپنے بیٹے کا یہ

Kitab Nagri Special

روپ دیکھ کر تھوڑی سی حیرت ہوئی تھی۔ انھیں یاد نہیں تھا کہ کبھی شہباز علی سکندر بھی ان کے لیے یوں فکر مند ہوئے ہوں گے۔ یاور بھی کچھ ان جیسا ہی تھا۔ خود پسند، ضدی اور اپنی مرضی کرنے والا۔ لیکن وہ اپنی بیوی سے بھی محبت کرتا تھا۔ وہ محبت، جس کی کبھی رومانہ نے ضرورت محسوس نہیں کی تھی مگر اپنے بیٹے کا یہ روپ دیکھ کر انھیں اچھا لگا تھا۔

"مجھے اچھا لگ رہا ہے کہ تم اپنی بیوی کی سائیڈ لے رہے ہو۔" انھوں نے اپنی سوچ کو الفاظ پہنائے تو یاور نے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا۔

"میں مظلوم کی سائیڈ لے رہا ہوں مام! وہ بہت معصوم ہے۔ بالکل بھی چالاک نہیں ہے۔ وہ بہت جلد دوسروں پہ بھروسہ کر لیتی ہے۔ اسے لگتا ہے کہ ہر انسان دودھ کا دھلا ہے، یا فرشتہ ہے۔ وہ انسانوں کے روپ میں چھپے شیطانوں کو نہیں پہچان سکتی اور پھر جب دھوکا کھا لیتی ہے تو رونے لگتی ہے اور خود کو ہی اذیت دیتی ہے۔" کتنا جانتا تھا وہ اسے۔ رومانہ کے چہرے پہ پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔ انھیں یہ امید ہوئی تھی کہ وہ انھیں تو معاف کر ہی دے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسحاق آفندی بہت غصے میں گھر آئے تھے۔ ان کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ وشمہ اپنی جگہ کھسیانی ہو رہی تھیں۔ میرال غصے اور جلن میں بھری بیٹھی تھی۔

"تم نے کی تھی یہ حرکت؟" پتا نہیں وہ کیا پوچھنا چاہ رہے تھے میرال سے۔

Kitab Nagri Special

”میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے پاپا۔ وہ میرا منگیتر تھا۔ اس کی شادی مجھ سے ہی ہونی چاہیے تھی۔ اس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔“ میرال اپنے بالوں کو انگلیوں میں جکڑ کر بیٹھ گئی۔

”اگر بدلہ لینا ہی تھا تو پکا کام کرنا چاہیے تھا۔ اس طرح سے تم ثبوت پیچھے چھوڑو گی تو وہ ہمارے گریبان تو پکڑے گا نا۔“ اسحاق آفندی کا انداز دیکھ کر وشمہ کچھ ریلیکس ہو گئی تھیں۔

”مجھے کیا معلوم تھا کہ یاور ہم پہ اس طرح سے شک کرے گا۔“ وشمہ نے کہا۔ اسحاق آفندی نے انھیں دیکھا۔

”وہ یاور علی سکندر ہے۔ اسے کراس کرنا آسان نہیں ہے۔ کم از کم یہ بات تو تمھیں معلوم ہونی چاہیے تھی۔ تمھارا بھتیجا ہے وہ۔ اب اگر اس نے مرجر توڑ دیا تو بہت نقصان ہو گا ہمیں۔“ انھیں بزنس کی زیادہ فکر تھی۔

”میں شہباز بھائی کو قائل کرنے کی کوشش کروں گی۔ وہ یاور کو روک لیں گے۔“ وشمہ نے پورے یقین سے کہا تھا۔ اسحاق آفندی نے انھیں غیر متفقانہ انداز میں انھیں دیکھا۔

”اس کے تیور دیکھ کر مجھے لگتا نہیں ہے کہ وہ رکے گا۔ لیکن تم کوشش کر کے دیکھ لو۔“ وہ وشمہ سے کہہ کر اٹھ کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ وشمہ نے فوراً ہی شہباز علی سکندر کو کال ملائی تھی۔ کچھ دیر بعد شہباز علی سکندر ان کے گھر میں موجود تھے۔

”شہباز بھائی! مجھے بہت دکھ ہوا ہے آپ کے بیٹے کی اس حرکت سے۔ اس دو کوڑی کی لڑکی کی خاطر اس نے ہمیں ذلیل کر کے رکھ دیا۔ میری بیٹی پہ اس قسم کے الزام لگانے کا کیا مقصد تھا؟ پتا نہیں کہاں کہاں سے کہانیاں بنا کر سنا رہا تھا۔ یہ سب کچھ اسی لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لڑکی کی زبان بول رہا تھا وہ۔ آپ نے بھی کچھ کہا

Kitab Nagri Special

نہیں اسے!" انھوں نے مشہورِ زمانہ ہتھیار سے وار کیا تھا۔ ایموشنل بلیک میلنگ۔ انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے وہ خود بالکل ہی بے قصور ہوں۔

"تم نے بھی ٹھیک نہیں کیا تھا۔" شہباز علی سکندر نے حقیقت بیان کی۔ وشمہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ یعنی شہباز علی سکندر بھی اپنے بیٹے کا ساتھ دے رہے تھے۔ انھوں نے فوراً پینترا بدلا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے؟ ہم نے کیوں کیا تھا یہ سب؟ میرال کے لیے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ یاور نے اسے دھوکا دیا ہے۔ پانچ چھے سال کی منگنی توڑ دی۔ وہ بچپن سے محبت کرتی ہے یاور سے۔ اس کے ایکسیڈنٹ کے بعد کتنا خیال رکھا تھا اس نے یاور کا۔ کیا اسی لیے وہ اتنا کر رہی تھی کہ پھر ایک دن وہ لڑکی واپس آجائے اور میرال پھر خالی ہاتھ رہ جائے؟ کیا آپ کا دل نہیں دکھتا میرال کو اکیلا دیکھ کر؟" کسی حد تک وہ اپنے آپ کو جسٹیفائی کر چکی تھیں۔ شہباز علی سکندر کچھ لمحے سوچنے والے انداز میں اپنی بہن کو دیکھتے رہے۔ پھر جیسے وہ ناپ تول کر چکے تھے کہ اب انھیں کیا کہنا ہے۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن تم نے جو کیا وہ بھی ٹھیک نہیں تھا۔ دو سال پہلے تمھارے کہنے پہ میں نے اس لڑکی کو یاور کی زندگی سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد میں نے اپنے بیٹے کو موت سے لڑتے دیکھا ہے۔ وہ اس لڑکی سے جنون کی حد تک محبت کرتا ہے۔ وہ چلی گئی تھی تو اسے صبر آگیا تھا۔ لیکن اگر قسمت نے دونوں کو دوبارہ ملا دیا ہے تو اب ہمیں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔"

"تو پھر میرال کا کیا؟ کیا وہ ساری زندگی یاور کے دھوکے کے سہارے گزارے گی؟" وشمہ ایک دم شدید غصے سے بولی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"میرال کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک رشتہ ہے۔ اس کی شادی تم اچھی جگہ کر سکتی ہو۔" شہباز علی سکندر نے انھیں راستہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔

"لیکن وہ یاور سے محبت کرتی ہے۔" وشمہ بے چینی سے بولی تھیں۔

"یاور اُس لڑکی سے محبت کرتا ہے، وہ میرال کو خوش نہیں رکھ سکے گا۔ پھر بھی اگر وہ میرال سے شادی کر بھی لیتا تو میرال اس کے ساتھ خوش نہیں رہتی۔ اور ضروری نہیں ہے کہ ہر من چاہی چیز مل بھی جائے۔ کبھی کبھار انسان کو give up کرنا پڑتا ہے۔ کچھ بہتر پانے کے لیے۔" ان کے ذہن کے پردے پہ ایک عکس لہرایا تھا۔

"آپ کے بیٹے نے میری بیٹی کو دھوکا دیا ہے۔ اور اب وہ مرجر بھی ختم کر رہا ہے۔" ان کی آواز خود بخود تیز ہو گئی تھی۔

"اگر مرجر ختم ہوا تو تمھیں میں compensate کر دوں گا۔ اس کے علاوہ جو تم نے کیا ہے۔۔۔ اب بس کر دو!" انھوں نے تنبیہی انداز میں وشمہ کو دیکھا تھا۔ ان کی آخری بات پہ وشمہ کی آنکھیں مزید پھیل گئیں۔ وہ ایک آخری نظر ان پہ ڈال کر چلے گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پینتیس سال قبل۔۔۔۔

Kitab Nagri Special

"ڈیڈ! مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" وہ چاروں اس وقت ناشتے کی میز پہ بیٹھے تھے۔ زوار علی سکندر نے ہاتھ میں اخبار پکڑا ہوا تھا۔ شہباز علی سکندر کی آواز پہ انھوں نے اخبار تہہ کر کے رکھ دیا اور اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بولو"!

"ڈیڈ! مجھے کوئی پسند ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہوں میں اس سے۔"

"کون؟" وشمہ نے ناشتے سے ہاتھ روک کر اپنے بھائی کو دیکھا۔

"امرحہ۔ میری کلاس فیلو ہے۔" شہباز علی سکندر نے بتایا تو زوار علی سکندر نے پرسوچ انداز میں انھیں دیکھا اور پھر پوچھا۔

"اس کے والد کیا کرتے ہیں؟"

"وہ، یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔" شہباز علی سکندر نے بتایا۔

"کیا وہ لڑکی بھی تمھیں پسند کرتی ہے؟" زوار علی سکندر نے جانچتی نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔

"پتا نہیں! میں نے سوچا پہلے آپ س بات کر لوں۔"

"تو پھر اچھا ہے کہ پہلے تم نے ہم سے بات کر لی۔ رومانہ میرے دوست کی بیٹی ہے۔ میں چاہتا ہوں تم اس سے مل لو۔ شی ول بھی آ پرفیکٹ میچ فار یو۔"

Kitab Nagri Special

زوار علی سندر نے تحکمانہ انداز میں کہا تھا۔ وہ بتا نہیں رہے تھے نہ ہی پوچھ رہے تھے، بلکہ حکم دے رہے تھے اور شہباز علی سکندر اچھے سے سمجھ چکے تھے کہ وہ کس قسم کے "پرفیکٹ میچ" کی بات کر رہے تھے۔ رومانہ کے والد، شہباز علی سکندر کے سُسر انھی کی طرح کا لائف اسٹائل رکھتے تھے اور انھی کی کلاس سے تعلق رکھتے تھے۔ امرحہ ایجوکشنل بیک گراؤنڈر کھتی تھی۔ شکل وصورت کی اچھی تھی مگر رومانہ جتنی خوبصورت نہیں تھی۔ رومانہ کے دو پلس پوائنٹ تھے جو شہباز علی سکندر کی پرسنالٹی کو مزید چمکاتے تھے۔ انھوں نے اپنی دانست میں بہترین فیصلہ کیا تھا۔ لیکن پھر وہ رومانہ سے اس طرح محبت نہیں کر سکے تھے جیسی کبھی انھیں امرحہ سے ہوئی تھی۔

یاور واپس نیچے آگیا تھا۔ اس نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے ایک نظر ایمان کے کمرے کی طرف ڈالی تھی جہاں مژگان سو رہی تھی۔ اپنے کمرے کے سامنے پہنچ کر اس نے ناب پہ ہاتھ رکھا تو بے اختیار اس کا دل مژگان کو ایک نظر دیکھنے کے لیے ہمکنے لگا تھا۔ اس کا ہاتھ اپنے کمرے کی ناب پہ تھا اور وہ وہیں اسی کشمکش میں کھڑا تھا کہ مژگان کے پاس جائے یا نہیں۔ اس کا دل بہت للچا رہا تھا کہ ایک نظر وہ مژگان کو دیکھ لے مگر پھر بہت مشکل سے ضبط کر گیا۔ اس نے ناب گھمایا اور دروازہ کھل گیا مگر خالی کمرہ دیکھ کر اس کا دل مذید اداس ہونے لگا تھا۔ اس وقت اس کا کچھ بھی کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا مگر جو کھڑاک اس نے شروع کر لیا تھا اس کے بھی کچھ انتظامات کرنے تھے۔ وہ تھوڑی دیر میں تیار ہو کر آفس چلا گیا تھا۔ اس نے ایک میٹنگ کمپنی کے سینئیر

Kitab Nagri Special

ممبرز کے ساتھ کی تھی اور انھیں عنقریب ہونے والے مرجر dissolution اور آنے والی صورتِ حال کے بارے میں بریفنگ دی تھی۔

مژگان کی آنکھ کھلی تو اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں پہ سوجن آگئی تھی جس کے باعث آنکھیں کھولتے ہوئے بھاری پن محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ لمحے لگے تھے اسے آنکھوں کو مکمل کھولنے میں۔ کمرے کو دیکھ کر اسے اندزہ ہو گیا تھا کہ وہ ایمان کے کمرے میں ہے۔ ایمان اس کے پاس بیٹھی اپنا فون استعمال کر رہی تھی۔ اس کے جاگنے پہ اس نے نوٹس کیا وہ فون ایک طرف کو رکھ دیا۔

"آپی! آپ کو کچھ لا دوں؟" ایمان کے فکر مندانہ انداز پہ اسے خیال آیا کہ اسے بھوک لگ رہی ہے۔ پہلے غصے کی وجہ سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھا رہی تھی، اب فکر کی وجہ سے۔

"ہاں کچھ کھانے کو لے آؤ۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" اس نے ایمان سے کہا تو وہ سر ہلا کر آہستہ سے اس کے پاس سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ لوازمت سے سجی ٹرالی اندر لا رہی تھی۔

"اتنا زیادہ کیوں لے آئی ہو۔ تھوڑا سا لے آتی۔ میں اتنا سارا تھوڑی کھاؤں گی۔" مژگان نے بھری ہوئی ٹرالی دیکھ کر کہا جس پہ ایمان نے اس کے لیے گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

"کیا مطلب آپی؟ صرف آپ کو ہی بھوک نہیں لگتی۔ مجھے بھی لگ رہی ہے۔ میں بھی تو کھاؤں گی۔" اس نے گلاس مژگان کی طرف بڑھایا تو اس نے اسے عجیب سی نظروں سے اسے گھورتے ہوئے گلاس لے لیا۔ وہ گھونٹ گھونٹ کر کے جوس پینے لگی۔

"آپ کھانا کھالیں گی تو ذرا اوپر ہو آیئے گا۔ آپ کی ساس کو آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" ایمان نے اسے بتایا تو اسے بے اختیار دو سال پہلے کا وہ دن اور وقت یاد آیا تھا جب رومانہ اس سے اسی گھر میں ملی تھیں۔ تب انھوں نے اسے یاور کی زندگی سے جانے کا کہا تھا۔ پتا نہیں اب وہ کیا کہیں گی اس سے۔ مژگان کو دل ہی دل میں گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

جوس پی کر کچھ دیر وہ یونہی بیٹھی رہی۔ عجیب سی پریشانی نے دل کو جکڑ رکھا تھا۔ ایمان اس کی خاموشی کی وجہ جانتی تھی۔ آخر وہ بھی اسے کتنی دیر تک تسلی دیتی؟ مژگان کو خود ہی اپنے آپ کو سنبھالنا تھا۔ اگر اس کا دل اب بھی مضبوط نہ ہوتا تو اس کے لیے بہت مشکل ہو جاتی تھی۔ مژگان نے کچھ دیر بعد تھوڑا سا فروٹ کھایا اور پھر وہ اٹھی اور نہا کر کپڑے تبدیل کیے۔ نہانے سے کچھ تازگی کا احساس ہوا تھا۔ آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے اسے پھر سے یاور یاد آ گیا تھا۔ اب وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی؟ یہی سوال بار بار اس کے ذہن میں گھومنے لگا تھا۔ اس نے بال سکھائے اور جب درست حلیے میں آ گئی تو رومانہ سے بات کرنے کے لیے اوپر والے پورشن میں آ گئی۔ ان کے کمرے کے دروازے کے آگے رک کر مژگان نے اپنے دھڑکتے دل کو قابو کیا تھا۔ وہ ان سے پہلی بار نہیں ملنے والی تھی مگر پہلی ملاقات کا تجربہ کچھ اچھا نہیں تھا۔ اس نے گہرا سانس لیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

Kitab Nagri Special

"اندر آجاؤ!" اندر سے رومانہ کی آواز آئی تو اس نے ناب گھما کر دروازہ کھول لیا۔ رومانہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں۔ اسے دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

"آپ نے بات کرنی تھی۔۔۔" مژگان کی آواز میں جھجک واضع تھی۔ رومانہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا۔ مژگان ان کے پاس بیڈ کے کنارے پہ بیٹھ گئی۔

"تمھاری طبیعت کیسی ہے؟" رومانہ نے آہستہ سے پوچھا۔ مژگان کو تھوڑی سی حیرت بھی ہوئی تھی ان کے اس انداز پہ مگر اس نے اپنی حیرت ان پہ ظاہر نہیں کی۔

"بہتر ہے۔" مژگان نے مختصر جواب دیا۔ رومانہ کو اس کا جھجکنا سمجھ آرہا تھا۔

"میں جانتی ہوں تمھارے ذہن میں اس وقت کیا باتیں چل رہی ہوں گی۔ میں بہت شرمندہ ہوں تم سے۔ جو کچھ ہوا، مجھے اس کا بہت افسوس ہے۔ میں نے اس دن تمھیں پتا نہیں کیا کیا کہہ دیا تھا۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ تمھارے والد پہ جھوٹا الزام تھا۔ ورنہ میں ایسی بات کبھی نہ کہتی۔ مجھے امید ہے تم میری طرف سے اپنا دل صاف کر لو گی۔" وہ امید بھری نظروں سے مژگان کو دیکھ رہی تھیں۔ مژگان بہت حیران ہو رہی تھی۔ اسے رومانہ سے ان سب باتوں کی توقع نہیں تھی لیکن اسے یہ سن کر ایک اطمنان ہوا تھا۔ کم از کم وہ اسے قبول کر چکی تھیں۔ وہ دو سال پہلی والی رومانہ بالکل نہیں لگ رہی تھیں۔ وہ مژگان سے بہت نرمی سے بات کر رہی تھیں۔

"اس وقت، مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا بیٹا تم سے اتنی محبت کرتا ہے۔ ہمیں لگا کہ تم کوئی لالچ۔۔۔۔۔۔۔ خیر، میں نے وہ سب میرال کی وجہ سے کہا تھا۔ میرال میری آنکھوں کے سامنے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی یاور کے لیے محبت بھی میں نے دیکھی ہے۔ مجھے معلوم ہے اس کا دل ٹوٹا ہو گا جب یاور کے نکاح کی

Kitab Nagri Special

خبر اسے ملی ہو گی۔ مجھے اس وقت اس کا خیال تھا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایک دل کے بدلے میں دو دل توڑ رہی ہوں۔" وہ اداس تھیں۔ شرمندہ تھیں۔ مژگان سمجھ گئی تھی وہ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

"کوئی بات نہیں! میں سمجھ سکتی ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ میرے دل میں آپ کے لیے کچھ بُرا نہیں ہے۔" وہ مسکرائی تھیں۔ انھیں بے اختیار یاور کی بات یاد آئی تھی۔

"یاور بالکل ٹھیک کہتا ہے تمھارے بارے میں۔" مژگان ایک الرٹ ہو گئی تھی۔ پتا نہیں کیا کہہ دیا ہو گا یاور نے ان سے۔

"تم بہت معصوم ہو۔ چالاک نہیں ہو۔ تمھیں اچھائی نظر آتی ہے۔ کیونکہ تم خود بہت اچھی ہو۔" اپنی تعریف پر مژگان کے ہونٹوں پہ نرم سی مسکان آگئی تھی۔ وہ اسے بھی یہی کہتا تھا۔ اس کے کانوں میں یاور کی آواز گونجی تھی "تم بہت معصوم ہو" اور وہ جواب میں کہتی تھی "آپ شاید بے وقوف کہنا چاہ رہے ہیں۔" وہ مسکرا پڑتا تھا اور کہتا تھا "نہیں! معصوم ہی کہنا چاہ رہا ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمھاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔ شاید اسی لیے یاور کو تم اچھی لگتی ہو۔" ساس کے منہ سے ایسی بات سن کر مژگان کے گال ہلکے سے گلابی ہونے لگے تھے۔ رومانہ اس کے پاس سے اٹھ کر اپنی الماری تک گئیں، اس میں سے کچھ نکالا اور پھر واپس بیڈ پہ آکر مژگان کے پاس بیٹھ گئیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا جو وہ کھول رہی تھیں۔

"یہ میری ساس نے مجھے دیے تھے جب میں ان کی بہو بن کر پہلی بار ان سے ملی تھی۔ اچھی خاتون تھیں وہ۔ مجھ سے بہت محبت بھی کرتی تھیں۔ اب یہ میں تمھیں دے رہی ہوں۔ کیونکہ تم علی سکندر خاندان کی بہو ہو۔"

Kitab Nagri Special

انھوں نے وہ بڑے بڑے دو کنگن اس کی کلائی میں ڈالے تھے جس پہ چھوٹے چھوٹے ہیرے لگے ہوئے تھے۔ مژگان جذباتی سا ہو کر انھیں دیکھنے گی۔

"بہت شکریہ! مجھے قبول کرنے کے لیے۔" وہ دل سے ان کی ممنون ہو رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں نجانے کیوں نمی آگئی تھی۔

"جب میری ساس نے مجھے یہ کنگن پہنائے تھے تو کہا تھا کہ انھیں ایک سال کے اندر اندر اپنا پوتا یا پوتی کی صورت دیکھنی ہے۔اور ان کی دعا سے ایک سال بعد یاور پیدا ہوا تھا۔" مژگان کے گالوں کا رنگ ہلکے سے تیز گلابی میں تبدیل ہوا۔

"میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا۔میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں کچھ دن اور رک جاؤں لیکن شہباز کل اٹلی جا رہے ہیں۔کچھ کام آگیا ہے انھیں۔اس لیے انھیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔لیکن اگلی بار جب میں آؤں تو اپنے پوتا یا پوتی کو ضرور دیکھنا چاہوں گی۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر تھپتھپا رہی تھیں۔مژگان کی آنکھوں میں نمی تھی مگر ان کی بات پہ اس کے گال دہکنے لگے تھے۔ساتھ ہی یاور کی صورت ذہن کے پردے پہ نمودار ہوئی تو اس کی ناراضگی کا خیال آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ مجھ سے بہت ناراض ہونگے۔میں نے ان کی بات نہیں سنی تھی۔" مژگان نے اپنی الجھن بھی انھیں بتا دی۔اسے بار بار یاور سے کی گئی بدتمیزی یاد آ رہی تھی۔پتا نہیں غصے میں کیا کیا کہہ دیا تھا اسے۔

Kitab Nagri Special

"کیوں ہو گا وہ تم سے ناراض؟ وہ ساری دنیا سے ناراض ہو سکتا ہے تم سے نہیں۔" انھوں نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔ مژگان کے دل کو کچھ ڈھارس ملی تھی لیکن جب تک وہ یاور کو دیکھ نہ لیتی، اسے چین نہیں آنا تھا۔ دن سے شام اور شام سے رات ہونے لگی تھی۔ کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد مژگان رومانہ کے کمرے سے نکل کر واپس نیچے آگئی تھی۔ اپنے کمرے میں جا کر اسے پھر سے ایک ایک چیز دیکھ کر یاور یاد آنے لگا تھا۔ وہ اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی مگر اب اس سے دور بھی نہیں رہ سکتی تھی۔ اس کی نظریں کمرے میں یہاں وہاں بھٹکنے لگی تھیں۔ اُس دن وہ مژگان کے لیے سرخ گلابوں کا گلدستہ لایا تھا جو مژگان نے بے دردی سے غصے میں نوچ کر فرش پہ پھینکا تھا۔ کچھ کانٹے اس کے ہاتھ میں چبھ بھی گئے تھے لیکن اس وقت وہ اتنے غصے میں تھی کہ درد کی پرواہ نہیں کی۔ اب تو وہ زخم ٹھیک بھی ہو گئے تھے۔

رات دس بجے تک وہ گھر واپس آیا تھا۔ کمرے میں جانے سے پہلے اس نے ایمان سے مژگان کا پوچھا۔

"مژگان کی طبیعت کیسی ہے؟ کچھ کھایا اس نے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب کچھ بہتر ہے۔ آپی جاگ گئی تھیں تو میں نے کھانا کھلا دیا تھا۔ اس کے بعد وہ آپ کی مام سے کچھ دیر باتیں کرتی رہیں۔ تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے روم میں گئی ہیں۔" ایمان نے اسے بتایا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔ کمرے کا دروازہ کھولا تو مژگان سامنے ہی بیڈ پہ سوتی ہوئی نظر آگئی تھی۔ اس کا وجود اپنے کمرے میں دیکھ کر یاور کو جو کمرے میں خالی پن کا احساس ہو رہا تھا، وہ دور ہو گیا تھا۔ وہ اپنا کوٹ ایک طرف کو رکھ کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا اور جھک کر اس کے چہرے کو قریب سے دیکھنے لگا۔ وہ

Kitab Nagri Special

سکون اور اطمنان سے سوئی ہوئی تھی۔ اس طرح سوتے ہوئے وہ بالکل معصوم سی لگ رہی تھی۔ آنکھوں کی سوجن بھی اب کافی کم ہو چکی تھی۔ کچھ لمحے وہ اس کے پاس رک کر اس کے چہرے کو یوں ہی دیکھتا رہا۔ مژگان نے کروٹ لی تو اس کے بالوں کی ایک لٹ پھسل کر اس کے چہرے پہ آگئی۔ یاور نے احتیاط سے وہ لٹ اس کے کان کے پیچھے کی اور اس کے بالوں پہ بوسہ دیا۔ مژگان کے بے اعتبار رویے نے اس کے دل کو بہت تکلیف پہنچائی تھی مگر وہ اسے کسی صورت بھی خود سے الگ نہیں کر سکتا تھا۔ اب تو اس کی ساری غلط فہمی بھی دور ہو گئی تھی۔ لیکن یاور کا دل اندر ہی اندر بے چین ہو رہا تھا۔ اس نے کتنی آسانی سے کہہ دیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ وہ جب بھی یہ بات سوچتا تھا، اسے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ ایک پیار بھری لیکن اداس نظر اس پہ ڈال کر وہاں سے ہٹ گیا۔ اس نے سُست انداز میں اپنے کپڑے چینج کیے پھر آہستہ سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ ذہنی طور پر مژگان کی طرف سے کچھ ڈسٹرب ہو رہا تھا۔ اس کے ذہن کو اس وقت سوچنے اور آرام کرنے کے لیے تنہائی درکار تھی۔ کسی چیز کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔ گزرے دنوں کے واقعات سوچتے سوچتے وہ چلتا ہوا پول کی جانب آگیا تھا۔ کچھ دیر وہ سوئمنگ پول کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھا پانی کو دیکھ کر مژگان اور اپنے ایک ساتھ گزارے حسین لمحوں کو یاد کرتا رہا۔ مژگان کا اس سے ملنا، اس کا مژگان کو ناپسند کرنا، اسے ٹارچر کرنا، مژگان کا اس کے خواب میں آنا، اسے عاطر کے ساتھ دیکھ کر یاور کا جلنا، حارث ڈوگر کی نظروں سے مژگان کو بچانا، اس سے نکاح کرنا، اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔ وشمہ کا اسے سب کچھ بتا دینا۔۔۔ مژگان کا اس سے بدگمان ہونا۔۔۔ اور چھوڑ کر چلے جانا۔۔۔۔۔۔۔ مژگان کا اسے دوبارہ ملنا، ناراض ہونا، لڑنا جھگڑنا، پھر مان جانا، اور پھر وہ سب جو میرال اور وشمہ نے کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سب میں اس کی اور مژگان کی حسین یادیں بہت کم تھیں۔ دنیا انھیں ایک ساتھ خوش رہنے ہی نہیں دیتی تھی۔

Kitab Nagri Special

ماضی اور حال کی کچھ تلخ یادیں پھر سے اسے پریشان کرنے لگی تھیں۔ وہ ایزی پول چیئر سے اٹھا اور اپنی شرٹ اتار کر اس پہ ڈالی اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ کچھ دیر تک پانی میں سوئمنگ کر کے وہ اپنا ذہنی دباؤ کسی حد تک کم کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ اپنے کمرے میں آیا اور شاور لے کر دوسرے کپڑے پہنے۔ اس نے ایک نظر سوتی ہوئی مژگان پہ ڈالی اور پھر باہر نکل گیا۔ اس کے بعد اس نے باقی کی رات اپنے اسٹڈی روم میں گزاری تھی۔

بورڈ میٹنگ شروع ہونے والی تھی۔ شہباز علی سکندر نے اس سے ایک بار پھر بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اپنے فیصلے پہ ابھی تک ڈٹا ہوا تھا۔ بالآخر انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی صورت پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔ جب ووٹنگ شروع ہوئی تو اکثریت نے یاور کی سائیڈ کو چُنا تھا۔ مرجر dissolve کرنے کا فیصلہ منظور ہو گیا تھا۔ اسحاق اور میر ال بہت غصے میں اسے گھور رہے تھے لیکن یاور کو ان کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی۔ شہباز علی سکندر نے compensation کے لیے اپنے دس فیصد شیئرز میں سے پانچ انھیں اور پانچ یاور کو دے دیے تھے۔ لیگل ڈاکومنٹس تیار تھے اور سائن بھی ہو چکے تھے۔ مکمل قانونی کاروائی میں کچھ دن لگ جانے تھے مگر فیصلہ ہو چکا تھا۔

مژگان کی اچانک سے آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ خواب سے جاگی ہے۔ کتنا خوبصورت خواب تھا جو اس نے ابھی سوتے میں دیکھا تھا۔ وہ دونوں اپنی ٹانگیں پانی میں لٹکا کر پول کے کنارے

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بیٹھے تھے۔ یاور نے اس کے گرد اپنا بازو حمائل کیا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔ مژگان نے اسے کے کندھے پہ اپنا سر ٹکا دیا۔ خود اس نے تیز جامنی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور یاور نے تیز نیلے لیکن رات کے وقت دونوں کے کپڑے کالے ہی معلوم ہو رہے تھے۔ یاور خاموش بیٹھا تھا لیکن اس کی موجودگی مژگان کو پُر سکون کر رہی تھی۔ یاور نے اپنی جیب سے کچھ نکالا اور آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کلائی میں باندھا تھا۔

مژگان نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اپنی کلائی کو دیکھا۔

"یہ کس لیے؟" اس کی کلائی میں خوبصورت ساوائٹ گولڈ (پلاٹینم) کا بریسلیٹ تھا۔

"یونہی! اچھا لگا تو لے لیا۔" یاور کی نظریں اس کی کلائی پہ تھیں۔

"مجھے لگا تھا اب آپ مجھ سے کبھی پہلی جیسی محبت نہیں کریں گے۔" مژگان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ یاور نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں بس تم پہ غصہ تھا کیونکہ تم نے میرا اعتبار نہیں کیا تھا۔ لیکن میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں، یہ میں خود بھی نہیں جانتا۔" وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا۔ مژگان اس کے نیم رخ پہ نظریں جمائے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔ کوئی نمی جیسے۔

"آپ پریشان مت ہوں۔ میں وعدہ کرتی ہوں، اب کوئی کچھ بھی کہے میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔" اس نے تسلی آمیز انداز میں یاور کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ یاور نے پہلے اپنے ہاتھ پہ رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا، پھر اس کے چہرے کو دیکھا۔ مژگان کے چہرے کے جگنو اسے اس وقت بہت چمکتے ہوئے لگ رہے تھے۔ اس نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پہ اپنے ہونٹ رکھے اور اپنا بازو اس کے گرد پھیلا کر اس اپنے ساتھ لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

لیا۔ مژگان نے دوبارہ اس کے کندھے پہ سر ٹکا لیا تھا۔ اور پھر اس کی آنکھ کھل گئی۔ خواب کا فسوں بہت گہرا تھا۔ وہ کتنی دیر اس خواب کے زیرِ اثر رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ حقیقت سے روشناس ہونے پہ وہ اثر چلا گیا اور اسے پھر سے سب کچھ یاد آ گیا تھا۔ رات کو کھانے کے بعد اسے تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ یاور کا انتظار کرے گی مگر لیٹے لیٹے وہ سو ہی گئی تھی۔ اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔ اتنے بڑے کمرے میں وہ اکیلی تھی۔ اسے اپنے برابر یاور کی کمی بہت شدت سے محسوس ہوئی تھی۔ اس نے بیڈ کے سائیڈ سے اپنا فون اٹھا کر وقت دیکھا۔ فجر ہونے والی تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھی اور وضو کر کے آ گئی۔ اس نے جائے نماز بچھایا اور نماز پڑھ کر کتنی ہی دیر وہ اپنے اور یاور کے دیرپا اور محبت بھرے رشتے کی دعا مانگتی رہی۔ اسے بار بار رونا آ رہا تھا۔ پتا نہیں کس کی بری نظر تھی ان پہ۔ سب کچھ ٹھیک ہوتے ہوتے بگڑ جاتا تھا۔ اس کے بعد ناشتے کے وقت وہ باہر نکلی تھی۔ شہباز علی سکندر آفس جا چکے تھے۔ یاور بھی اسے گھر پہ نظر نہیں آیا تھا۔ آج ان کا مرجر ختم ہونے والا تھا۔ میٹینگ کی وجہ سے بوہ دونوں باپ بیٹا جلدی ہی چلے گئے تھے۔ ناشتے کی میز پہ ایمان اور رومانہ بیٹھی تھیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے گپ شپ کر رہی تھیں۔ اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر رومانہ نے ہونٹوں پہ نرم سی مسکراہٹ سجائے مژگان کو دیکھا تھا۔ وہ شروع میں تھوڑا جھجک رہی تھی مگر کل رومانہ نے اس سے جو باتیں کی تھیں، اس کے بعد وہ اب کافی ریلیکس ہو گئی تھی۔

”تمھاری بہن بہت پیاری ہے۔ اور بہت اچھی عادت کی ہے۔ مجھے اچھا لگا اس سے مل کے۔“ وہ مژگان سے ایمان کی تعریف کر رہی تھیں۔ ایمان جھینپ کر مسکرائی۔ مژگان بھی جواب میں ہلکا سا مسکرائی تھی۔

”تمھاری طبیعت کیسی ہے اب؟“ انھوں نے مژگان کا احوال پوچھا۔ ان کے لہجے میں فکرمندی کی جھلک تھی۔

Kitab Nagri Special

"اب ٹھیک ہوں۔" اس نے مختصر کہا۔ اندر سے دل یاور کی طرف سے فکر مند ہو رہا تھا۔ وہ ان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ کل سے یاور کی صورت جو نہیں دیکھی تھی۔ اسے اندر ہی اندر اس کی ناراضگی کا خیال بھی آرہا تھا اور بے چینی سی بھی ہو رہی تھی۔ ایمان رومانہ اور مژگان سے ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہی تھی۔ اسے آج واپس ہاسٹل جانا تھا۔ ناشتہ کر کے اس نے اپنا ضروری سامان پیک کیا جو اس نے اپنے ساتھ ہاسٹل لے کر جانا تھا پھر ڈرائیور کے ساتھ واپس ہاسٹل کے لیے روانہ ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد رومانہ مژگان کے کمرے میں اس کے پاس آگئی تھیں۔

"مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں بیٹا"!

سارا دن وہ میڈیا اور کمپنی کے سینئیر ممبرز کے ساتھ میٹنگ میں مصروف رہا تھا۔ رات کو کافی دیر سے اس کی واپسی ہوئی۔ کل اس کے مام ڈیڈ واپس جا رہے تھے۔ اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈیڈ اس کے فیصلے سے خوش نہیں تھے اسی لیے وہ واپس جا رہے تھے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کچھ عرصے بعد وہ یاور سے بالکل نارمل انداز میں ہی بات کریں گے۔ یہ ناراضگی وقتی ہے۔ جیسے مژگان کی ناراضگی وقتی تھی۔ وہ واپسی میں سارا راستہ یہی سوچتا آیا تھا کہ جب مژگان اسے دیکھے گی تو پہلا ری ایکشن اس کا کیا ہو گا؟ اب تک وہ یہ تو سمجھ چکی ہو گی کہ اس بار وہ غلطی پر تھی۔ مژگان بیڈ روم میں نہیں تھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ کمرہ خالی تھا۔ اس نے اپنا کوٹ ایک طرف کو رکھا اور کف کے بٹن کھولنے لگا۔ کھولتے کھولتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر رکا۔ اس وقت وہ اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں کی سرخی کے باعث وہ اور بھی زیادہ پر کشش لگ رہا تھا۔ وہ اپنا

Kitab Nagri Special

مزید جائزہ لے رہا تھا جب مڑگان اچانک سے کمرے میں نمودار ہوئی۔ وہ ابھی ابھی نہا کر نکلی تھی۔ باتھ روب پہنے، گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتی وہ باہر نکلی تھی کہ اپنے سامنے یاور کو دیکھ کر ایک دم ٹھٹھکی تھی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بہت سنجیدہ تھا اور نظریں بہت گہری تھیں۔ وہ چند قدم آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ بغیر کچھ کہے اس نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھا اور اس کے ہونٹوں پہ جھکا۔ مڑگان نے بے ساختہ آنکھیں بند کیں۔ وہ ایک دم رک گیا تھا۔ اس نے مڑگان کی بند آنکھوں کو بہت غور سے دیکھا تھا۔ کچھ لمحے خاموشی سے سرک گئے۔ جب کچھ بھی نہ ہوا تو مڑگان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ وہ اب بھی اس کے بہت قریب کھڑا تھا لیکن صرف اسے دیکھ رہا تھا۔ مڑگان کو اس کی نظروں میں کیا کچھ نظر نہیں آیا تھا۔

محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تنہائی۔۔۔۔۔۔

تھکن۔۔۔۔

تھوڑا سا غصہ۔۔۔

ٹوٹے دل کی کرچیاں۔۔۔۔

ویرانی۔۔۔۔

اور ناراضگی۔۔۔

Kitab Nagri Special

"آج دور نہیں جاؤ گی مجھ سے؟" وہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھے، بلا کی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ مژگان کا دل ڈوب کر ابھرا۔ وہ اس سے ناراض تھا۔ یا شاید غصہ بھی۔

"آئی ایم س۔۔۔۔۔"

اس کی بات پوری سنے بغیر ہی اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور سیدھا ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔ مژگان نے چہرہ موڑ کر ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھا جہاں سے وہ ابھی اندر گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔ اس کے دل کو تکلیف ہو رہی تھی۔ وہ اس سے بے رخی برت رہا تھا اور مژگان وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔ یاور کو اسے دیکھ کر پھر سے وہ رات یاد آئی تھی جب وہ پہلی بار اس کے سامنے باتھ روب میں آئی تھی۔ اس دن وہ اس سے فرار کے راستے ڈھونڈ رہی تھی اور آج بغیر کسی مزاحمت کے وہ اسے خود ہی اپنا آپ سونپ رہی تھی۔ اس نے کتنی شدت سے خود کو روکا تھا۔ وہ اس سے ناراض نہیں تھا۔ اسے مژگان پہ غصہ تھا۔ وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ کس طرح اس نے یاور کا دل توڑا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ نہا کر نکلا تو مژگان بیڈ کے کنارے پہ بیٹھی تھی۔ اس کی پلکیں بھیگی تھیں۔ یقیناً روئی تھی۔ اس نے بہت جبر کر کے خود کو اس کے قریب جانے سے روکا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ اٹھی تھی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر وہ کچھ سنے بغیر ہی کمرے سے نکل گیا۔ مژگان کی آنکھیں پھر سے برسنے لگی تھیں۔

۔۔۔

Kitab Nagri Special

رومانہ اور شہباز علی سکندر واپس جارہے تھے۔ مڑگان انھیں ائیرپورٹ چھوڑنے جاناچاہتی تھی۔ یاور شاید نہ مانتا مگر رومانہ نے اسے بھی ساتھ بٹھالیا تھا۔ یاور خود ڈرائیو کررہا تھا۔ اس کے برابر شہباز علی سکندر بیٹھے تھے۔ رومانہ اور مڑگان پیچھے بیٹھ گئیں۔

”اپنااور یاور کاخیال رکھنا۔ اور جو میں نے تمھیں کہا ہے وہ بھی یاد رکھنا۔“ ائیرپورٹ پہ کھڑے ہو کر، جہاز میں بورڈنگ سے پہلے رومانہ نے اس سے کہا تھا۔ وہ گلابی گالوں سمیت مسکرائی اور اپنے ساتھ کھڑے اس مغرور شہزادے کو دیکھا جو بلیک بزنس سوٹ میں آنکھوں پہ کالا چشمہ لگائے اس کی جانب دیکھنے سے مکمل اجتناب کر رہا تھا۔ رومانہ نے اسے جانے سے پہلے گلے لگایا تھا۔ ان کی آنکھیں بے اختیار بھیگنے لگی تھیں۔ یہ لڑکی ان کے بیٹے کی خوشیوں کی وجہ تھی۔ اسے دیکھ کر وہ مسکرایا کرتا تھا۔ اس کی خاطر وہ اپنی جان دینے والا تھا اور اسی کی وجہ سے وہ دوبارہ زندگی کی طرف آیا تھا، دوبارہ جینے لگا تھا۔ ان کے درمیان جو بھی غلط فہمی تھی وہ دور ہو گئی تھی۔ اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یاور اس لڑکی سے کتنی محبت کرتا ہے، وہ ہر حال میں اس کی حفاظت کرے گا اور اس سے محبت بھی کرے گا۔ انھوں نے دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔

شہباز علی سکندر نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا اور سرسری سا حال احوال پوچھا تھا۔ وہ یاور سے ناراض تھے اس لیے رومانہ کی طرح گرمجوشی نہیں دکھائی۔ انھیں سی آف کرکے یاور واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ وہ جھجھکتی ہوئی اگلا دروازہ کھولنے لگی تھی، مگر یاور کا سنجیدہ موڈ دیکھ کر پیچھلا دروازہ کھول لیا۔

Kitab Nagri Special

"آگے آکر بیٹھو۔" اس کے تحکمانہ انداز پہ مژگان کا دل ایک دم کھل اٹھا تھا۔ مگر اگلے ہی پل بجھ بھی گیا۔
"میں ڈرائیور نہیں ہوں تمھارا!" تو اس کے پیچھے بیٹھنے سے اس کی شان میں کمی آرہی تھی اس لیے آگے بلوایا۔
مژگان کو لگا شاید وہ اس سے ناراضگی ختم کر چکا ہے۔ مگر اس کی تنے ہوئے نقوش کچھ اور کہانی سنا رہے تھے۔

کچھ دیر اسی طرح خاموشی میں گزری۔ مژگان کو اس کا رویہ بہت دکھی کر رہا تھا۔ اسے بہت اچھی طرح یہ احساس تھا کی غلطی اس کی تھی اور وہ معافی بھی مانگنا چاہتی تھی تاکہ یاور کم از کم اس سے بات تو کرے مگر جیسے سے ہی اس نے کچھ کہنے کے لیے کب کھولے یاور نے ایک دم سے میوزک پلیئر آن کر دیا۔ اونچی آواز میں گانا بجنے لگا تھا۔

روٹھے ہو تم تم کو کیسے مناؤں پیا

بولو نا۔۔۔

مژگان کو لگا اس کے دل کی بات شاید ایسے ہی وہ سمجھ جائے۔ یاور نے غصے سے نیکسٹ کیا۔ شاید کوئی غلط بٹن دب گیا تھا۔

میں تینو سمجھاواں کی۔

نہ تیرے بنا لگدا جی۔۔۔

یاور نے پھر نیکسٹ کیا۔

کون تجھے یوں پیار کرے گا

Kitab Nagri Special

جیسے میں کرتی ہوں۔۔۔۔

یاور نے غصے سے میوزک پلئیر ہی آف کر دیا۔ سارے گانے اسے مژگان سے ناراضگی ختم کرنے پہ اکسا رہے تھے۔ وہ اتنی جلدی اسے معاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پلیر بند ہوا تو پھر سے خاموشی چھا گئی۔

"میں۔۔۔۔" اس نے پھر سے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تو یاور نے اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے ڈرائیونگ کے دوران باتیں کرنا پسند نہیں ہے۔" وہ اتنی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ مژگان کو اس کے اس جھوٹ پہ غصہ آیا تھا مگر اس کی سنجیدہ صورت دیکھ کر خاموش ہی بیٹھی رہی۔ گھر پہنچ کر وہ اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اتری تھی۔ یاور نہیں اترا۔ اس نے اسے یونہی بیٹھے دیکھ کر اس سے پوچھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"آفس!" ایک لفظ کا مختصر جواب دے کر وہ گاڑی لے کر چلا گیا۔ مژگان کا دل پریشانیوں میں گھرنے لگا۔ کیا اب وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا؟

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Kitab Nagri Special

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

یاور کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آج کل مژگان کی خوبصورتی اور کشش میں اضافہ کیسے ہوتا جارہا تھا۔ اس کو اپنا پورا دھیان لگانا پڑتا تھا مژگان کی موجودگی میں خود کو بے نیاز ظاہر کرنے کے لیے۔ ائیر پورٹ پہ کس طرح وہ رومانہ کی بات پہ گلابی گال لیے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ تو اسے آنکھوں پہ لگے کالے شیشوں کی وجہ سے نہیں دیکھ پائی تھی مگر اس نے ترچھی نظروں سے مژگان کو ضرور دیکھا تھا۔ وہ اس کی محبت کے سامنے اپنا غصہ قائم

Kitab Nagri Special

نہیں رکھ پا رہا تھا۔ گاڑی میں مژگان نے کتنی بار بولنے کی کوشش کی تھی اور یاور نے اسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی تھی مگر مژگان نے یاور کی محبت کا یقین نہیں کیا تھا، یہ بات یاور کو بہت دکھی کر رہی تھی۔ اب اتنی آسانی سے تو وہ اسے نہیں بخشنے والا تھا۔ آج کل آفس میں کام کا بہت لوڈ تھا۔ مرجر ڈیزولو ہوا تھا اس لیے وہ بہت مصروف تھا۔ لیٹ نائٹ بھی کام کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ گھر آکر مژگان کو اگنور کر کے اپنے اسٹڈی روم میں چلا جاتا تھا۔ دو ہفتوں تک اسی طرح چلتا رہا تھا۔ بیچ میں دو تین بار وہ گھر آیا ہی نہیں۔ مژگان کو مزید پریشانی ہونے لگی تھی۔ اب وہ یاور پہ شک نہیں کر رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ یہ سب اسے نظر انداز کرنے کے لیے کر رہا ہے۔ مژگان سے اب اس کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے یاور سے ہر صورت بات کرنے کی ٹھانی۔

رات کو وہ گیارہ بجے کے قریب ہی گھر پہنچا تھا۔ اس نے ہمیشہ کی طرح اپنا کوٹ ایک بازو پہ ڈال رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ اندر آیا تھا اور سیدھا اسٹڈی کا رخ کیا۔ دروازہ بند کرنے سے پہلے اسے اپنے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی یعنی مژگان جاگ رہی تھی۔ اس نے ابھی اپنا کوٹ کرسی کی پشت پہ ڈالا ہی تھا کہ دروازہ پہلے ناک ہوا پھر ناب گھوما اور مژگان دروازہ کھول کر اندر آگئی۔ وہ اسے مکمل نظر انداز کر کے اپنی کرسی پہ بیٹھا اور لیپ ٹاپ کھول لیا۔ وہ اپنے آپ کو کام میں مصروف ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" مژگان نے اس کے نظر انداز کرنے کے باوجود ہمت جمع کر کے کہہ دیا۔

Kitab Nagri Special

"سن رہا ہوں!" وہ پوری طرح نظریں لیپ ٹاپ پہ جمائے بیٹھا تھا۔ مژگان نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری اور کہنا شروع کیا۔

"وہ۔۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔سے اس دن۔۔۔کے لیے معافی۔۔۔"

"جانے کا کیا ارادہ ہے؟" وہ انگلیاں مروڑتی ہوئی اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پائی تھی کہ یاور نے ایک دم پوچھ لیا۔ مژگان کا دل دھک سے رہ گیا۔ سوال اتنا اچانک تھا اور اتنا بھیانک تھا۔ اس نے حیرت سے زیادہ شاک ہوتے ہوئے یاور کو دیکھا۔

"جی؟؟؟"

"تم نے کہا تھا تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتیں۔ اس لیے پوچھ رہا ہوں۔" اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ گیا۔ اس کی نظریں مژگان کی آنکھوں میں بہت گہرائی تک جھانک رہی تھیں۔

"وہ تو میں نے۔۔۔۔۔ پہلے کہا تھا۔۔۔۔ اب میں ایسا نہیں چاہتی۔" پتا نہیں وہ اسے تنگ کر رہا تھا یا آزما رہا تھا مگر مژگان کی آواز رندھنے لگی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی وہ دیکھ چکا تھا۔

"تو اب کیا چاہتی ہو؟" وہ سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔ مژگان سے مزید قابو رکھنا مشکل ہو گیا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

"آئی ایم سوری!۔۔۔۔ میں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے میں جانتی ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri Special

"ہرٹ اس کے لیے بہت چھوٹا لفظ ہے جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے۔" اس کی بات نے مژگان کا دل بہت زور سے بھینچا تھا۔

"جانتی ہوں۔۔۔اسی لیے میں آپ سے معافی مانگ رہی ہو۔"

"جب تمھارے بابا کے منی امبیزلمنٹ کے پیپرز میرے سامنے آئے تھے، اس وقت میں نے بھی اسی طرح ثبوتوں کو دیکھ کر کیا تھا، جو بھی کِیا تھا۔ تب تم نے میری ایک بات نہیں سنی تھی۔ تم نے مجھے معاف نہیں کیا تھا اور مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ اُنھیں میں پرسنلی نہیں جانتا تھا۔ لیکن تم مجھے پرسنلی جانتی تھی مژگان۔ تم نے بھی مجھ سے زیادہ ثبوتوں پر اعتبار کیا۔ اب بتاؤ، میرا کتنا قصور تھا اس سب میں جس کی سزا تم نے مجھے دو سال دی ہے؟ تمھاری سزا کتنی ہونی چاہیے؟" مژگان کے رونے میں تیزی آگئی۔ وہ سمجھ گئی تھی یاور کیا کہنا چاہتا تھا، مگر اس سے کچھ بولا نہیں گیا۔ یا شاید اس کے پاس بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"میں نے جو کچھ انجانے میں کیا تھا، تم نے بھی میرے ساتھ وہ سب کر دیا۔ اس کے بعد میں تمھارا مقروض نہیں ہوں۔ میں نے اس جرم کی سزا بھی بھگت لی ہے، اصلی قصوروار بھی پکڑ لیے ہیں اور انھیں بھی سزا دلوائی ہے۔ میرا خیال ہے اب میرا اور تمھارا حساب برابر ہو گیا ہے۔" وہ روتے روتے یاور کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ اور زبان دونوں ہی ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

"تو آپ مجھے مع۔۔۔معاف نہیں کریں گے؟" بہت مشکل سے اس نے یہ الفاظ کہے تھے۔ یاور اس پہ لاکھ غصہ سہی مگر وہ اسے روتے ہوئے دیکھ کر بے چین ہو رہا تھا۔

"کر دیا ہے معاف"!

Kitab Nagri Special

یاور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بلا کی سنجیدگی سے کہا تھا۔ وہ روتے ہوئے اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ یاور اسے گلے لگائے اور تسلی دے کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اور اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یاور اس کی آنکھیں پڑھ چکا تھا مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

"اب تم جا کر سو جاؤ۔ مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ واپس اپنی کرسی پہ آ کر بیٹھ گیا تھا اور دوبارہ سے لیپ ٹاپ پہ نظریں جما لیں۔ مژگان نے بوجھل دل کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔ کیا تھا اگر ایک مرتبہ تسلی دے دیتا۔ معاف بھی ایسے کیا تھا جیسے اپنے دل پہ جبر کیا ہو۔ اس نے آہستہ سے اپنے آنسو صاف کیے اور سُست روی سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ بیڈ پہ بیٹھتے ہی اس کی آنکھوں سے پھر سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہو چکی تھی۔ یاور نے اس سے کہہ تو دیا تھا کہ معاف کر دیا ہے مگر اس کا رویہ اور انداز مژگان کو بالکل بھی معافی والے نہیں لگ رہے تھے۔ وہ اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا اور یہ بات مژگان کے لیے ناقابلِ برداشت ہوتی جا رہی تھی۔ مژگان کے جانے کے بعد یاور نے ایک بے چین نظر اس دروازے پہ ڈالی تھی جہاں سے وہ ابھی نکل کر گئی تھی۔ وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ یاور کو اس کا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اس کا ایک ایک انداز سمجھ رہا تھا مگر وہ اس وقت واقعی کام میں مصروف تھا۔ اگر مژگان کو گلے لگا لیتا تو اس کا کام ادھورا ہی رہ جاتا۔ تسلی دینے کا کام اس نے کسی اور دن پہ اٹھا رکھا تھا۔ اور ایک وجہ یہ بھی تھی وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ یاور کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس کے رویے سے۔ وہ اس سے کتنی محبت بھی کر لے مگر مژگان ہمیشہ اسے چھوڑ جانے کی بات پہلے کرتی تھی۔ وہ اس کی اس دھمکی کا اثر ختم کر رہا تھا تا کہ وہ آئندہ ایسا سوچے بھی نہیں۔

Kitab Nagri Special

ایک ہفتہ مزید گزر گیا تھا اور اب اس کا آفس کافی حد تک اسٹیبل ہو چکا تھا۔ آج اس کا کام کچھ جلدی ختم ہو گیا تھا اور اس کے بعد کوئی میٹنگ نہیں تھی۔ وہ گھر پہنچا تو نو بجنے والے تھے۔ مژگان کچن میں موجود تھی اور کچھ بنا رہی تھی۔ خوشبو سے یاور کی بھوک چمک اٹھی۔ اسے دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی مگر آنکھوں کی اداسی یاور سے چھپ نہیں سکی تھی۔ اس رات کے بعد یاور نے اسے انتہائی ضرورت کے علاوہ مخاطب نہیں کیا تھا اور یہ بات مژگان کا دل توڑ رہی تھی۔ وہ اپنی طرف سے اس کا دل موم کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ یاور کمرے میں چلا گیا اور نہا کر کپڑے بدل کر وہ بالکل فریش ہو کر باہر آ گیا۔ مژگان کھانا لگا چکی تھی۔ کتنے عرصے بعد وہ ایک ساتھ گھر پہ کھانا کھانے والے تھے۔ یاور اپنی مخصوص سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ مژگان اس کے سب سے پاس والی کرسی پہ بیٹھی تھی، جہاں وہ ہمیشہ اسے بٹھایا کرتا تھا۔ اس نے یاور کے آگے سے پلیٹ اٹھائی اور اپنا بنایا ہوا کھانا اس کی پلیٹ میں نکال کر پلیٹ اس کے آگے رکھی۔ یاور نے بغیر کچھ کہے کھا لیا اور پھر شیف کا بنایا ہوا کھانا کھایا۔ مژگان کو جو ایک امید سی ہونے لگی تھی کہ شاید ناراضگی ختم ہو گئی ہے، وہ پھر سے ٹوٹنے لگی تھی۔ یاور نے کوئی بات نہیں کی۔ نہ اس کے کھانے کی تعریف کی تھی۔ مژگان نے بہت تھوڑا سا کھانا کھایا تھا۔ اس کی بھوک ہی ختم ہو گئی تھی۔ وہ سونے کے لیے آ کر لیٹی تو اس کا انتظار کرتے کرتے ہی سونے لگی۔ وہ آج بھی نہیں آیا تھا۔ مژگان کا دل بوجھل ہو گیا۔

"کیا اب وہ کبھی پہلے کی طرح مجھ سے محبت نہیں کریں گے؟" اس کا دل عجیب و غیریب باتیں سوچ رہا تھا۔

رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھلی تھی۔ اس نے اپنے گرد کوئی بھاری سی چیز محسوس کی۔ پہلے وہ ایک دم سے ڈر

Kitab Nagri Special

گئی۔ وہ چیخنے لگی تھی مگر جب آہستہ سے ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ وہ یاور تھا۔ وہ اس کے برابر میں سو رہا تھا۔ مژگان کے دل میں تتلیاں اڑنے لگی تھیں۔ اسے ڈھیروں تسلی ہوئی تھی۔ وہ ساری رات اس خوشی میں ٹھیک سے سو بھی نہیں سکی تھی کہ وہ اس کے برابر میں سو رہا تھا۔ مطلب ناراضگی ختم۔

صبح وہ یاور کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی۔ وہ نہا کر تیار ہو گئی پھر اس نے یاور کے لیے خود ناشتہ بنایا تھا۔ یاور کی آنکھ کھلی تو وہ سب سے پہلے ایکسر سائز کرنے گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے فریش ہو کر ناشتہ کیا پھر کپڑے بدل کر آفس جانے کے لیے تیار ہونے لگا۔ آج وہ جلدی میں بھی نہیں تھا اس لیے تسلی سے آہستہ آہستہ تیار ہو رہا تھا۔ اس نے ٹائی اٹھائی اور جب وہ ٹائی باندھنے لگا تو مژگان اس کے پاس آگئی۔ دونوں کا رخ شیشے کی جانب تھا۔ مژگان اس سے ذرا سا پیچھے کھڑی تھی۔ یاور نے شیشے میں اس کا عکس دیکھ کر ہاتھ روک لیا تھا۔

"لائیں مجھے دیں۔ میں باندھ دوں۔" مژگان نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔ یاور نے گہری نظروں سے اسے شیشے میں سے دیکھا، پھر رخ موڑ کر مژگان کے روبرو ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے بغیر کچھ کہے ٹائی اسے دے دی اور غور سے مژگان کو دیکھنے لگا۔ وہ کہنا چاہتا تھا کہ تمہیں تو ٹائی باندھنی ہی نہیں آتی مگر رک گیا۔ مژگان آہستہ سے سوچ سوچ کر ٹائی کا ایک ایک بل بنانے لگی۔ یاور اس کی آنکھیں بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ بظاہر وہ ٹائی کو غور سے دیکھتے ہوئے پلکیں جھپک رہی تھی مگر وہ دیکھ چکا تھا کہ مژگان اپنے آنسو اندر دھکیل رہی تھی۔ بل بناتے بناتے وہ ایک دم اٹکی تھی۔ کل اس نے آدھا دن ٹائی باندھنے کی ویڈیوز دیکھی تھیں۔ وہ سیکھنا چاہتی تھی تاکہ ہر روز یاور کی ٹائی وہ خود باندھا کرے۔ اسے اٹکتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا۔ یاور نے آہستہ سے اپنا

Kitab Nagri Special

ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا اور ایک طرف کو بل دیا۔ پھر ایک اور بل بنایا اور ٹائی بندھ گئی۔ مڑ گان کے آنسو اور شدت اختیار کر گئے۔ یاور نے اس کی جھکی مگر بھیگی آنکھیں محسوس کر لی تھیں۔ اس نے آہستہ سے آگے ہو کر مڑ گان کو اپنے ساتھ لگایا اور اس کا سر تھپکنے لگا۔ مڑ گان سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ اتنی دیر سے جو آنسو وہ روکے ہوئے تھی وہ بندھ توڑ کر اس کی آنکھوں سے باہر نکل آئے تھے۔ وہ اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے شدت سے رونے لگی تھی۔ یاور نے اسے رونے سے نہیں روکا تھا۔ وہ کتنی دیر اسی طرح روتی رہی۔ پھر رونے میں کمی آئی تو آہستہ سے آنسو صاف کر کے اس سے الگ ہونے لگی۔ یاور نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا کر روکا۔

"روئی کیوں تھیں؟"

"آپ کی وجہ سے!" وہ اب بھی ہلکا ہلکا سوں سوں کر رہی تھی۔

"میری وجہ سے؟ میں نے کب کہا رونے کو؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ مڑ گان نے بھیگی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے تھے۔ میں کتنا اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ اوپر سے اس دن آپ نے جانے کا بھی پوچھ لیا۔ غلطی کر دی تھی تو معافی بھی تو مانگی تھی نا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ آپ ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیں۔ اتنا ٹارچر کیا آپ نے مجھے۔۔۔۔" وہ پھر سے رونے لگی تھی۔ یاور نے اسے پھر اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"مجھے کھونے سے اتنا ڈرتی ہو تو چھوڑ کر جانے کی بات کیوں کر رہی تھی؟"

Kitab Nagri Special

"میں اس وقت غصے میں تھی۔ لیکن آپ کو تو احساس کرنا چاہیے تھا۔ اگر خدانخواستہ میں کہہ دیتی کہ جانا ہے تو پھر آپ کیا کرتے ؟" وہ ڈرتے دل کے ساتھ اس کے سینے سے لگی اس سے پوچھ ہی تھی۔

"میں نے کہا تھا نا کہ اب میں تمھیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ یہ بات میں اب بھی اسٹام پہ لکھ کر دے سکتا ہوں۔" یاور نے بہت گہرے انداز میں کہا تھا۔ مژگان نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"پھر آپ نے پوچھا کیوں ؟" وہ پوچھتے ہوئے اتنی معصوم لگ رہی تھی۔ یاور کا دل چاہا اسے خود میں بھینچ لے اور کبھی الگ نہ کرے۔

"تمھیں احساس دلانے کے لیے۔ ہر بار جب تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو تو میری روح فنا ہونے لگتی ہے۔" کتنا خوبصورت اعتراف تھا۔ وہ اس کے دور ہونے سے ڈرتا تھا۔ مژگان کا دل رولر کوسٹر رائیڈ کی طرح اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ یاور نے غور سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا۔

"آئی ایم سوری! میں جانتی ہوں میں بہت بری ہوں۔ میں نے آپ کا دل دکھایا ہے۔۔۔" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے فکر مند سی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم بُری نہیں ہو، تم بہت معصوم ہو مژگان!" وہ پیار سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ اس کی بات سن کر مژگان کو اچانک سے کچھ یاد آ گیا تھا۔

"آپ نے اپنی مام سے میرے بارے میں کیا کہا تھا؟" یاور اس کے بات بدلنے پہ اچھنبے سے اسے دیکھنے لگا۔ اسے اچانک کیا سوجی تھی۔

Kitab Nagri Special

"جو بھی کہا ہے، وہ میرے اور مام کے بیچ کی بات ہے۔" یاور نے سنیدگی سے کہا۔

"انھوں نے ویسے بھی بتا دیا ہے مجھے، اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔" مژگان نے مزے سے آنکھیں گھما کر کہا، پھر ایک دم سنجیدہ ہوئی "۔۔۔۔۔۔میں آپ کے دل میں رہتی ہوں لیکن پھر بھی آپ نے مجھے اتنا اگنور کیا، اتنا رُلایا مجھے۔" وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

"بِلیِومی۔ تمھیں اگنور کرنا میرے لیے سب سے زیادہ مشکل کام تھا۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔ مژگان کو بہت دنوں بعد اس کی مسکراہٹ نظر آئی تھی۔ وہ اس کی حسین مسکراہٹ میں کھونے لگی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" یاور کی آواز نے اسے واپس حقیقت کی دنیا میں کھینچا تھا۔

"آپ کتنے دنوں بعد مسکرائے ہیں۔" اس نے اسے یوں دیکھنے کی وجہ بتائی۔

"تم نے نوٹس نہیں کیا ہو گا میں تو روز ہی مسکراتا تھا۔ روزانہ نئی نئی لڑکیاں دیکھنے کو ملتی تھیں۔" مژگان کے چہرے کا رنگ بدلا۔ اس کے چہرے پہ فکر اور پریشانی کے آثار دیکھ کر یاور دل میں ہنسا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آفس میں نئے ریکروٹمنٹس کر رہا ہوں۔ انٹرویو کے لیے ملتی تھیں۔ تم کیا سوچنے لگی؟" مژگان نے فوراً اپنے چہرے کو نارمل کیا اور سنجیدہ ہو کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما۔

"آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ کچھ بھی ہو آپ مجھے کبھی نظر انداز نہیں کریں گے۔" مژگان کے ردِ عمل سے یاور محظوظ ہوا تھا۔

"Sounds like someone is feeling insecure"

Kitab Nagri Special

وہ مبہم سا مسکراتے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ مژگان اس کی بات پر خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔ یاور کو اس پہ بے پناہ پیار آیا تھا۔ یاور نے اس کے ہاتھ میں تھامے اپنے ہاتھ کو پلٹا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر چوما۔

"وعدہ۔" مژگان کے ہونٹوں پہ بڑی دلکش مسکراہٹ آئی تھی جیسے زندگی مسکرانے لگی ہو۔ یاور نے آگے ہو کر اس کے ہونٹوں پہ جھکنے کی کوشش کی تو وہ ہلکا سا پیچھے ہوئی۔

"جلدی جائیں۔ آفس میں بہت کام رکے ہوں گے آپ کی وجہ سے۔" یاور نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا۔

"ناراض ہی ٹھیک تھا میں۔ کم از کم خود تو آرہی تھی میرے پاس۔" اس کی بات پر مژگان کے گال گلابی ہوئے۔

"ابھی آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اب آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے یاور۔" مژگان نے ناراض سی شکل بنا کر، روانی میں کہتے ہوئے اس کا نام لیا تھا۔ یاور کے کان ایک دم کھڑے ہوئے۔ اس سے پہلے اس نے کبھی اس طرح یاور کا نام نہیں لیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ "سر" یا "مسٹر یاور" ہی کہا تھا۔ یاور کے ہونٹ خود بخود گہری مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ اس نے دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹے اور تسلی سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"کیا؟ ابھی کیا کہا تم نے؟" اس کے دل میں خوبصورت سی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں اس کے منہ سے اپنا نام سن کر۔ مژگان کو ایک دم احساس ہوا تھا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔

Kitab Nagri Special

"میں آپ کو وعدہ یاد دلا رہی تھی۔" اس نے یوں ظاہر کیا جیسے اپنی حرکت اس نے خود نوٹ ہی نہیں کی۔ یاور نے آہستہ سے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری اور نچلا ہونٹ اپنے دانتوں میں دبا کر آنکھیں زرا سی چھوٹی کر کے بڑی معنی خیزی سے اسے دیکھا۔ مژگان نارمل سی صورت بنائے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اس کی نظریں مژگان کو نروس کر رہی تھیں۔ یاور نے ایک ہاتھ بڑھا کر پھر اسے اپنے قریب کھینچا۔

"تم نے میرا نام لیا تھا ابھی۔" یاور نے اسے احساس دلانے کی کوشش کی تھی کہ وہ سن چکا ہے۔

"نہیں تو۔" مژگان نروس ہوئی مگر چھپانے کی پوری کوشش کی۔ یاور پھر سے مسکرایا۔

"مجھے اچھا لگا تم نے میرا نام لیا۔ ہاں لیکن شاید اس بار تم ساتھ میں "مسٹر" لگانا بھول گئیں۔۔۔" وہ اسے غصے میں مسٹر یاور ہی کہتی تھی۔

"آپ جائیں آپ کو بہت زیادہ دیر ہو رہی ہے۔" مژگان نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی تھی۔ یاور نے اس کا فرار ناکام بنانے کے لیے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھ لیے اور اسے اپنے بالکل قریب کر لیا

"ایک بار پھر سے کہو۔"

"کیا؟" وہ اس کی نزدیکی میں مزید نروس ہو رہی تھی۔ یاور نے اس سے اپنا نام کہنے کی ڈیمانڈ کی تھی۔

"میرا نام۔ لیکن بغیر کی لاحقے یا سابقے کے۔ تمھارے منہ سے سن کر اچھا لگ رہا ہے۔" وہ جھجھک رہی تھی اور شرما رہی تھی۔ یاور اس کے چہرے پہ شرمیلے رنگ دیکھ کر انجوائے کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں کب لیتی ہوں آپ کا نام؟ آپ کو پتا تو ہے پھر بھی ایسی ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔" اس نے بہانہ بنایا۔ یاور نے نفی میں سر ہلایا۔

"ابھی ابھی میں نے خود سنا تھا۔ تم نے کہا تھا "یاور"۔۔۔۔ جلدی کرو میں آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں۔" اس نے مژگان کی نقل اتاری اور پھر اسے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی دکھائی۔

"تو میں بھی کب سے یہی کہہ رہی ہوں۔ آپ لیٹ ہو رہے ہیں۔ جلدی جائیں۔" مژگان نے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے چھڑایا۔ وہ منہ بنا کر اسے دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں۔ کر لو تم جتنے بہانے کرنے ہیں۔ واپس آ کر پوچھوں گا تم سے۔" یاور نے اس پہ سنجیدہ اور تھوڑی غصیلی نظر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ مژگان نے اس کی گاڑی کی آواز سنی تھی۔ اس کے جانے کے بعد مژگان نے سکون کا سانس لیا۔ کم از کم وہ اس سے اب ناراض تو نہیں تھا۔ مژگان کے دل کو اطمنان ہو گیا تھا۔ آج رات وہ یاور کو سرپرائز دینے کا سوچ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔۔۔

یاور آفس آیا تو کچھ فائلز اس کے ٹیبل پہ سائن ہونے کے لیے پڑی تھیں۔ اس نے اندر داخل ہو کر کوٹ اپنی کرسی کی پشت پہ لٹکایا اور خود سیٹ پہ آ کر بیٹھ گیا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے کیبن میں عامر کو بلوایا تھا۔ اس نے اس کے لیے کافی بنادی تھی۔ کافی کے ساتھ ساتھ وہ اس سے آفس کے بارے میں اپ ڈیٹ لینے لگا تھا۔ اب اس کا کاروبار الگ ہو چکا تھا تو اسے ہر چیز پہ زیادہ نظر رکھنی پڑ رہی تھی۔ اور میڈیا والے تو ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گئے تھے کہ سکندر گروپ آف کمپنیز کا مرجر کیوں ٹوٹا تھا۔ کچھ اپنے اپنے اندازے لگا رہے تھے اور خود اصل

Kitab Nagri Special

بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے آفس کے امپلائیز سے بہانے بہانے سے پوچھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یاور نے مزید کوئی جواب دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے کانفرس میں بتایا تھا کہ کچھ ذاتی وجوہات کی بنا پر وہ یہ مرجر قائم نہیں رکھ پا رہا لیکن میڈیا والے شاید "ذاتی" کا مطلب نہیں سمجھتے تھے۔ عامر نے اسے آفس میں ہونے والی ہر چیز کا بتایا پھر اس نے کچھ عجیب و غریب سرگرمیوں کے بارے میں بھی بتا دیا۔ یاور نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ بغیر کسی کی اپائنٹمنٹ کے کسی کو بھی ملنے کی اجازت نہیں تھی اور اب اس نے مزید سیکیورٹی ٹائٹ کر دی تھی۔ عامر کو واپس بھیج کر وہ دوبارہ سے فائلوں کی جانب مگن ہو گیا تھا۔ دو تین ڈاکومنٹس پڑھ کر اس نے سائن کر دیے تھے اور اگلی پڑھنے لگ گیا تھا۔ اسی لمحے کوئی اس کے روم کا دروازہ کھول کر بغیر اجازت کے اندر داخل ہوا تھا۔ یاور نے سر اٹھا کر دیکھا۔ یہ حرکت اور کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا۔ اس کے نقوش ایک دم تن گئے تھے اور ہونٹ ایک دوسرے میں زور سے بھینچ گئے تھے۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" یاور نے غصے سے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اس کے قریب آ گیا۔ اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے صرف تم سے محبت کی ہے یاور۔ تم نے کہا ابھی تم شادی نہیں کرنا چاہتے، میں نے تمھارا انتظار کیا۔ اور بدلے میں تم نے میرے ساتھ کیا کِیا؟ مجھے دھوکا دیا۔ کسی اور سے شادی کر لی۔ بتاؤ کیا واپس کر سکتے ہو میری زندگی کے وہ سال؟ وہ وقت جو میں نے تم پہ لگا دیا۔ بولو۔۔۔" وہ اس کے انداز سے شاک ہوئی تھی۔ یاور تیز نظروں سے اسے دیکھتا ہوا اس کی بات چپ چاپ سنتا رہا۔ جب وہ رکی تو یاور نے کہا۔

Kitab Nagri Special

"تم شروع سے جانتی تھیں کہ میں تم میں شادی کے لیے کبھی بھی انٹرسٹڈ نہیں تھا۔ میں صرف تمھیں ایک کزن اور دوست کی حیثیت سے امپورٹینس دیتا تھا۔ یہ منگنی بھی تمھاری مام کی مرضی سے ہوئی تھی اس بزنس ایمپائر کو ایک رکھنے کے لیے۔ اور میں نے تم سے کبھی نہیں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں یا کروں گا۔ یہ سوال تم اپنی مام سے جا کر پوچھو جنھوں نے اپنے فائدے کے لیے تمھیں استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔" یاور کو اس پہ بے انتہا غصہ آرہا تھا۔ ایک تو اس نے مژگان کو اس سے دور کرنے کی کوشش کی تھی اور اب اسی پہ الزام لگا رہی تھی۔ میرال نے اسے غصے سے گھورا۔

"اپنے دھوکے کا الزام میری مام پر مت لگاؤ۔ جس لڑکی کی خاطر تم نے مجھے چھوڑا ہے نا، وہ بھی تمھارے ساتھ نہیں رہ سکے گی۔ میری بددعا ہے یہ۔ تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ تمھرے ساتھ بھی اچھا نہیں ہوگا یاور علی سکندر۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرّائی تھی۔

"یہ گلہ تم مجھ سے تب کرتی، اگر میں نے تمھیں کوئی جھوٹی امید دلائی ہوتی۔ تمھیں شروع سے پتا تھا کہ ہماری شادی شادی نہیں بزنس ڈیل ہے۔ میں اس سب میں قصوروار نہیں ہوں۔ اس لیے اب اگر تم نے مژگان کے حوالے سے یا میرے اور مژگان کے رشتے کو لے کر کسی بھی قسم کی الٹی سیدھی بات کرنے کی کوشش کی تو میں یہ بھی بھول جاؤں گا کہ ہم کبھی دوست تھے۔" یاور نے بھی اسی کی طرح غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرا کر کہا تھا۔

"ہونہہ!۔۔۔ میرے ساتھ جو کچھ تم کر چکے ہو اس کا حساب میں لے کر رہوں گی تم سے۔ یاد رکھنا!" وہ کہہ کر جانے لگی تو یاور نے ہنکارا بھرا۔

Kitab Nagri Special

"تم جو کر سکتی ہو کر لو۔ لیکن مژگان سے دور رہنا تم۔ اور یہ میری آخری وارننگ ہے۔" میرال اس پہ نظر ڈل کر اس کے آفس روم سے نکل گئی تھی۔ وہ واپس اپنی سیٹ پہ آ کر بیٹھ گیا۔ اس لڑکی سے یاور کو خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ جس طرح اور جو کچھ وہ کہہ کر گئی تھی، وہ مژگان کی طرف سے فکر مند ہو گیا تھا۔ میرال اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

۔۔۔

مژگان نے کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا۔ کمرے میں مختلف جگہ، بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز پہ اور ڈریسنگ ٹیبل پہ اس نے خوشبو والی موم بتیاں جلا کر رکھ دی تھیں اور ساتھ میں اس نے کمرے میں ڈِم لائٹنگ کی ہوئی تھی۔ کمرہ اس وقت خواب ناک ماحول بنا رہا تھا۔ بیڈ کے درمیان میں گلاب کے پھولوں سے دل بنا ہوا تھا اور اس دل میں موتیے سے فلِنگ کی گئی تھی۔ یاور گھر آیا تو اپنے دھیان میں کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ذہن میں میرال کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی مسحور کن خوشبو کا جھونکا اسے محسوس ہوا تھا۔ کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر ایک لمحے کو تو وہ بالکل ہی حیرت زدہ رہ گیا تھا۔ یہ کمرہ اس کا بیڈ روم کم اور کسی ہوٹل کا ہنی مون سویٹ زیادہ لگ رہا تھا جس میں رومینٹک سیٹنگ کی گئی ہو۔ یقیناً یہ مژگان نے ہی کیا تھا لیکن آج تو کوئی خاص موقع بھی نہیں تھا۔ اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے چند قدم بیڈ کی جانب بڑھائے اور اپنا بازو پہ ڈالا ہوا کوٹ بیڈ کے ایک طرف رکھنے لگا تو بیڈ کے وسط میں پھولوں سے بنے دل کی طرف اس کی نظر گئی۔ اس کے ہونٹوں پہ بے ساختہ بڑی خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ اسی اثناء میں مژگان کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ اس وقت سُرخ رنگ کی ہاف سلیوز میکسی میں تھی۔ اس نے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا، کانوں اور گلے

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

میں خوبصورت سی ڈائمنڈ جیولری پہنی ہوئی تھی جس کے ساتھ یاور کا دیا ہوا ایم اور وائے والا لاکٹ بھی تھا، ایک کلائی میں رومانہ کے دیے کنگن تھے اور دوسری کلائی خالی تھی۔ ایک ہاتھ کی پہلی انگلی میں اس نے سرخ یعقوت کی خوبصورت انگوٹھی پہن رکھی تھی اور پیروں میں سفید رنگ کی ہیلز۔ سُرخ کے امتزاج کے ساتھ اس نے ہلکا سا کالے رنگ کا سموکی آئی میک اپ کیا ہوا تھا اور گہرے گلابی رنک کی لپ اسٹک اس کے ساتھ بہت سوٹ کر رہی تھی۔ یاور مبہوت سا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ مژگان کے ہاتھ میں ٹرالی تھی جس پہ مختلف قسم کی چیزیں رکھی تھیں۔ وہ ٹرالی تھام کر یاور کے نزدیک آ کر رکی۔ یاور نے ایک بھرپور نظر اوپر سے نیچے تک مژگان پہ ڈالی۔

"ویلکم ہوم۔" مژگان نے اسے اپنی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھا تو مسکرا کر کہا۔ یاور کو اسے دیکھ کر ایک دم یاد آیا تھا کہ وہ اس سے ناراض تھا۔ وہ مسکراتے مسکراتے ایک دم سنجیدہ ہوا۔

"یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی تک ناراض ہو لیکن مژگان جانتی تھی کہ وہ صرف اسے دکھانے کے لیے ایسا کر رہا ہے۔ اس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ اسے سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کو اچھا نہیں لگا؟" وہ فکر مند سی ہو کر پوچھنے لگی۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ میں صرف پوچھ رہا ہوں" وہ اس کے موڈ خراب ہونے کے خیال سے سنبھل کر بولا۔

"آپ اتنے دن سے ناراض تھے مجھ سے۔ میں نے سوچا آپ کو منانے کے لیے اچھا سا سرپرائز دوں۔ اگر آپ کو پسند نہیں آیا تو میں واپس لے جاتی ہوں۔"

Kitab Nagri Special

وہ مایوسی سے کہتے ہوئے ٹرالی تھام کر واپس مڑنے لگی تو یاور نے جھٹکے سے اسکی کلائی تھام کر اسے اپنی بانہوں میں تھام لیا۔ وہ اسے کمر سے پکڑے اس پہ جھکا، اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"بہت تیز ہو تم!" مژگان نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے نچلا لب دانتوں میں دبایا۔ "تم چاہتی ہو کہ میں ناراضگی بھی ختم کر دوں اور تم سے حساب بھی نہ مانگوں۔ ہے نا؟" یاور کے ماتھے پہ ہلکی سی تیوریاں نمودار ہوئی تھیں۔ مژگان نے معصوم سا چہرہ بنا کر اثبات میں سر ہلایا۔ یاور گہری نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

"اتنی آسانی سے؟ تمھیں اندازہ بھی ہے تمھاری طرف میرے کتنے حساب نکلتے ہیں؟"

"کتنے؟" مژگان کے معصومانہ طریقے سے پوچھے گئے سوال پہ یاور کی تیوریوں میں اضافہ ہوا۔

"ایک سال میں تین سو پینسٹھ دن اور تین سو پینسٹھ راتیں ہوتی ہیں۔ اور تم مجھ سے دو سال چار مہینے نو دن دور رہی ہو۔ کُل ملا کر آٹھ سو اُنسٹھ دن اور آٹھ سو اُنسٹھ راتیں۔" یاور نے فوراً ساری کیلکولیشنز کر کے اسے بتایا۔ وہ معصومانہ انداز میں آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی۔ کاجل اور آئی لائنر والی آنکھیں اس وقت یاور کے دل پہ بجلیاں گرا رہی تھیں۔

"سوری۔۔۔" مژگان نے ڈرتے ڈرتے آہستہ سے کہا۔ اس نے مژگان کو سیدھا کیا اور اپنی اس کی کمر سے اپنا بازو ہٹایا۔

Kitab Nagri Special

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" وہ گہرا سانس لیتے ہوئے ایک بھرپور نگاہ اس پہ ڈال کر باتھ روم میں چلا گیا۔ مژگان بے ساختہ مسکرائی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے بناؤ سنگھار کا اثر یاور پہ بہت زیادہ ہو رہا ہے لیکن وہ ظاہر نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ نِک سک سا تیار ہو کر آ گیا تھا۔ وہ اس وقت رات والے کپڑوں میں نہیں تھا۔ مژگان کو سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کا سرپرائز انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اوپر اوپر سے نظرانداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مژگان نے ٹرالی میں برتن سجائے ہوئے تھے۔ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے پاس سے بھینی بھینی سی خوشبو آ رہی تھی۔ مژگان نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"کھانا نکالوں آپ کے لیے؟" یاور نے اثبات میں سر ہلایا۔ مژگان نے ایک ہی پلیٹ میں اپنے اور اس کے لیے کھانا نکالا۔ اس نے آج کے دن کے لیے اسپیشل کھانا بنایا تھا۔ قیمہ چاول بھری بند گوبھی کے رول اور چاؤ من۔ پلیٹ میں دو کانٹے رکھ کر اس نے پلیٹ دونوں کے درمیان میں کر لی۔ یاور نے چاؤ من کا پہلا نوالہ چمچ میں بھرا اور اس کے لبوں تک لایا۔ مژگان نے اس کی طرف دیکھا، پھر مسکرا کر اس کے ہاتھ سے چاؤ من کھا لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کانٹے میں چاؤ من اٹھایا اور یاور کے آگے کیا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سارا چاؤ من اپنے منہ میں ڈال لیا۔ چباتے ہوئے ایک نظر مژگان کو مسکرا کر دیکھا پھر شرارت سے سنجیدہ صورت بنا کر بولا۔

"بہت ٹیسٹی ہے۔ لگتا ہے شیف آج کل بہت محنت سے کھانا بنا رہا ہے۔" یاور کے تبصرے پہ مژگان نے مصنوعی ناراضگی سجا کر اسے دیکھا۔

"یہ سب میں نے بنایا ہے!" مژگان نے ٹرالی پہ رکھی چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے معصوم سے ناراض چہرے کو دیکھ کر یاور نے اپنی مسکان ظاہر کی۔

Kitab Nagri Special

"تو میں بھی تعریف ہی کر رہا ہوں۔" اس نے ایک اور نوالہ کھاتے ہوئے کہا۔ مژگان سمجھ گئی تھی وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔ چاؤ من کھانے کے دوران وہ بیچ بیچ میں ایک چمچ مژگان کو بھی کھلاتا تھا اور وہ شرما کر کھالیتی تھی۔ وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا اس کا اندازہ مژگان کو آج پھر سے ہو رہا تھا۔ چاؤ من کے بعد اس نے بند گو بھی کے پتوں میں قیمہ اور چاول بھرے رول کھائے۔ ایسا نہیں تھا کہ یہ اس نے پہلی بار کھائے تھے، لیکن مژگان کے ہاتھ کے بنے پہلی بار کھا رہا تھا اور اسے سب سے مزیدار یہی لگے تھے جس کی یاور نے دل کھول کر تعریف کی تھی۔

"اپنا ہاتھ دو مجھے!" مژگان نے اس کی بات پہ الجھتے ہوتے ہوئے ایک ہاتھ یاور کی طرف بڑھایا۔ یاور نے وہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر چوما۔ مژگان اس کے اس عمل پہ مزید حیران ہوئی اور شرما کر اسے دیکھنے لگی۔

"تمھارے یہ خوبصورت ہاتھ ہمیشہ میرے لیے ایسے ہی کھانے بناتے رہیں" یاور نے اس کی آنکھوں میں دیکھا "اور میں ہمیشہ ایسے ہی کھاتا رہوں،" اس نے کمرے میں نظر دوڑائی "روز اس طرح رومینٹک سیٹنگ والے کمرے میں۔۔۔۔۔۔ اور اس طرح تم میرے سامنے۔۔۔۔۔" وہ ہلکے سے بہکے ہوئے انداز میں بولا۔

مژگان اس کا موڈ سمجھ گئی تھی۔ اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ کھینچا اور اپنے بنائے ہوئے خوبصورت سے سفید ویلوِٹ کریم کیک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر پلیٹ میں رکھ کر یاور کی طرف بڑھایا۔ یاور نے اس کے سُرخ گلال گال اس ڈِم لائٹ والے کمرے میں بھی دیکھ لیے تھے۔ وہ اس کی تعریف پر شرما گئی تھی اور یاور کی نظریں اسے نروس کر رہی تھیں۔ یاور نے پلیٹ اس کے ہاتھ سے لی اور وہ ٹکڑا کھایا پھر خود ایک ٹکڑا کاٹ کر اپنے ہاتھ سے

Kitab Nagri Special

مژگان کی جانب بڑھایا۔ مژگان نے ٹکڑا کھایا تو اس کے ہونٹوں کے کنارے زرا سی کریم لگ گئی۔ یاور نے معنی خیزی سے اس کے ہونٹوں کے کنارے لگی ہوئی وہ کریم دیکھی تھی۔ پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

"کیا ہوا؟" مژگان اس کا سر جھٹکنا نوٹ کرچکی تھی اس لیے پوچھا۔ وہ مسکرایا اور قریب رکھے ٹشو باکس سے ایک ٹشو نکال کر اس کے ہونٹ کے کنارے سے کریم صاف کی۔ مژگان جھینپ گئی اور نگاہیں جھکا لیں۔ جب کھانے پینے سے فارغ ہو چکے تو مژگان ٹرالی واپس رکھنے کے لیے اٹھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"چیزیں واپس رکھنے۔" پھر اس کی سوالیہ نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر بولی "وہ میں نے آج سب کو چھٹی دے دی ہے" اس کی بات سن کر یاور کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ وہ اس کی نظروں سے گھبراتے شرماتے ہوئے ٹرالی لے کر باہر چلی گئی۔ اسے واپس آنے میں کچھ دیر لگ گئی تھی کیونکہ وہ ساری چیزیں سمیٹ کر واپس آئی تھی۔ ملازموں کو اس نے چھٹی دے دی تھی۔ وہ یاور کے لیے سب کچھ خود کرنا چاہتی تھی۔ کھانا بنانے سے لے کر کمرے کی ایک ایک چیز تک اس نے خود سجائی تھی۔ وہ واپس کمرے میں آئی تو یاور کمرے کی ڈیکوریشن کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"ہممم۔۔۔۔ کافی محنت کی ہے تم نے۔" اس کے ہونٹوں پہ بہت دلکش اور موہ لینے والی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی اور اس کی آنکھیں بھی خوشی سے چمک رہی تھیں۔ مژگان کو اس کی مسکراہٹ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپ کے لیے کِیا ہے سب۔ اب تو آپ ناراض نہیں ہیں نا مجھ سے ؟" وہ اس کے سامنے کھڑی اسے اُمید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ یاور نے اپنا رُخ اس کی جانب موڑا اور چلتے ہوئے اس کے بالکل نزدیک آیا۔ اس کے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور وہ محبت بھری نظروں سے مژگان کو دیکھ رہا تھا۔

"ناراض تو میں پہلے بھی نہیں تھا۔ بس تھوڑا سا غصہ تھا تم پہ۔ لیکن آج تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ میں تمھاری ہر غلطی معاف کرنے کو تیار ہوں۔" اس نے ایک ہاتھ اس کے کمر کے گرد باندھا اور اسے جھٹکے سے اپنے قریب کر لیا۔ مژگان کی نظریں خود بخود جھک گئیں۔ یاور نے اس کے ماتھے پہ پیار دیا۔

"تھینک یو سو مچ یاور!" مژگان نے آہستہ سے شرماتے ہوئے اس سے کہا اور اس کے سینے پہ سر رکھ دیا۔ یاور کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔ اس نے مژگان کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔ پھر ایک دم اس کے کانوں میں میرال کی آواز گونجی۔

"جس لڑکی کی خاطر تم نے مجھے چھوڑا ہے نا، وہ بھی تمھارے ساتھ نہیں رہ سکے گی۔ میری بد دعا ہے یہ۔"

اس کے دل میں ایک دم پریشانی در آئی۔ اگر پھر سے مژگان اس سے دور ہو گئی تو؟ نہیں نہیں۔ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔ مژگان نے اس کی دھڑکنوں کا ارتشعاش بدلتے ہوئے محسوس کیا تو سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پہ سنجیدگی اور پسیشانی کے آثار دیکھ کر مژگان کو فکر ہونے لگی۔ ابھی تو اتنا خوش لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ کوئی پریشانی ہے؟" یاور نے اسے فکرمندانہ انداز میں پوچھتے ہوئے دیکھا تو مسکراہٹ سجا کر نفی میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri Special

"آئی لو یو سو مچ مِسز مژگان یاور علی سکندر!" اس نے مژگان کو زور سے خود میں بھینچ لیا۔ اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ مژگان کو اس کے اس طرح بھینچ لینے پہ الجھن اور حیرت دونوں ہونے لگیں۔ اس کے انداز میں ایسا کچھ تھا جو مژگان کی چھٹی حس کو محسوس ہو رہا تھا۔ وہ فکر مند تھا۔ تھوڑی دیر مژگان اس کے ساتھ لگی کھڑی رہی پھر جب الگ ہونے لگی تو یاور اسے چھوڑنے پہ راضی نہیں ہوا۔

"میں یہیں تو ہوں آپ کے پاس۔ کہیں نہیں جا رہی میں۔" اس نے پھر سے چھڑوانے کی کوشش کی تو یاور نے گرفت ڈھیلی کی اور آہستہ سے اس سے الگ ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"میں تمھیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔" پتا نہیں کس بات کا دھڑکا تھا اسے۔ مژگان کو ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اپنے کلازٹ کی طرف گیا اور سیف میں سے ایک فائل نکالی۔ پھر فائل اس کی طرف بڑھائی۔

"یہ کیا ہے؟" مژگان نے اس سے فائل لیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کھول کر دیکھ لو۔" یاور نے آنکھوں سے اسے کھولنے کا اشارہ کیا۔ مژگان نے ناسمجھی کے انداز میں فائل کھولی اور پڑھنا شروع کیا۔ اوپر نکاح نامے کے اوریجنل پیپرز تھے اور نیچے اس کے گھر کی رجسٹری کے کاغذات تھے۔ جیسے جیسے وہ پڑھنے لگی، اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی تھیں۔

"یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں نے یہ گھر ویڈنگ گفٹ کے طور پہ نکاح پر ہی تمھیں دے دیا تھا۔ لیکن تمھیں مجھ سے بھاگنے کی اتنی جلدی تھی کہ تم نے مجھے بتانے کا موقع بھی نہیں دیا۔" یاور نے اس سے کہا تو مژگان کی آنکھیں بے اختیار اس

Kitab Nagri Special

کی محبت کے باعث پانیوں سے چمکنے لگی تھیں۔ دو سال پہلے سب کچھ ایک غلط فہمی کی بنا پہ ہوا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر بھی چلی گئی تھی۔ اس نے دوبارہ نکاح نامے پہ نظر دوڑائی۔ اس میں تین کروڑ اس کا حق مہر اور نکاح کے تحفے میں یاور کا یہ گھر اس کے نام پہ درج تھا۔ مژگان جذبات کو بمشکل قابو کرتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی۔ وہ یاور سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ کبھی کبھی کہنے کو بہت کچھ ہوتا ہے لیکن کچھ جذبوں کو الفاظ کے سانچے میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔ مژگان بھی اس وقت ایسا ہی کچھ اس کے لیے محسوس کر رہی تھی۔

"تمھارے پچھلے دونوں گھر بھی میرے پاس ہیں۔ آئی ایم سوری میں نے تمھارا گھر خرید کر تمھیں وہاں سے نکلنے پہ مجبور کیا تھا لیکن اس وقت مجھے سچائی کا علم نہیں تھا۔ اس کی وجہ سے میں بہت گلٹی محسوس کرتا ہوں۔ لیکن اس گھر کا ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ تم یہ مت سوچنا کہ تلافی کے طور پہ یہ گھر میں نے تمھارے نام کر دیا ہے۔ نہیں! یہ گھر میں نے بہت محنت سے بنایا تھا اور میرے پاس سب سے قیمتی اس وقت یہی ہے جو میں تمھیں دے چکا ہوں۔ یہ میری محبت کا ٹھوس ثبوت ہے۔" مژگان نے اس کے سینے سے اپنا سر اٹھایا اور اسے ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھا۔

"اگر یہ سب مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں میرال کی باتوں میں بالکل بھی نہیں آتی۔" اس نے محظ مذاق کی نیت سے کہا تھا۔ یاور نے اسے بہت غور سے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اب اگر تم نے مجھے چھوڑ کر جانے کا سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا!" وہ اسے دھمکی دے رہا تھا تو مژگان کو اس کی آنکھوں میں گہرائی اور آواز میں عجیب سا خوف محسوس ہوا تھا جیسے اسے اب بھی کوئی ڈر تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ وعدہ۔" یاور نے گہری نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا، جیسے یقین کر رہا ہو کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔ مژگان کو اس کی خاموشی میں بھی اس کی بولتی آنکھوں کے سارے الفاظ بہت واضع سنائی دیے تھے۔

امید۔۔۔۔

یقین۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔۔۔

عشق۔۔۔۔۔۔

مان۔۔۔۔۔۔

اور اسے پھر سے کھو دیے کا خوف اب بھی اس کی آنکھوں میں تھا۔ یاور نے آنکھیں جھپک کر اپنی گیلی آنکھوں کا پانی اندر اتارا اور اسے اپنے بہت قریب کرتے ہوئے آہستہ سے اس کے ماتھے پہ پیار بھرے احساس کے ساتھ چوما۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بات کہوں آپ سے؟" وہ جو اس کے ہونٹوں پہ جھکنے لگا تھا، اس کی بات سن کر رک گیا اور خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

"آئی لو یو۔" مژگان نے بہت ہمت کر کے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی محبت کا اقرار کیا تھا۔ وہ اس کے لیے سجی سنوری تھی، اسے اپنا آپ سونپنے کے لیے تیار تھی، اس کے لیے سارا دن محنت کر کے اتنا سب کچھ کیا تھا اور

Kitab Nagri Special

اس کے خوف کو محسوس کر کے اپنی محبت کا اقرار بھی کر دیا۔ مژگان کے ان لفظوں سے یاور کے دل کو ڈھیروں سکون ملا تھا۔ اس کا خوف ایک دم ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔ اس نے بے انتہا محبت سے مژگان کے سارے وجود کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

یاور کا ایک بازو مژگان کے سر کے نیچے اس کا تکیہ بنا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر یاور کو دیکھا۔ وہ اس وقت اتنا مطمئن اور خوش لگ رہا تھا کہ سوتے ہوئے بھی اس کے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ مژگان اس حسین چہرے والے مرد کو دیکھنے لگی جو اس سے ٹوٹ کر محبت کرتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے لڑکیاں نہیں ملی تھیں لیکن اس نے کبھی اپنے قریب کسی کو آنے نہیں دیا تھا۔ میرال اس کی منگیتر تھی، اور اس کی ایلیٹ سوسائٹی میں افیئر زرکھنا بھی عام سی بات تھی لیکن یاور علی سکندر اپنے مزاج کا ایک ہی انسان تھا۔ اسے صرف مژگان سے محبت ہوئی تھی۔ مژگان وہ خوش قسمت لڑکی تھی جسے دیکھ کر یاور علی سکندر کی آنکھیں تک مسکراتی تھیں۔ وہ اس وقت خود کو اس کی قربت میں دنیا کی سب کی خوش قسمت لڑکی سمجھ رہی تھی۔ یاور کے چہرے کے ہر ایک نقش کو غور سے دیکھتے ہوئے اسے کچھ خیال آیا۔ وہ آہستہ سے اوپر کو ہوئی اور اس کے ماتھے پہ بکھرے اس کے بالوں کو ایک جانب سے ہلکا سا ہٹا کر کچھ دیکھنے لگی۔ یاور کو اپنے بالوں میں مژگان کی انگلیاں سرسراتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ مسکرایا اور آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا۔ وہ اپنے دھیان میں اس کے ماتھے کے کنارے جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی، پھر اسے وہ نشان نظر بھی آ گیا۔ اس کی نظریں جھکیں اور بے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اختیار یاور کی نظروں سے ملیں۔ وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا رہا تھا۔ مژگان ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی مگر اس کے سنبھلنے تک وہ اس کی چوری پکڑ کر چکا تھا۔

"میرے بالوں میں کیا ڈھونڈ رہی تھیں؟" وہ شوخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مژگان اپنی جگہ کھسیانی ہو گئی۔

"کچھ نہیں۔" اس کے جواب پہ یاور نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اپنی انگلی سے اس کے چہرے پہ بکھرے بال پیچھے ہٹائے۔

"میں نے بہت مرتبہ نوٹ کیا ہے، میں جب بھی سو رہا ہوتا ہوں تم مجھے بہت گھورتی ہو۔ جاگتے میں بھی گھور سکتی ہو، تمھیں حق ہے پورا۔ میں منع نہیں کروں گا۔" مژگان کے گال سرخ ہونے لگے تھے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے!" مژگان نے آہستہ سے یاور سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"دوسری لڑکیاں مجھے گھور گھور کر دیکھتی ہیں۔ اور جسے پورا حق ہے وہ دیکھنے سے گریز کرتی ہے۔ واہ۔۔۔" اس نے طنز سے ہنکارا بھرا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک تو اللہ نے آپ کو اتنا زیادہ حُسن دے دیا ہے اور آپ کی مسکراہٹ پہ تو بندہ ویسے ہی فدا ہو جاتا ہے، اوپر سے خود کو اور ایٹریکٹیو بنانے کے لیے آپ روزانہ جو اتنی ایکسر سائز کرتے ہیں تو لڑکیاں تو دیکھیں گی نا آپ کو۔ کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے ان کا دیکھنا آپ کو اچھا نہیں لگتا۔ دل میں تو آپ بہت انجوائے کرتے ہوں گے۔" اس نے اندر سے جلتے ہوئے ہلکا سا منہ بنا کر کہا۔ وہ خاموشی سے اس کا ناراض سا چہرہ دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"یہ سب میں تمھیں امپریس کرنے کے لیے کرتا ہوں۔" یاور نے اسے سنجیدگی سے کہا تو مژگان نے نخرے سے کہا۔"جی بالکل!... میں نے یقین کر لیا آپ کی بات پہ۔" یاور اس کے انداز پہ پھر مسکرایا تھا۔ مژگان کو بھی یاد آ گیا تھا کہ اس کے ماتھے پہ وہ کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

"یہ آپ کے ماتھے پہ کس چیز کا نشان ہے؟" مژگان نے اس کے نشان پہ ہلکا سا انگلی سے چھو کر پوچھا۔ یاور نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ نہیں جانتی تھی اس لیے وہ اسے سچ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ویسے بھی یہ دو سال پہلے کا واقعہ تھا۔

"چوٹ لگ گئی تھی۔"

"کیسے؟" مژگان نے پھر سوال کیا۔ وہ کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتے ہوئے بہانہ سوچنے لگا۔"سلپ ہو گیا تھا۔"

"آپ کی پرانی کار کہاں ہے؟" مژگان نے پھر سوال کیا۔ یاور نے اپنا بازو اس کے گرد سے ہٹایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خراب ہو گئی تھی۔" اس کے جواب پہ مژگان نے مشکوک انداز میں اسے دیکھا۔"اس دن تو آپ کہہ رہے تھے چکنا چور ہو گئی تھی۔" اس نے اسے یاد دلایا۔ یاور نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی کہ وہ کچھ نہیں جانتی۔

"ایک ہی بات ہے۔"

"کیسے خراب ہوئی؟" مژگان نے پھر سوال کیا۔ پتا نہیں وہ کیا جاننا چاہ رہی تھی۔ یاور نے اسے ٹالنا چاہا۔

Kitab Nagri Special

”تم کیا صبح صبح انکوائری آفس کھول کر بیٹھ گئی ہو سویٹ ہارٹ! مجھے آفس جانا ہے، لیٹ ہو جاؤں گا میں۔“ وہ اس کے سوالوں سے بچنے کے لیے بیڈ سے اترا تو مژگان نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

”میں جانتی ہوں۔“

مژگان کو رومانہ کی باتیں یاد آئی تھیں۔ اس دن ناشتے کے بعد جب ایمان ہاسٹل واپس چلی گئی تھی تو رومانہ نے اس سے بات کرنے کی ٹھانی تھی۔

”یاور نہیں چاہتا کہ تمھیں اس بارے میں کچھ پتا چلے لیکن میں پھر بھی تمھیں بتانا چاہتی ہوں۔“ مژگان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ پتا نہیں ایسی کون سی بات تھی جو یاور اس سے چھپانا چاہتا تھا۔

”میرال کی یاور سے منگنی کو چھے سال ہونے والے تھے۔ وشمہ دونوں کی شادی کروانا چاہتی تھیں لیکن یاور ہر بار ٹال دیتا تھا۔ اور کچھ عرصے سے تو اس نے صاف کہنا شروع کر دیا تھا کہ اگر وشمہ کو میرال کی شادی کرنے کی جلدی ہے تو کہیں اور کر دیں۔ شاید یہ بات وشمہ کو مشکوک لگی ہو۔ بہر حال جب اس کا تم سے نکاح ہوا تو وشمہ کو فوراً ہی یہ بات معلوم ہو گئی تھی۔ انھوں نے تمھارا بیک گراؤنڈ چیک کروایا اور یاور کے ڈیڈ سے آکر بات کی۔ میں جانتی تھی کہ میرال بچپن سے یاور کو پسند کرتی ہے۔ اور صرف پسند نہیں، وہ یاور سے محبت کرتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے جب میں نے سنا تو مجھے بھی تم پہ غصہ آیا تھا۔ وشمہ نے یاور کے ڈیڈ سے کہا کہ اگر تم اس کی زندگی سے نہ نکلیں تو میرال کا کیا ہو گا؟ اس نے جب سے یاور کے نکاح کی خبر سنی ہے، بہت دکھ میں ہے وہ۔ یاور کے ڈیڈ نے وشمہ کی مدد کی اور انھوں نے تمھیں کِڈنیپ کروا کر کہیں چھپا دیا۔ وہاں کیا ہوا میں یہ نہیں جانتی لیکن

Kitab Nagri Special

وشمہ نے ہمارے گھر آ کر یہی بتایا تھا کہ اس نے تمھیں ساری سچائی بتادی ہے اور اب تم خو ہی کہیں چلی جاؤ گی۔ ساتھ ہی اس نے شہباز سے کہا کہ اب انھیں میر ال اور یاور کی شادی کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ وہ فوراً یاور کی شادی کروانا چاہتی تھیں اس لیے ہم بڑوں نے فیصلہ کیا کہ اگلے ماہ یاور کی شادی میر ال سے کر دیں گے۔ پھر مجھے پتا چلا کہ یاور تمھیں لے کر اپنے گھر آ گیا ہے۔ اس کے بعد میں تم سے یہاں ملنے آئی تھی اور میں نے تم سے کافی برا سلوک کیا۔ میں بس یہ چاہتی تھی کہ میر ابیٹا خوش رہے اور سکھی رہے۔ شہباز اس سے ناراض تھے کہ اس نے بغیر بتائے نکاح کر لیا تھا۔ اور کوئی عام حالات ہوتے تب بھی انھیں اس بات کا برا ہی لگتا لیکن وہ میر ال سے منگنی ہونے کے باوجود تم سے نکاح کر چکا تھا۔ میر ال اور وشمہ شہباز کو بہت عزیز ہیں، تمھیں اس بات کا اندازہ تو ہو گا۔ اب تم سمجھ سکتی ہو ہمارا ری ایشن ایسا کیوں تھا۔ ہم تمھیں یاور کی زندگی سے دور کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت میں یہ نہیں جانتی تھی کہ میر ابیٹا تم سے اتنی محبت کرتا ہے اور تم بھی اس سے محبت کرتی تھی۔ میں بس اپنے بیٹے کی بھلائی کا سوچ رہی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا تمھارے بغیر وہ ایسا ہو جائے گا۔" رومانہ نے رک کر گہرا سانس لیا۔

"تمھارے یہاں سے جانے کے بعد ہم تو مطمئن تھے کہ اب وہ میر ال سے شادی کر لے گا۔ اسے شہباز نے ہر طرح سے راضی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے کسی کی نہیں سنی۔ ویسے بھی اسے کسی کی سننے کی عادت نہیں ہے، اپنی مرضی کا مالک ہے۔ بچپن سے ہی ایسا ہے۔ ایک بار کسی بت پر ضد لگا لے تو دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے، اس نے اپنی مرضی ہی کرنی ہے۔ لیکن اس لڑکے نے مجھے اس وقت دن میں تارے دکھائے تھے۔ ایک ہفتہ تک بس ہر جگہ تمھیں ڈھونڈ تا رہا تھا۔ شہباز کو اس کی ہر حرکت کی خبر تھی۔ پھر ایک رات گارڈ نے بتایا کہ وہ گھر آ گیا ہے۔ شہباز اور میں نے اسے بہت فون کیے لیکن اس نے ہمارا فون نہیں اٹھایا۔ مجھے گھبراہٹ

Kitab Nagri Special

ہونے لگی تھی۔ کیونکہ تمھارے جانے کے بعد وہ ایک لمحہ بھی سکون سے ٹِک کر نہیں بیٹھا تھا، ایک رات نہیں سویا تھا۔ ہم یہاں آئے تو اسے میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ اتنا پریشان اور ٹوٹا ہوا دیکھا تھا۔" مژگان حیرت سے رومانہ کے منہ سے یہ ساری باتیں سن رہی تھی جس کا اسے ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا۔

"اسے بہت تیز بخار تھا۔ میں نے ڈاکٹر کو بھی گھر بلوا لیا تھا۔ انھوں نے اسے نیند کا انجیکشن دیا تب کہیں جا کر وہ سویا۔ اور پھر آدھی رات کو گاڑی لے کر پتا نہیں کہاں نکل گیا تھا۔ سچ پوچھو تو مجھے اس رات بہت بے چینی ہو رہی تھی۔" مژگان کو یاد آیا تھا کہ اس کے سینے میں بھی اسی طرح ایک رات درد اٹھا تھا اور پھر وقفے وقفے سے ہوتا رہا تھا۔

"اور پھر اس کے ایکسیڈنٹ کی خبر نے مجھے اندر سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ مجھے نہیں پتا میں کیسے اس کے پاس پہنچی تھی۔ اس کی گاڑی چکنا چور ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اس کی گاڑی دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ اس میں موجود کوئی بھی انسان بچا ہو گا لیکن یاور کو اللہ نے نئی زندگی دی تھی۔ اس کے سر پہ بہت گہری چوٹ لگی تھی۔ وہ بچ گیا تھا مگر اسے ہوش آنے میں بہت وقت لگا تھا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ ہر روز میں سولی پہ لٹکی رہتی تھی۔ اس نے بہت ڈرا دیا تھا مجھے۔ اس وقت سے میں ہر روز دعا کرتی تھی کہ تم اسے مل جاؤ۔ تمھارے جانے کے بعد اس نے ہمیں بہت مشکل وقت سے گزارا کیا ہے۔ مجھ سے ناراض بھی رہا۔ اس نے لفظوں میں تو نہیں کہا لیکن میں اس کی شکوہ کرتی نظریں محسوس کر لیتی تھی۔" اب مژگان کو بھی سمجھ آ گیا تھا کہ وہ درد اسے کیوں ہوا تھا۔ وہ تکلیف میں تھا اس لیے اسے بھی تکلیف ہوتی تھی۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اور جب مجھے پتا چلا کہ اس نے تمھیں ڈھونڈ لیا ہے، یقین جانو مجھے بہت خوشی ہوئی۔ یاور نے مجھے نہیں بتایا تھا۔ اسے شاید ڈر ہوگا کہ میں اب پھر سے تم دونوں کو الگ کرنے کی کوشش کروں گی۔" وہ مایوسی سے مسکرائی تھیں۔

"لیکن اسے میں نے پھر سے مسکراتے دیکھا تھا۔ اس کے دوستوں سے مجھے خبر ملتی رہتی تھی۔ اور اس ایونٹ میں جب وہ تمھیں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا، اس کی تصویریں بھی مجھے مل گئی تھیں۔ وہ تمھارے ساتھ بہت خوش رہتا ہے۔۔۔۔۔ میں یہ سب تمھیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ تمیں اس کی محبت پہ کبھی شک نہ ہو۔ اس نے ہم سب کے خلاف جا کر تم سے شادی کی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں جتنا میں نے اسے انسان سے مشین بنتے دیکھا ہے، میرا دل بہت دُکھتا تھا۔ لیکن جب سے تم اسے دوبارہ ملی ہو، اس کے چہرے پہ خوشی نظر آتی ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن تم سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔ اس بات کی گارنٹی میں تمھیں دیتی ہوں۔" ان کی آنکھوں اور آواز میں بھرپور یقین تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri Special

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri Special

یاور نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"میں سب کچھ جانتی ہوں۔ آپ کو مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔" یاور نے بے اختیار آنکھیں میچ کر کھولیں۔ "میں تمھیں سب کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

"آپ نے میری وجہ سے اتنا کچھ سہا ہے۔ میں بہت بُری ہوں نا۔۔۔" اس نے نم آنکھوں سے یاور کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ آہستہ سے اس کے قریب بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

"ہاں! بہت بری ہو تم"

مژگان نے حیرت سے اسے دیکھا۔ ہمیشہ تو وہ اس سے کہتا تھا کہ تم بہت معصوم ہو۔

"بہت برا کیا تھا تم نے میرے ساتھ۔" مژگان کو اس کی آنکھوں میں اپنا عکس نظر آ رہا تھا۔ وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مژگان نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالے اور اس کے قریب ہوئی پھر اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھا اور اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حمائل کر لیے۔

"آئی ایم سوری!۔۔۔ آپ کو اتنا ہرٹ کیا میں نے۔" وہ اپنی نم آنکھوں کو بار بار جھپکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ وہ اس کی محبت کی گہرائی کبھی ناپ نہیں سکتی تھی۔ یاور آستہ سے اس کا سر تھپکنے لگا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح اس کے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی رہی۔ یاور خاموش ہی رہا تو مژگان نے اس کے کندھے سے اپنا سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کی نظروں کی تپش سے جزبز ہونے لگی۔

"اوہ سوری! میں بھول گئی تھی آپ نے آفس بھی جانا ہے۔" یاور نے اس کے کان کے بالکل قریب ہو کر کہا۔

Kitab Nagri Special

"آج میں آف لے رہا ہوں آفس سے۔ تم سارا دن مجھے منا سکتی ہو۔" مڑگان کے گال گلابی ہونے لگے۔ وہ اس کے شرمانے پہ شوخ ہوا اور آگے بڑھ کر اس پہ جھک گیا۔

یاور نے آفس فون کر کے ضروری کام ہینڈل کرنے کا کہہ دیا تھا اور اپنے آف لینے کی اطلاع بھی دے دی۔ وہ آج کا سارا دن مڑگان کے نام کر چکا تھا۔ یاور کی محبت پاش نظریں اس کے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔ وہ کچن میں اس کے ساتھ ہی موجود تھا۔ مڑگان کچھ بنانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ آج پھر اس نے شیف کی چھٹی کروادی تھی۔ یاور نے برا نہیں مانا اور شیف کو کہہ دیا کہ آج کچن مڑگان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ میدہ نکال کر کچھ مکس کرنے لگی تھی جب یاور نے انگلی سے زرا سا میدہ اس کے گال پہ لگا دیا۔

"افوہ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں؟" اس نے اپنا گال رگڑ کر صاف کیا اور مصنوعی ناراضگی سے اسے دیکھا۔

"موویز میں ایسے ہی کرتے ہیں۔ اچھا لگتا ہے۔" اس نے پھر سے انگلی سے میدہ اس کے گال پہ لگا دیا اور ایک نقطہ اس کے ناک کی نوک پہ بھی لگا دیا پھر خود سلیب کے ساتھ ٹیک لگا کر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور ایسے دیکھنے لگا جیسے کوئی بہت ہی دلچسپ نظارہ دیکھ رہا ہو۔ اسے مڑگان کے تاثرات مزہ دے رہے تھے۔

"موویز میں کچھ اور بھی ہوتا ہے۔" مڑگان نے یاور کو میدے سے بھرا باؤل دکھا کر ڈرانے کی کوشش کی۔ یاور نے چیلینجنگ انداز میں ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ڈونٹ یو ڈیر۔" مژگان نے مایوس ہو کر آنکھیں گھمائیں اور منہ پھلا کر میدے میں باقی چیزیں مکس کرنے لگی۔ یاور کو اسے تنگ کر کے بہت مزہ آرہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مژگان اس سے بدلہ نہیں لے سکتی۔ وہ اپنے غصے کا اظہار کرنے کے لیے زور زور سے برتن پٹخنے لگی تھی۔ یاور کچھ دیر تک اس کا پھولا ہوا انداز دیکھتا رہا پھر آہستہ سے اس کے پیچھے آگیا اور اس کے گرد بازو باندھ کر اس کے کندھے پہ اپنی ٹھوڑی رکھ دی۔

"میری جان! ناراض مت ہو۔ بلیو می بہت پیاری لگ رہی ہو۔ یہ دیکھو!" اس نے اپنا فون نکالا اور کیمرے سے چند سیلفیز لے لیں۔ پھر مژگان کو دکھائیں۔ مژگان کو اپنا میدے والا چہرہ اچھا لگا تھا۔ وہ جھینپ گئی۔

"لیکن اب آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اس لیے میں جلدی جلدی ناشتہ بنانا چاہتی ہوں۔" یاور نے مسکرا کر سر ہلایا اور اس کے گال پہ پیار دے کر کرسی پہ جا کر بیٹھ گیا۔ جتنی دیر تک وہ ناشتہ بناتی رہی، یاور نے کچھ میلز چیک کر لی تھیں۔ وہ اس کے سامنے نرم گرم سے پین کیک اور ساتھ میں کچھ اور چیزیں بھی لا کر رکھنے لگی۔ پھر بلیو بیریز کا جوس بنا کر لائی اور خود بھی اس کے پاس بیٹھ گئی۔ یاور نے فون ایک طرف کو رکھا اور ناشتہ شروع کر دیا۔ ناشتے سے فارغ ہوئے تو یاور نے اسے تیار ہونے کا کہا۔ وہ تیار ہو کر باہر آئی تو یاور پہلے سے تیار کھڑا تھا۔ اس نے مژگان کا ہاتھ تھاما اور گاڑی میں بٹھایا۔ پھر خود گھوم کر دوسری طرف آیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" مژگان نے پوچھا تو اس نے ہونٹوں پہ بہت خوبصورت سی مسکراہٹ سجا کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سامنے روڈ پہ دیکھنے لگا۔

"سرپرائز ہے۔ کل تم نے مجھے سرپرائز دیا تھا۔ آج میری باری ہے۔"

Kitab Nagri Special

وہ اسے لانگ ڈرائیو پہ لے کر گیا تھا۔ مژگان کو اس کے ساتھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھی۔ اس سے زیادہ شاید یاور خوش تھا۔ مژگان کے ساتھ وقت کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔ اتنی جلدی وقت گزرتا تھا جیسے اسے پر لگے ہوں۔ لانگ ڈرائیو کے بعد اس نے مژگان کو اپنی پسند کی شاپنگ کروائی۔ مال میں جب کوئی لڑکی یاور کی طرف دیکھتی تھی تو مژگان یاور کا بازو تھام لیتی تھی۔ یاور کو اس کی اس کیوٹ سی حرکت پہ بار بار پیار آتا تھا۔ رات کا ڈنر وہ باہر ہی کر کے آئے تھے۔ گھر آ کر باری باری دونوں نے کپڑے تبدیل کیے۔ پھر یاور نے اسے بیڈ میں گھستے دیکھا تو اس کے ساتھ آ کر لیٹ گیا۔ اس کا سر اپنے سینے پہ رکھ دیا اور اس کے گرد اپنے بازو رکھ کر اس کے بال سہلاتے سو گیا۔

وہ ایکسر سائز کر کے آیا تو شاور لینے باتھ روم میں گھس گیا۔ مژگان نے تب تک ناشتے کا ٹیبل سجا دیا تھا۔ وہ باہر آیا اور اپنی مخصوص کرسی پہ بیٹھ گیا۔ مژگان اس کے پاس والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔ ناشتہ کر کے وہ آفس کے لیے تیار ہونے لگا۔ جب ٹائی باندھنے لگا تو مژگان اس کے پاس آ گئی۔

www.kitabnagri.com

"آج سے روزانہ میں آپ کی ٹائی باندھا کروں گی۔" یاور اس کی بات پہ مسکرایا اور ٹائی اس کے ہاتھ میں دے دی۔ مژگان نے اس کے کالر کے گرد ٹائی لگائی تو یاور نے دونوں ہاتھ اس کی کمر پہ رکھ کر اسے اپنے اور قریب کر لیا اور اسے شوخ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ وہ نروس ہونے لگی تھی مگر اپنا کام کرتی رہی۔ جب آخری بل دے چکی اور ٹائی کو مکمل سیٹ کر چکی تو یاور نے اس کے گال پہ شرارت سے زوردار چٹکی بھری۔

Kitab Nagri Special

"آپ لگتے تو اتنے سوبر ہیں اور اس طرح کی بچوں والی حرکتیں کرتے ہیں۔" مژگان اپنا گال سہلاتے ہوئے بولی تو یاور ہلکا سا ہنسا۔

"کیا کروں...! تمھاری صورت دیکھ کر خود کو روک نہیں پاتا میں۔ یو لُک سو کیوٹ۔!" وہ اپنی تعریف پر پھر جھینپنے لگی۔ یاور اسے خدا حافظ کہہ کر چلا گیا۔ مژگان اسے دروازے تک چھوڑنے آئی اور پھر جب اس کی گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی تو اندر آ گئی۔ یاور میرال کی باتوں سے پریشان ہو رہا تھا۔ کوئی بات تھی جو اسے اندر ہی اندر کھٹک رہی تھی۔ اس کی پریشانی مژگان نے بھی محسوس کر لی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مژگان کسی بھی صورت پریشان ہو لیکن پھر بھی اسے جیسے پتا چل گیا تھا کہ یاور کے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔ وہ سارا دن آفس کے کاموں میں مصروف رہا تھا۔ ایک دن کی چھٹی کا کام اگلے دن تو کرنا پڑتا تھا۔ رات پھر وہ دیر سے گھر آیا۔ مژگان کی آنکھوں میں نیند کے آثار تھے۔ یاور نے اسے اپنے ساتھ پول کی طرف چلنے کا کہا۔ وہ تھوڑی دیر اس کے ساتھ بیٹھ کر وقت کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔" مژگان نے کمزور سا احتجاج کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی نہیں سونا۔" وہ اسے بستر سے نکال کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پول کی طرف لے آیا تھا۔ وہ دونوں اپنی ٹانگیں پانی میں لٹکا کر پول کے کنارے بیٹھ گئے تھے۔ یاور نے اس کے گرد اپنا ایک بازو حمائل کر لیا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ مژگان نے اسے کے کندھے پہ اپنا سر ٹکا دیا تھا۔ اسے نیند آ رہی تھی۔ رات میں پول کا یہ حصہ روشنیوں کے باعث اور خوبصورت لگتا تھا۔ مژگان نے تیز جامنی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور یاور نے تیز نیلے، لیکن رات کے وقت دونوں کے کپڑے کالے ہی معلوم ہو رہے تھے۔ کچھ دیر وہ اس کے ساتھ وہیں

Kitab Nagri Special

بیٹھی رہی۔ یاور خاموش بیٹھا تھا لیکن اس کی موجودگی مژگان کو پرسکون کر رہی تھی۔ یاور نے اپنی جیب سے کچھ نکالا اور آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کلائی میں کچھ باندھا تھا۔ مژگان نے اس کے کندھے سے سر اٹھایا اور اپنی کلائی کو دیکھا۔

"یہ کس لیے؟" اس کی کلائی میں خوبصورت سا وائٹ گولڈ (پلاٹینم) کا بریسلیٹ تھا۔

"یونہی۔ اچھا لگا تو لے لیا۔" یاور کی نظریں اس کی کلائی پہ تھیں۔

"مجھے لگا تھا اب آپ مجھ سے کبھی پہلے جیسی محبت نہیں کریں گے۔" مژگان نے اسے فکرمند آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ یاور نے اس کی کلائی سے نظریں ہٹا لیں۔

"میں بس تم پہ غصہ تھا کیونکہ تم نے میرا اعتبار نہیں کیا تھا۔ لیکن میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں، یہ میں خود بھی نہیں جانتا۔" وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا۔ مژگان اس کے نیم رخ پہ نظریں جمائے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔ کوئی نمی جیسے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ پریشان مت ہوں۔ میں وعدہ کرتی ہوں، اب کوئی کچھ بھی کہے، میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔" اس نے تسلی آمیز انداز میں یاور کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ یاور نے پہلے اپنے ہاتھ پہ رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا، پھر اس کے چہرے کو دیکھا۔ مژگان کے چہرے کے جگنو اسے اس وقت بہت چمکتے ہوئے لگ رہے تھے۔ اس نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پہ اپنے ہونٹ رکھے اور اپنا بازو اس کے گرد پھیلا کر اس اپنے ساتھ لگا لیا۔ مژگان نے دوبارہ اس کے کندھے پہ سر ٹکا لیا تھا۔ اچانک ہی مژگان کو احساس ہوا کہ جیسے یہ سب اس کے ساتھ پہلے بھی ہوا ہے۔ دیجاوُو کی سی کیفیت ہو رہی تھی۔ لیکن اسے ہلکی ہلکی نیند آنے لگی تھی اس لیے زیادہ

Kitab Nagri Special

توجہ نہیں دے سکی۔ تھوڑی دیر بعد یاور کو محسوس ہوا کہ مژگان سو چکی ہے۔ اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی تو وہ واقعی سو رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور سانسیں ہموار تھیں۔ یاور نے آہستہ سے احتیاط کے ساتھ اٹھ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور کمرے میں لا کر بیڈ پہ ڈال دیا۔ بیڈ پہ لیٹتے ہی مژگان ہلکا سا کسمسائی۔ یاور نے اس کے ماتھے پہ پیار دیا اور خود نہانے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی بستر میں گھس گیا۔ اس کے ذہن میں اب بھی کوئی پریشانی تھی جو اٹک کر رہ گئی تھی۔

ایک مہینہ کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔ میرال کی جانب سے مکمل خاموشی تھی۔ اس کے بعد وہ اس سے ملا بھی نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ اس کا خوف بھی جاتا رہا۔ شہباز علی سکندر کا رویہ اس کے ساتھ نارمل ہو گیا تھا اور رومانہ اکثر مژگان سے فون پہ بات کرتی رہتی تھیں۔ وہ اسے اٹلی آنے کا کہہ رہی تھیں جس کے جواب میں مژگان نے یاور کے ساتھ آنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ یاور کے ساتھ اس کا ہر دن خوشگوار اور خوشیوں بھرا گزر رہا تھا۔ ایمان ہر ویک اینڈ پہ آتی تھی اور کبھی یاور انھیں لے کر باہر بھی چلا جاتا تھا۔ ہر چیز کی فراوانی تھی اور یاور اس کا خیال بھی بہت رکھتا تھا۔ مژگان کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ہر چیز میں اپنی من مانی کرنے والا یہ انسان محبت میں کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جتنا مغرور وہ شروع سے تھا، مژگان کے ساتھ اتنا ہی نرم تھا۔ اس کے مزاج میں بہت سی تبدیلیاں مژگان کی وجہ سے آئی تھیں لیکن وہ خوش تھا۔ کچھ دن مزید گزرے اور مژگان کو اپنا وزن بڑھتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ جسم بھی پہلے سے بھرا بھرا ہو رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ تھوڑی ایکسرسائز کر کے اپنے آپ کو فِٹ رکھا جائے۔ کہیں جانے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ یاور کا ایکسرسائز روم جو موجود تھا۔ وہ

Kitab Nagri Special

سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس کے جِم والے کمرے میں آ گئی۔ وہ مختلف ایکسر سائز والی مشینوں کو دیکھنے لگی۔ اسے ٹریڈ مِل کے علاوہ تو کسی کا نام بھی معلوم نہیں تھا۔ اس نے ٹریڈ مِل ہی آن کر لی۔ پانچ منٹ کی واک کر کے اسے چکر سے آنے لگے تھے۔ وہ ٹریڈ مل بند کر کے ایک طرف کو بیٹھ گئی اور اپنا چکراتا ہوا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔ حالانکہ اس نے ناشتہ بھی ٹھیک سے ہی کیا تھا مگر ایک دم سے بھوک بھی محسوس ہونے لگی جیسے کافی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو۔ اس نے ہمت کی اور اٹھ کر فریج میں سے پانی کی بوتل نکالی تو نظر ایک عجیب وغریب سی چیز پہ پڑی۔ وہ کوئی گتے کی کالے رنگ کی ڈبی تھی جس پہ نیلے رنگ سے "مارلبورو" لکھا تھا۔ مژگان کو وہ چاکلیٹ ہی لگی۔ اس نے کھانے کے لیے وہ ڈبی نکال لی مگر جب کھولی تو اندر سگریٹ پڑے نظر آئے تھے۔ مژگان کا ماتھا ٹھنکا۔ سگریٹ اس کے گھر میں کیا کر رہے تھے؟ یاور تو سموکنگ نہیں کرتا تھا۔ کیا یہ شہباز علی سکندر یہاں بھول گئے تھے؟ لیکن اس نے انھیں بھی کبھی سگریٹ پیتے نہیں دیکھا تھا۔ اگر یہ ان کا بھی نہیں ہے تو پھر.....؟؟؟؟؟

رات کو کھانا کھا کر جب وہ دونوں فارغ ہو گئے اور کمرے میں چلے گئے تو مژگان اس سے بات کرنے کا سوچنے لگی۔ یاور حسبِ عادت نہانے چلا گیا اور جب باہر آیا تو مژگان کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پہ فکر کے آثار تھے۔

"کیا ہوا میری جان؟ ایسے پریشان کیوں گھوم رہی ہو؟" وہ اس کے پاس آ گیا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔ بلکہ آپ کو کچھ دکھانا ہے۔" مژگان نے بیڈ کے سائیڈ والی دراز سے وہ پیکٹ نکالا اور اس کے سامنے کیا۔ یاور کے چہرے کا رنگ ایک دم بدلا تھا۔

"یہ کہاں سے ملا تمھیں؟" اسے اچھی طرح یاد تھا کہ مژگان کے آنے سے پہلے اس نے کمرے میں سے سارے سگریٹس ہٹوا دیے تھے اور جو یہاں وہاں موجود تھے وہ اس نے خود نکالے تھے۔ وہ نہیں چاہتا تھا مژگان کو پتا چلے کہ اس کے پیچھے اس نے یہ کام بھی شروع کر دیا تھا۔

"آپ کو پتا ہے یہ کِس کا ہے؟" مژگان کو اس کا انداز مشکوک کر گیا تھا لیکن چونکہ اس نے کبھی یاور کو خود سموکنگ کرتے نہیں دیکھا تھا اس لیے کشمکش میں تھی۔ یاور کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔ کچھ دیر بعد وہ سوچ کر بولا۔

"میرا ہی ہے۔" اس نے چھپانے کی بجائے اعتراف ہی کر لیا۔

"آپ کب سے سموکنگ کرنے لگے؟" مژگان کو حیرت ہوئی تھی یا صدمہ؟ اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا۔

"جب سے تم مجھے چھوڑ کر گئی تھی۔" اس نے آہستہ سے کہا اور اس کے ہاتھ سے وہ پیکٹ لے لیا۔

"آپ کو پتا ہے نا کہ یہ اچھی چیز نہیں ہے۔ اندر ہی اندر انسان کو ختم کر دیتی ہے۔" وہ اسے سمجھا رہی تھی یا شکوہ کر رہی تھی، یاور سمجھ نہیں سکا۔

"تمھارے بغیر زندگی بوجھ ہی لگتی تھی۔ اس لیے کرتا تھا۔" اس نے مژگان کو بتا دیا تھا۔ مژگان کے دل کو کچھ ہوا۔

Kitab Nagri Special

"اب بھی کرتے ہیں سموکنگ؟" کسی انجانے سے احساس کے تحت مژگان نے اس سے پوچھا۔ یاور نے بہت غور سے مژگان کی فکر مند آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"نہیں! اب تم مل گئی ہو۔ اب میں اچھی چیزیں کھاتا پیتا ہوں تاکہ میری زندگی لمبی ہو اور میں تمھارے ساتھ زیادہ وقت گزار سکوں۔ چلو اب سو جاؤ، نو مور کویسچنز۔" وہ اسے پکڑ کر بیڈ تک لے آیا۔ مژگان کے دل کو بار بار یہ سوچ کر کچھ ہو رہا تھا کہ وہ اس کے بغیر سگریٹ بھی پینا شروع کر چکا تھا۔ اور بھی پتا نہیں کیا کیا کر چکا ہو گا۔ لیکن وہ اس سے بے وفائی نہیں کر سکتا تھا اور یہی ایک بات اس کے دل کو ڈھیروں اطمنان پہنچا رہی تھی۔

مژگان کی طبیعت دن بہ دن بوجھل ہوتی جا رہی تھی۔ یاور نے ایک دو بار محسوس کیا تو چیک اپ کروانے کا کہا مگر مژگان نے منع کر دیا۔ اسے لگا کہ موسمی اثرات ہیں اور ایک دو دن میں طبیعت خود ہی ٹھیک ہو جائے گی لیکن ایک ہفتے سے بھی اوپر ہو گیا تھا اور طبیعت ٹھیک ہونے کی بجائے مزید خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اور پھر ایک دن یاور نے اس کی ایک نہیں سُنی اور اسے ڈاکٹر کے پاس لے ہی گیا۔ ڈاکٹر نے مژگان کا ضروری چیک اپ کرنے کے بعد کہا۔

"انھیں ویکنیس ہو رہی ہے۔ اس لیے بار بار چکر آ جاتے ہیں۔ ان کی خوراک کا خیال رکھیں اور یہ ملٹی وٹامنز میں لکھ کر دے رہی ہوں، یہ انھیں ضرور دیں۔ ساتھ میں ریگولر چیک اپ بھی کرواتے رہیے گا۔" ریگولر چیک اپ کا سن کر یاور کو فکر ہونے لگی۔

Kitab Nagri Special

"سب خیریت ہے نا؟ پلیز ڈاکٹر مجھ سے کچھ مت چھپائیں۔" اس کے چہرے پہ پریشانی دیکھ کر مژگان کو دل ہی دل میں ہنسی آنے لگی تھی۔ ڈاکٹر بھی مسکرا دی۔

"آپ کی وائف بھی بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور آپکا بے بی بھی۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، ایوری تھنگ از فائن۔" یاور نے بے یقینی سے پہلے ڈاکٹر اور پھر مژگان کو دیکھا۔ مژگان نے شرما کر نظریں چرائی تھیں۔ ڈاکٹر کے الفاظ سن کر یاور پہلے حیران اور پھر بہت خوش ہوا تھا لیکن مژگان کے نظریں چرانے پر اس نے سنجیدہ صورت بنالی اور ڈاکٹر سے الوداعی کلمات کہہ کر گاڑی میں آ گیا۔ اس کے بعد اس نے مژگان سے کوئی بات نہیں کی۔ گھر آ کر وہ خاموشی سے کمرے میں چلا گیا۔ مژگان اس کے پیچھے ہی اندر آئی تھی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" اس کی خاموشی سے مژگان نے اندازہ لگایا۔

"تم مجھے کب بتانے والی تھیں؟" وہ سنجیدہ تھا۔ شاید غصے میں بھی۔ مژگان کو اس کی سنجیدگی سے ڈر لگنے لگا تھا۔ وہ اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی۔ جب سے اس کی طبیعت بوجھل رہنے لگی تھی اسے شک ہو رہا تھا لیکن وہ چاہتی تھی کہ پہلے تصدیق ہو جائے جو تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر نے کر دی تھی۔

"مجھے خود ابھی پتا چلا! آپ کے سامنے ہی تو ڈاکٹر نے بتایا تھا۔" یاور نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تمھیں پہلے سے پتا نہیں تھا۔ تمھاری طبیعت کب سے ٹھیک نہیں تھی۔ میں نے کہا بھی چیک اپ کروالو لیکن تم نے منع کرتی رہیں۔ یعنی تم جانتی تھیں صرف مجھ سے چھپانا چاہتی تھیں۔ کیوں؟" یاور کے اس انداز پہ مژگان اندر سے سچ میں ڈر گئی تھی۔ اتنے دنوں سے وہ جو اس کے ناز اٹھا رہا تھا، اب اچانک سے اس پہ غصہ کرنے لگا تھا۔ مژگان رونے والی ہونے لگی۔

Kitab Nagri Special

"میں نے سوچا کہ پہلے کنفرم ہو جائے پھر آپ کو بتاؤں گی۔" اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی صفائی پیش کی۔ یاور کچھ لمحے اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا۔ مژگان کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ اسے یاور کے غصے سے خوف آ رہا تھا۔ کیا وہ اس کے ساتھ پھر سے ناراض ہونے والا تھا؟ یاور آگے بڑھا اور اسے گھور کر دیکھا۔ پھر آہستہ سے مسکرایا اور اسے گلے لگا لیا۔

"پریشان کیوں ہو جاتی ہو سویٹ ہارٹ؟ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ اور تھینک یو سو مچ مجھے اتنی پیاری خوشی دینے کے لیے۔" مژگان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔ وہ سچ میں ڈر ہی تو گئی تھی۔

"آپ بہت برے ہیں۔ آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا۔ میں سمجھی آپ پھر مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔" یاور نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے آنسو صاف کیے۔

"میں تم سے ناراض ہو کر زندہ رہ سکتا ہوں کیا؟ کبھی نہیں۔ اور اب بلکل بھی رونا نہیں۔ اٹس ناٹ گُڈ فار یو اینڈ بے بی۔" وہ اتنے مان اور محبت سے بولا تھا کہ مژگان روتے روتے ہی مسکرانے لگی۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی مژگان میں آج کتنا خوش ہوں۔ تمھیں پتا ہے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں بھی ایک دن باپ بنوں گا، لیکن اٹ فیلز سم تھنگ ڈفرنٹ اینڈ امیزنگ۔ مام کو بتاتا ہوں۔ وہ بہت خوش ہوں گی سن کر۔" یاور نے اپنا فون نکالا اور سب سے پہلے رومانہ کو کال ملائی۔ مژگان کو اس کے چہرے پہ جو خوشی نظر آ رہی تھی وہ بہت انوکھی تھی۔ وہ بہت پر جوش ہو رہا تھا جیسے پتا نہیں کون سا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ اولاد کی خوشی شاید ایسی ہی ہوتی ہے۔ مژگان نے بھی اپنے فون سے ایمان کو کال ملائی۔ وہ بھی تو خالہ بننے کے لیے کب سے بیتاب تھی۔

Kitab Nagri Special

رومانہ کو اس خبر کا بے صبری سے انتظار تھا۔ وہ دادی بننے والی تھیں۔ انھوں نے شہباز علی سکندر کو بھی فوراً یہ خبر سنادی۔ وہ زیادہ تو کچھ نہیں بولے لیکن ان کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ان کی خوشی ظاہر کر چکی تھی۔ آخر ان کے بیٹے کی اولاد ہونے والی تھی۔ رومانہ مژگان کی گود بھرائی کی رسم کرنا چاہتی تھیں۔ انھوں نے جلد از جلد پاکستان جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اپنے اس فیصلے سے شہباز علی سکندر کو آگاہ کیا۔ شہباز علی سکندر نے ان کی خواہش کو پورا کیا اور خود رومانہ کے ساتھ وہ بھی پاکستان آ گئے تھے۔ رومانہ نے ملتے ساتھ ہی مژگان کو گلے لگا کر ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔ شہباز علی سکندر نے ہلکا سا مسکرا کر اسے مبارک دی۔ یاور کھل کر مسکرا رہا تھا، اس کی فیملی جو مکمل ہونے والی تھی۔ رومانہ نے مژگان اور یاور سے بھی اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔ مژگان انکار کرنا چاہتی تھی لیکن ان کی خوشی کا سوچ کر مان گئی۔ ایمان اس سے بھی زیادہ پُرجوش تھی۔ اسے چھوٹا بھانجا یا بھانجی جو ملنے والا تھا۔ وقتاً فوقتاً وہ مژگان کو تنگ بھی کر رہی تھی۔ رومانہ نے ایمان اور مژگان کے ساتھ مل کر گود بھرائی کی تقریب کے لیے ساری شاپنگ کر لی تھی۔ وہ اٹلی سے آتے ہوئے بھی اس کے لیے کافی تحفے لے کر آئی تھیں۔ گود بھرائی (جسے انگریزی میں بے بی شاور بھی کہتے ہیں) کی رسم انھوں نے یاور کے گھر کے لان میں ہی رکھوادی تھی۔ وسیع و عریض اور خوبصورت سے لان کی رونق میں سجاوٹ کے بعد مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ سوئمنگ پول کا پانی بھی جیسے ان کی خوشی میں رقص کرنے لگا تھا۔ مینیو میں باربی کیو اور چائینیز رائس کے ساتھ مختلف قسم کے سیلیٹ اور ڈرائی فروٹ سے بھرا گاجر کا حلوہ اور کافی بڑا چاکلیٹ کریم اور کافی مکس فلیور کیک بھی تھا۔ موسم کے حساب سے مشروب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ تقریب میں موجود زیادہ تر افراد یاور اور شہباز علی سکندر کے وہ دوست تھے جو ان سے کاروبار کے علاوہ بھی تعلقات رکھتے تھے۔ مژگان کی طرف سے ایمان کے

Kitab Nagri Special

علاوہ کوئی نہیں تھا۔ ان کے والد کی وفات کے بعد دور پار کے رشتہ داروں نے ان کی کوئی خیر خبر نہ لی تھی اور دو سال سے وہ کسی کے رابطے میں بھی نہ تھیں۔ شہباز علی سکندر نے وشمہ کو بھی بلاوا بھجوایا تھا مگر ان کی طرف سے کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ شہباز علی سکندر کو اس بات کا دُکھ ضرور ہوا تھا کہ ان کی بہن ان کی خوشی میں شریک نہیں ہوئی مگر انھوں نے اس بات کو زیادہ دل پہ نہیں لیا تھا۔ شاید انھیں لگ رہا تھا کہ ایسا کرنے میں وہ اپنی جگہ حق پر ہیں۔ آج کی تقریب میں مژگان بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس پہ الگ ہی قسم کا روپ آیا تھا۔ اس نے گلابی اور سبز کھلے ہوئے رنگوں کے امتزاج کا جوڑا پہنا تھا اور دلہن کی طرح ہی سجی سنوری تھی۔ یہ رومانہ کی فرمائش تھی۔ انھوں نے یاور کی شادی کے لیے جو پلان بنا رکھے تھے، اب کہیں تو پورے کرنے ہی تھے۔ اس تقریب میں ارمغان فیملی بھی مدعو تھی اور عاطر ارمغان بھی وہاں موجود تھا۔ وہ اس خوبصورت سے کپل کے پاس گیا اور پھولوں کے ساتھ انھیں متوقع خوشی کی ڈھیروں مبارکباد دی جو یاور نے بھرپور مسکراہٹ اور شکریہ کے ساتھ وصول کی تھی۔ مژگان کو یاور کے ساتھ ہنستا ہوا اور خوش دیکھ کر اس نے اپنے دل کو سمجھالیا تھا اور ان کی خوشی میں خوش ہوا تھا۔ وہ مژگان سے یاور کی طرح محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسے وہ اچھی لگتی تھی۔ مژگان تو یاور کی ہو چکی تھی لیکن ایک اور لڑکی اس کی توجہ بار بار کھینچ رہی تھی۔ وہ دل پھینک قسم کا انسان نہیں تھا لیکن اس کے دل کے معاملے بھی عجیب تھے۔ پہلے مژگان پسند آئی تھی، لیکن یہ والی لڑکی دیکھ کر اس کا دل اسے بار بار گرین سگنل دے رہا تھا۔ بالآخر اس نے اس کے پاس جا کر بات کرنے کی کوشش کی۔

”میرا نام عاطر ارمغان ہے۔ میرے ڈیڈ یاور کے ڈیڈ کے دوست ہیں اور میں یاور کا دوست ہوں۔ آپ غالباً مژگان کی بہن ہیں؟“

Kitab Nagri Special

"جی۔" ایمان نے زبردستی مسکراہٹ سجا کر جواب دیا اور آگے بڑھنے لگی۔ اسے اس انسان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"آج کل کیا کرتی ہیں آپ؟" عاطر نے بے دھڑک ہی پوچھ لیا۔ مژگان کی بار وہ کہہ نہیں سکا تھا اس لیے آج وہ یاور کی تھی۔ اس بار وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ تقریب میں اس لڑکی پہ بھی بہت سے لوگوں کی نظریں تھیں۔ آخر وہ یاور علی سکندر کی اکلوتی سالی تھی۔ لیکن عاطر اس کے اسٹیٹس کی وجہ سے نہیں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ رہا تھا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟" ایمان کے بات کرنے سے ہی وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ لڑکی مزاج میں مژگان سے تھوڑی مختلف ہے۔ یہ مژگان کی طرح خاموش طبع اور لیے دیے رہنے والی لڑکی نہیں تھی۔ ساری تقریب میں وہ اس کا شوخ انداز بھی دیکھ چکا تھا لیکن مردوں سے دور رہنے والی عادت اس کی اپنی بہن پہ ہی گئی تھی۔

"کیونکہ میں آپ میں انٹرسٹڈ ہوں۔" اس نے صاف بتا دیا۔ ایمان نے تھوڑا اچھنبے سے اسے دیکھا پر زبردستی والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور میں آپ میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔" اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی اور عاطر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔ وہ بیس سال کی لڑکی اس تیس سال کے مرد کو منہ پہ منع کر کے چلی گئی تھی وہ بھی پورے اعتماد کے ساتھ۔ مانا کہ وہ یاور جتنا حسین نہیں تھا لیکن اچھا خاصا خوش شکل تھا۔ وہ دل مسوس کر رہ گیا لیکن اس نے دل میں پکا ارادہ کر لیا تھا کہ اسے منا کر ہی رہے گا۔

Kitab Nagri Special

ایک مہینے کے بعد جب ایمان ویک اینڈ پہ گھر آئی تو اسے پتا چلا کہ ارمغان فیملی بھی آج کھانے پہ انوائیٹڈ ہے۔ ارمغان فیملی اور علی سکندر فیملی آپس میں پرانے دوست تھے اور اس خوشی کے موقع پر وہ ذاتی طور پر انھیں مبارکباد دینے آنا چاہتے تھے۔ ان کی آمد کا ایک اور مقصد بھی تھا۔ عاطر نے اپنے والدین سے ایمان کے بارے میں بات کرلی تھی۔

"آپ کی ہونے والی بہو پسند کرلی ہے میں نے۔" عاطر نے بتایا تو اس کے مام ڈیڈ حیران بھی ہوئے تھے اور خوش بھی۔

"واقعی؟ شکر ہے کوئی لڑکی تو پسند آئی تمھیں۔ کون ہے؟" اس کی مام پرجوش ہو کر پوچھ رہی تھیں۔ اس کے ڈیڈ بھی اس کے جواب کے منتظر تھے۔

"ایمان۔" اس نے ایک لفظ میں کہا۔

"کون ہے ایمان؟ تعارف تو کرواؤ؟" ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ چھوٹی سی لڑکی ان کے بیٹے کو پسند آجائے گی۔

"یاور کی سالی۔" عاطر نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے بتایا۔

"وہ تو تم سے کافی چھوٹی ہے نا؟ اور میں نے سنا ہے وہ پڑھ رہی ہے ابھی۔ تمھیں اپنی عمر کی کوئی لڑکی پسند نہیں آ سکتی تھی؟ تین سال پہلے بھی تمھیں ایک لڑکی پسند آئی تھی۔ ایک بار کے بعد تم نے اس کا بھی ذکر نہیں کیا۔" اس کی مام حیران تھیں۔ ایسا نہیں تھا کہ انھیں ایمان اچھی نہ لگی ہو لیکن وہ عمر میں کافی چھوٹی تھی عاطر سے۔

Kitab Nagri Special

انھیں جلد از جلز عاطر کی شادی کرنی تھی اور ظاہر ہے اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی شاید اتنی جلدی شادی کے لیے راضی نہ ہوتی۔

"اس کی تو شادی ہو گئی تھی۔ اب آپ لوگ سوچ لیں۔ یا تو ایمان سے میرے رشتے کی بات چلائیں یا پھر ویٹ کریں کہ مجھے کوئی اور لڑکی پسند آجائے۔" اس نے جان بوجھ کر مژگان کا نام نہیں لیا کیونکہ وہ لوگ نہیں جانتے تھے۔ عاطر کی مام نے حیرت اور بے یقینی سے اس کے ڈیڈ کو دیکھا۔

"آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟ پہلے ہی تین سال لگا دیے اس نے دوسری لڑکی پسند کرنے میں۔ اب میں اور ویٹ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ لیکن کیا ایمان کے گھر والے مان جائیں گے اتنی جلدی اس کی شادی کرنے کے لیے؟"

"دیکھ لو۔ لڑکی تو پیاری ہے اور مجھے بھی اچھی لگی۔ صرف عمر میں چھوٹی ہے تو وہ کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کوئی اور تسلی کرنی ہے تو ایک بار مل لیتے ہیں اس سے۔ اگر مناسب لگے گی تو بات کر لیں گے۔" باسط ارمغان کے مشورے پہ عاطر بہت خوش ہوا تھا۔ تقریب میں وہ ایمان کو دیکھ چکے تھے لیکن اب خاص مقصد کی وجہ سے ملنا چاہتے تھے۔ ایمان کو ان کی آمد کا وہی مقصد معلوم تھا جو انھوں نے بتایا تھا لیکن عاطر کو دیکھ کر اسے اس کی اس دن والی بات پھر سے یاد آگئی تھی۔ مہمانوں کے سامنے ایمان نے اپنا انداز نارمل ہی رکھا۔ مژگان نے یاور کے منع کرنے کے باوجود لزانیہ بنایا تھا۔ کچھ چیزیں شیف نے بنا دی تھیں اور سویٹ ڈش ایمان نے بنا دی۔ رومانہ نے شیف کو مینیو بتا دیا تھا۔ وہ لوگ پہنچے تو ایمان انھیں ڈرائنگ روم میں لے کر آئی۔ گھر میں رونق سی لگ گئی تھی۔ عاطر کے مام ڈیڈ ایمان کو خاص توجہ سے دیکھ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"بیٹا آپ کی مصروفیات کیا ہیں؟" عاطر کی مام نے ایمان سے پوچھا۔

"میں پڑھ رہی ہوں فی الحال۔ کچھ عرصے میں کالج کے فرسٹ ائیر کے ایگزامز ہونے والے ہیں۔" ایمان نے ایمانداری سے بتایا۔

"بیٹا آپ کی عمر کیا ہے؟" کالج کا فرسٹ ایر کا سن کر عاطر کی مام کو حیرت ہوئی۔

"بیس سال۔ دراصل میں نے کالج میں ایڈمیشن دیر سے لیا ہے۔ کچھ فیملی پرابلمز کی وجہ سے۔" عاطر کی مام یاور کی شادی کے بارے میں جانتی تھیں اس لیے انھوں نے اس بارے میں زیادہ نہیں کُریدا۔ ایمان کو ان کی گفتگو سے تھوڑا سا شک ہو رہا تھا جس طرح وہ اس کا انٹرویو لے رہی تھیں۔ بظاہر انداز عام سا تھا اور کسی اور کو محسوس بھی نہیں ہوا لیکن ایمان کا ماتھا اس لیے ٹھنکا تھا کیونکہ اس دن عاطر نے اس میں اپنی دلچسپی ظاہر کی تھی۔ اور باتوں اور کھانے کے درمیان عاطر اسے وقفے وقفے سے مسکرا کر دیکھ بھی رہا تھا۔ وہ لوگ بہت خوش ہو کر گئے تھے اور عاطر کے والدین کو ایمان بہت پسند آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لڑکی بہت اچھی ہے لیکن عمر کم ہے اور ابھی پڑھ رہی ہے۔ ہماری طرف سے تو اوکے ہے، آگے تم دیکھ لو اسے کیسے منانا ہے۔ یہ نہ ہو ہم رشتہ لے کر جائیں اور وہ انکار کر دے۔" عاطر کی مام نے گھر آتے ہی اسے ہرا سگنل دے دیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا تھا۔ اب اسے ایمان کو کسی طرح راضی کرنا تھا اور یہ کام اتنا بھی مشکل نہیں تھا۔ کم از کم اس وقت عاطر کو تو یہی لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

مہمانوں کے جانے کے بعد ایمان مژگان کے پاس آئی اور اس سے بات کرنے کی ٹھانی۔

"آپی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔"

"ہاں بولو؟" مژگان بیڈ پہ نیم دراز ہو کر لیٹی ہوئی تھی اور آرام کر رہی تھی۔ یاور اس کے قریب بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا۔

"اکیلے میں۔" یاور نے لیپ ٹاپ کی سکرین سے سر اٹھا کر ایمان کو دیکھا۔ وہ مژگان کا خیال کرتے ہوئے خود ہی اٹھ کر جانے لگا تو مژگان نے روک دیا۔

"آپ کام کریں ہم دوسرے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔" یاور نے ہلکا سا اثبات میں سر ہلایا۔ وہ ایمان سے ساتھ اس کے کمرے میں آگئی۔ ایمان نے دروازہ بند کیا اور مژگان کو پکڑ کر بیڈ پہ بٹھایا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے؟" ایمان پُر سوچ انداز میں اپنی بہن کی طرف دیکھنے لگی جیسے سوچ رہی ہو کہ کہاں سے شروع کرے۔

"وہ آپی!۔۔۔ اصل میں نا۔۔۔ اس دن آپ کے بے بی شاور پہ آج والے مہمان بھی آئے تھے نا۔"

مژگان نے اثبات میں سر ہلایا۔ "آپی! یہ جو آج یاور بھائی کے ساتھ بیٹھے تھے نا ان کے دوست۔۔۔"

"عاطر ارمغان؟" مژگان نے کنفرم کرنے کے لیے اس کا نام لیا۔

Kitab Nagri Special

"جی! وہی۔۔۔۔ انھوں نے اس دن مجھ سے ایک بات کی تھی۔" ایمان کے مشکوک انداز پہ مژگان کا ماتھا ٹھنکا۔ عاطر کو وہ کام کے حوالے سے جانتی تھی۔ اچھا ڈیسنٹ انسان تھا۔ پتا نہیں ایسا کیا کہا ہو گا جو ایمان اس سے یوں رازداری میں بات کر رہی تھی۔

"کیسی بات؟"

"پہلے اپنا تعارف کروایا پھر مجھ سے پوچھنے لگے کہ میں آج کل کیا کرتی ہوں؟"

"پھر تم نے کیا کہا؟" جتنا وہ اسے جانتی تھی، وہ بلاوجہ کسی سے فرینک انداز میں بات کرنے والا تو نہیں لگتا تھا۔

"میں نے کہا آپ کو کیوں بتاؤں تو کہنے لگے کیونکہ میں آپ میں انٹرسٹڈ ہوں۔ اور آج جس طرح ان کی مام مجھ سے سوالات کر رہی تھیں، مجھے لگتا ہے چکر کوئی اور ہے۔" ایمان نے بڑی بوڑھیوں کی طرح یوں آنکھیں گھما کر اور بھنویں اچکا کر کہا جیسے وہ اپنی نہیں کسی اور کی بات کر رہی ہو۔

"کیا مطلب؟ کیا چکر ہے؟" مژگان نے کچھ نا سمجھی سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا۔

"افوہ آپی۔۔۔۔ میرا مطلب ہے رشتے والا کوئی چکر لگ رہا ہے۔ لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ مجھے ابھی پڑھنا ہے۔" ایمان نے صفاچٹ انکار کر دیا تھا۔ مژگان کو ساری بات سمجھ آ گئی۔ وہ ایمان کو دیکھتے ہوئے کچھ دیر سوچتی رہی پھر بولی۔

"عاطر ارمغان اچھے انسان ہیں۔ میں ان کے ساتھ کام بھی کر چکی ہوں۔ اگر وہ تم میں انٹرسٹ لے رہے ہیں تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔" مژگان کی مسکراہٹ پہ ایمان کے ماتھے پہ تیوریاں نمودار ہوئیں۔

Kitab Nagri Special

”آپی۔۔۔میں نے آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ آپ فوراً مجھے رخصت کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مجھے ابھی پڑھنا ہے۔ اس لیے بتا رہی ہوں کہ اگر وہ ایسی کوئی بات کریں تو آپ انھیں منع کر دینا۔“

”پاگل ہو گئی ہو؟ ایسے کیسے منع کر دوں۔ پہلے سوچ لو تم اچھی طرح۔ ابھی انھوں نے آفیشلی ایسی کوئی بات کی تو نہیں ہے لیکن اگر کی بھی تو سوچ سمجھ کر ہی جواب دینا۔“

مژگان کا مشورہ سن کر ایمان نے منہ بنا لیا۔ مژگان اٹھ کر اپنے اور یاور کے مشترکہ کمرے میں آ گئی۔ یاور اب بھی کام کر رہا تھا۔ اس نے مژگان سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن مژگان نے یاور کو خود ہی بتا دیا۔

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri Special

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"آپ کے دوست مسٹر عاطر ایمان میں انٹرسٹڈ ہیں۔" مژگان کے اچانک انکشاف پر یاور نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا؟ کیا مطلب؟ کس طرح کا انٹرسٹڈ؟" یاور نے لیپ ٹاپ پہ تھوڑی دیر کے لیے کام روک دیا اور وہ سوالیہ انداز میں مژگان کو دیکھنے لگا۔

"شادی والا انٹرسٹڈ۔۔۔۔اس دن میری گود بھرائی کے فنکشن میں انھوں نے ایمان سے کہا کہ وہ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔اس کا مطلب تو یہی ہوا نا۔" مژگان نے اپنا اندازہ بتایا۔یاور گہری سوچ میں پڑ گیا۔

Kitab Nagri Special

"ایمان تو اس سے کافی چھوٹی ہے۔ آل موسٹ دس سال کا فرق ہو گا۔" یاور نے سب سے پہلے نوٹس میں آنے والی بات کی تھی۔

"تو کیا ہوا؟ میں بھی تو آپ سے چھے سال چھوٹی ہوں نا۔" مژگان نے اس کا اعتراض رد کرنے کی کوشش کی۔ یاور نے اسے ایک ابرو اٹھا کر دیکھا۔

"چھے سال درمیانہ فرق ہے۔ دس سال تھوڑا زیادہ ہو جاتا ہے۔"

"انسان اچھا ہو تو دس سال کا فرق اتنا میٹر نہیں کرتا۔" مژگان نے سمجھدار بنتے ہوئے کہا تو یاور نے اسے تیکھے انداز میں دیکھا۔

"کیا ہوا؟ صحیح تو کہہ رہی ہوں۔" اس نے اپنی بات پہ ثابت رہنے کی کوشش کی۔

"تمھیں کیسے پتا کہ وہ بہت اچھا انسان ہے؟" یاور کے لہجے میں جلن صاف محسوس ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہم نے کام کیا تھا ساتھ۔" مژگان نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں بالکل۔ وہ ڈنر کیسے بھول سکتا ہوں میں۔ بہت خوش لگ رہی تھیں تم اس کے ساتھ ڈنر کرتے ہوئے۔ مجھ سے تو کبھی اتنا فرینک نہیں ہوئی تم حالانکہ میں تمھارے زیادہ کلوز پر اگزیمیٹی (قریب) میں تھا۔" یاور نے پتا نہیں اسے کیا جتانے کی کوشش کی تھی۔

"آپ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے تھے۔ ہماری دوستی ہو بھی نہیں سکتی تھی۔" مژگان نے آنکھیں گھمائیں۔

Kitab Nagri Special

"اچھا؟ اس سے تمھاری دوستی فوراً ہو گئی تھی؟ دروازے میں تمھارا سر کیا مارا اس نے، تمھیں وہ زیادہ اچھا لگنے لگا، مجھے بتاتی میں دسویں فلور سے دھکا دے دیتا تمھیں تب تو تم میرے پیار میں پاگل ہو جاتیں، ہے نا؟" جلن اور غصے سے اس کی آواز ذرا سی تیز ہو گئی۔ مژگان شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کا بس نہیں چلا ورنہ کرنا آپ نے یہی تھا میرے ساتھ اس لیے روزانہ وہ سب باتیں سنا دیتے تھے ذرا ذرا سی بات پہ۔۔۔" مژگان بولتے بولتے اٹھ کر جانے لگی تو یاور کو خیال آگیا کہ وہ بات کو کہاں سے کہاں لے گیا ہے اور بات لڑائی تک پہنچ گئی تھی۔

"جا کہاں رہی ہو؟" یاور نے فوراً لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھا اور تیزی سے بیڈ سے اتر کر مژگان کا بازو پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔ وہ اس کے سامنے دیوار بن کر کھڑا تھا۔

"آپ کو میں اتنی ہی بری لگتی ہوں تو جا رہی ہوں یہاں سے۔۔" وہ اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

"تم نے وعدہ کیا تھا اب تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔" یاور نے اپنی گرفت اور پکی کی۔

"دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں۔ کیا ہو گیا ہے یاور آپ کو۔" وہ اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے یاور کو دیکھنے لگی جو ایک دم سے ٹھنڈا پڑا تھا۔ اس نے آہستہ سے مژگان کا ہاتھ چھوڑا۔

"مجھے غصہ آتا ہے جب بھی تم میرے علاوہ کسی اور کا نام لیتی ہو یا تعریف کرتی ہو۔ اس لیے آج کے بعد تم میرے سامنے کسی اور کا نام نہیں لو گی۔ خاص طور پہ اس عاطر کا۔" وہ پوزیسیو انداز میں کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں آپ سے کیا بات کرنے آئی تھی اور آپ بات گھما کر کہاں لے کر جا رہے ہیں۔ ہٹیں سامنے سے، میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔" وہ نخرے اور ناراضگی سے منہ پھلائے یاور کو سامنے سے ہٹنے کا کہتے ہوئے باہر جانے لگی۔

"مژگان۔۔۔۔" اس نے دوبارہ مژگان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کی آواز میں ایسی التجا تھی کہ مژگان کے قدم زنجیر ہوئے۔

"اچھا ٹھیک ہے! میں خاموشی سے تمھاری پوری بات سنوں گا۔" مژگان اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ وہ سنجیدہ صورت بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔ مژگان کے تاثرات بھی نرم پڑے اور وہ واپس پلٹ آئی۔ بیڈ کے کنارے ٹِک کر اس نے پھر سے بات شروع کی۔

"میں یہ کہہ رہی تھی کہ عاطر ارمغان اچھے اور ڈیسینٹ انسان ہیں اور وہ شاید ایمان کو پسند بھی کرتے ہیں اس لیے انھوں نے ایمان سے بات کی ہو گی۔ میں چاہتی ہوں آپ ان سے بات کریں۔ اگر وہ ایمان کے لیے واقعی سنجیدہ ہیں تو میں ایمان کی شادی کر دوں گی ان سے۔" یاور نے خاموشی سے مژگان کی ساری بات سُنی۔ جب وہ بت کر چکی تب وہ بولا۔

"ایمان کی عمر ابھی چھوٹی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ ابھی شادی کرنا چاہے گی۔ مجھے غلط مت سمجھنا، عاطر اچھا انسان ہے اور میرا دوست بھی ہے، لیکن میں پھر بھی چاہوں گا کہ ایمان کی مرضی کے بغیر تم یہ سب نہ کرو۔ اسے وقت دو۔ ابھی وہ صرف بیس سال کی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہمیں اس کی شادی تو کرنی ہے نا؟ اور اب ہم ہی اس کے بڑے ہیں تو ہمیں اس کے لیے بہتر ہی سوچنا ہے۔ وہ ابھی کالج کے فرسٹ ائیر میں ہے۔ ارمغان فیملی میں ایک سے ایک ہائلی کوالیفائیڈ ہے۔ اگر ہم ایمان کی صحیح عمر اور پڑھائی مکمل ہونے کا انتظار کرتے رہے تو تیس تک وہ کنوری بیٹھی رہے گی۔" مژگان نے اپنے خیالات اسے بتادیے۔

"تمھارا پوائنٹ آف ویو میں سمجھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی تم خود سوچو، وہ اس سب کے لیے مینٹلی طور پہ تیار ہو گی؟ اس کا ذہن ابھی اپنی پڑھائی پر ہے۔ اور عاطر کے پیرنٹس جلد ہی شادی کی ڈیمانڈ کریں گے۔ مجھے نہیں لگتا وہ مانے گی۔" یاور نے بھی اسے اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ وہ نہیں مانے گی؟" مژگان نے مشکوک انداز میں اسے دیکھا۔ کیا وہ اس کی اور ایمان کی گفتگو سن چکا تھا؟

"کیونکہ تمھاری بہن کا دماغ میری طرح سوچتا ہے۔ ویسے اچھا ہے۔ عاطر اور ایمان کی جوڑی بھی پرفیکٹ رہے گی۔ وہ تھوڑا سوبر ہے اور ایمان بولڈ۔" کہہ کر وہ خود بھی ہلکا سا ہنسا۔ مژگان بھی مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے! اب تم آرام کرو۔ اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" یاور نے کہا تو مژگان بیڈ کے دوسری جانب جا کر لیٹ گئی اور یاور نے دوبارہ لیپ ٹاپ اٹھا لیا اور کام کرنے لگا۔

یاور اس وقت عاطر کے آفس میں موجود تھا۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"زہے نصیب! بڑے عرصے بعد چکر لگایا تم نے۔" عاطر اسے دیکھ کر چہکا تھا۔ پھر خود سامنے والی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو۔"

"پہلے مژگان!۔۔۔اب ایمان!۔۔۔۔ چکر کیا ہے؟" یاور نے مشکوک اور کڑے تیوروں سے عاطر کو گھورا۔ وہ ایک دم سے چونکا، پھر سنبھل کر مسکرایا۔

"تم جانتے تھے؟۔۔۔۔ مژگان اچھی لڑکی ہے، ڈیسینٹ اور سوبر۔ اس لیے مجھے اچھی لگی تھی۔ ویسے بھی اب وہ میری بھابھی بن چکی ہے۔ اور ایمان کے لیے میں کچھ فیل کرتا ہوں اینڈ ڈیٹ اِز مور دین لائکنگ۔" عاطر نے بنا لگی لپٹی کے کہہ دیا۔

"وہ نہیں مانے گی۔" یاور نے اسے اطلاع دی تھی۔

"اسے میں منالوں گا۔ تم بتاؤ، اگر تمھیں کوئی پرابلم ہے تو؟" عاطر نے یاور کو دیکھ کر پوچھا۔ یاور کچھ دیر سوچنے کے انداز میں عاطر کو دیکھتا رہا۔ وہ اپنے ذہن میں کیلکولیشنز کر رہا تھا۔

"مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ تم دوست ہو میرے اور وہ میری بہن جیسی ہے۔ تم دونوں کی بھلائی ہی چاہوں گا میں۔ لیکن اسے منانا تمھارا کام ہے۔ اگر مان گئی تو ٹھیک ورنہ تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرو گے!" یاور نے اسے گرین سگنل دیا تو عاطر کے چہرے پہ خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔ یاور، عاطر کے مژگان کو بھابھی کہنے پہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تھینک یو سو مچ دوست! تم سچ مچ بہت اچھے انسان ہو یاور۔" عاطر کی بھرپور مسکراہٹ سے اس کی خوشی کا ندازہ لگانا مشکل نہیں تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھ کر یاور کو گلے لگالیتا، مگر درمیان میں میز حائل تھا۔

ایمان اپنے ہاسٹل روم میں اپنے بیڈ پہ کتابیں پھیلائے نوٹس بنا رہی تھی جب اسے اطلاع ملی کہ کوئی اس سے ملنے کے لیے آیا ہے۔ یاور کے علاوہ کون ہو سکتا تھا؟ ڈرائیور؟ شاید یاور یا مژگان نے اس کے لیے کچھ بھجوایا ہو گا۔ یہی سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی اور باتھ روم میں جا کر منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے۔ اپنا حلیہ درست کرتی ہوئی وہ وزیٹر روم میں آئی تھی۔ ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی ایمان کی جانب پشت تھی مگر وہ دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" چہرے پہ آئی حیرت اس نے چھپانے کی بالکل بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اسے عاطر سے یہ توقع تو بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ اس سے ملنے اس کے ہاسٹل تک بھی آسکتا ہے۔

"آپ سے کچھ بات کرنے آیا ہوں۔" وہ اس کی آواز پہ مڑا اور اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"جی فرمایئے!" ایمان نے حتی المقدور اپنے لہجے اور آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی ورنہ اندر غصے کے ابال اٹھ رہے تھے۔

"میں آپ کے گھر پر پوزل بھجوانا چاہتا ہوں۔" عاطر نے بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی۔

Kitab Nagri Special

"کیسا پرپوزل؟" جانتے ہوئے بھی اس نے عاطر کے منہ سے کہلوانا ضروری سمجھا تاکہ کوئی شک کی گنجائش نہ رہے۔

"شادی کا پرپوزل! آپ مجھے اچھی لگی ہیں اینڈ آئی وانٹ ٹو میری یُو۔" عاطر کی نظریں ایمان کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں شرافت بھی تھی اور شرارت بھی۔

"میری طرف سے انکار ہے۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔" ایمان نے نہایت تمیز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے زبردستی والی مسکراہٹ سجا کر کہا اور واپس جانے کے لیے مُڑی۔

"وجہ جان سکتا ہوں اتنے ڈائریکٹ انکار کی؟" عاطر نے اسے پیچھے سے پکارا۔ وہ آنکھیں گھما کر مڑی اور دوبارہ سے ہونٹوں پہ زبردستی کی مسکراہٹ سجالی۔

"بالکل جان سکتے ہیں۔ اور وجہ یہ ہے کہ میرا فی الحال شادی کا کوئی موڈ نہیں ہے کیونکہ میں ابھی صرف اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا چاہتی ہوں۔"

"میں آپ کو پڑھائی سے روکوں گا نہیں۔ بلکہ آپ پچاس سال تک بھی پڑھ سکتی ہیں۔ مجھے آپ کی پڑھائی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چلیں یہ میٹر تو حل ہو گیا۔ پھر میں کب بھیجوں اپنے پیرنٹس کو آپ کے گھر؟" عاطر نے لمحوں میں ساری بات ہی کلیئر کر دی۔ ایمان حیرت سے منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جس نے ساری بات خود ہی سیٹل کر لی تھی۔

Kitab Nagri Special

"دیکھیں مسٹر عاطر ارمغان! میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ اس میں کیا مشکل بات ہے جو آپ کو سمجھ نہیں آرہی؟" ایمان نے سپاٹ چہرہ بنالیا تھا۔ اسے غصہ آرہا تھا مگر ضبط کر رہی تھی۔

"پڑھائی اور عمر کی بات چھوڑ کر تم کوئی ٹھوس وجہ مجھے بتادو۔ میں پیچھے ہٹ جاؤں گا۔" اب کی بار عاطر نے بہت ہی سنجیدگی سے بات کی تھی۔ ایمان کو اس سے اس جواب اور انداز کی توقع نہیں تھی۔ وہ تھوڑا سا گڑبڑا گئی۔

"آپ کو مجھ سے ہی کیوں شادی کرنی ہے؟ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ کی سوسائیٹی اور آفس میں اور آپ کے ارد گرد بھی بہت سی سوٹ ایبل اور بہت کوالیفائیڈ لڑکیاں ہوں گی۔ آپ ان میں سے کوئی ڈھونڈ لیں۔ وہ آپ سے خوشی خوشی شادی کے لیے مان جائیں گی۔" ایمان نے پھر سے اسے سمجھانا چاہا۔ مگر وہ اپنی بات پہ ڈٹا رہا۔

"دیکھو ایمان! واٹ آئی فیل فار یواِز مور دین لائکنگ۔ میں اُس وقت تک تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب تک تم مان نہیں جاتیں۔" ایمان کا پارہ مزید چڑھنے لگا۔ اگر وہ یاور کا دوست نہ ہوتا تو وہ اچھی طرح اس کی طبیعت صاف کرتی۔

"میں صرف یاور بھائی کی وجہ سے آپ کو برداشت کر رہی ہوں۔ ورنہ اب تک آپ اس ہاسٹل کی بلڈنگ سے باہر پھنکوا دیے جا چکے ہوتے۔"

"یاور سے میری بات ہو گئی ہے۔ اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہر کوئی تیار ہے، صرف تم انکار کر رہی ہو۔۔۔" اسی لمحے عاطر کا فون بجا تو اس نے جیب سے فون باہر نکالا اور سکرین کو دیکھتے ہوئے والیوم بند کیا۔ پھر دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے ایمان کو دیکھا"۔۔۔ ابھی مجھے ایک میٹنگ کے لیے جانا ہے تو اس بارے میں پھر بات ہو گی۔ اپنا خیال رکھنا۔ خدا حافظ"!

Kitab Nagri Special

وہ آنکھوں پہ اپنا نیلے شیشوں والا چشمہ چڑھائے باہر نکل گیا۔ پتا نہیں کیوں مگر جاتے ہوئے وہ ایمان کو اتنا برا نہیں لگا۔ اس کی نظر دروازے سے ہوتے ہوئے ایک طرف کو موجود میز پر رکھے پھولوں کے بُکے پر پڑی۔ یہ پھول یقیناً عاطر ہی لایا تھا۔ رنگ برنگے پھولوں کا خوبصورت بُکے اٹھاتے ہوئے ایمان کو اس میں "فاریُو" والا چھوٹا سا کارڈ بھی مل گیا تھا۔ اُس نے نام نہیں لکھا تھا مگر ایمان کے لیے سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ ان دو لفظوں میں اس نے کتنے احساس لکھ رکھے تھے۔ اس کے ذہن میں اب بھی یہی گرہ تھی کہ اس کی پڑھائی ڈسٹرب ہو گی ورنہ دل شاید اس کے حق میں فیصلہ دے چکا تھا۔ اس نے کمرے میں واپس آ کر یاور کو کال ملائی۔ یاور اس وقت میٹنگ میں بزی تھا اس لیے ایمان کی کال نہیں اٹھا سکا اور پھر شام کو جب اسے وقت ملا تو اس نے خود ہی ایمان کو کال کی۔

"اسلام و علیکم یاور بھائی!" ایمان نے کال آنسر کر کے اسے سلام کیا۔

"و علیکم سلام! کیسی ہو؟ سب خیریت؟" یاور نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا تھا۔

"جی دراصل۔۔۔۔۔ وہ آج آپ کے دوست آئے تھے میرے ہاسٹل، مجھ سے ملنے۔" ایمان نے کہا۔

"اچھا؟۔۔۔ عاطر؟۔۔۔ کیا کہہ رہا تھا؟" یاور نے عام سے انداز میں پوچھا تو ایمان کو حیرت بھی ہوئی۔ اسے لگا یاور کو غصہ آئے گا مگر اس کی آواز تو بالکل نارمل تھی۔

"وہ۔۔۔ مجھ سے شش۔۔۔ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ آپ بھی اس بارے میں جانتے ہیں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہاں! مژگان نے بتایا تھا مجھے۔ اور میری عاطر سے بھی بات ہوئی ہے۔ وہ تمھارے بارے میں سیریس ہے۔۔۔۔۔۔ میں تمھیں فورس تو نہیں کروں گا لیکن یہ ایڈوائز ضرور کروں گا کہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ عاطر اچھا اور مخلص انسان ہے۔ ایسے انسان زندگی میں بار بار نہیں ملتے۔" یاور نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ ایمان سوچنے پہ مجبور ہو گئی تھی۔ اگر سب اس کی تعریف کر رہے تھے تو اچھا تو ہو گا۔ اور پھر اس نے ایمان سے شادی کی خواہش ہی کی ہے اور پرپوزل بھجوانا چاہتا ہے۔ بظاہر اس میں کوئی غیر مناسب بات بھی نہیں تھی۔ شکل وصورت کا بھی اچھا تھا اور اپنا بزنس تھا، اچھی فیملی تھی۔ اس کی امی تو بہت کیرینگ تھیں۔ وہ اب دماغ سے سوچ رہی تھی اور اس کا دل تو پہلے ہی عاطر میں دلچسپی لینے لگا تھا۔ کیا ہوا اگر دس سال بڑا تھا، ہینڈسم بھی تو کتنا تھا۔ ایک نتیجے پر پہنچ کر وہ مسکرائی۔

کچھ دنوں بعد ایمان گھر آئی تو اس نے مژگان سے بات کی۔

" آپی! اگر آپ کو اور یاور بھائی کو وہ ٹھیک لگتے ہیں تو میں تیار ہوں۔ لیکن شادی میں ابھی نہیں کروں گی۔ میرا انٹر تو ہو جائے۔" مژگان نے یہ بات سنتے ہی خوشی سے ایمان کو اپنے گلے لگا لیا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ تمھارے سسرال والے جب کہیں گے میں رخصت کر دوں گی۔" مژگان نے شرارت سے کہا تو ایمان نے منہ بنا لیا۔

" آپی!!! یہ کیا بات ہوئی؟ کیا ہونے والی دلہن کی کوئی مرضی نہیں ہوتی؟" ایمان کو جانے کس بات کا دکھ ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہوتی ہے، لیکن دو سال بعد بھی تو کرنی ہے نا، اگر دو سال پہلے کر لوگی تو تمھارا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔" مژگان نے اس کی بات کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔

"دیکھ لیں! یہ نہ ہو میں منع ہی کر دوں۔" ایمان نے دھمکی دینے کی کوشش کی۔

"اگر منع کرو گی تو زبردستی تمھاری رخصتی کر دوں گی۔" مژگان اسے تنگ کرنے لگی۔ زیادہ تو ایمان کو یہ موقع ملتا تھا اور وہ اس سے بھرپور فائدہ بھی اٹھاتی تھی۔ اب مژگان کے ہاتھ ایک موقع آیا تھا تو اسے اتنے آرام سے نہیں گنوانا چاہتی تھی۔

مژگان اور یاور نے رومانہ سے باہمی مشورہ کر لیا تھا۔ انھوں نے عاطر کے گھر والوں کو ایک بار پھر دعوت دے دی۔ کھانا بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا اور پھر کھانا کھا کر وہ لوگ اصل بات کی طرف آئے۔

"دیکھیئے بھابھی! ہم جلد از جلد عاطر کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ایمان کی عمر اور پڑھائی کا ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے تو ایمان بہت پسند آئی ہے، اب آپ لوگ بتا دیں شادی کب کرنی ہے؟" عاطر کی والدہ نے بات کی تو رومانہ نے یاور اور مژگان کی جانب دیکھا۔ ایمان اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔

"اصل میں آنٹی! ایمان کا کہنا ہے کہ وہ انٹر کے بعد ہی شادی کرنا چاہے گی۔" مژگان نے اپنی بہن کی بات ان تک پہنچا دی تھی۔

Kitab Nagri Special

"انٹر تک تو بیٹا ڈیڑھ سال کا عرصہ ہے میں اب زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہتی۔ کیوں نا ایسا کریں کہ اس کے فرسٹ ائیر کے اگزامز ہوتے ہی شادی کر دیں؟ ابھی منگنی کر لیتے ہیں۔ ویسے بھی وہ جتنا پڑھنا چاہتی ہے ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔" مژگان نے کچھ دیر سوچا پھر "میں اس سے مشورہ کر کے آتی ہوں" کہہ کر ایمان کے پاس چلی گئی۔ وہ اپنے ہونے والے سسرال کی موجودگی میں اپنے کمرے میں گوشہ نشین ہو کر بیٹھی تھی۔ مژگان اندر آکر اس کے پاس بیٹھی۔

"عاطر کی مدر چاہتی ہیں کہ انٹر کے بعد نہیں بلکہ فرسٹ ائیر کے اگزامز کے بعد ہی شادی ہو جائے۔ اور ویسے بھی ایک سال سے کیا فرق پڑے گا۔ مجھے تو منظور ہے۔ تم بتاؤ؟" مژگان نے صاف صاف بات کی تو ایمان کے ہونٹوں پہ مسکان آگئی۔

"جیسے آپ کی مرضی۔ لیکن آپی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" ساتھ ہی اس کے چہرے پہ فکر کے آثار نمودار ہوئے۔

"ڈرنے کی کیا بات ہے؟ اتنا اچھا سسرال مل رہا ہے تمھیں اور عاطر ارمغان بہت نائس اور ڈیسنٹ انسان ہیں۔ تمھیں بہت خوش رکھیں گے۔ پڑھائی کا شوق بھی پورا کرتی رہنا۔ پھر ہم ڈیٹ فائنل کر لیں؟" ایمان نے اثبات میں سر ہلایا۔ مژگان نے اسے گلے لگا کر پیار دیا اور دوبارہ مہمانوں کے پاس آگئی۔

"ہمیں منظور ہے۔" سب کے چہروں پہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی، خاص طور پر عاطر کے۔ وہ بہت خوش لگ رہا تھا۔ مژگان نے سب کا منہ میٹھا کروایا اور پھر عاطر کی والدہ کے کہنے پہ ایمان کو بھی بلوایا گیا۔ انھوں نے ایمان کو عاطر کے ساتھ والے صوفے پہ بٹھایا اور آنکھوں آنکھوں میں اشارہ کیا۔ عاطر نے فوراً جیب سے کالے رنگ کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

مخملی ڈبیا نکالی اور اس میں موجود بہت خوبصورت سونے کی انگوٹھی ایمان کی انگلی میں ڈالی جس کے درمیان میں تین ننھے سے ہیرے لگے تھے۔ سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور یوں ایمان، عاطر کے نام ہوگئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri Special

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

مژگان کی پریگنینسی کے باوجود ایمان کی شادی کی ہر شاپنگ وہ خود کرنا چاہتی تھی۔ اس سلسلے میں رومانہ بھی اس کے ساتھ تھیں اس لیے یاور کو پریشانی نہیں ہو رہی تھی لیکن اس کی طبیعت کے بارے میں وہ خاصا محتاط رہتا تھا۔ اس کے آرام اور خوراک کا خیال رومانہ رکھتی تھیں لیکن وہ پھر بھی ان سب چیزوں سے غافل نہیں رہتا تھا۔ کبھی کبھی وہ سوچا کرتا تھا کہ وہ اتنا کیسے بدل گیا تھا؟ مژگان کی محبت نے اسے کیسے اتنا بدل دیا تھا لیکن یہ بدلاؤ اسے اچھا ہی لگتا تھا۔ ساتھ ہی اسے مژگان پہ پیار بھی آتا تھا جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتا رہتا تھا۔ اس کی والہانہ نظروں کے حصار میں کبھی کبھی وہ شرما جاتی تھی اور کبھی خود ہی اس کی پناہوں میں سمٹ جاتی تھی۔

کچھ عرصے سے وشمہ اور میرال کی جانب سے بالکل خاموشی تھی۔ گو یہ اچھی نشانی تھی۔ شاید انھیں سبق حاصل ہو گیا تھا مگر ابھی بھی یاور کے دل میں میرال کی وہ آخری دھمکی بار بار ایک انجانا سا خوف پیدا کرتی تھی۔ اسے مژگان سے جنون کی حد تک محبت تھی اور وہ اس کے بغیر ایک پل بھی رہنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ پریکٹیکل سوچ رکھنے کے باوجود مژگان کی محبت میں وہ اپنی ضد اور انا بھی بھلا دیا کرتا تھا۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے سامنے نہیں جھکا تھا، اپنے ڈیڈ کے سامنے بھی نہیں۔ آہستہ آہستہ وقت گزرتا جا رہا تھا اور یوں دنوں سے ہفتے اور ہفتوں سے مہینے گزرنے لگے۔ زندگی اچھی گزر رہی تھی۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ رومانہ ڈیلیوری تک کے لیے مژگان کے پاس ہی رک گئی تھیں۔ وہ اپنے پوتے کی صورت دیکھے بغیر واپس جانا نہیں چاہتی تھیں۔

Kitab Nagri Special

اس دوران شہباز علی سکندر بھی کبھی کبھار چکر لگا لیا کرتے تھے۔ پوتے کی خوشی ہی ایسی تھی۔ یوں بھی وہ یاور سے زیادہ عرصہ ناراض نہیں رہ سکتے تھے۔ ایمان کے فائنل اگزامز ہونے والے تھے اور آج کل اسے چند دنوں کی چھٹیاں تھیں اس لیے وہ مژگان کے پاس ہی تھی۔ دو مہینوں بعد اس کا چھوٹا بھانجا دنیا میں آنے والا تھا۔ اپنی شادی کی شاپنگ کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ننھے بھانجے کی شاپنگ بھی کیا کرتی تھی۔

انھی دنوں میں ایک روز ایمان اور مژگان بازار گئی تھیں۔ رومانہ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اس لیے مژگان اور ایمان دونوں ہی نکل آئی تھیں۔ مژگان کا ارادہ ڈاکٹر سے چیک اپ کروا کے ایمان کے ساتھ بازار جانے کا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بچہ بالکل ٹھیک ہے اور مژگان بھی۔ بس اپنی خوراک اور آرام کا خیال رکھیں۔ کلینک سے نکل کر وہ ایک شاپنگ مال میں آ گئیں تھیں۔ سب سے پہلے وہ ایک بے بی شاپ میں گھسیں۔ ماں بننے کی خوشی ہی الگ ہوتی ہے۔ مژگان کو بہت شدت سے اپنی اولاد کا انتظار تھا۔ ایک گھنٹہ مال میں گزار کر اور اپنی پسند کی چیزیں لے کر دونوں نے واپسی کی راہ لی۔ ابھی ان کی گاڑی گھر سے آدھا گھنٹہ دور تھی کہ ایک جانب سے بہت بڑا ٹرک آیا اور سیدھا ان کی گاڑی کو ہِٹ کر کے گزر گیا۔ ڈرائیور نے بروقت سپیڈ بڑھا کر ٹرک کو ڈاج کرنے کی کوشش کی تھی لیکن گاڑی کا پچھلا حصہ بہت بری طرح متاثر ہوا تھا۔ گاڑی کو بہت زور کا جھٹکا لگا تھا۔ ڈرائیور کو سر پہ اچھی خاصی چوٹ آئی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ جبکہ ایمان کو بھی چند ایک چوٹیں لگی تھیں مگر وہ ہوش میں ہی تھی۔ اس نے اپنا چکراتا ہوا سر تھامتے ہوئے مژگان کی طرف دیکھا اور اسی لمحے اس کی چیخیں نکل گئیں۔ مژگان بے ہوش ہو چکی تھی اور اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔ ایمان نے عجلت میں اپنا فون ڈھونڈا اور یاور کو کال ملانے کی کوشش کی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور ہاتھ بری

Kitab Nagri Special

طرح کانپ رہے تھے۔اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے مگر اسے خود بھی اپنی حالت کا اندازہ نہیں تھا۔یاور کے کال اٹھاتے ہی ایمان رونے لگی تھی۔یاور اس کا رونا سن کر ایک دم گھبرا گیا۔

"کیا ہوا ایمان؟"

"یاور بھائی۔۔۔۔۔۔۔آپی۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے اتنا ہی بولا گیا تھا۔یاور کو لگا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔وہ فوراً اپنے آفس سے ضروری میٹنگ چھوڑ کر نکلا تھا۔ساتھ ہی اس نے عاطر کو بھی فون کر دیا تھا۔مژگان کے فون کی لوکیشن ڈھونڈنے میں یاور کو چند سیکینڈز لگے تھے۔اس کے وہاں پہنچنے تک ایمبولینس ان تینوں کو ہسپتال لے جا چکی تھی۔وہ بھی وہیں پہنچ گیا۔پوچھتے پوچھاتے اس نے ایمان کو ڈھونڈ لیا۔وہ ابھی تک گھبرائی ہوئی تھی اور رو رہی تھی۔اس کی پٹی ہو رہی تھی۔

"مژگان کہاں ہے؟"

یاور کو سب سے پہلے اسی کی فکر ہوئی تھی۔گھبراہٹ اور پریشانی کے باوجود اس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔ایمان کو ہوش میں دیکھ کر عاطر نے فوراً ڈرائیور کا پتا کیا تھا۔اس کی بھی مرہم پٹی کی جا رہی تھی مگر خطرے کی کوئی بات نہیں تھی البتہ ٹرک نے جس جانب سے گاڑی کو ہٹ کیا تھا،اس رخ پہ مژگان ہی موجود تھی۔اس کی حالت کا ابھی تک پتا نہیں چل رہا تھا۔ایمان سے پوچھ کر معلوم ہوا کہ مژگان کو ایمرجنسی میں سرجری روم شفٹ کر دیا گیا ہے۔ڈاکٹر سے مل کر یاور نے ضروری ڈاکومنٹس پہ سائن وغیرہ بھی کر دیا تھا۔ڈاکٹر کی اطلاع کے مطابق اس کی حالت تشویشناک تھی۔اسے چوٹیں تو آئی تھیں مگر زیادہ مسئلہ اس

کے حاملہ ہونے کی وجہ سے تھا۔ انھیں فوراً آپریٹ کرنا پڑا۔ یاور کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اس وقت وہ اتنی پریشانی میں تھا کہ شاید ہی کبھی ہوا ہو گا۔ معاملہ اس کی بیوی اور بچے کا تھا۔ اس نے فوراً پولیس میں موجود اپنے دوستوں سے مدد لی اور اس ٹرک والے کو پکڑنے کا کہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس ٹرک ڈرائیور کی جان لے لیتا۔ جلدی جلدی فون کر کے اس نے رومانہ کو بھی اطلاع دے دی تھی۔ کچھ دیر بعد عاطر کی فیملی سمیت وہ بھی وہاں موجود تھیں۔ دو گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد ڈاکٹرز نے بتایا کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا ہے لیکن پری میچیور ہونے کی وجہ سے اسے سانس کا مسئلہ در پیش ہے اس لیے کچھ وقت اسے آئی سی یو میں رکھا جائے گا۔ یاور کا سانس اب بھی اوپر نیچے تھا۔ مژگان کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ سب سے زیادہ اسے مژگان کی فکر تھی۔ ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے مگر اس کا خون بہت بہہ چکا تھا۔ سر پہ کافی گہری چوٹ لگی تھی اور ایک بازو میں فریکچر ہو گیا تھا۔ ڈرائیور کی احتیاط سے ان کی جانیں بچ گئی تھیں مگر جو نقصان ہونا تھا، ہو گیا تھا۔ وہ مژگان کے پاس سے جانا نہیں چاہتا تھا مگر ٹرک ڈرائیور کے پکڑے جانے کی اطلاع ملتے ہی اس سے رہا نہ گیا۔

کافی عجلت میں وہ ہسپتال سے نکلا تھا۔ اس کا رخ تھانے کی جانب تھا۔ یاور کے پہنچتے ہی اس کے دوست اے ایس پی کمال واسطی نے مجرم اس کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ یاور نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور ایک زوردار مُکا اس کے جبڑے پہ جڑ دیا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گرا تھا۔ اس کے بعد یاور نے اس پہ لاتوں کی بارش کر دی تھی۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ کمال واسطی نے اسے بہت مشکل سے قابو کیا تھا۔

"اسے انٹیروگیشن روم میں لے جاؤ۔" کمال واسطی کے اشارے پہ پولیس اہلکار اس مجرم کو دوبارہ تفتیشی کمرے میں لے گئے تھے اور یاور کمال واسطی کے سامنے بیٹھ کر اپنی پھولی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"میں نے اس سے تفتیش تو کی ہے پر اس کا کہنا ہے کہ وہ نیند میں تھا اس لیے اس سے غلطی ہوئی۔ جبکہ اس کا بلڈ سیمپل بھی ٹیسٹ کے لیے بھجوا دیا ہے تا کہ اگر وہ کسی نشہ آور چیز کے زیرِ اثر تھا تو پتا چل جائے۔۔۔۔ لیکن میری چھٹی حِس کہہ رہی ہے کہ یہ کام اس سے کروایا گیا ہے۔اس کے فون کی ہسٹری بھی میں نے نکلوالی ہے، ایک نمبر مجھے مشکوک لگ رہا ہے۔ یہ نمبر اس کے ایک پرانے ساتھی بوبی کا ہے جو تمھارے آگ والے کیس میں انوالو تھا۔ ہو سکتا ہے یہ اس نے تم سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہو اور اس میں کوئی اور بھی انوالو ہو سکتا ہے۔ تمھیں کسی پہ شک ہے یا حال ہی میں کسی نے کوئی دھمکی وغیرہ دی ہو؟" کمال واسطی کی بات سن کے یاور کے ذہن میں ایک آواز گونجنے لگی تھی۔ اس کے دل نے گمان کرنا چاہا تھا کہ کاش وہ اس سب میں شامل نہ ہو لیکن شک دور کر لینا چاہیے تھا۔ وہ فوراً اٹھا اور کمال واسطی کو مزید کاروائی کا کہہ کر نکل آیا۔ اس کا رخ وشمہ کے گھر کی جانب تھا۔

"تم جانتی ہو آج کیا ہوا ہے؟" وشمہ گھبرائی ہوئیں میرال کے کمرے میں آئی تھیں۔ ان کی گھبراہٹ کی وجہ اس واقعے کا ہونا نہیں تھا۔ ان کے اصل خوف کی وجہ میرال کا اس میں شامل ہونا تھا۔

"کیا ہوا اماں؟" وہ آرام سے بیٹھی اپنے موبائل پہ یاور اور اپنی پرانی تصویریں دیکھ رہی تھی۔ اب وہ ملتا نہیں تھا مگر تصویروں میں دیکھ کر تو آنکھوں کی پیاس بجھائی جا سکتی تھی نا۔

"یاور کی بیوی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" وشمہ نے بہت گھمبیر لہجے میں کہا تھا مگر میرال پہ اب بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تم جانتی بھی ہو یہ کتنی بڑی خبر ہے؟" وشمہ کو اس کا یوں سکون سے بیٹھنا اور بے پرواہ انداز بہت بڑے خطرے کی جانب اشارہ کرتا محسوس ہو رہا تھا۔

"تو ہو گی مام۔ مجھے اس خبر سے کیا لینا دینا۔" اس کا انداز بہت ہی پر سکون تھا۔

"کہیں تم نے تو۔۔۔؟" وشمہ نے مشکوک سے انداز میں اپنا جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا۔

"میں نے کیا مام؟ یاور مجھے اپنی زندگی سے اور ہمیں اپنے بزنس سے نکال چکا ہے۔ اب اس کی زندگی میں کچھ بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔" ماں کو بظاہر وہ مطمئن جواب دے چکی تھی مگر وشمہ کے دل میں اب بھی کہیں دھڑ کا موجود تھا۔

"میرال ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ کہیں اس سب میں تمھارا ہاتھ تو نہیں؟ وہ ماں بننے والی تھی۔ اگر اسے کچھ ہوا تو یاور تمھیں چھوڑے گا نہیں۔" وشمہ نے اس سے سچ اگلوانے کی آخری کوشش کی۔

"کیا ہو گیا ہے مام آپ کو؟ پچھلی بار اگر میرا کیا دھرا پکڑا گیا تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر بار اسے کچھ ہو گا تو اس میں میرا ہی ہاتھ ہو گا۔ کیا اس نے کبھی کسی کا کچھ نہیں بگاڑا؟ کیا اس کے اور دشمن نہیں ہیں؟ کوئی بھی ہو سکتا ہے آپ مجھ پہ کیوں شک کر رہی ہیں۔" وہ بول ہی رہی تھی جب یاور دندناتا ہوا اندر آیا تھا اور اس نے سیدھا میرال کے کمرے کا ہی رخ کیا تھا۔ اندر آتے ساتھ ہی اس نے بغیر کسی لحاظ کے میرال کو بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تھا۔ وہ کراہنے لگی۔

Kitab Nagri Special

"اُف یاور ریلو می! مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" یاور کی انگلیاں اس کے گداز بازو میں دھنس گئیں تھیں اور اس کی گرفت مزید سخت ہوتی جا رہی تھی۔

"شرافت سے بتادو یہ تمھاری حرکت ہے نا؟" یاور نے بغیر ادھر ادھر کی گھمائے سیدھا سوال پوچھا تھا۔

"کون سی حرکت؟" میرال کے چہرے پہ تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"مژگان ہاسپٹل میں ہے۔ اگر میری بیوی یا بیٹے کو کچھ ہوا تو تمھاری اگلی سانسیں میں روکوں گا!!۔۔۔" وہ غصے سے دھمکی آمیز لہجے میں بول رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے میرال کے دونوں بازو اپنی گرفت سے آزاد کیے تھے۔ اچھے خاصے انگلیوں کے نشان پڑ چکے تھے۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا؟ تمھاری بیوی کی قسمت خراب ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہر بات کا الزام تم ہمیں دیے کیوں دینے آجاتے ہو؟" اس بار وشمہ آگے ہو کر غصے سے بولی تھیں۔

"اس کی قسمت بالکل ٹھیک ہے لیکن آپ لوگوں کی نیت خراب ہے۔" وہ وشمہ کو جواب دے کر دوبارہ میرال کی جانب مڑا تھا۔ "میں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں میرال! اگر اس میں تمھارا ہاتھ ہوا تو ساری دنیا کے سامنے تمھیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا میں"!!!

"کیا ہے اس معمولی سی میں جو تم یوں دیوانے ہوئے پھرتے ہو؟ میری محبت تمھیں نظر نہیں آتی؟ پتا نہیں کون سا جادو کیا ہے اس نے تم پہ جو اس کی دو دن کی محبت میری سالوں کی محبت سے زیادہ اہم لگنے لگی ہے تمھیں۔ شکل و صورت میں اس سے ہزار گنا خوبصورت ہوں میں۔ ہائی اسٹیٹس ہے میرا، کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اور وہ

Kitab Nagri Special

غریب کم شکل لڑکی تمھیں مجھ سے زیادہ سوٹ ایبل لگتی ہے؟" میرال اس کے سامنے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"یہ اسٹیٹس تمھارے ماں باپ کی وجہ سے ملا ہے تمھیں اور اچھی شکل ہونے میں تمھارا کوئی کمال نہیں ہے۔ تم صرف جلتی ہو کسی اور کے پاس خود سے بہتر دیکھ کر۔ میری نظروں میں ایک لُوزر ہو تم جس کے پاس دکھاوا ہے اور کچھ نہیں۔ اگر تم میں زرا سی بھی عقل ہوتی تو دوسروں کی زندگی اجیرن کرنے کی بجائے اپنی زندگی بہتر بناتیں۔۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو مژگان سے کمپئیر مت کرو، کیونکہ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔۔۔" یاور اسے آئینہ دکھا کر پلٹا اور باہر جانے لگا۔

"خدا کرے وہ مر جائے۔ کچھ بھی نہ رہے تمھارے پاس۔۔۔۔۔" میرال کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ یاور سرعت سے پلٹا اور اس کی گردن دبوچ لی۔

"وہ نہیں تم۔۔۔۔ تم جاؤ گی جہنم میں میرال۔۔ اور یہ یاور علی سکندر نے کہا ہے تم سے۔۔۔ لکھ لو رکھ لو۔" اس کا گلا چھوڑ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔ میرال کھانسنے لگی تو وشمہ اسے سنبھالنے اس کے قریب ہوئیں اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"مام۔۔۔۔ اس نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔" وہ ماں کے گلے لگ کر رونے لگی۔ وشمہ کینہ توز نظروں سے اس دروزے کو دیکھنے لگیں جہاں سے ابھی یاور نکل کر گیا تھا۔ ان کی آنکھوں میں نفرت اور جلن تھی۔

Kitab Nagri Special

یاور کو کسی طور چین نہیں آ رہا تھا۔ مژگان کی زندگی اب بھی خطرے میں تھی۔ اس نے ایک نظر اپنے بیٹے کو آئی سی یو کے باہر سے دیکھا تھا لیکن اس ننھی سی جان کو دیکھ کر بھی وہ خوش نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس کی اپنی جان بہت مشکل میں تھی۔ وہ رات اس پہ اس رات سے بھی زیادہ بھاری ثابت ہوئی تھی جب اسے مژگان کے چھوڑ جانے کا یقین ہو گیا تھا۔ اِس بچڑنے اور اُس بچھڑنے میں بہت فرق تھا۔ اُس وقت ایک امید باقی تھی کہ وہ اسی دنیا میں ہے، کہیں نہ کہیں سے مل جائے گی لیکن اگر اب کی بار اسے کچھ ہوا تو وصل اگلے جہان میں ہی ممکن تھا۔ اسے بار بار میرال کا آخری جملہ یاد آ رہا تھا۔ اس کا دل بھنور میں ڈوبتی کشتی جیسا ہو رہا تھا۔ ایک جانب اس کی بیوی تھی اور دوسری جانب اس کا نومولود بیٹا۔ دونوں اس کے پاس ہو کر بھی اس کے پاس نہیں تھے۔ اس رات یاور نے اللہ پہ ہی مکمل توکل کیا تھا۔ ساری رات وہ ہسپتال میں یہاں وہاں ٹہلتا رہا تھا۔ زندگی کبھی وفادار نہیں ہوتی اور نہ ہی موت زرا سی بھی مہلت دیتی ہے۔ لیکن یقین کی طاقت معجزے رونما کر دیتی ہے۔ صبح سویرے وہ ہسپتال کی مسجد میں مصلّہ پہ بیٹھا اللہ سے التجا کر رہا تھا کہ جس نے اس کی زندگی کو زندگی بنایا ہے وہ سبب اس سے دور نہ ہو۔ کتنی دیر وہ آنسوؤں سے بے آواز روتا رہا تھا۔ مسجد سے آ کر وہ دوبارہ اس کے کمرے کے باہر رک گیا تھا۔ ایمان کو بہت کوشش کر کے بھی وہ گھر بھجوانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ اپنے چھوٹے سے بھانجے کی خوشی بھی اس کے لیے اس وقت تسلی کا باعث نہیں بن رہی تھی۔ اسے حوصلہ دیتے دیتے وہ اپنے آپ کو بہت مضبوط ظاہر کر رہا تھا مگر اللہ کی بارگاہ میں وہ اپنا دل کھول کر بیٹھا تھا۔ بے شک زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے لیکن وہ چاہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کچھ گھنٹے مزید انتظار کے بعد ڈاکٹر نے مژگان کی زندگی کی نوید سنا دی تھی۔ اس کا کب کا رکا ہوا سانس بحال ہوا اور تشکر کے آنسو اس کی آنکھوں سے رواں ہو گئے۔ رومانہ نے بھی شکر ادا کیا تھا۔ سب کا دھیان اب اس ننھے سے بچے کی جانب تھا جو یاور کا جانشین تھا۔ شہباز علی سکندر نے جب

Kitab Nagri Special

ایکسیڈنٹ کا سنا تو وہ خود بھی پہلی فلائٹ سے اسلام آباد پہنچے تھے۔ وہ ائیرپورٹ سے سیدھا ہسپتال آ گئے تھے۔ انھیں مژگان کی خیریت کے ساتھ پوتے کی خوشخبری بھی مل گئی تھی مگر اسے دیکھنے کی خواہش پر اس کی نازک حالت کا بتایا تو ان کی خوشی میں جوش و خروش پہلے جیسا نہیں رہا۔ یاور نے انھیں ڈھکے چھپے لفظوں میں بتا دیا تھا کہ یہ میرال کی ہی حرکت ہے۔ گو وہ ابھی مان نہیں رہی تھی مگر اس کا آخری جملہ بار بار یاور کو اسی جانب اشارہ کرتا سنائی دے رہا تھا کہ اس کے پیچھے میرال کا ہی ہاتھ ہے۔ یاور علی سکندر کی بیوی کا ایکسیڈنٹ کوئی معمولی خبر نہیں تھی۔ بے شک مژگان میڈیا سے دور ہی رہتی تھی اور یاور خود نجی زندگی کو میڈیا کی سرخیاں بننے نہیں دیتا تھا مگر اس بار اس نے اس خبر کو دبانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ یاور علی سکندر تھا۔ اپنا بدلہ لیے بغیر پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اور خاص طور پر تب جب اس کی زندگی کی زندگی داؤ پہ لگی تھی۔ اسی روز شام کو وہ کمال واسطی سے ملا اور کمال نے اسے ساری تفصیلات سے آگاہ کیا۔

"اس کے بلڈ سیمپل میں ڈرگز کی تصدیق ہو گئی ہے اور اس حساب سے سارا الزام اسی کے سر آ رہا ہے۔ لیکن جو چیز مجھے مشکوک لگ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی گزشتہ دو مہینے کی لوکیشن ہم نے پتا کروائی ہے اور مجھے یہ سمجھنے میں بالکل بھی دیر نہیں لگی کہ ہر وہ جگہ جہاں بھابھی موجود تھیں، ان سے کچھ فاصلے پر اس کا ٹرک اکثر جگہوں پہ دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک موٹر سائیکل سوار ہمیشہ ان کا پیچھا کرتا تھا یہ میں نے مختلف جگہوں کی سی سی ٹی وی سی پتا چلوایا ہے۔ اور جس شخص کو اس نے ہٹ کرنے سے پہلے آخری بار کال کی تھی وہ سات سیکینڈ کی تھی۔ اس کا ریکارڈ بھی منگوالیا ہے میں نے اور ریکارڈنگ کے مطابق اسے کسی کا حکم ملا تھا۔ حکم دینے والا وہی آدمی ہے جو تمھارے کنسٹرکشن سائٹ پہ آگ لگانے میں ملوث تھا۔ اس کا بھی کال ریکارڈ میں نے منگوالیا ہے۔ کہانی تھوڑی لمبی ہے لیکن اس کے بھی تین چار لنکس ٹریس کرنے کے بعد مجھے جس کا نمبر ملا، جانتے ہو کس کا

Kitab Nagri Special

ہے ؟۔۔۔۔۔۔۔ایک عورت کا۔" کمال کی بات سنتے ہی یاور کا شک سیدھا میرال کی طرف گیا تھا۔ اب تو اسے کوئی شک نہیں رہا تھا کہ یہ کام میرال کا ہی تھا۔

"میرے پاس اس کی ریکارڈنگ ہے جس میں وہ اس سے اس کام کی ڈیل کر رہی ہے۔ مجرم اس قسم کی کالز ریکارڈ میں رکھتے ہیں تا کہ اگر انھیں کلائنٹ مروانے کی کوشش کریں تو انھیں بلیک میل کیا جا سکے۔ میں وہ آواز سنواتا ہوں تمھیں۔ شاید تم پہچان لو۔" کمال نے ایک پولیس والے کو اشارہ کیا تو اس نے ریکارڈنگ پلئیر آن کر کے ان کے درمیان رکھ دیا۔

"ساری رقم مل جائے گی لیکن وہ زندہ نہیں بچنی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس جملے کو سنتے ہی یاور کو ہزار واٹ کا کرنٹ لگا تھا۔ یہ میرال کی آواز نہیں تھی۔ وہ ایک دم سے سناٹے میں آ گیا تھا۔ اتنا بڑا قدم اگر میرال اٹھاتی تو یاور کو اتنا بڑا دھچکا نہ لگتا۔ لیکن وہ وشمہ کی آواز تھی۔ اس کی پھوپھو۔ اس کے باپ کی سگی بہن۔ اس نے یہ جانتے ہوئے کہ مژگان اس کے بچے کو جنم دینے والی ہے، اسے مروانے کی سازش کی تھی۔ میرال کے دل میں یاور کا خیال ڈالنے والی بھی وہی عورت تھی۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ اس حد تک بھی جا سکتی تھی، یاور نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ وہ غلط انسان پہ نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔ اس کی مٹھیاں سختی سے بھنچ گئیں تھیں اور ہونٹ اتنی سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے کہ ہونٹ سفید پڑنے لگے۔ اس کے سارے جسم کی رگیں ابھر کر نظر آ رہی تھیں۔

"بہت اچھے سے پہچان گیا ہوں یہ آواز۔ اب ان لوگوں کی بربادی کے دن شروع ہو چکے ہیں۔" یاور کی آنکھیں اس وقت لہو رنگ ہو رہی تھیں اور نظروں کے سامنے وشمہ کا عیار اور مکار چہرہ تھا۔

Kitab Nagri Special

کمال واسطی نے اس کیس میں یاور کی ہر ممکن مدد کی تھی۔ سب سے پہلے یاور نے میڈیا میں پریس کانفرس کرتے ہوئے یہ بیان دے دیا تھا کہ یہ سازش اس کی سگی پھوپھو کی رچی ہوئی ہے اور یہ کہ اگر اس کے بچے کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس کی ذمہ دار بھی وہی ہوں گی۔ اس کے علاوہ ان کے پچھلی کرتوت جو اس نے مرجر ختم کرتے وقت چھپا لیے تھے، وہ بھی دنیا کے سامنے کھول دیے تھے۔ اتنے بڑے اسکینڈل کا سہنا اسحاق آفندی اور وشمہ کے لیے ناگزیر تھا۔ وشمہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یاور اسے یوں ایکسپوز کر دے گا وہ بھی دنیا کے سامنے۔ اپنے تئیں انھوں نے بہت صفائی سے یہ کام کروایا تھا لیکن جرم کتنا ہی چھپ کر کیوں نہ کیا ہو، سامنے آ ہی جاتا ہے۔ یاور دھمکی دے کر گیا تھا اور اس نے ان کے لیے دنیا میں منہ دکھانے کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی۔ ہر جانب سے ان پہ تھو تھو ہو رہی تھی۔ اگر وہ اس کی پھوپھو نہ ہوتی تو معاملہ بزنس اوپونٹ کا سمجھا جا سکتا تھا مگر اب ساری بساط ہی الٹ چکی تھی۔ اس بار شہباز علی سکندر نے بھی چپ سادھ لی تھی۔ ان کا پوتا ابھی تک آئی سی یو میں تھا۔ اگلا ہفتہ سب کے لیے بہت خطرناک ثابت ہوا تھا۔ اسحاق آفندی سے تمام انویسٹرز نے اپنی اپنی رقم وِدڈرا کرنے کا مطالبہ کر دیا تھا۔ اتنے بڑے اسکینڈل نے ان کی ساکھ اور ان کا نام تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ پہلے ہی مرجر ٹوٹنے کے بعد ان کے لیے کافی کڑا وقت آیا تھا اور اس اسکینڈل نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔ غصے میں بھناتے ہوئے انھوں نے وشمہ کو طلاق دے دی۔ پولیس اقدامِ قتل کے کیس میں وشمہ کو گرفتار کرنے ان کے گھر آ گئی تھی۔ میڈیا کے ذریعے یہ بات بھی پھیل گئی۔ ایک صدمے کے بعد دوسرا صدمہ برداشت کرنا وشمہ کے بس سے باہر ہو گیا تھا۔ ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا اور وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ میرال کا صدمے سے رو رو کر برا حال تھا۔ پہلے ماں باپ کی طلاق اور پھر ماں کا مر جانا اس سے

Kitab Nagri Special

برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔ اسحاق آفندی اسے اپنے ساتھ لے کر امریکہ چلے گئے تھے کہ ان جیسے لوگوں کی دال وہیں گل سکتی تھی۔ یہاں وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ شہباز علی سکندر اپنی بہن سے بہت پیار کرتے تھے مگر ان کی حرکتوں نے ان کے بیٹے کی زندگی میں جو طوفان مچایا تھا، اس کے بعد وہ ان کے دل سے اتر گئی تھیں۔ رومانہ اور شہباز علی سکندر نے وشمہ کے جنازے میں شرکت کی تھی لیکن یاور رسماً بھی نہیں گیا تھا۔ وہ اس دھوکے باز خاندان سے اب دنیا دکھاوے کے لیے بھی کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

ایک ہفتے بعد یاور کے بیٹے کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی۔ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے کچھ پیچیدگیاں ہو گئی تھیں ورنہ وہ ایک تندرست اور صحت مند بچہ تھا۔ مژگان نے ہوش میں آتے ہی اپنے بیٹے کا پوچھا تھا اور یاور سمیت سب نے اسے بہت مشکل سے تسلی دی تھی۔ وہ ماں تھی اور اپنی پہلی پہلی اولاد کی تکلیف وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔ تین ہفتوں بعد مژگان کے ساتھ اس کے بیٹے کو بھی چھٹی مل گئی تھی۔ یاور نے اس کا ہسپتال میں بھی بہت خیال رکھا تھا حالانکہ رومانہ اور ایمان بھی وہیں موجود تھیں۔ عاطر اور اس کی فیملی دن میں ایک چکر تو ضرور ہی لگا لیتے تھے۔ جیسے ہی ڈاکٹرز نے اس کے بیٹے کو نرسری سے نکال کر اس کے حوالے کیا، یاور اسے گود میں اٹھا کر مژگان کے پاس لے آیا تھا۔ وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے بے حد بیتاب تھی۔ اب تک تو اس کے زخم بھی کافی حد تک بھر چکے تھے۔ یاور نے اس ننھی سی جان کو مژگان کی گود میں ڈالا تو مژگان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ اسے اپنی امی اور بابا دونوں بے حد یاد آنے لگے تھے۔ وہ اس ننھے شہزادے کو بار بار چومنے لگی۔

Kitab Nagri Special

"بیٹا کیا ملا، شوہر کو ہی بھول گئیں؟" یاور اپنا گلہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

"آپ کو میں کیسے بھول سکتی ہوں؟ یہ میرے دل کا ٹکڑا ہے اور آپ میرے دل کی دھڑکن۔" مژگان کے اتنے خوبصورت اظہار پہ یاور کی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ مژگان اس کے لیے کیا محسوس کرتی تھی۔ اس نے ہلکا سا جھک کر پہلے مژگان کا اور پھر اپنے بیٹے کا ماتھا چوما۔ مژگان کو اس کا یہ والہانہ انداز بہت پسند آیا تھا۔ وہ اس کا سائبان تھا جو اسے ماں کے مرتبے پہ فائز کرنے کا باعث بنا تھا۔ اس نے بے انتہا اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

گھر میں داخل ہو کر رومانہ نے سب سے پہلے اپنے پوتے اور بہو کا صدقہ دیا تھا اور کافی غریبوں کو کھانا کھلایا اور کپڑے دیے تھے۔ چند دنوں بعد شہباز علی سکندر نے پوتے کی پیدائش اور بہو کی صحت یابی پر گرینڈ پارٹی رکھ لی تھی جس میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی تھی۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لے کر امپلائیز تک نے اس پارٹی میں شرکت کی تھی۔ اسی خوشی میں یاور نے ان کی سیلیریز میں بھی اضافے کا اعلان کیا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ کئی لوگوں نے اسے اس دن بہت مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اور وہ بہت حیران ہوئے تھے۔ اس کی مسکراہٹ کے وقت زیادہ تر اس کی نگاہوں کا مرکز مژگان تھی جو ننھے شہزادے کو اٹھائے گھوم رہی تھی۔ کبھی یہ ڈیوٹی ایمان سنبھالتی اور کبھی رومانہ۔ یاور نے نینی رکھنے کا کہا تھا مگر مژگان نے منع کر دیا۔ وہ چاہتی تھی کہ بچے کو اس کی ماں کی پوری توجہ ملے۔ ویسے بھی جو تربیت ماں کر سکتی ہے وہ نینی نہیں کر سکتی تھی۔ اور دوسری بات یہ بھی تھی کہ گھر میں اتنے سارے ملازم تھے، اس کی مدد تو کوئی بھی کر سکتا تھا۔ ایمان نے ڈھیر ساری تصویریں لی

Kitab Nagri Special

تھیں۔ اس کا اپنے بھانجے سے کھیل کھیل کے بھی دل ہی نہیں بھر تا تھا۔ اس کے ایگزامز ہونے والے تھے مگر وہ تو جیسے چھوٹے سے کیوٹ سے بھانجے کی خوشی میں سب بھول گئی تھی۔ اپنی شادی بھی۔ عاطر نے ایمان کو اپنی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا۔ وہ اپنے بھانجے کو گود میں اٹھائے اس سے کھیل رہی تھی جب عاطر اس کے قریب آیا اور اس کی گود میں چڑھے کیوٹ سے بچے کو دیکھ کر اس کے گال پہ چٹکی بھری۔ وہ رونے والی شکل بنانے لگا۔ عاطر کو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہنسی آگئی۔

"لگتا ہے اسے آپ کچھ خاص پسند نہیں آئے۔" ایمان نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

"ظاہر ہے! یاور کی اولاد ہے۔ نخرے تو کرے گا نا!" عاطر نے برا منائے بغیر کہا تو ایمان اسے خفگی سے گھورنے لگی۔

"آپ میرے لاڈلے کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں؟"

اس نے اس انداز سے کہا جیسے اس کی بات ٹھیک سے سنی نہ ہو۔

"کتنا کیوٹ ہے!" عاطر نے پینترا اور انداز بدلتے ہوئے دوبارہ اس ننھے بچے کے گال کی ہلکی سی چٹکی بھری۔ اس نے پھر روندو سا منہ بنا لیا۔

"آپ شہریار کو تنگ کیوں کر رہے ہیں؟" ایمان نے تیکھی نظروں سے عاطر کو گھورا اور شہریار کو عاطر سے تھوڑا دور کیا تو اس نے معصوموں والی شکل بنالی۔

Kitab Nagri Special

"میں نے کب تنگ کیا؟ بس چٹکی ہی تو بھری ہے۔" عاطر نے ایمان کے پھولے گالوں پہ ہلکی سی چٹکی بھر کر جیسے اسے بتانا چاہا۔ اس بار شہریار کھکھلا کر ہنسا۔

"او۔۔۔ شہریار کو اچھا لگ رہا ہے میں تمھاری گال پہ چٹکی بھروں۔" اس بار عاطر نے زوردار انداز میں ایمان کے دونوں گال کھینچے۔ شہریار اور زور سے کھکھلا کر ہنسنے لگا۔ ایمان جھنجھلانے لگی۔ اس نے ایک ہی ہاتھ سے دونوں گال سہلانے کی کوشش کی۔

"اتنے سوبر انسان ہیں آپ۔ یہ حرکتیں آپ کو سوٹ نہیں کرتیں!" ایمان نے منہ بنا کر گلہ کیا تو اس نے ایمان کی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے شہریار کو اس کی گود سے لیا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ مزے سے عاطر کی گود میں چڑھ گیا تھا۔ ایمان بوکھلا کر اس کے پیچھے پیچھے بھاگی تھی۔

"میرے بھانجے کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ ادھر دیں۔۔۔" مگر وہ اس کی سُنی ان سُنی کر کے یاور کے پاس جا کر رکا۔

"یاور بھائی! اپنے دوست سے کہیں شہریار کو واپس کریں۔" وہ شکایت لگا رہی تھی۔ یاور کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آ گئی۔

"ایک شرط پہ دوں گا! اسے کہو میرے ساتھ ڈنر پہ چلے۔" عاطر کی فرمائش پر یاور کو اس کے مژگان کے ساتھ ڈنر والی بات یاد آ گئی۔ پتا نہیں کیوں اسے ایک دم ہی عاطر سے جلن محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے عاطر کی گود سے اپنا بیٹا لیا اور ایمان کو پکڑا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے ساتھ ڈنر پہ جانے کی!" یاور نے ایمان سے کہا تو عاطر نے عجیب اور بے یقین نظروں سے یاور کو گھورا۔

"تم دوست ہو یا دشمن؟ یار میں اپنی منگیتر کو ڈنر پہ لے کے جانا چاہتا ہوں۔ کیا مسئلہ ہے تمھیں؟" عاطر کا خفا چہرہ یاور کو بہت سکون پہنچا رہا تھا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" مژگان بھی کسی خاتون سے بات کرتے کرتے ان کی جانب آگئی۔ دونوں مردوں کے چہروں پہ عجیب تناؤ کی سی کیفیت تھی۔

"میں ایمان کو ڈنر پہ لے کر جانا چاہتا ہوں۔ وہ مان نہیں رہی۔ یاور سے کہا ہیلپ کر دے تو صاف منع ہی کر دیا۔ آپ بتائیں اس میں کیا غلط ہے؟ دو مہینے بعد ہماری شادی ہونے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے تھوڑا بہت اس کے مزاج کا پتا چلے۔۔۔۔۔"

"وہ اپنی مرضی کرے گی۔ تمھاری چلنے نہیں دے گی۔ چل گیا ہے مزاج کا پتا؟ اب راستہ ناپو اپنا۔" یاور نے کھرے انداز میں اس کی بات کو درمیان سے اچک لیا۔ مژگان اور عاطر دونوں نے یاور کو حیرت زدہ انداز میں دیکھا۔

"یاور کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟" مژگان کو یاور کی بات اور انداز اچھا نہیں لگا تھا۔ بے شک عاطر، یاور کا دوست تھا لیکن بات کا موضوع اس کی بہن تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپ تسلی رکھیے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے!" مژگان نے بات سنبھالنے کی کوشش کی۔ یاور نے تیکھے انداز میں ایک ابرو اٹھا کر مژگان کو دیکھا۔ اسے مژگان کا عاطر کی سائیڈ لینا مزید جلا گیا تھا۔ مژگان اس کا چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی تھی۔

"ایکسکیوز می!" وہ فوراً ہی عاطر سے معذرت کرتے ہوئے یاور کو پکڑ کر ایک طرف لے آئی۔

"کیا ہوا ہے؟ آپ کا منہ کیوں پھول گیا ہے؟" مژگان نے استفسار کیا۔ حالانکہ وہ وجہ جانتی تھی۔

"بہت سائیڈ لے رہی تھیں تم اس کی؟" یاور نے اس پہ اپنا رعب ڈالنے کی کوشش کی۔

"کیونکہ وہ ایمان کے منگیتر ہیں۔ کل کو اس کی شادی ہو جائے گی۔ آپ ان کے دل میں میری بہن کے خلاف کیا باتیں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے؟" مژگان نے اس کے رعب کا اثر نہ لیتے ہوئے الٹا اسی سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یاور غصہ ترک کر کے مسکرایا۔

"کچھ نہیں ہوتا! دوستوں کے درمیان ایسی نوک جھوک چلتی رہتی ہے۔ تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" یاور کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ صرف عاطر کو تنگ کیا جا رہا تھا اور یہ ملی بھگت تھی ایمان اور یاور کی۔ اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے یاور کو دیکھا۔

"یقین نہیں ہو رہا؟ وہ دیکھو!..." مژگان کو ناراض نظروں سے اپنی جانب دیکھتا پا کر یاور نے اس کی توجہ ایمان کی جانب مبذول کروائی جہاں عاطر اس کے پاس ہی کھڑا تھا اور دونوں شہریار کے ساتھ تصویریں بنوا رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"بہن میری ہے اور عادتیں آپ پہ چلی گئی ہیں اس کی۔" مژگان زیرِ لب بڑبڑائی تو یاور نے اسے پیار بھرے انداز میں اپنے ساتھ لگالیا۔

"تم خواہ مخواہ پریشان ہو جاتی ہو۔ اس نے بھی تمھیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ چاہے ایک دن کے لیے ہی سہی۔ بدلہ لینے کے لیے تھوڑی سی ٹانگ کھینچنے میں کیا حرج ہے۔" مژگان خفا ہونے کے باوجود یاور کو دیکھ کر ہنس پڑی۔

دو ماہ بعد ایمان کی شادی ہو گئی تھی۔ رومانہ ایمان کی شادی کے دو ہفتوں بعد واپس چلی گئی تھیں۔ اسحاق آفندی نے دوبارہ پاکستان کا رخ نہیں کیا تھا۔ شہباز علی سکندر آج کل اسپین میں ہوتے تھے۔ یاور کا بزنس دن بہ دن مزید بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک ذہین بزنس مین اور شاندار شخصیت کا مالک تھا۔ ایمان اور عاطر ایک مہینے کے لیے ہنی مون منانے ایمان کی فرمائش پر مصر گئے تھے۔ اسے قاہرہ، احرامِ مصر، دریائے نیل اور دوسرے عجائبات دیکھنے کا بہت اشتیاق تھا۔ عاطر نے اس کی ہر خوشی کا خیال رکھا تھا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ روٹین نارمل ہونے لگی۔ ایمان کو شہریار سے بہت لگاؤ تھا۔ وہ ہر ہفتے مژگان اور یاور کے ہاں چکر لگاتے رہتے تھے۔ ایمان نے ہنی مون سے واپس آکر کچھ ہی عرصہ آرام کیا اور پھر دوبارہ پڑھائی کا آغاز کر لیا تھا۔ عاطر نے اسے کسی چیز سے بھی نہیں روکا تھا۔ دونوں کا کپل اچھا بھی تو کتنا لگتا تھا۔

میرال کے بارے میں چند ایک باتیں سننے میں آئی تھیں۔ یاور کے کئی دوست جو یو ایس میں مقیم تھے اور میرال کو بھی جانتے تھے، انھوں نے کئی بار میرال کو سائکاٹرسٹ کے پاس دیکھا تھا۔ ان کا اندازہ تھا کہ میرال کو کوئی

Kitab Nagri Special

نفسیاتی بیماری لاحق ہو گئی تھی جس میں اکثر وہ اپنا غصے پر سے کنٹرول کھو دیتی تھی اور کئی بار اس نے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد اسے دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کروانا پڑا تھا۔ اس کے علاج کے پیسے شہباز علی سکندر دیا کرتے تھے۔ اسحاق آفندی نے دوسری شادی کر لی تھی۔ سارے انویسٹرز کا پیسہ واپس دینے کے بعد بھی ان پہ کئی قرضے تھے جو شہباز علی سکندر نے اپنی بہن کی موت کے دکھ کی وجہ سے اپنی جانب سے چکا دیے تھے۔ بے شک اب وہ ان کی عزت نہیں کرتے تھے مگر خون کا رشتہ تو تھا۔ وہ دونوں انھیں بہت عزیز تھیں مگر اپنی نفرت اور حسد کی وجہ سے آج وہ اس حال کو پہنچ چکی تھیں۔ سچ ہی کہتے ہیں، جو کسی کے لیے گڑھا کھودتا ہے، وہ خود ہی اس میں گرتا ہے۔ مژگان کے ساتھ ان دونوں ماں بیٹی نے کچھ کم ظلم نہیں کیا تھا۔ مژگان کو میرال کی حالت پہ ترس بھی آتا تھا لیکن وہ اپنا اور اپنی ماں کا بویا ہی کاٹ رہی تھی۔

یاور کی دنیا میں ایک نیا بدلاؤ آیا تھا۔ اولاد جیسی نعمت پا کر وہ بہت سے نئے جذبات بھی محسوس کرنے لگا تھا۔ مژگان کا جسم پہلے کی نسبت تھوڑا سا بھر گیا تھا لیکن یاور کو اس سے پہلے سے بھی زیادہ محبت محسوس ہوتی تھی۔ زندگی پہلے کی نسبت خاصی پر سکون ہو گئی تھی اور مصروفیات بھی اتنی ہی بڑھ گئی تھیں۔ مژگان اور یاور، شہریار کے ساتھ ایک مہینہ اسپین اور اٹلی بھی گزار کر آئے تھے۔ شہریار رومانہ سے بہت زیادہ مانوس ہو گیا تھا۔ شہباز علی سکندر اسے دیکھتے تھے تو انھیں یاور کا بچپن یاد آتا تھا۔ وہ ہو بہو یاور کی کاپی تھا۔ اس کی نہ صرف صورت یاور جیسی تھی، بلکہ مزاج اور عادتیں بھی یاور سے ملتی تھیں۔ وہ اپنے باپ کی طرح ذہین اور چیزوں کو جلدی سیکھ لینے والا بچہ تھا۔ مژگان نے اس کی تربیت پہ خاص توجہ رکھی تھی۔ دوسرے بچوں کی نسبت وہ موبائل، ٹیب اور

Kitab Nagri Special

ٹی وی وغیرہ کی جگہ بھاگ دوڑ والے کھیل پسند کرتا تھا اور مژگان کا سارا وقت سی میں گزرتا تھا۔ اسے ہر اچھی بری بات کا فرق بتانا، مضر چیزوں کو اس سے دور رکھنا اور اس کا دھیان صحت افزا چیزوں کی طرف لگانا، مشکل تو تھا مگر ناممکن نہیں تھا۔ کافی حد تک وہ ان سب میں کامیاب بھی رہی تھی۔

چار سال بعد۔۔۔

رات گیارہ بجے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ دونوں باپ بیٹا ابھی تک سوئمنگ پول میں تیراکی کر رہے تھے۔ یاور نے پچھلے سال ہی مژگان کے اسرار پر اسے سکول میں داخل کروا دیا تھا۔ مژگان نے شہریار کی روٹین بہت اصولی رکھی تھی۔ کچھ عمل دخل اس میں یاور کا بھی تھا۔ دس بجے تک شہریار کو روزانہ سلا دیا جاتا تھا لیکن آج وہ یاور کے ساتھ تھا اور ابھی تک جاگ رہا تھا۔ یہ عیاشی اگلے دن اتوار ہونے کی وجہ سے منائی جا رہی تھی۔ جب مژگان کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ بالکل خالی تھا۔ پول کی جانب سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مژگان نے پول سائیڈ کا رخ کیا۔ یاور اور شہریار دونوں نے شارٹس پہنی ہوئی تھیں اور پول کے اندر کھیل رہے تھے۔ شہریار ایک سوئمنگ رنگ میں تھا جو پانی میں ڈوبنے سے بچائے رکھتا ہے۔ یاور بھی ساتھ ہی تھا، مگر پھر بھی احتیاط رکھی گئی تھی۔ وہ ابھی چھوٹا ہی تھا۔

"آپ دونوں کا کھیل مکمل ہو گیا ہو تو باہر نکل آئیں۔ رات بہت ہو گئی ہے۔" مژگان نے ڈپٹنے کی کوشش کی۔

"ڈیڈ مجھے تیرنا سکھا رہے ہیں مام! آپ بھی آ جائیں۔ بہت مزہ آ رہا ہے۔" شہریار کو بہت اچھا لگ رہا تھا اور اس کا باہر نکلنے کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا۔ یہی حال یاور کا بھی تھا۔ اپنے بیٹے کے ساتھ وہ کہیں سے بھی سکندر گروپ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

آف کمپنیز کا اونر نہیں لگ رہا تھا۔ جب وہ شہریار کے ساتھ ہوتا تھا تو اس کی مسکراہٹوں کے ساتھ ساتھ اس کی ہنسی بھی سنائی دیتی تھی۔

"یاور پلیز! آپ تو خیال کریں۔ باہر آئیں آپ دونوں۔"

مژگان نے پھر انھیں باہر بلانا چاہا۔

"کیا خیال ہے؟ آپ کی مام کو بھی سوئمنگ کروائیں؟" یاور نے شرارت سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ایکسائیٹڈ ہو کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنسنے لگا۔ وہ اپنے باپ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جو آہستہ سے پول کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مژگان کی طرف ہی جا رہا تھا۔ یاور مژگان کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا۔ شرارت سے مسکراتے ہوئے اس نے مژگان کو دیکھا۔ مژگان اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے دوسری جانب بھاگی تھی لیکن اس کے بھاگنے میں زرا سی دیر ہو گئی۔ یاور نے اسے پول میں دھکا دے دیا تھا اور خود بھی دوبارہ پانی میں کود گیا۔ وہ چھپاک سے پانی میں گری اور پوری کی پوری بھیگ گئی۔ اس نے اپنے چہرے اور بالوں سے پانی نکالنے کے لیے ہاتھ پھیرا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ نے سارا گیلا کر دیا مجھے۔" وہ منہ پھلا کر بولی۔ یاور آہستہ سے تیرتے ہوئے اس کے پاس آیا اور ہتھیلی کی اوک میں پانی بھر کر اس پہ پھینکا۔ اس کی دیکھا دیکھی شہریار نے بھی اس پہ پانی چھلکانا شروع کر دیا تھا۔ دونوں کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اسے تنگ کر رہے تھے۔ وہ شہریار کو پکڑنے اس کی طرف بھاگی تو وہ یاور کے پیچھے چھپ گیا۔ نتیجتاً مژگان یاور کے سینے سے آ لگی۔

Kitab Nagri Special

"کیوں بچے پہ غصہ نکال رہی ہو؟" یاور نے اسے اپنے بازوؤں میں گھر لیا۔ وہ اب بھی باپ کے پیچھے چھپا تھا اور مژگان پہ پانی چھلکانے سے باز نہیں آ رہا تھا۔

"آپ شہہ دے کر بگاڑ رہے ہیں اسے!" مژگان نے اسے احساس دلانے کی کوشش کی۔

"بگڑنے دو! شادی کے بعد خود ہی سدھر جائے گا۔۔۔ میری طرح!" یاور نے گھمبیر لہجے میں ایک بھیگی لٹ اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے آہستہ سے مژگان کے کان میں آخری دو الفاظ بولے تو وہ ہلکا سا شرماتے ہوئے بولی۔

"آپ کہاں سدھرے ہیں؟ مزید بگڑ گئے ہیں آپ!" یاور ہنسنے لگا اور ایک طرف سے مژگان کو پکڑ کر دوسری طرف شہریار کو پکڑا اور دونوں کو بھینچ کر اپنے گلے لگایا۔

"اتنی پیاری فیملی ملے تو تھوڑا سا بگڑنے میں کیا حرج ہے؟" اس نے بہت محبت اور مان سے کہا تھا۔

"تھوڑے کہاں؟ اچھے خاصے بگڑے ہوئے ہیں۔۔۔" مژگان نے محض مذاق کی نیت سے کہا تھا۔ یاور نے دونوں کو زرا سا خود سے الگ کیا اور مژگان کو سنجیدگی سے دیکھا۔ مژگان کی دھڑکن تیز ہوئی۔ شاید برا مان گیا تھا۔

"آپ کی مام مجھے بگڑا ہوا کہہ رہی ہیں۔" دیکھ وہ مژگان کو رہا تھا اور کہہ شہریار سے رہا تھا۔

"ڈیڈ اِز مائی ہیرو مام!" شہریار نے مژگان سے کہا پھر یاور کے گلے کے گرد اپنی دونوں ننھی بازو ڈال کر اس کا گال چوما۔ "آئی لو یُو ڈیڈ۔"

Kitab Nagri Special

"لوُیوُڈیڈ؟اِدھر آؤزرا۔۔۔۔سارالَوڈیڈ کے لیے ہے۔مام توبس یوں ہی ہے نا۔۔۔۔"مژگان نے اس کی نقل اتاری اور اسے پکڑنے کو لپکی تو وہ پانی میں ٹانگیں چلاتا ہوا پھر سے یاور کے پیچھے چھپ گیا۔

"بٹ ڈیڈلویومورمام!(لیکن ڈیڈ آپ سے زیادہ پیار کرتے ہیں)"وہ یاور کے پیچھے چھپتا ہوا شرارت سے مژگان کو کہہ رہا تھا۔مژگان اسے پکڑنے کی کوشش کررہی تھی اور یاور مژگان کو۔تینوں ایک دوسرے کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے اور زندگی کی ایک اور پُررونق اور خوشیاں بھری رات انجوائے کررہے تھے۔اس رات کافی دیر تک ان تینوں کی شرارتیں آسمان پہ پھیلے تاروں نے بھی دیکھیں اور وہ بھی ان کے ساتھ مسکرارہے تھے۔

یادوں میں رقص کر،نہ توخوابوں میں رقص کر

توتاحیات آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری بانہوں میں رقص کر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔۔۔

ختم شُد۔

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے

سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri Special
whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com